New Era Magazine

نوری سمدر میرا

بقلم اسرار حمن

www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(مکمل ناول)

توہی ہمدرد میرا

از اسرار حمن

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

"ریلیکس یار..اتنا کیوں گھبرا رہی ہو.."حمنہ نے اکتائے ہوئے انداز میں اسے دیکھا جو پچھلے آدھے گھنٹے سے کمرے کا چکر کاٹ رہی تھی..اس کے چہرے سے صاف ظاہر تھا کہ وہ کتنی گھبرائی ہوئی اور پریشان ہے..

"مجھے یقین ہے کہ تم انٹرویو میں کامیاب ہو گی.."اس نے مسکرا کر اس کی حوصلہ افزائی کرنے کی بھرپور کوشش کی..

"یہ کوئی معمولی سا انٹرویو نہیں ہے.."اس نے گھور کر اسے دیکھا اور دوبارہ سے کمرے کا چکر کاٹنے لگی..اس کے ہر انداز سے اس کی گھبراہٹ ظاہر ہو رہی تھی..کبھی وہ بے وجہ اپنے بالوں میں ہاتھ چلانے لگتی تو کبھی اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتی..

"کیا تمہارا انٹرویو وزیر اعظم لینے والے ہیں..؟"اس کے معصومیت سے پوچھے گئے سوال پر اس نے اسے ایسی نظروں سے دیکھا جیسے وہ کوئی پاگل ہو۔۔

"نہیں میرا انٹرویو انڈیا کا سب سے طاقتور انسان لینے والا ہے..امید ہے کہ تم نے اس کے بارے میں بخوبی سن رکھا ہے.."چڑچڑے انداز میں اسے یاد کرانے کی کوشش کی..

"اتنا ہی ڈر لگ رہا ہے اس جگہ انٹرویو دینے سے تو کسی دوسری کمپنی میں کیوں نہیں ٹرائی کر لیتی.. صرف وہی ایک کمپنی تو نہیں انڈیا میں جس کے اوپر کامیابی کا تمغہ لگا ہے..اور بھی کمپنیز ہیں جو اپنی فیلڈ میں پوری طرح سے کامیاب ہیں.."اس نے اپنی طرف سے ایک آسان سا حل پیش کیا تھا..اس کے پاس ہمیشہ ہر سیچویشن سے نکلنے کا حل ہوتا تھا..وہ کسی بھی سیچویشن یا پریشانی کو خود پر زیادہ دیر تک حاوی نہیں رہنے دیتی تھی..وہ ایسی ہی تھی۔۔ہر پریشانی کو چٹکیوں میں حل کر لینے والی..

"مجھے بس اسی کمپنی میں کام کرنا ہے.."انداز میں ضد تھی..

"بہت ساری افواہیں مشہور ہیں اس شخص کے بارے میں جس کی کمپنی میں تم کام کرنے کو اتاولی بنی ہو..وہ بہت سنگدل ہے..اس کی ایک سرد نظر لوگوں کا دل روکنے کی صلاحیت رکھتی ہے..اس کی ایک انگلی کی حرکت سے لوگوں کی زندگیوں کا پاسا پلٹ جاتا ہے..افواہ تو یہ بھی کہ جو اسے ناپسند ہوتا ہے یا جو اس کے خلاف کھڑا ہونے کی کوشش کرتا ہے۔۔اس کے کام میں رکاوٹ پیدا کرتا ہے اسے وہ ایسے غائب کرواتا ہے جیسے اس دنیا میں آیا ہی نہ ہو..تم ہی سوچو جس شخص کو تم نے کبھی نہیں دیکھا..جس کا سامنا کئے بغیر ہی تم اتنی خوفزدہ ہو تو اس کا سامنا ہونے پر تمہارا کیا حال ہو گا.."ایک

طرف جو اسے حوصلہ دے رہی تھی دوسری طرف وہی اسے خوفزدہ کرنے والی باتیں کر رہی تھی..وہ صحیح تو کہہ رہی تھی جس شخص کو دیکھے بنا اس کا یہ حال تھا..جس کا نام ہی اسے خوفزدہ کرنے کے لئے کافی تھا..اس شخص کا سامنا وہ کیسے کر پائے گی..

"کوشش کرنے میں کیا قباحت ہے.."اس نے اپنی طرف سے ایک بے تکا جواز دیا تھا..

"کہیں یہ کوشش تمہیں دل کا مریض نہ بنا دے.."اس نے بائیں آنکھ کا گوشہ دبا کر اسے چھیڑا تو وہ نہ چاہتے ہوئے بھی ہنس دی..یہ ایک ایسی ہنسی تھی جس میں گھبراہٹ کا انٹر صاف ظاہر تھا..وہ خوفزدہ تھی آنے والے کل کو لے کر..وہ نہیں جانتی تھی کہ یہ افواہیں کتنی سچ ہیں کتنی نہیں..وہ صرف اتنا جانتی تھی کہ ان افواہوں نے اسے خوفزدہ ضرور کر دیا تھا..اسے نہیں یقین تھا کہ کوئی اتنا ظالم اتنا سنگدل بھی ہو سکتا ہے..

"یہ سب صرف افواہیں ہیں حمنہ..لوگ اس سے حسد میں یہ سب الٹی سیدھی باتیں پھیلا رہے ہیں..ظاہر سی بات اتنی کم عمر اور اتنے کم وقت میں اتنی شہرت،اتنی مقبولیت حاصل کرنا کوئی عام بات نہیں ہے "..

"افواہیں کبھی کبھی سچ بھی ہوتی ہیں میری جان"!..

"میں نے تو یہ بھی سنا ہے کہ وہ لوگوں کے ساتھ اس طرح پیش آتا ہے جیسے وہ اس کے دشمن ہوں۔۔یہاں تک کہ اپنی کمپنی میں کام کرنے والے ایمپلائز کے ساتھ بھی اس کا یہی برتاؤ ہوتا ہے.."حمنہ نے ہونٹ بھینچ کر اپنی مسکراہٹ ضبط کی تھی..

"تم مجھے کچھ زیادہ ہی خوفزدہ نہیں کر رہی..."اس نے اسے گھورا تھا..

"میں نے تو بس تمہیں وہ باتیں بتائیں ہیں جو میں نے سن رکھی ہیں..میں بس یہ چاہتی ہوں کہ تم اپنے فیصلے پر ایک بار پھر نظر ثانی کر لو..سکندر انڈسٹریز بہت نام ور کمپنی ہے..لیکن اس کی شہرت اور نام کے پیچھے بہت سارے راز بھی چھپے ہیں..کوئی اور کمپنی بھلے ہی اتنی سیلری نہ دے جتنی یہ کمپنی دیتی ہے لیکن تمہیں ایک بار اس کمپنی سے ہٹ کر دوسری کمپنیز کے بارے میں سوچنا چاہیے.."حمنہ نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر نرمی سے دبایا تھا..اس کے انداز میں محبت تھی..اپنا پن تھا۔۔وہ اس کے لیے فکر مند تھی ..

"ضروری تو نہیں مجھے یہ جاب مل ہی جائے..میرے علاوہ بھی بہت سارے لوگوں نے اس جاب کے لئے اپلائی کیا ہو گا..میری طرح دوسروں کی بھی خواہش ہو گی اس

کمپنی میں جاب کرنے کی۔۔اپنے کیریئر کی شروعات ایک ایسی کمپنی سے کرنے کی جو اسے وہ سب کچھ دینے کی طاقت رکھتی ہے جن کی انہیں چاہ ہے..ایک میں ہی تو ٹیلنٹڈ نہیں رہوں گی وہاں۔۔مجھ سے بھی زیادہ ہونہار اور قابل ترین لوگ اپنی قسمت آزمانے آئیں گے..تمہیں اتنا یقین کیوں ہے کہ مجھے یہ جاب مل کر رہے گی"..

"کون کہہ رہا ہے کہ تمہیں یہ جاب ملے گی..میں شرط لگانے کو تیار ہوں کہ تم اس شخص کو متاثر نہیں کر پاؤ گی.."اس کے ہنسنے پر اس نے اسے گھور کر دیکھا..

"میں کسی کو متاثر کرنے نہیں بلکہ کام کرنے کی غرض سے جا رہی ہوں.."اس نے منہ بنایا۔

"کام...مجھے نہیں لگتا کہ وہاں کوئی کام بھی ہوتا ہو گا..جس طرح اس کمپنی کا مالک سرد اور خوفناک ہے اسی طرح وہاں کے ایمپلائز بھی ہیں..میرا یقین مانو وہ جگہ تمہارے لیے نہیں بنی ہے..تم جیسی سہمی ہوئی چڑیا اس قید خانے میں ایک سیکنڈ بھی زندہ نہیں رہ پائے گی.."حمنہ اسے سمجھانے کی ہر ممکن کوشش کر رہی تھی..

"اتنی بھی خوفناک نہیں ہو گا کہ میں انٹرویو نہ دے سکوں.."اس نے بیڈ پر آرام دہ انداز میں لیٹتے ہوئے اس کی بات کو ہوا میں اڑایا تھا..

"میری خواہش ہے کہ میں تمہیں اس شخص کے سامنے خوف سے تھر تھر کانپتے ہوئے دیکھوں..کتنا امیزنگ ہو گا یہ منظر.."حمنہ اپنی بات کہہ کر زور سے ہنسی تھی..

"بکواس بند کرو۔۔ایسا کچھ بھی نہیں ہونے والا.."اس نے غصے سے تکیہ اس کی طرف پھینکا جسے اس نے مہارت سے کیچ کر لیا تھا..

"کیا واقعی میں...؟تم نے کبھی اس شخص کو دیکھا بھی ہے ٹیلیویژن اور انٹرنیٹ کے علاوہ۔۔تمہیں معلوم بھی ہے کیسا محسوس ہوتا ہے جب وہ پورے کروفر سے آپ کے سامنے بیٹھا ہو..؟"اس نے بھنویں اچکا کر سوالیہ انداز میں اسے دیکھا..

""خوف..گھبراہٹ..ایسا لگتا ہے جیسے ذرا سی غلطی ہونے پر وہ آپ کے جسم سے آپ کی روح بے دردی سے کھینچ نکالے گا.."وہ ایسے بول رہی تھی جیسے وہ شخص سچ میں اس کے سامنے موجود ہو..

"اگر میں روتے ہوئے واپس آؤں تو تم ذرا بھی حیران مت ہونا.."وہ اس سے کہتے ہوئے جیسے خود کو ہمت دے رہی تھی..

"کوئی بات نہیں میں ٹشوز کا پورا ڈبہ تمہارے لیے تیار رکھوں گی.."وہ اس کی حالت

سے محظوظ ہو رہی تھی..

"چڑیل تم چاہتی ہی یہی ہو کہ میں ناکامیاب لوٹوں.."اس نے غصے سے حمنہ کے بازو پر مکا جڑا تو وہ قہقہہ لگا کر ہنس دی..

"گھبراؤ مت سب بہتر ہو گا..انشاءاللہ تمہارا انٹرویو اچھا ہو گا..زیادہ ٹینشن نہ لو.."حمنہ نے اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے اس کے چہرے کو دیکھا جہاں گھبراہٹ صاف نظر آ رہی تھی..وہ نہیں چاہتی تھی کہ اس کی پیاری سی دوست زیادہ پریشان ہو..وہ جانتی تھی کہ یہ جاب اس کے لیے کتنی ضروری ہے اور وہ دل سے اس کے لیے دعا گو تھی..

"اللہ کرے سب بہتر ہو.."وہ دھیرے سے مسکرائی تھی ..

ایسا نہیں تھا کہ یہ دنیا کی آخری بہترین کمپنی تھی..یا دنیا میں بہترین کمپنیوں کا افاقہ ہو گیا تھا..لیکن یہ ایک ایسی کمپنی تھی جو اس کی ساری پریشانی دور کر سکتی تھی..وہ اپنے بابا کا اچھے سے اچھا علاج کرا سکتی تھی۔۔ان کی دوائیاں وقت پر لا سکتی تھی..انہیں اچھے ہاسپٹل میں ایڈمٹ کرا سکتی تھی..ان کی گرتی ہوئی صحت واپس لا سکتی تھی..ان کی کھوئی ہوئی مسکان،ان کی آنکھوں کی چمک واپس لا سکتی تھی..کیونکہ اس کے بابا ہی

اس کی دنیا تھے..ان کے علاوہ اس کا تھا ہی کون..پھر آتی تھی حمنہ،اس کی بچپن کی دوست،اس کے سکھ دکھ کی ساتھی،اس کی ہمراز۔۔ان دونوں کا رشتہ بہنوں سے بھی زیادہ مضبوط تھا..

سکندر انڈسٹریز ایک ایسی کمپنی تھی جو اپنے ایمپلائز کو سب سے زیادہ سیلری دینے کے ساتھ ساتھ ان کے ضرورت کی ساری اشیاء فراہم کرتی تھی..یہ ایک ایسی کمپنی تھی جس کے ذریعے انسان بہتر اور خوشحال زندگی گزارنے کی سب سے اہم اور معمولی سی خواہش پوری کر سکتا تھا..اور یہ ماہم انصاری جیسی عام سی لڑکی کی بھی خواہش تھی..ایک خوشحال زندگی..اور اس کی خوشحالی اس کے بابا تھے جو کہ کینسر جیسے لاعلاج مرض کا شکار تھے..

✨✨✨✨

صبح جب اس کی نیند کھلی تو اس نے نیند میں ڈوبی آنکھوں سے گھڑی کی طرف دیکھا جو ساڑھے چھ کا ہندسہ پار کر چکی تھی..ہڑبڑا کر وہ بیڈ سے اتری اور واش روم میں گھس گئی..تھوڑی دیر بعد تولیے سے منہ صاف کرتی وہ باہر نکلی اور الماری کھول کر کھڑی ہو گئی..اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کون سا کپڑے پہنے..پچھلے ایک سال سے اس نے

اپنے لیے کوئی بھی نیا جوڑا نہیں لیا تھا.. بابا کی بیماری کے آگے اس نے اپنی ساری ضرورتیں پسِ پشت ڈال دی تھیں.. تھوڑی دیر سوچ وچار کرنے کے بعد اس نے لال کلر کی سادہ سی لانگ فراک نکالی جس پر سفید رنگ کا چوڑیدار پاجامہ اور سفید رنگ کا سادہ سادوپٹہ تھا ..

کپڑے کو جلدی جلدی پریس کر کے وہ کچن میں آئی اور اپنے اور حمنہ کے لئے چائے بنائی اور خود کے لیے آملیٹ بنایا.. ناشتے سے فارغ ہو کر وہ کمرے میں آئی اور کپڑے لیکر باتھ روم میں گھس گئی.. پانچ منٹ بعد وہ باتھ روم سے نکلی اور جلدی سے تیار ہو کر باہر آگئی.. حمنہ کے کمرے کی طرف بڑھتے ہوئے اس نے کلائی پر بندھی گھڑی پر نظر ڈالی جو سات کا ہندسہ پار کر چکی تھی.. وہ نہیں چاہتی تھی کہ وہ ذرا سا بھی لیٹ ہو جبکہ انٹرویو کا ٹائم آٹھ بجے سے تھا.. حمنہ کے کمرے کا دروازہ کھول کر اس نے جب اندر جھانکا تو وہ اپنے کمرے کے آرام دہ بستر میں بے سدھ لیٹی پڑی تھی.. وہ دونوں شہر کے انڈسٹریل ایریا کے ایک چھوٹے سے علاقے کے ایک متوسط سے گھر کی انیکسی میں کرائے پر رہتی تھیں۔۔ حمنہ کا آفس اسی ایریا کے آس پاس تھا جبکہ اس کا گھر شہر کے آؤٹر میں تھا.. ماہم اپنے بابا کی وجہ سے حمنہ کے کہنے پر یہاں شفٹ ہو گئی تھی کیونکہ

اس کے بابا شہر کے سرکاری اسپتال میں ایڈمٹ تھے۔۔اب اس کی کوشش تھی کہ اچھی سی جاب حاصل کر کے بابا کا علاج کرا سکے اور گھر کا کرایہ اور باقی کے بلز بھی ادا کر سکے جو کہ حمنہ اتنے دنوں سے اکیلے سنبھال رہی تھی..

حمنہ کے لئے ایک نوٹ لکھ کر وہ باہر نکلی اور ٹیکسی کی تلاش میں نظریں دوڑانے لگی..

"سکندر انڈسٹریز چلئے بھیا.." ٹیکسی میں بیٹھ کر اس نے ٹیکسی ڈرائیور کو ایڈریس بتایا تو گردن موڑ کر وہ اسے ایسے دیکھنے لگا جیسے اس نے جہنم میں لے چلنے کو کہہ دیا ہو..

"کیا ہوا بھیا ایسے کیا دیکھ رہے ہیں جلدی چلیں مجھے دیر ہو رہی ہے"....

"جی میڈم جی.." وہ سر ہلا کر گاڑی سٹارٹ کرنے لگا..

تھوڑی دیر بعد گاڑی ایک جھٹکے سے رکی تو اس نے کھڑکی سے سر نکال کر باہر دیکھا..

"یہ کیا بھیا بلڈنگ سے اتنا فاصلے پر گاڑی کیوں روک دی..؟" اس نے حیرانی سے ڈرائیور کی طرف دیکھا..

"وہ میڈم جی بلڈنگ کے پاس آٹو، رکشہ یا ٹیکسی کھڑی کرنے کی اجازت نہیں ہے.. مجبوری ہے میڈم جی معاف کر دیں.." وہ بلاوجہ شرمندہ ہو رہا تھا..

"اوہ اچھاااا.. کوئی بات نہیں بھیا.. "اس نے نا سمجھی سے سر ہلایا اور ٹیکسی سے اتر آئی..

"لیجئے بھیا"..

"برا نہ مانیں تو ایک بات پوچھوں میڈم جی.. "وہ جو کرایہ ادا کر کے آگے بڑھنے ہی والی تھی ڈرائیور کی آواز پر رک گئی..

"جی پوچھئے"..

"وہ جی.. آپ اس بلڈنگ میں کیا کرنے آئی ہیں میڈم جی.. "اس کے لہجے میں جھجک تھی..

"انٹرویو دینے کے لیے آئی ہوں.. "اس کے جواب پر ٹیکسی ڈرائیور نے حیرانی سے اسے اوپر سے نیچے دیکھا..

"اوپر والا آپ کو سلامت رکھے میڈم جی.. اجازت دیجئے.. "اتنا کہہ کر وہ اپنی گاڑی ہوائی جہاز کی اسپیڈ سے اڑاتا ہوا بھگا لے گیا.. جبکہ وہ اپنی جگہ پر کھڑی ہونقوں کا سا چہرہ لیے اس کی بات کا مفہوم سمجھنے میں ہی پریشان رہی ..

تھوڑی دیر بعد وہ سر جھٹک کر بلڈ نگ کی طرف بڑھی اور دھڑکتے دل کے ساتھ اندر داخل ہو گئی.. بلڈ نگ میں داخل ہوتے ہی انسانوں کے ایک ہجوم نے اس کا سواغت کیا جو اپنے کاموں میں مصروف ادھر اُدھر پھرتے ہوئے نظر آرہے تھے.. ان کے اعلیٰ ترین کپڑوں سے اسے ان کی حیثیت کا اندازہ بخوبی ہو رہا تھا جو کہ اسے عجیب قسم کی احساسِ کمتری میں مبتلا کر رہا تھا.. اپنے پل پل بدلتے احساسات کو قابو میں کرتے ہوئے وہ ریسیپشن کی طرف بڑھ گئی جس کے دوسری طرف موجود لڑکی کے چہرے پر میک اپ کی ایک دبیز چادر چڑھی ہوئی تھی ..

"جی فرمایئے میں آپ کی کیا مدد کر سکتی ہوں.." لڑکی کے چہرے کے ساتھ ساتھ آواز میں بھی مغروریت اور چڑچڑاپن تھا..

"جی.. وہ میں انٹرویو کے لئے آئی ہوں.." اس نے ہمت کر کے جواب دیا..

"اوہو.. مقابلہ کافی مشکل رہے گا تمہارے لیے مس دوپٹے والی.." اس نے تراشیدہ ابرو اچکا کر اسے عجیب سی نظروں سے دیکھا..

"جی...؟" اس نے نا سمجھی سے آنکھیں پھیلائیں..

"دسویں منزل پر سیدھے جا کر داہنی طرف مڑ جانا تمہیں خود ہی پتا چل جائے گا کہ میں کس مقابلے کی بات کر رہی ہوں "..

"اوکے تھینکس.."نہ چاہتے ہوئے بھی اس نے شکریہ ادا کیا اور لفٹ کی طرف بڑھ گئی..ابھی اس نے لفٹ میں قدم رکھا بھی نہیں تھا کہ اندر سے دو سوٹڈ بوٹڈ آدمی ایک تیس سے پینتیس سالہ عورت کو بازوؤں سے تھامے اسے گھسیٹتے ہوئے لے جا رہے تھے..

"تم لوگ میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے..میں نے پانچ سال پوری ایمانداری کے ساتھ اس کمپنی کے لیے کام کیا ہے..تم مجھے اس طرح نہیں نکال سکتے..چھوڑو مجھے.."وہ عورت برابر چیختے ہوئے اپنا بازو چھڑانے کی کوشش کر رہی تھی..یہ منظر دیکھ کر اس کا دل خوفزدہ ہوا تھا..اس کی ہمت ذرا سی ڈگمگائی تھی..

"اللہ اللہ ما ہم تُو تو ابھی سے گھبرانے لگی..ایسے کیسے چلے گا..کہاں گئی تیری ہمت..راستے میں تو نہیں گرا دی کہیں...ہمت سے کام لے...لمبی لمبی سانسیں لے اور اپنے دل کو قابو میں رکھ..بہت ڈرا رہا ہے یہ.."لفٹ سے نکل کر وہ تیزی سے آگے بڑھنے لگی۔۔جتنی تیزی سے اس کے قدم چل رہے تھے اس کی دوگنی اسپیڈ سے اس کی زبان

اور دھڑکن چل رہی تھی... داہنی طرف مڑتے ہی اس کے پیر اپنی جگہ پر رک سے گئے تھے.. آگے کا منظر ہی اسے ڈرانے کے لئے کافی تھا..

"اللہ اللہ ماہم اب کیا ہو گا.. تیرا تو ہار نا پکا ہے ماہم.." اس کی ہمت اب سچ میں جواب دینے لگی تھی..

اسٹائلش کپڑے زیب تن کئے عمدہ میک اپ میں وہ لڑکیاں اس کی ہمت کو توڑ رہی تھیں.. اس کا دل کیا یہاں سے پلٹ جائے لیکن اپنے بابا کا خیال آتے ہی وہ ہمت کر کے آگے بڑھنے لگی.. نظریں جھکی ہونے کے باوجود بھی وہ ان لڑکیوں کی نظر اپنے اوپر جمی ہوئی محسوس کر سکتی تھی..

اس ہجوم میں وہ جو بیٹھنے کے لیے جگہ ڈھونڈ رہی تھی کہ اچانک سے پیچھے سے لگنے والے دھکے سے خود کو سنبھال نہ پائی اور آگے موجود شخص سے جا ٹکرائی.. اس سے پہلے کہ وہ کوئی رد عمل ظاہر کرتی ایک اور دھکا اسے لگا اور وہ ایک دروازے کی طرف لڑھک گئی.. اس نے نظر اٹھا کر پیچھے دیکھا تو وہ ایک بڑا سا دروازہ تھا جو کہ اب بند ہو چکا تھا.. اس نے آگے بڑھ کر اسے کھولنے کی کوشش کی لیکن وہ ایسے بند ہو گیا تھا جیسے کبھی کھلا ہی نہ ہو.. اس نے تھک کر آس پاس نظریں دوڑائیں تو خود کو ایک اندھیری

راہداری میں قید پایا.. عجیب سا خوف محسوس ہوا تھا اسے اس جگہ کو دیکھ کر۔۔کاندھے پر موجود اپنے کراس بیگ پر اپنے ہاتھوں کی گرفت مضبوط کرتے ہوئے دھیرے دھیرے قدم اٹھاتی وہ آگے بڑھنے لگی کہ واپسی کا کوئی راستہ ہی نہ تھا..راہداری بالکل سنسان اور اندھیرے میں ڈوبی ہوئی تھی..راہداری کے آخر میں لفٹ کو دیکھ کر سکون کی سانس اس کے سینے سے خارج ہوئی تھی ..

اس کے بٹن دباتے ہی لفٹ کا دروازہ دھیرے سے کھلا..لفٹ بند ہونے سے پہلے ہی وہ جلدی سے اندر گھس گئی اور گیارہویں منزل پر جانے کی بٹن تلاش کرنے لگی لیکن اسے حیرانی ہوئی وہاں پر صرف ایک بٹن دیکھ کر جس پر انگریزی کا S لکھا ہوا تھا..

اس نے دھڑکتے دل کے ساتھ وہ بٹن دبا دیا..لفٹ کے حرکت میں آتے ہی اسے عجیب قسم کی گھبراہٹ ہونے لگی تھی..اس کے ہاتھ بری طرح کانپ رہے تھے..

عجیب سے احساسات اسے چاروں طرف سے جکڑ رہے تھے..ایسا لگ رہا تھا جیسے کچھ برا ہونے والا ہے..بہت ہی برا..بہت ہی ڈراؤنا..

لفٹ کے رکتے اور دروازے کے کھلتے ہی وہ جلدی سے باہر آئی اور لمبی لمبی سانسیں لینے لگی..اس نے نظریں اٹھا کر اپنے چاروں طرف دیکھا..یہ ایک عالیشان آفس تھا..

جس کی ہر شے قیمتی اور خوبصورت تھی.. دیواروں پر سجی پینٹنگز سے لے کر دیواروں سے لگے صوفے اور ٹیبل پر رکھی ایک چھوٹی سی پین تک اپنے قیمتی اور مہنگے ہونے کی چیخ چیخ کر گواہی دے رہی تھی.. یہاں کی ہر چیز سیاہ تھی.. دیوار اور ان سے لگے صوفے اور دبیز شیشوں کی کھڑکیوں کے آگے لگے پردے سے لے کر آفس ٹیبل اور اس پر رکھا لیپ ٹاپ، پین، نوٹ پیڈ سے لے کر چیئر اور دروازے تک سیاہ تھے ..

"سارا کچھ کالا رکھا ہے تو یہ بلب بھی کالے ہی رکھتا سفید کیوں رکھا ہے.. لگتا ہے اس بندے کو کالے رنگ کا خبط ہے.." اتنی خوفناک سیچویشن میں بھی وہ اپنی رائے دینے سے بعض نہیں آئی تھی..

چاروں طرف دیکھتی وہ اپنی سوچوں میں اتنی گم تھی کہ دروازہ کھلنے اور قدموں کی آواز پر اس کا دھیان ہی نہیں گیا.. ہوش تو اسے تب آیا جب پیچھے سے کسی نے اسے زوردار دھکا مار کر زمین پر گرا دیا.. اس سے پہلے کہ وہ اپنی جگہ سے اٹھتی کوئی ٹھنڈی سی چیز اس کی کنپٹی سے آ لگی.. وہ دیکھے بنا بھی بتا سکتی تھی کہ یہ ٹھنڈی سی چیز کچھ اور نہیں پسٹل ہے.. اسے نہیں پتا تھا کہ اس کے ساتھ یہاں کچھ ایسا ہونے والا ہے.. ایسی سیچویشن اس نے ہمیشہ فلموں میں دیکھی تھی وہ بھی بالیووڈ کی بورنگ سی مار دھاڑ والی

فلموں میں، جو اسے ذرا بھی پسند نہیں تھی لیکن حمنہ کی وجہ سے دیکھنی پڑتی تھی..

"تم یہاں اس پرائیویٹ آفس میں کیا کر رہی ہو اور یہاں کیسے آئی..؟ جلدی بتاؤ ورنہ میں تمہارا بھیجا اڑا دوں گا.." پسٹل کا دباؤ اس کی کنپٹی پر بڑھاتے ہوئے کوئی بہت سخت لہجے میں اسکے پاس غرایا تھا ..

"میں..وہ..وہ..میں راستہ..راستہ بھول گئی تھی اور۔۔اور پتا نہیں کیسے یہاں آ گئی.. مجھے جانے دو پلیز..میں کچھ نہیں جانتی.." آنکھیں میچے خوفزدہ انداز میں وہ تیز تیز بول رہی تھی...

"ہٹ جاؤ جارج.." کسی نے سرد آواز میں حکم دیا تھا..جارج نامی وہ شخص اس کی کنپٹی سے گن ہٹا کر لمحے میں پیچھے ہوا تھا ..

"اٹھو "...

ایک سیکنڈ بھی ضائع کئے بنا وہ جلدی سے اپنی جگہ پر کھڑی ہو گئی..اسے اپنی زندگی بہت پیاری تھی۔۔وہ بس یہاں سے جلدی سے باہر نکلنا چاہتی تھی..

"نام کیا ہے تمہارا..؟" وہی سرد آواز اس کی سماعت سے ٹکرائی..

"ماہم..ماہم انصاری.."اس کی نظریں جھکی ہوئی تھیں۔۔اس کی ہمت ہی نہیں پڑ رہی تھی نظریں اٹھانے کی..

"کس کی مدد سے تم اندر آئی ہو..؟"

"میں یہاں جان بوجھ کر نہیں آئی..میں تو یہاں انٹرویو دینے کے لیے آئی تھی..کسی کے دھکا دینے پر میں ایک دروازے میں داخل ہو گئی..پھر میں وہیں پھنس گئی..وہاں سے نکلنے کی بہت کوششیں کیں لیکن اتنی کوششوں کے باوجود بھی میں یہاں چلی آئی اور اب قید ہو گئی.."خوفزدہ ہونے کے باوجود بھی اس کی زبان تیزی سے چل رہی تھی..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اگر آپ مجھے چور سمجھ رہے ہیں تو آپ غلطی پر ہیں۔۔میں چور نہیں ہوں۔۔بس ایک عام سی لڑکی ہوں.."اس نے ہمت کر کے نظریں اٹھا کر اپنے سامنے موجود شخص کو دیکھنے کی کوشش کی تھی..بلیک کلر کی چست سے شرٹ اور پینٹ پر بلیک کوٹ پہنے وہ شخص پورے آب وتاب سے اس کے سامنے کھڑا اسے ہی دیکھ رہا تھا..ہلکی گرے آنکھیں بالکل سرد اور سپاٹ تھیں..چہرہ سخت تھا..جبڑے تنے ہوئے اور ہونٹ سختی سے بھینچے ہوئے تھے..دونوں ہاتھ پشت پر موجود ٹیبل پر ٹکائے وہ پوری طرح سے

اس کی طرف متوجہ تھا...

خوف کے مارے ماہم کو اپنا حلق خشک ہوتا محسوس ہوا تھا.. وہ اس شخص کو کیسے نہیں پہچان سکتی تھی.. نہ جانے کتنی تصویریں اس کی دیکھ رکھی تھی اس نے.. نہ جانے کتنے انٹرویوز اور ایوینٹس میں اس کو دیکھا تھا.. وہ تو پلک جھپکنے میں اس شخص کو پہچان سکتی تھی...

وہ سکندر تھا!..

صرف سکندر !..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اپنا تعارف اسی طرح تو دیتا تھا..

سکندر انڈسٹریز کا واحد مالک!..

صرف اور صرف سکندر!!..

خوف کی ایک تیز لہر اس کے پورے وجود میں دوڑی تھی...

"سکندر کا نام ہی لوگوں کو خوفزدہ کرنے کے لئے کافی ہے.." حمنہ کی کہی گئی بات اس کے کانوں میں گونجی تھی.. اس شخص کو سامنے دیکھ کر اس کے دل نے خوفزدہ ہو کر

ایک بیٹ مس کی تھی..اسے ڈر تھا کہ کہیں اس کا دل بند ہی نہ ہو جائے..

سکندر نے اپنی ہلکی گرے آنکھوں کو حرکت دے کر اس کے پیچھے کھڑے آدمی کو کچھ اشارے کیے تھے..اور مضبوط قدم اٹھا کر ٹیبل کے پیچھے موجود اپنی کرسی پر جا بیٹھا تھا..

تین نفوس کے ہوتے ہوئے بھی کمرے میں عجیب سا سناٹا چھایا ہوا تھا..کوئی کچھ نہیں بول رہا تھا..اب وہ بوریت کا شکار ہونے لگی تھی جس سے چھٹکارا پانے کے لئے اس نے اپنی نظریں ٹیبل کے پیچھے بیٹھے شخص پر گاڑ دیں جو اپنے آگے کھلی فائل میں ایسے ڈوبا ہوا تھا جیسے اس کے علاوہ توجہ کے لائق کمرے میں کوئی دوسری چیز ہے ہی نہیں ...

تھوڑی دیر بعد سکندر نے ہاتھ اٹھا کر جانے کا اشارہ کیا تو وہ مسکرا کر جلدی سے پیچھے مڑی لیکن اپنے پیچھے موجود جارج نامی شخص کو اپنی طرف گھورتے پا کر اپنی جگہ رک گئی..تھوڑی دیر وہ شخص یونہی کھڑا اسے گھورتا رہا پھر لمبے لمبے ڈگ بھرتا باہر نکل گیا..اس کے ہونٹ جو کچھ دیر پہلے مسکرا رہے تھے اب مایوسی سے سکڑ گئے تھے..وہ مڑی اور دوبارہ اپنی جگہ سر جھکا کر کھڑی ہو گئی ..

کافی دیر یونہی کھڑا رہنے کی وجہ سے اسے اونگھ آنے لگی تھی جسے روکنے کے لیے وہ اپنے پیروں کو بے وجہ حرکت دینے لگی..

"کیا تم سیدھی نہیں کھڑی رہ سکتی..."وہی سرد لہجہ اسے اپنی جگہ پر ساکت کرنے کے لیے کافی تھا..

"بیٹھ جاؤ.."ہلکی گرے آنکھیں خود پر مرکوز دیکھ کر لرزتے قدموں کے ساتھ وہ اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ گئی..

"یہاں کیوں آئی ہو..؟"بظاہر تو اس کی آنکھیں ٹیبل پر موجود فائل پر ٹکی ہوئی تھیں لیکن اس کی ساری حسیں اپنے سامنے بیٹھی لڑکی پر جمی ہوئی تھیں..

"وہ۔۔وہ۔۔مم میں.."خوف کے مارے اس کی زبان اس کا ساتھ نہیں دے رہی تھی..

"آرام سے بولو.."وہ سیدھا ہوتا ہوا پوری طرح سے اس کی طرف متوجہ ہو گیا تھا..

"کیا تم مجھ سے خوفزدہ ہو..؟"آگے کو ہوتے ہوئے اس نے اپنی گردن کو بائیں جانب ہلکا سا جھکایا تھا..ہلکی گرے آنکھیں گہری بھوری آنکھوں پر جمی ہوئی تھیں..

"جج۔۔جی.."زبان کے ساتھ ساتھ گردن نے بھی جواب دیا تھا..

"وہ کیوں..؟"داہنی بھنویں اچکا کر سوالیہ انداز میں اسے دیکھا..

"لوگ کہتے ہیں کہ جو لوگ آپ کو پسند نہیں آتے یا جو لوگ آپ کے کام میں رکاوٹ پیدا کرتے ہیں آپ انہیں اپنے ہاتھوں سے موت کے گھاٹ اتار دیتے ہیں یا پھر انہیں غائب کروا دیتے ہیں.."اسے پتا بھی نہیں تھا کہ وہ کیا بول رہی ہے۔۔احساس تو تب ہوا جب اس نے سکندر کے چہرے کا رنگ بدلتے ہوئے دیکھا.. تیزی سے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر اس نے ٹرین کی اسپیڈ سے چلتی اپنی زبان کو روکا تھا..

"تمہیں پتا بھی ہے کہ تم کس سے بات کر رہی ہو۔۔؟مس..؟"دونوں ہاتھ ٹیبل پر جمائے وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر اس کی طرف جھکا تھا..

"ماہم۔۔ماہم انصاری...آئی ایم سوری..میرا وہ مطلب نہیں تھا..."اسے اپنی طرف جھکا دیکھ کر وہ بدک کر پیچھے ہوئی تھی..

"مس ماہم مجھے اپنی بات دہرانا ذرا بھی پسند نہیں ہے اس لیے آخری بار پوچھ رہا ہوں۔۔یہاں کس لئے آئی ہیں آپ..؟"ایک ایک لفظ پر زور دے کر سختی سے پوچھا

گیا..غصے کی زیادتی سے آنکھوں کی پتلیوں کا رنگ گہرا ہوا تھا..ماہم انصاری نے خوفزدہ ہو کر تھوک نگلا تھا..

"انٹرویو دینے کے لئے آئی ہوں..مجھے نہیں پتہ تھا کہ یہاں میرے ساتھ ایسا کچھ ہونے والا ہے..میں آپ کے آفس میں جان بوجھ کر نہیں آئی..پلیز آئی ایم سوری..مجھے جانے دیں..اگر آپ کے دل میں ذرا سا بھی رحم ہے تو پلیز مجھے جانے دیں.." وضاحت دیتی وہ آخر میں منت سماجت پر اتر آئی..

"میرے دل میں رحم نہیں ہے.." وہ ہنوز اسی انداز میں بولا جیسے اس کی بات اسے پسند نہیں آئی تھی..

"آپ۔۔آپ بہت اچھے ہیں..پلیز مجھے جانے دیں.."اس نے گڑبڑا کر دوسرا انداز اپنایا تھا..

"میں بالکل بھی اچھا نہیں ہوں.."اس نے دوبارہ ٹوکا تھا..

"نہیں نہیں آپ تو مہان ہیں۔۔پلیز۔۔پلیز"..

"مس ماہم یہ سب ایک ہی مطلب کے الگ الگ الفاظ ہیں..کیا آپ کوئی ڈکشنری

لے کر چلتی ہیں.. یہ سوال بھی اتنا ہی اہم ہے جتنا اہم یہ انٹرویو ہے.." وہ دوبارہ اپنی چیئر پر بیٹھتا ہوا بولا..

"اپنا resume دکھائیں.." ہاتھ آگے بڑھایا تھا..

"کیا آپ میرا resume دیکھنا چاہتے ہیں.." اس نے نا سمجھی سے اسے دیکھا..

"آپ کو سادہ سی زبان سمجھ نہیں آتی..؟ فائل دیں اپنی.." اس کے زور سے کہنے پر اس نے ایک جھٹکے میں اپنی فائل اس کے بڑھے ہوئے ہاتھ پر رکھ دی..

"ہمم۔۔جے-این-یو سے ایم اے کیا ہے.. دو جگہ معمولی سی جاب بھی کر رکھی ہے۔۔زیرو ایکسپیرئینس.." اس کے چہرے پر اس نے خود کے لئے عجیب سے تاثرات دیکھے تھے ..

ترحم!!..

افسردگی!..

"مم مگر فون پر تو کہا گیا تھا کہ انٹرویو کمپنی کے مینیجر لینے والے ہیں.." اس نے جھجھکتے ہوئے کہا تو فائل کو تفصیل سے پڑھتے سکندر نے نظر اٹھا کر اس کی طرف

دیکھا..

"انٹرویو چاہے کمپنی کا مینیجر لے یا مالک فیصلہ تو مالک کو ہی لے گا..اپروول تو مالک ہی دے گا کہ کسے جاب دینی ہے کسے نہیں۔۔کون لائق ہے اور کون نالائق..یا کون بہادر ہے اور کون ڈرا ہوا.."اس نے آخری لفظ پر زور دیتے ہوئے اسے شاید کچھ باور کرانے کی کوشش کی تھی...وہ گم سم سی بس اسے دیکھے جا رہی تھی۔۔اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا کہے یا کیا کرے۔۔

"ویسے بھی جس پوسٹ کے لیے آپ انٹرویو دینے آئی ہیں اس پوسٹ کے لائق آپ میں قابلیت نہیں ہے..آپ میں اس پوسٹ کو سنبھالنے کے لئے وہ گٹس وہ ایٹیٹیوڈ ہی نہیں ہے sorry to say but ..ایک ڈری سہمی اور not so confident لڑکی کے لئے میری کمپنی میں کوئی جگہ نہیں ہے.."وہ بہت ہی سرد اور سپاٹ لہجے میں اس کے وجود کی دھجیاں اڑا رہا تھا..اس کے ہر لفظ میں مغروریت جھلک رہی تھی..

"کیا آپ رونے والی ہیں..؟"اس کے چہرے کے بدلتے ہوئے تاثرات کو وہ بغور دیکھ رہا تھا..

"نہیں..میں آپ سے بس۔۔۔"اس نے تیزی سے پلکیں جھپکا کر خود کو کمپوز کیا..

"آپ جاسکتی ہیں مس ماہم.."اس کی بات سنے بغیر وہ لاتعلقی سے بولتا دوبارہ اپنی فائلوں میں بزی ہو گیا..

"سوری میری وجہ سے آپ کا قیمتی وقت ضائع ہو گیا.."دھیرے سے کہتے ہوئے اپنی فائل لے کر وہ اپنی جگہ سے اٹھی تھی...

"شکر ہے اپنی غلطی تو مانی.."وہی سرد لہجہ!..

اس نے ایک نظر اس خشک انسان کو دیکھا پھر دھیرے دھیرے قدم اٹھاتی دروازے کی طرف بڑھنے لگی..

"ایک ویکینسی ہے مس ماہم آپ کے لئے میرے پاس.."اس نے دروازے پر ہاتھ رکھا ہی تھا کہ اس کی بات پر چونک کر دوبارہ اس کی طرف مڑی..

"مطلب..؟"انداز سوالیہ اور الجھا ہوا تھا..

ابھی یہ شخص اسے اپنی کمپنی کے قابل نہیں سمجھ رہا تھا اور اب دوسرا موقع کیسے نکل آیا..

"میری اسسٹنٹ کی سیٹ خالی ہے اگر آپ خود کو اس قابل سمجھتی ہیں تو آفر اوپن ہے ورنہ میری طرف سے اجازت ہے...."انداز ہتک آمیز تھا..

"پر سر میں تو"..

"ہاں یا نہ..؟"حتمی لہجے میں پوچھتے ہوئے عادتاً بائیں ابرو اچکا کر سوالیہ انداز میں اسے دیکھا تھا..

چند لمحے تک اس شخص کے چہرے کو بغور دیکھتے ہوئے جیسے کوئی احساس یا کوئی تاثر تلاش کرنے کی کوشش کی تھی اس نے جس کا چہرہ کورے کاغذ کی مانند بالکل سپاٹ تھا..

"مجھ سے ہمدردی ظاہر کرنے کے لئے یہ موقع دے رہے ہیں آپ.."نہ جانے اس نے یہ بات کیسے کہہ دی تھی..شاید اس کا دل ٹوٹا تھا یا شاید امید..بار بار اس کے بابا کا چہرہ ذہن کی اسکرین پر نمودار ہو رہا تھا..وہ انہی کے لئے تو یہاں آئی تھی اب وہ خالی ہاتھ نہیں جا سکتی تھی یہاں سے..

"کچھ بھی سمجھ سکتی ہیں.."لاتعلقی سے کندھے اچکائے تھے..

"مجھے منظور ہے.."اس نے دھیرے سے سر اثبات میں ہلایا تھا..

"ایک بات یاد کر لیں..اسسٹنٹ مطلب صرف اسسٹنٹ۔۔اس کے آگے کچھ بھی نہیں..نو پرسنل ٹچ۔۔نو فیلنگز۔۔نتھنگ..آپ کا کام ہو گا میرے لئے چائے لانا، فائل سبمِٹ کرنا، فون کالز اٹینڈ کرنا، میٹنگز کا شیڈول دیکھنا..از دیٹ کلئیر مس ماہم "..

"جی۔۔جی سر"..

"یو مے گو ناؤ.."دروازے کی طرف اشارہ کر کے کہا گیا تو وہ جلدی سے باہر آگئی جبکہ اس کے باہر نکلتے ہی اندر بیٹھے شخص کے ہونٹوں پر ایک پراسرار مسکراہٹ رینگی تھی..شفاف گرے آنکھوں میں شیطانی چمک ابھری تھی..

باہر آتے ہی اس نے ایک سکون کی سانس ہوا میں آزاد کی تھی جیسے کسی جیل سے رہائی ملی ہو..

"کھڑوس کہیں کا..اسسٹنٹ مطلب صرف اسسٹنٹ..از دیٹ کلئیر مس ماہم.."
اس نے منہ بنا کر اس کی بات دہرائی تھی...

✨✨✨

"حمنہ.." گھر میں داخل ہوتے ہی وہ اتنی زور سے چیخی تھی کہ صوفے پر بیٹھی آفس کی فائل پر جھکی حمنہ اس اچانک افتاد پر بوکھلا کر اٹھی تھی..

"یاالٰہی خیر.." سینے پر ہاتھ رکھے وہ حیران و پریشان نظروں سے ماہم کو دیکھ رہی تھی جس کے دانت خوشی کے مارے اندر جانے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے..

"بدتمیز لڑکی ڈرا دیا مجھے... کیا ہوا اتنی زور سے کیوں چیخی..؟"

"مجھے جاب مل گئی.." اس نے خوشی سے اس کے دونوں کندھوں کو جھنجھوڑ کر کہا..

"اس میں کون سا بڑا تیر مار لیا.. میں بھی پچھلے دو سال سے جاب جیسا عظیم کارنامہ انجام دے رہی ہوں.." خلافِ توقع ریسپانس ملنے پر ماہم نے حیرانی سے اس کی طرف دیکھا جو اب دوبارہ اپنی فائل میں ڈوبنے کی تیاری کر رہی تھی..

"مجھے سکندر انڈسٹریز میں جاب ملی ہے.." اس نے ایک ایک لفظ پر زور دے کر کہا..

صوفے پر بیٹھی حمنہ نے پہلے اسے ناسمجھی سے دیکھا پھر زور سے ہسٹریائی انداز میں ہنسنے لگی جیسے اس نے کوئی لطیفہ سنا دیا ہو جو اب جا کر اسے سمجھ میں آیا..

"اچھا مزاق تھا ماہم ڈیئر.. جاؤ جا کر کھانا کھالو تا کہ تمہارا دماغ صحیح ٹھکانے پر آجائے.."اس کی بات پر ماہم نے گھور کر اسے دیکھا اور زوردار دھموکہ اس کی پیٹھ پر جڑا تھا..

"میں کوئی مزاق نہیں کر رہی.."وہ غصے سے بولی تھی..

"اچھاااا..واقعی..؟تو کس نے لیا تھا انٹرویو تمہارا..؟"وہ اب بھی اس کی بات کو ہلکے میں لیتے ہوئے بولی تھی..

"خود سکندر نے.."اس کے جواب پر وہ پھر سے ہنسنا شروع ہو گئی تھی..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"تو زندہ کیسے بچ کر آگئی تم اس سے.."مزے سے پوچھا تھا..

"کیا مطلب..وہ انسان ہی ہے کوئی خدا نہیں جو اس کا اتنا خوف کیا جائے.."وہ اب اس کی باتوں سے چڑنے لگی تھی..

"خدا تو نہیں ہاں ملک الموت کہہ سکتی ہو اسے جو موت کا پروانہ لے کر آتا ہے "..

"ایسا کچھ نہیں ہے..تم کچھ زیادہ ہی اسے سر پر چڑھا رہی ہو"..

"اچھا لاؤ د کھاؤ جاب لیٹر.."اس کے ہتھیلی آگے کرنے پر ماہم نے حیرانی سے اس کے

بڑھے ہوئے ہاتھ کو دیکھا تھا..

"وہ تو نہیں ملا.. "انداز ہو نقوں سا تھا..

"تو تم کیسے کہہ سکتی ہو بی بی کہ اس نے تمہیں خود بنفسِ نفیس جاب دی ہے.. "اس نے مزے سے اپنی دونوں بھنوؤں کو نچایا تھا..

"تو کیا میں جھوٹ بولوں گی.. "وہ چڑی تھی..

"ارے نہیں.. کیا پتا اس نے تمہیں ٹافی دے دی ہو تمہاری سہمی ہوئی حالت دیکھ کر.. "اتنا کہہ کر وہ تیزی سے کچن کی طرف بھاگی تاکہ اس کی مار سے بچ سکے...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"تمہیں یقین کیوں نہیں ہو رہا میری بات پر.. مجھے اسسٹنٹ کی جاب دی ہے اس نے.. "وہ صوفے پر بیٹھے بیٹھے ہی کچن کی طرف منہ کر کے بولی تھی..

"لو اب تو اور بھی یقین نہیں کر سکتی میں.. تم.. اور سکندر.. دی گریٹ سکندر کی اسسٹنٹ.. خواب میں بھی ممکن نہیں ہے.. "وہ کھانے کی ٹرے لیے کچن سے برآمد ہوئی تھی..

"کوئی گریٹ نہیں ہے وہ.. ایک نمبر کا کھڑوس آدمی ہے.. "ہاتھ دھونے کی غرض

سے وہ کچن کی طرف بڑھی تھی..

"کیسا لگا تھا اس کا سامنا کر کے..؟" حمنہ جو اتنی دیر سے اسے پریشان کر رہی تھی اب اس کی باتوں کو دلچسپی سے سننے کے لئے فارغ انداز میں اس کے سامنے بیٹھ گئی تھی..

"اس سے کئی گنا خطرناک جیسا تم نے اس کے بارے میں حوالہ کھینچا تھا.." کھانا کھاتے ہوئے وہ آج ہونے والے واقعے کے بارے میں تفصیل سے اسے بتا رہی تھی جسے وہ کافی دلچسپی سے سن بھی رہی تھی اور ہنسے بھی جا رہی تھی..اس کا یہی انداز ماہم کو بہت پسند تھا اس کی ہر بات بڑی دلجمعی سے سنتی اور اپنے مفید مشوروں سے بھی نوازتی...

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کھانا کھانے کے بعد تھوڑی دیر آرام کر کے وہ دونوں ہاسپٹل کے لئے روانہ ہو گئی تھیں..ان دونوں کا روز کا یہی روٹین تھا..وہ دونوں بچپن سے ساتھ رہی تھیں..ہر سکھ دکھ ایک ساتھ جھیلے تھے..ماہم کی ماں جب اسے اور اس کے بابا کو چھوڑ کر چلی گئیں تھیں تب حمنہ اور اس کی فیملی ہی تھی جنہوں نے اسے اور اس کے بابا کو سنبھالا تھا..ایک اچھے پڑوسی ہونے کا فرض ادا کیا تھا..حمنہ کی ممی ماہم کو اپنی بیٹیوں کی طرح پیار کرتی تھیں..جب کبھی اس کے بابا جاب کی وجہ سے گھر جلدی نہ آپاتے تو وہ حمنہ

کے گھر پر رک جاتی..اس نے ماں کے رشتے سے دھوکا کھایا تھا لیکن اس کے بدلے اسے ماں کے روپ میں ایک بہت اچھی "ممی" مل گئی تھیں، بابا تو تھے ہی اس کے ہیرو اور حمنہ کی شکل میں اسے ایک بہت اچھی بہن!...

✨✨✨✨✨

رات بھر گھبراہٹ کی وجہ سے اسے نیند ہی نہیں آرہی تھی کہ کہیں پہلے ہی دن لیٹ نہ ہو جائے..پہلے ہی دن اس کا امپریشن خراب نہ ہو جائے..وہ کسی بھی حال میں یہ جاب گنوانا نہیں چاہتی تھی اسی ڈر سے وہ صبح خلافِ معمول جلدی اٹھی تھی..اسے نہیں یاد آرہا تھا کہ اپنی پچھلی جاب کو اس نے کبھی اتنی سنجیدگی سے لیا بھی تھا یا کبھی وہ اتنی پابند بھی ہوئی تھی..ایسا اس لئے تھا کہ وہ جاب اس کی ضرورت پر پورا نہیں اترتی تھی..یہی وجہ تھی اس کی پچھلی جاب سے ریزائن کی..بہر حال الماری کھولنے پر اسے جو بھی سوٹ نظر آیا نکال لیا اور جلدی جلدی تیار ہو کر باہر آگئی..حمنہ ابھی بھی سو رہی تھی اس لئے اسے ڈسٹرب کئے بغیر ناشتے سے فارغ ہو کر وہ تیزی سے باہر کی طرف بڑھ گئی..کافی دیر اِدھر اُدھر نظر دوڑانے کے باوجود بھی اسے ایک بھی ٹیکسی نہ ملی..

"اللہ یہ ٹیکسی والوں کو کیا ہو گیا ہے آج.."اس نے کوفت سے دوبارہ ٹیکسی کی تلاش

میں نظر نظر دوڑائی تھی جو ناامید ہی واپس لوٹی..

"صرف آدھا گھنٹہ رہ گیا ہے آفس اسٹارٹ ہونے میں اور یہ ٹیکسی بھی نہیں مل رہی.." گھڑی کی سوئیوں کو تیزی سے آگے بڑھتے دیکھ اسے اب گھبراہٹ ہونے لگی تھی اور اسی گھبراہٹ میں اس نے پیدل ہی جانے کا ارادہ کر لیا تھا..

ابھی اس نے آدھا راستہ ہی طے کیا تھا کہ اسے ایسا لگا کوئی اسے دیکھ رہا ہے..اس نے گھبراہٹ میں ادھر ادھر دیکھا لیکن کوئی بھی اس کی طرف متوجہ نہ تھا..اس نے اپنا وہم سمجھ کر سر جھٹکا اور دوبارہ آگے بڑھ گئی..ابھی اس نے تین چار قدم ہی آگے بڑھائے تھے کہ ایک سفید کلر کی گاڑی ہارن دیتی اس کے پاس سے گزری اور ٹھیک اس کے آگے آکر رک گئی..ابھی وہ اپنی جگہ حیران سی کھڑی ہی تھی کہ اس میں سے ایک بندہ کریم کلر کی شرٹ پہنے باہر نکلا..اس شخص کو اپنی طرف بڑھتا دیکھ وہ اپنی جگہ الرٹ ہوئی تھی..

"ایسے مارچ پاسٹ کرتے کیا تم سکندر انڈسٹریز جلدی پہنچ جاؤ گی..؟" وہ سیدھا اس کے سامنے کھڑا اس سے پوچھ رہا تھا..اس کے سوال پر وہ حیران ہوئی تھی اس..اس شخص کو کیسے پتا چلا کہ اس کی منزل کیا ہے..؟

"جج..جی..؟آاا..آاپ کو کیسے..."ابھی اس کے الفاظ منہ میں ہی تھے کہ مقابل شخص نے اس کی بات بیچ میں اُچک لیا..

"مجھے کیسے پتا چلا کہ تمہیں کہاں جانا ہے.."وہ دھیرے سے ہنسا تھا ..

"گاڑی میں بیٹھو سب بتاتا ہوں.."اتنا کہہ کر وہ گاڑی کی طرف بڑھ گیا..وہ اب بھی حیران تھی اسی لئے اپنی جگہ سے ایک انچ بھی نہیں ہلی تھی..

"کیا ہوا..؟آفس جانا ہے یا نہیں..؟ "اسے اپنے پیچھے نہ پا کر وہ شخص اس کی طرف مڑا تھا..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"مم..میں کیسے یقین کر لوں کہ آپ صحیح انسان ہیں یا غلط..؟"اس نے اپنے دلی خدشات اس شخص کے سامنے ظاہر کئے تو وہ سر اثبات میں ہلاتا مسکرا دیا..

"میں فراڈ نہیں ہوں تبھی تو تمہارے آفس کا نام بالکل صحیح بتایا"..

"میں نے یہ تو نہیں کہا کہ میرا آفس سکندر انڈسٹریز ہی ہے"..

"تم نے یہ بھی تو نہیں کہا کہ سکندر انڈسٹریز تمہاری منزل نہیں ہے مس ماہم انصاری..!"اپنا نام اس کے منہ سے سن کر وہ خوفزدہ ہوئی تھی...

"اچھا یار ڈرو مت گاڑی میں بیٹھو میں تمہیں سب بتاتا ہوں.. تم آل ریڈی لیٹ ہو دس منٹ.. اگر تمہارا ارادہ ایسے ہی پیدل جانے کا ہے تو تمہیں جاب سے نکالنے کے لئے سکندر کو سب سے اچھا موقع مل جائے گا.. مجھ پر یقین کرو اور گاڑی میں بیٹھو.. سکندر کے غصے سے تو تمہیں نہیں بچا سکتا لیکن تمہاری جاب بچانے میں شاید کامیاب ہو جاؤں.."اس کی اتنی لمبی تقریر سے اسے اس بات کا احساس ہوا کہ یہ شخص واقعی صحیح کہہ رہا ہے..ایک بھی لفظ بولے بنا وہ آگے بڑھی اور اپنے لئے کھولے گئے دروازے سے گاڑی کے اندر بیٹھ گئی..

اس کے بیٹھتے ہی اس شخص نے گاڑی ہوا کی اسپیڈ پر اڑا دی اور آدھے گھنٹے کے راستے کو پندرہ سے بیس منٹ میں طے کرنے کی کامیاب کوشش کی تھی..

سکندر انڈسٹریز کی بلڈنگ کے باہر گاڑی رکتے ہی وہ کچھ دیر اپنی آنکھوں کو یقین دلاتی رہی کہ واقعی وہ اپنی منزل مقصود تک پہنچ گئی ہے..پھر دھڑکتے دل کے ساتھ بلڈنگ کے اندر داخل ہو گئی..اندر داخل ہوتے ہی اسے گھبراہٹ ہونے لگی تھی اور اسی گھبراہٹ میں وہ اپنے ساتھ آئے شخص کو مکمل طور سے بھول بیٹھی تھی..اپنی طرف اٹھی لوگوں کی نظروں کو نظر انداز کرتی وہ سیدھا لفٹ کی طرف بڑھی تھی..دسویں

منزل پر قدم رکھتے ہی اس کے پاؤں جیسے آگے بڑھنے سے انکاری ہو گئے تھے..

"مس ماہم..؟" جوں ہی وہ آگے بڑھی اپنے نام کی پکار سن کر آواز کی سمت مڑی تھی..

ایک بہت ہی اسٹائلش سی لڑکی جدید طرز کی ڈریسنگ اور ہیئر اسٹائل میں مغروریت سے اسے ہی دیکھ رہی تھی.. ہلکا سرخی مائل میک اپ اس کی سفید رنگت کو اور بھی خوبصورت بنا رہا تھا.. بلاشبہ وہ بہت ہی حسین لڑکی تھی جس کے اوپر مغروریت بہت جچ رہی تھی..

"جی..؟" وہ بدقت مسکرائی تھی..

"کیا بات ہے مس ماہم آفس کے پہلے دن ہی آدھا گھنٹہ لیٹ ہیں آپ.. امیزنگ..! اب باس تمہارے ساتھ کیا کریں گے یہ میں دیکھنے کی شدت سے خواہشمند ہوں.. خیر میرا نام ربیعہ ہے.." لہجے کے ساتھ دیکھنے کا انداز بھی مغرورانہ تھا..

"جی.. دراصل.. وہ.. مجھے.." گھبراہٹ میں اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیا کہے..

"چچ.. چچ.. افسوس زبان تو میرے سامنے ہی لڑکھڑانے لگی باس کے سامنا کیسے کرو گی تم.." اس نے جیسے اس کی گھبراہٹ کا مزاق اڑایا تھا..

"مس ربیعہ آپ اس کمپنی کی چیف مینیجر ہیں نہ کہ باس لئے آفس کا کوئی بھی امپلائی آپ کے سوالوں کا پابند نہیں ہے.. مس ماہم کیوں لیٹ ہوئیں اس کا جواب وہ صرف باس کو ہی دینے کی پابند ہیں.." وہ شخص کب اس کی پشت پر آکر کھڑا ہوا تھا اسے احساس ہی نہ ہوا..

"تمہیں تو آج کے کام سے باہر جانا تھا ناحماد صاحب.." ربیعہ کو اس شخص کا ماہم کے حق میں بولنا ذرا بھی پسند نہیں آیا تھا..

"افسوس کی بات ہے مس ربیعہ آپ کا دھیان نئے آنے والوں کو پریشان کرنے میں اتنا زیادہ رہتا ہے کہ آفس کے کام دماغ سے نکل ہی جاتے ہیں.. میری بات مانیں اپنے کام پر زیادہ دھیان دیں نہ کہ نئے آنے جانے والوں پر.." اس کی بات پر ربیعہ غصے سے کھول اٹھی تھی کہ جبکہ اس زبردست مووی سے مفت میں لطف اندوز ہوتی ماہم نے سر جھکا کر اپنی ہنسی کو روکا تھا..

"تمہیں تو میں بعد میں دیکھ لوں گی.." قہر آلود نظروں سے اسے گھورتی وہ تیزی سے مڑی اور ٹِک ٹِک اپنی ہیل بجاتی وہاں سے چلی گئی..

"تھینک یو سو مچ.." اپنے پاس کھڑے شخص سے وہ مخاطب ہوئی جو اسی کی طرف

متوجہ تھا..

"یہ شکریہ تب ادا کرنا جب شیر کی کچھار سے صحیح سلامت واپس آجانا..جاؤ جلدی سے اس سے پہلے کہ شیر تمہاری خوشبو سونگھتا ہوا خود یہاں آجائے.." ہلکے پھلکے انداز میں کہتا وہ اسے ہمت دے رہا تھا..وہ سر ہلاتی تیزی سے آگے بڑھی اور ٹھیک سکندر کی آفس کے سامنے جا کر رک گئی.. صحیح معنوں میں اسے اب خوف آرہا تھا..ہمت کر کے اس نے دھیرے سے دروازے پر دستک دی..

"آجاؤ.."پھاڑ کھانے والی آواز اس کی سماعت سے ٹکرائی...

"گڈ مارننگ سر.."اندر داخل ہوتے ہی اس نے دھیرے سے کہا تھا..سامنے بیٹھے شخص نے اس کی آواز پر سر اٹھا کر اسے کچھ ایسی نظروں سے دیکھا جیسے اس کی موجودگی کی وجہ تلاش کر رہا ہو..

"کہئے میں آپ کی کیا مدد کر سکتا ہوں..؟"لہجہ بالکل زہریلا تھا...اس نے خوفزدہ نظروں سے اس شخص کو دیکھا جو اپنی سیٹ سے پشت ٹکائے سرد نظروں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا..اس نے تھوک نگل کر اپنے خشک حلق کو تر کیا اور اپنی صفائی دینے کی ہمت کرنے لگی..

"سر وہ..آاج ٹیکسی کی اسٹرائیک تھی مجھے نہیں پتا تھا ورنہ میں پہلے ہی آفس کے لئے نکل جاتی..حالانکہ میں وقت سے پہلے ہی نکلی تھی لیکن شاید آج میری قسمت میں لیٹ ہی آنا لکھا تھا.."ہمیشہ کی طرح گھبراہٹ میں اس کی زبان اس شخص کے آگے بھی فراٹے سے چل پڑی تھی جس کے سامنے اچھے سے اچھوں کی زبان سوکھ جاتی تھی..

"قسمت انسان کے ہاتھوں میں ہوتی ہے..وہ جب چاہے اسے بدل سکتا ہے اگر اس میں عزم ہو تو..مجھے تو تم سے یہی امید تھی لیکن مجھے یہ نہیں پتا تھا کہ تم میری امیدوں پر اتنا جلدی کھرا اترو گی..گڈ ورک مس ماہم.."لہجہ تمسخر اڑاتا اور سرد تھا..

"ویسے آپ اندر داخل کیسے ہو گئیں..؟لیٹ آنے والوں کو میرے آفس میں داخل ہونے کی اجازت نہیں ہے.."اس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب دیتی اس کا ہاتھ تیزی سے انٹر کام کی طرف بڑھا تھا..سب کچھ اتنا تیزی سے ہو رہا تھا کہ اس کا دماغ سمجھنے میں ناکام ہو گیا تھا..

"یہ لڑکی اندر کیسے آئی..؟تم میرے کیبن میں آؤ ابھی اور اسی وقت.."غصے سے فون پٹکتا وہ اب اس کی طرف متوجہ ہوا تھا..

"مس ماہم انصاری کیا آپ بتانا پسند کریں گی کہ کس کی مدد سے آپ اندر داخل ہوئی ہیں..مجھے جہاں تک علم ہے آفس کے کسی فرد نے آپ کی مدد ضرور کی ہو گی ورنہ میرے آفس کا سیکیورٹی اہلکار اتنا ناکارہ نہیں ہے کہ میرے بنائے سسٹم کے خلاف کام کرے.."اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتی آفس کا دروازہ کھول کر کوئی اندر داخل ہوا تھا..

"جی سر..آپ نے بلایا تھا.."سیکیورٹی گارڈ مؤدب سا سر جھکا کر اس سے کچھ فاصلے پر آکر کھڑا ہو گیا..

"یہ لڑکی کس کے ساتھ آئی تھی..؟"اس کے پوچھنے پر سیکیورٹی گارڈ نے اس کی طرف دیکھا جو اپنی جگہ سر جھکائے کھڑی تھی..سر اٹھانے کی اس کی ہمت ہی نہیں ہو رہی تھی..یہ ایک انسلٹ تھی..اسے سب کچھ برداشت تھا لیکن کسی غیر کے سامنے اپنی انسلٹ برداشت نہیں تھی..وہ مانتی تھی کہ غلطی اس کی تھی لیکن اس معمولی سی غلطی کی اتنی بڑی سزا نہیں بنتی تھی..یہ شخص جو خدا بنا بیٹھا تھا اسے صفائی دینے کا ایک بھی موقع نہیں دے رہا تھا..شرمندگی سے اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے جنہیں وہ سر جھکائے سامنے بیٹھے شخص سے چھپانے کی کوشش کر رہی تھی..

"جی سر..یہ حماد سر کے ساتھ آئی ہیں.."سیکیورٹی گارڈ کے ایمانداری سے جواب

دینے پر سکندر نے اسے جانے کا اشارے کیا تو وہ سلام کرتا واپس چلا گیا..

"کمال ہے مس ماہم مجھے نہیں معلوم تھا کہ آپ نے یہ آفس مردوں سے دوستی کرنے کے لئے جوائن کیا ہے.. کیا اب مجھے بتانا پسند کریں گی کہ مسٹر حماد سے آپ کیسے ملی.." لہجہ چبھتا ہوا اور کٹیلا تھا جیسے اسے اس کا حماد کے ساتھ آنا برداشت نہیں ہوا تھا..

"وہ مجھے راستے میں ملے تھے.. میں انہیں آج سے پہلے کبھی نہیں ملی اور نہ ہی میں یہ جانتی تھی کہ وہ اسی آفس میں کام کرتے ہیں.." وہ جب بولی تو اس کی آواز رندھی ہوئی تھی وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ اپنے آنسو ضبط کر رہی ہے..

"میری طرف دیکھ کر بات کریں مس ماہم.." اس کے حکم پر اس نے سر تو اٹھا لیا تھا لیکن اب بھی جھکی ہوئی تھیں..

"یہ پہلی اور آخری مرتبہ میں آپ کی غلطی کو معاف کر رہا ہوں مس ماہم! آئندہ خیال رکھئے گا ورنہ آپ کی ایک غلطی اس آفس سے باہر کا راستہ دکھا سکتی ہے آپ کو.." وہ نرم تو نہیں ہوا تھا لیکن لہجے کی سختی کم ہو گئی تھی ..

"تھیک یو سر "..

سکندر کی نظریں اپنے سامنے کھڑی لڑکی پر جمی ہوئی تھیں جو نظریں جھکائے اپنے آنسو تو چھپانے میں کامیاب ہو گئی تھی لیکن ضبط سے سرخ ہوتی ناک اور چہرے پر پھیلے کرب کے آثار چھپانے ناکام ثابت ہوئی تھی..

"اب آپ جائیں۔ضرورت پڑنے پر میں آپ کو خود کال کروں گا.."اس کی طرف اجازت ملتے ہی وہ تیزی سے مڑی تھی..

"اور ایک بات اور مس ماہم..یہ میرا آفس ہے..سکندر کا..یہاں آنے سے پہلے اپنی یہ جز باتیت اور اپنے یہ سو کالڈ سے آنسو گھر پر ہی چھوڑ کر آیا کریں..مجھ سے یہ برداشت نہیں ہوتے..اسپیشلی یہ آنسو..بات بات پر رونے والے لوگ مجھے پسند نہیں.."اس کی طرف پشت کئے وہ چپ چاپ اس کی تقریر ذہن نشین کر رہی تھی..

"اگر میں بات کروں تو رخ میری طرف کر کے میری بات سنا کریں.."اس کی اگلی بات پر وہ کرنٹ کھا کر اس کی طرف مڑی تھی..

"آئی بات سمجھ میں "..

"جی سر.." سرخ ڈوروں بھری آنکھیں اٹھا کر اس نے پل بھر کو اس شخص کو دیکھا پھر نظریں جھکا لیں..نہ جانے کیوں اسے اس شخص کی نظروں سے خوف آتا تھا..

"پندرہ منٹ بعد میری چائے میرے ٹیبل پر ہونی چاہیئے.." اتنا کہہ کر وہ لیپ ٹاپ کھول کر اس کی طرف متوجہ ہو گیا تھا..

ایک نظر اسے دیکھ کر وہ تیزی سے باہر نکلی اور لمبی لمبی سانسیں لے کر خود کو نارمل کرنے لگی.. ہتھیلی کی پشت سے اپنی آنکھوں کو رگڑتے ہوئے وہ اپنی جگہ پر سر جھکا کر کچھ دیر یونہی کھڑی رہی..شکر تھا کہ کوئی اس کی طرف متوجہ نہیں تھا..اچانک کسی کے گلا کھنکارنے پر اس نے چونک کر سر اٹھایا تھا..سامنے اس کا محسن کھڑا چہرے پر نرم سی مسکراہٹ لئے اسے ہی دیکھ رہا تھا..

"کیسا رہا اندر کا حال..؟"

"آپ کا کیا خیال ہے.." اس کے لہجے میں افسردگی تھی جو مقابل شخص سے چھپی نہ رہ سکی..

"کوئی بات نہیں..دھیرے دھیرے تمہیں بھی عادت ہو جائے گی "..

"اس کا مطلب ہے ابھی یہ ٹریلر تھا.." اس کی بات پر وہ دھیرے سے ہنس دیا..

"ہاں ظاہر سی بات ہے پوری فلم ایک ہی ٹریلر میں تو دکھنے سے رہی.." وہ بھی اسی کے انداز میں بولا تاکہ اس کی افسردگی ختم ہو جائے..

"خیر میرا نام تو تم پہلے سے ہی جان چکی ہو.. گارڈ نے بھی میرا راز فاش کر دیا ہو گا"..

"میری وجہ سے آپ بھی مشکل میں پڑ جائیں گے.." اسے سچ مچ افسوس تھا اس بات کا..

"سکندر چیز ہی ایسی ہے کہ اچھے سے اچھا بندہ مشکل میں پڑ جاتا ہے.. تم فکر مت کرو میں سب سنبھال لوں گا.. اور یہ رہا تمہارا چھوٹا سا اوپن کیبن.. بالکل تمہاری طرح.." حماد نے ایک ٹیبل کی اشارہ کیا جو باقی ایمپلائز کے کیبن سے بالکل علیحدہ اور منفرد تھا..

"میرا کیبن باقیوں سے الگ کیوں ہے "..

"تم سکندر کی اسسٹنٹ ہو یار کوئی عام ہستی نہیں ہو.." وہ ایسے بولا جیسے یہ بہت خاص بات تھی..

"اور اس میں کیا خاص ہے..؟"

"خاص بات یہ ہے کہ آج سے پہلے سکندر نے کبھی اسسٹنٹ نے جیسی بلا نہیں رکھی.. وہ اپنے کام خود کیا کرتا تھا.." یہ واقعی حیران کن بات تھی..

"اور آپ سکندر دی گریٹ کے کیا ہیں.." اس کے انداز پر وہ ہنس دیا تھا..

"میں سکندر کا ڈاٹا مینیجر ہوں.. کمپنی کے ساتھ ساتھ سکندر کے بھی سارے راز میری مٹھیوں میں ہیں.." معنی خیزی سے کہتے اس نے بائیں آنکھ کا گوشہ ہلکے سے دبایا تھا..

"اوہ.. مطلب خطرناک انسان ہیں آپ تو.." وہ ڈرنے والے انداز میں بولی تھی..

"اتنا بھی خطرناک نہیں ہوں.. یہی تو میرا کام ہے کہ بات کی خبر رکھنا.. اور میں اپنے کام اور اپنے کو لے کافی مخلص اور ایماندار ہوں.." اس کے لہجے کے ساتھ ساتھ اس کی آنکھوں سے بھی ایمانداری جھلک رہی تھی..

"تو پھر صبح سسٹم کے خلاف جا کر میری مدد کیوں کی.." اس نے بھنویں اچکائی تھیں..

"وہ آفس نہیں تھا.." اس کے پاس ہر بات کا جواب تھا..

"اور میرے بارے میں کیسے پتا چلا تھا آپ کو..؟" وہ اپنے سارے وہم ایک ساتھ ہی ختم کر دینا چاہتی تھی..

"سارے سوال پہلی ہی ملاقات میں کرنے ہیں کیا.. تمہارے باس کی چائے کا ٹائم ہو رہا ہے جاؤ پہلے اس سے نپٹو.." اس کے یاد دلانے ماہم نے ہڑبڑا کر کلائی میں بندھی گھڑی کو دیکھا جہاں دس بجنے میں پانچ منٹ باقی تھا.. ایک نظر مسکراتے ہوئے حماد کی طرف دیکھا جو مزے سے اس کے گھبرائے ہوئے کہتے کو دیکھ رہا تھا اور تیزی سے آگے بڑھنے لگی..

"کیفیٹیریا نائنتھ فلور پر بھی ہے.." حماد نے ہانک لگانا ضروری سمجھا تھا.. ماہم سر ہلاتی بنا اس کی طرف دیکھے لفٹ کی طرف بھاگی تھی..

حماد نے پیچھے مڑ کر سکندر کے کیبن کی طرف دیکھا جس کا دروازہ اب بھی بند تھا اور مسکراتا ہوا اوپر جانے والی سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا.. جاتے ہوئے اس کے ہونٹ ہل رہے تھے..

"میں نے اپنا کام کر دیا"..

✨✨✨✨✨✨

اپنی سربراہی سیٹ پر بیٹھ کر آرام دہ انداز میں آگے پیچھے جھولتا وہ جیسے کسی کی آمد کا منتظر

تھا۔۔ گرے شفاف آنکھیں بار بار کبھی دروازے کی طرف اٹھتیں تو کبھی اپنے سامنے ٹیبل پر رکھی بلیک کوَر والی پتلی سی فائل پر جس پر جعلی حرفوں میں سکندر انڈسٹریز رولز اینڈ ریگولیشنز لکھا تھا۔۔ پندرہ منٹ گزرنے میں پانچ منٹ سے اوپر ہو چکا تھا۔۔ نہ چاہتے ہوئے بھی اس کی شفاف پیشانی پر غصے سے سلوٹیں نمودار ہونے لگی تھیں کہ اسی وقت کسی نے باہر سے دروازے پر دستک دی۔۔ دھیمی سی ڈری ہوئی دستک۔۔ دستک سن کر جہاں اس کی آنکھوں میں چمک ابھری تھی وہیں ہونٹ معنی خیزی سے مسکرا اٹھے تھے۔۔

"کم اِن۔۔" تھوڑے وقفے کے بعد وہ سیدھا ہوتا ہوا بولا۔۔ لہجے میں بے پناہ کی سنجیدگی تھی۔۔

"سر آپ کی چائے۔۔" چائے کا کپ اس کے سامنے رکھتے ہوئے وہ دھیرے سے بولی۔۔ لہجے سے اعتمادی ظاہر کرنے کی بھرپور کوشش کی گئی تھی۔۔

سکندر نے ایک نظر اسے دیکھ کر کپ اٹھا کر ہونٹوں سے لگایا۔۔ ابھی اس نے پہلا گھونٹ لیا ہی تھا کہ وہ واپس جانے کے لئے مڑ گئی۔۔

"آپ کے علم کے لئے میں بتا دینا چاہتا ہوں کہ میں شوگر کا مریض نہیں ہوں مس

ماہم.."اس کی بات پر ماہم نے نا سمجھی سے اس کی طرف دیکھا جو کپ ٹیبل پر پٹکنے کے انداز میں رکھ چکا تھا..

"جی سر..؟"نا سمجھی سے اسے دیکھا..

"آپ شاید چینی ڈالنا بھول گئی ہیں..دوبارہ بنا کر لائیں.."انداز سخت تھا لیکن ڈراؤنا نہیں تھا..

ماہم نے سرعت سے کپ اٹھائی اور دروازے کے قریب جا کر دھیمی آواز میں کچھ بولی تھی..انداز بُدبُدانے والا تھا جیسے اپنے من میں چلنے والے خیالات بول رہی ہو..

"ناولوں میں تو اکثر باس پھیکی چائے پینا پسند کرتا ہے..حمنہ کا باس بھی شوگر فری چائے پیتا ہے "..

اس کی ایک پرابلم یہ بھی تھی کہ دل میں چلنے والی بات اس کی زبان پر بھی چل رہی ہوتی۔۔جس سے اس کے آس پاس موجود لوگوں کو بھی پتا چل جاتا کہ وہ دل میں کیا سوچ رہی ہے..یہی اس وقت بھی ہوا تھا اس کے من میں چلنے والے خیالات کا علم اس کی لاعلمی میں سکندر کو بھی ہو گیا تھا..

"لیکن آپ کے سامنے حمنہ کا باس یا کسی ناول کا باس نہیں سکندر بیٹھا ہے اور سکندر کو شوگر فری چائے زہر لگتی ہے.."اس کی سخت آواز پر اس نے گڑبڑا کر ایک لمحے کے لئے پیچھے دیکھا اور خود کو ملامت کرتی تیزی سے باہر نکل گئی..

تھوڑی دیر بعد جب وہ دوبارہ چائے لے کر آئی تو سکندر کو آفس کی ایک دیوار سے لگے فائل ریک کے پاس کھڑے دیکھا..

"سر چائے"..

"پرفیکٹ ہے..؟ "ریک میں موجود فائلوں پر انگلیاں پھیرتا وہ مصروف سے انداز میں بولا..

"جی بنائی تو پرفیکٹ ہی ہے اب پتا نہیں آپ کو کیسی لگے.."نہ جانے وہ کیسے اتنی بات بول گئی تھی..

سکندر نے ایک نظر اسے دیکھا اور آگے بڑھ کر کپ اٹھالیا..ماہم سر اٹھائے اسے ایسے دیکھ رہی تھی جیسے ابھی کپ ٹیبل پر دوبارہ پٹکے گا اور چائے پر لیکچر دینا شروع کر دے گا..

"ہمم..پہلے سے تو بہتر ہے "..

"ایسا کیجئے مس ماہم ریک میں سے کپور ٹیکسٹائل کی فائل ڈھونڈ کر یہاں ٹیبل پر رکھ دیجئے"..

"جی سر.."سر ہلا کر وہ ریک کی طرف بڑھی اور بڑے دھیان سے ایک ایک فائل کو نکال کر دیکھنے لگی جبکہ گرما گرم بھانپ اڑاتی چائے کا مزا چسکیوں میں لیتا سکندر ٹیبل کے کونے سے تشریف ٹکا کر کھڑا بڑے مزے سے اسے ہی دیکھ رہا تھا جو اس کی نظروں سے بے خبر اپنے کام میں مگن تھی..سکندر کے دیکھنے کے انداز سے اس بات کا اندازہ لگانا مشکل تھا کہ اس کے اندر کیا چل رہا ہے..آنکھیں نرم تھیں جبکہ چہرہ سخت...

"یہاں پر تو نہیں ہے سر کوئی اس نام کی فائل.."اس کی بات پر وہ سیدھا ہوا تھا..

"تو اوپر والے ریک میں دیکھ لیں"..

ماہم نے سر اونچا کر کے اس ریک کی طرف دیکھا جو اس کی پہنچ سے کافی دور تھا پھر آس پاس کسی اسٹول کی تلاش میں نظریں دوڑائیں جس پر چڑھ کر وہ اس ریک تک پہنچ

سکے..

"ادھر ادھر کیا دیکھ رہی ہیں..؟"

"سر وہ ریک کافی اونچا ہے میں وہاں تک نہیں پہنچ پاؤں گی.." سکندر نے ایک بھرپور نظر سے اسے دیکھا جس کا قد واقعی اتنا زیادہ نہیں تھا کہ اوپر والے ریک تک اس کے ہاتھ جا پائیں..

"تو یہ چیئر لے لیں.." اس نے اپنی چیئر اس کی طرف بڑھائی تو وہ حیرانی سے سر ہلاتی جوتی اتار کر اس پر چڑھی اور دوبارہ اپنے کام میں لگ گئی..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس سے کچھ ہی فاصلے پر کھڑا سکندر دونوں ہاتھ سینے پر باندھے بڑے غور سے اس لڑکی کو دیکھ رہا تھا جو چیئر پر کھڑی ہونے کے باوجود بھی دونوں ایڑیاں اونچی کئے بڑی مشقت سے ایک ایک فائل کو بمشکل سے ان تک پہنچنے والی انگلیوں کی مدد سے کھینچتی، انہیں چیک کرتی اور متوقع فائل نہ ہونے پر مایوسی سے انہیں دوبارہ ان کی جگہ پر رکھ دیتی..اس کا یہ مصروف انداز سکندر کو بہت محظوظ کر رہا تھا..

"مل گئی.." تھوڑی دیر بعد وہ جب بولی تو اس کی سانس پھولی ہوئی اور چہرہ سرخ تھا

جیسے کوئی پہاڑ عبور کر کے آئی ہو.. نیچے اترنے کے لئے جیسے ہی اس نے دایاں پاؤں آگے بڑھایا نہ جانے کیسے ڈِس بیلینس ہو کر وہ لڑکھڑائی۔ فائل ہاتھ سے چھوٹ کر زمین پر آ گری اور اس کے ساتھ وہ بھی آ جاتی اگر اسے دیکھتے سکندر نے پھرتی سے آگے بڑھ کر اسے تھام نہ لیا ہوتا..

"تم ٹھیک ہو..؟" اپنے بازوؤں کی قید سے اسے آزاد کرتے ہوئے سکندر نے نرمی سے اس سے پوچھا جواب سیدھی ہو کر اپنا دوپٹہ درست کر رہی تھی جو کہ شانے سے اتر گیا تھا..

"جی.." یک لفظی جواب دے کر وہ اب زمین پر گری فائل اٹھانے کے لئے جھک گئی تھی..

"آپ کی فائل "..

"اب آپ جا سکتی ہیں.." فائل اس کے ہاتھ سے لے کر وہ اپنے ٹیبل کی طرف بڑھ گیا تھا جبکہ اس کی طرف سے اجازت ملتے ہی وہ دوپٹہ سنبھالتی دروازے کی طرف چل دی..

"ایک منٹ مس ماہم.." اسے شاید دروازے سے واپس بلانے کی عادت تھی یا صرف ماہم کے لئے ہی خالصتاً یہ عادت پیدا کی گئی تھی..

"جی سر.." دونوں ہاتھ پہلو میں گرا کر وہ اس کی طرف مڑی..

"یہ فائل لیجئے اور اس میں لکھے رولز کو ذہن نشین کر لیجئے شاید آپ کو میری کمپنی میں ٹکنے میں یہ کار گر ثابت ہوں.." وہی بلیک کور والی فائل اس کی طرف بڑھائی جو اتنی دیر سے اس کی ٹیبل پر موجود تھی اور جو شاید خاص طور پر صرف اور صرف ماہم انصاری کے لئے ہی بنائی گئی تھی..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آگے بڑھ کر اس نے فائل اس کے ہاتھ سے لی اور اس کے اشارے پر دروازے سے باہر نکل آئی..

✨✨✨✨✨✨✨

اپنے ٹیبل پر آ کر جب تک اس نے اپنے ساتھ لائے پانی کے بوتل سے تین چار گھونٹ پانی اپنی خشک حلق سے نیچے نہ اتار لیا تب تک اسے سکون نہیں ملا..

"یہ آدمی تو سانس بھی ڈھنگ سے نہیں لینے دیتا.. جلاد کہیں کا.." منہ ہی منہ میں

بڑبڑا کر وہ اب اس کی دی گئی فائل کھول کر پڑھنے ہی والی تھی کہ سامنے سے ربیعہ کو خراب موڈ کے ساتھ اپنی طرف آتے دیکھ کر اس کے منہ کے زاویئے بگڑے تھے..

نہ جانے کیوں اسے یہ لڑکی ذرا بھی پسند نہیں آئی تھی..

"نہ جانے تم میں ایسے کون سے سرخاب کے پر لگے ہیں جو ہمیشہ مجھے ہی تمہاری مدد کے لیے بھیج دیا جاتا ہے.. جیسے کہ میری یہی تو ڈیوٹی رہ گئی ہے یہاں.. مجھے اسی کام کی تو سیلیری دی جاتی ہے.. چلو میڈم سر کا آرڈر ہے تمہیں پورے آفس کا وزٹ کرا دوں "...غصے سے پھنکارتے اس نے زور سے اپنے دونوں ہاتھ اس کی ٹیبل پر رکھے تھے..نہ جانے اسے کس بات کا غصہ تھا..نہ جانے وہ کیوں اسے ناپسند کرتی تھی..

جبکہ اس کا وجود تو بالکل بے ضرر تھا..وہ دھیرے سے اٹھی اور سر ہلاتی اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگی..

"ویسے تمہیں دیکھ کر میری امیدوں کو کافی دھچکا لگا مسٹر سکندر کی اسسٹنٹ اور وہ بھی اتنی معمولی اور آؤٹ آف کلاس.. مسٹر سکندر ہمیشہ ہائی کلاس والوں کو ہی اپنی کمپنی میں شامل کرتے ہیں..مجھے اور مسٹر حماد کو ہی دیکھ لو.. تمہیں کیسے رکھ لیا اپنی کمپنی میں وہ بھی اسسٹنٹ کی سیٹ پر یہ بات مجھے سمجھ نہیں آئی..انفیکٹ مجھے تو کیا یہاں کے کسی

بھی ایمپلائی کی سمجھ سے باہر ہے یہ بات.."اس کی تیزی سے چلتی زبان سے اسے ایک بات اچھے سے سمجھ آگئی تھی کہ وہ طنز کے تیر چلانے میں بہت ماہر تھی..اور دوسرا یہ کہ اسے اس کے اندر سے جیلسی کی بو آرہی تھی..

"شاید انہوں نے مجھ میں وہ خاص بات دیکھ لی تھی جو کسی میں بھی انہیں نظر نہیں آئی یہاں تک کہ آپ میں بھی نہیں.."ساتھ چلتے ہوئے اس نے بھی دوبدو جواب دینا ضروری سمجھا تھا..

"یا شاید ہمدردی میں دے دی ہو..شکل سے ہی مظلوم اور بیچاری سی لگتی ہو.."طنز کا ایک اور تیر چلا کر وہ آرام سے مسکرائی تھی..جانتی تھی کہ اسے جواب دینے کے قابل نہیں چھوڑا تھا ..

ایک سایہ اس کے چہرے پر لہرایا تھا..وہ دم بخود سی اپنی جگہ رک سی گئی تھی..شاید وہ صحیح کہہ رہی تھی..اس نے بھی تو کل سکندر کے چہرے پر ہمدردی کے تاثرات دیکھے تھے..

کیا وہ واقعی اس سے ہمدردی جتا رہا تھا..؟

آخر کس بات کی ہمدردی..؟

اس کی فائل میں کہیں بھی اس کے بابا کی سنگین بیماری کا ذکر نہیں تھا...

کیا وہ واقعی شکل سے مظلوم اور بیچاری لگتی تھی...؟

کیا اس کی پریشانیاں، اس کی فکریں اب اس کے چہرے سے عیاں ہونے لگی تھیں..؟

وہ ایسے ہی نہ جانے کتنی دیر تک ان کربناک خیالوں میں گم اپنی جگہ کھڑی رہتی اگر ربیعہ کی اکھڑ آواز اس کی سوچوں کے دریچوں سے اسے باہر نہ کھینچ لاتی ..

"اب چلو بھی "..اپنے تراشیدہ بالوں کو ایک ادا سے جھٹکتی وہ آگے بڑھی تو وہ بھی اپنے ماؤف ذہن کے ساتھ اس کے پیچھے ہولی..

✨✨✨✨✨✨✨✨✨

آفس بلڈنگ کے بائیں جانب موجود چھوٹے سے ریسٹورنٹ نما کیفیٹیریا میں داخل ہو کر وہ منہ کھولے حیرانی سے اس جگہ کو دیکھ رہی تھی جو ہو بہو کسی فائیو اسٹار ہوٹل کی طرح عالیشان تھا جسے آفس میں کام کرنے والے ورکرز کے لئے بنایا گیا تھا..چونکہ گھر کا کھانا آفس میں لانے کی اجازت نہیں تھی تو آفس ورکرز اور دیگر ایمپلائز لنچ ٹائم میں

یہیں آکر کھاتے تھے..یوں کہنا زیادہ صحیح ہو گا کہ یہ ریسٹورنٹ نما کیفیٹیریا بنایا ہی گیا تھا آفس ورکرز کے لئے تاکہ انہیں کوئی پریشانی نہ ہو..ایک طرح سے یہ اس جیسے آلسی لوگوں کے لئے بہت ہی فائدیمند تھا جن کو صبح اٹھ کر آفس لنچ بنانے میں جان جاتی تھی..

وہ یونہی نہ جانے کتنی دیر تک اسی طرح کھڑی رہتی اگر کسی نے ہاتھ کے اشارے سے اسے اپنی طرف متوجہ نہ کیا ہوتا..اس نے چونک کر اس طرف دیکھا جہاں حماد ایک گول میز پر بیٹھا اسے اشارے سے اپنی طرف بلا رہا تھا..ساتھ ایک لڑکی بھی بیٹھی تھی جس کے بال اسٹریٹ تھے اور نیچے سے براؤن کلر کے رنگے تھے..وہ مسکرا کر اسی طرف بڑھ گئی..

"کیا حال ہے میڈم.."اس کے پاس پہنچتے ہی حماد نے مزے سے پوچھا تو پاس بیٹھی لڑکی نے بھی مسکرا کر اس کی طرف دیکھا..

"وہی ہڈی وہی کھال ہے.."اس نے کچھ اس انداز میں منہ بنا کر کہا کہ حماد قہقہہ لگا کر ہنس دیا..

"کیوں کیا ہوا..صبح کی ڈانٹ کا اثر اب بھی ہے کیا.."اس نے مزے سے پوچھا..

"یہ اثرا تنی جلدی زائل ہونے والا نہیں ہے.."اس کے بجائے پاس بیٹھی لڑکی نے جواب دیا تو اس نے تائید میں سر ہلا دیا..

"یہ تم دونوں لڑکیوں سے بہتر کون جان سکتا ہے.."اتنا کہہ کر وہ دوبارہ ہنس دیا اور اٹھ کر کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا.. تھوڑی دیر بعد ہاتھ میں ایک ٹرے تھامے وہ واپس آیا اس کے پیچھے ایک ویٹر بھی تھا جس کے ہاتھ میں دو ٹرے تھی جو اس نے ان دونوں لڑکیوں کے سامنے رکھ دی.. ماہم نے ایک نظر ٹرے میں موجود کولڈ ڈرنک، فرائز اور سینڈوچ کو دیکھا اور مسکرا کر ویٹر کا شکریہ ادا کیا..

"خیر میں اریبہ ہوں.. حماد کی گرل فرینڈ.."آخری جملہ اس نے شرارتی انداز میں کہا تو ماہم نے حیرانی سے حماد کی طرف دیکھا جو غصے سے اریبہ کو گھور رہا تھا..

"گرل فرینڈ نہیں منگیتر.."وہ اپنی بات پر زور دے کر بولا..

"جو بھی کہو شروعات تو گرل فرینڈ سے ہی ہوئی تھی.."ان دونوں کی نوک جھوک پر ماہم دھیرے سے ہنس دی تھی..

"اور میں ماہم ہوں.."کولڈ ڈرنک کا سپ لیتے ہوئے وہ بولی..

"جانتی ہوں حماد نے تمہارا ذکر کیا تھا.." وہ مزے سے ہاتھ میں موجود برگر سے انصاف کر رہی تھی..

"ویسے تم کافی بہادر ہو جو صحیح سلامت شیر کی کچھار سے باہر آجاتی ہو.." اریبہ نے جیسے اس کی تعریف کرنے کی کوشش کی تھی..

"یا پھر بیوقوف..؟ تم جیسی معصوم لڑکی کو ایک یہی کمپنی ملی تھی جاب کرنے کے لئے..؟" اس نے ناسمجھی سے حماد کو دیکھا جو ہاتھ میں کولڈ کافی لئے اسے ہی دیکھ رہا تھا.. چہرے پر سنجیدگی تھی..

"آہاں..اب سمجھا.. سیلیری کی وجہ سے تم نے یہاں اپلائی کیا.. ظاہر سی بات ہے اتنی زبردست سیلیری کوئی دوسری کمپنی تو دینے سے رہی.." اس نے اپنے سوال کا خود ہی جواب بھی اخذ کر لیا جو اپنی جگہ درست بھی تھا..

"مجبوری تھی.. مجھے پیسوں کی بہت ضرورت ہے.." وہ حمنہ کے بعد پہلی بار کسی دوسرے شخص کے سامنے کھلی تھی..

"کوئی بات نہیں.. میں سمجھ سکتا ہوں.." اس کے لہجے میں نرمی تھی.. یہ پہلا شخص تھا

جو اس سے اتنی نرمی سے پیش آیا تھا..

"حیرت انگیز طور پر تم دونوں بہت اچھے سے میرے ساتھ پیش آئے جبکہ باقی سب کا انداز کافی سرد اور چڑچڑا ہے..ایسا کیوں..؟"اس نے الجھ کر ان دونوں کو دیکھا جو کہ کھانے میں بری طرح بزی تھے..

"باقی سب سے مراد ربیعہ ہی ہو گی..وہ ہے ہی جلکڑی..اسے زیادہ سر پر سوار مت کرو.."اریبہ مزے سے بولی تھی..

"جیلس فیل کرنے کی کیا بات ہے..وہ تو مجھ سے نفرت کرتا ہے"..

"کوئی نئی بات نہیں ہے وہ ہر کسی سے نفرت کرتا ہے..تم واحد نہیں ہو "..

"لیکن مجھ سے نفرت کا انداز کافی سخت ہے.."اس نے منہ بنا کر کہا تو وہ دونوں ہنس دیئے..

"اب اتنا بھی برا نہیں ہے ہمارا باس"..

"برا تو کم ہے ایک نمبر کا کھڑوس اور جلاد انسان ہے..مجھے دیکھتے ہی وہ ایسے غصہ ہوتا ہے جیسے بچپن میں اس کی چاکلیٹ میں نے ہی کھائی ہو..بد تمیز، جلاد...."اسے جیسے

موقع مل گیا تھا اپنے دل کی بھڑاس نکالنے کا.. صرف دو دن میں ہی وہ اس سے تنگ آ گئی تھی..

اس کو دلچسپی سے سنتے حماد نے گردن ترچھی کر کے آفس بلڈنگ کے دسویں فلور کی اس قدِ آدم شیشے کی کھڑکی کو دیکھا جس کے پیچھے کھڑا سکندر اپنے پینٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالے انہیں ہی دیکھ رہا تھا.. خاص طور سے ماہم انصاری کو جو ہنستے ہوئے کافی مطمئن نظر آ رہی تھی.. اس بات سے لاعلم کہ اس کا یہ اطمینان وقتی ثابت ہونے والا ہے!..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"تم کب آئی..؟" تولیے سے بال خشک کرتی حمنہ اپنے کمرے سے باہر نکلی تو حیرت سے اس کی طرف دیکھا جو ایک ہاتھ اپنی آنکھوں پر رکھے صوفے پر آڑی ترچھی لیٹی تھی جبکہ دوسرا صوفے سے نیچے لٹک رہا تھا..

"جب تم اپنے واشروم میں باتھ لینے کے بجائے سو رہی تھی.." ماہم نے اس کے لمبا نہانے کی عادت پر لیٹے ہی لیٹے چوٹ کی..

"میں سو نہیں رہی تھی بلکہ تفصیلی باتھ لے رہی تھی..اچھا اٹھو اور جلدی سے فریش ہو جا کر آلسی لڑکی.." دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اسے زبردستی اٹھاتے ہوئے وہ آرام سے بولی تھی..

"بہت تھک گئی ہوں یار حمنہ..مجھے سہارا دے کر کمرے میں چھوڑ دو ذرا.." لہجے میں غنودگی طاری کئے وہ معصومیت سے بولی تھی جس پر حمنہ نے حیرت سے آنکھیں گھمائی تھیں..

"آہاہاہا..بول تو ایسے رہی ہو جیسے ماؤنٹ ایورسٹ عبور کر کے آئی ہو..چلو ہٹو یہاں سے میرا صوفہ نہ گندا کرو.." ماہم نے گھور کر اسے دیکھا اور جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی..

"جا رہی ہوں میں..سنبھالو اپنا صوفہ"..

"ہاں ہاں جاؤ..اور کھانا کھا کر سونا یہ نہ ہو کہ کھانا بھی مجھے ہی کھلانا پڑے.." وہ صوفے پر آرام سے بیٹھتی اس کی طرف دیکھ کر بولی جو مرے مرے قدموں سے چلتی اپنے کمرے کی طرف جا رہی تھی..

"مجھے بھی کسی پاگل کتے نے نہیں کاٹا جو کھانا چھوڑ دوں.."اتنا کہہ کر وہ اپنے کمرے میں گم ہو گئی تو حمنہ بھی سر ہلاتی اب ٹی وی دیکھنے کی غرض سے ریموٹ کی تلاش میں ادھر ادھر ہاتھ مارنے لگی..

پندرہ منٹ بعد وہ فریش سی کمرے سے بر آمد ہوئی اور ایک نظر حمنہ کو ٹی وی میں مصروف دیکھ کر کچن کی طرف بڑھ گئی..

"تو کیسا گزرا مسٹر سکندر کی..اوہ سوری سکندر دی گریٹ کی اسسٹنٹ کا آفس میں پہلا دن.."حمنہ اب ٹی وی سے نظر ہٹا کر اس کی طرف رخ موڑ کر بیٹھ گئی جو کھانے کی ٹرے ہاتھ میں لئے اسی کے پاس آ کر بیٹھی تھی..

"نہ ہی پوچھو تو بہتر ہو گا.."کھانے سے بھرا منہ کھول کر بمشکل بولی تھی..

"کیوں کیا ہوا..؟"حمنہ کے لہجے میں حیرت اور اشتیاق کا نام و نشان تک نہ تھا..

"یہ پوچھو کیا نہیں ہوا.."ماہم نے ہاتھ روک کر ایک نظر اپنی دوست کی طرف دیکھا جس کے لئے یہ سب شاید معمولی بات تھی پھر کھانے کی ٹرے پر جھک کر اپنی بات جاری رکھی..

"آفس کے پہلے ہی دن میں آدھا گھنٹہ لیٹ ہو گئی.. ٹیکسی والوں نے آج ہی کے دن اسٹرائیک رکھنی تھی "..اسے رہ رہ کر ٹیکسی والوں پر غصہ آرہا تھا..

"اسٹرائیک کا تو مجھے بھی پتا تھا.."حمنہ کی بات پر اس نے گھور کر اس کی طرف دیکھا..

"پتا تھا تو مجھے ڈراپ نہیں کر سکتی تھی"..

"اوہ وہ میں بھول گئی تھی.."اس نے شرمندگی سے کان کھجایا..

"بھول گئی تھی کی بچی تم سے تو اللہ پوچھے گا..تمہاری وجہ سے مجھ بیچاری کو اس جلاد کا لیکچر سننا پڑا.."اس نے منہ بسور کر حمنہ کو گھورا..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اچھا منہ تو نہ بناؤ..کل سے میں تمہیں ڈراپ کر دیا کروں گی.."اس کے چہرے پر جھولتی لٹوں کو حمنہ نے پیار سے پیچھے کیا تھا..

"تو کیا دن بھر تم نے لیکچر ہی سنا کیا"..

"نہیں کام بھی کیا..اور گری بھی تھی..اچھا ہوا اس جلاد نے مجھے بروقت تھام لیا ورنہ ایک دو ہڈیاں تو میری ٹوٹ ہی جاتیں.."اس بات پر اس کو غور سے سنتی حمنہ کے کان کھڑے ہوئے اور وہ تیزی سے اس کی طرف کھسکی..

"کیا کہا اس نے تمہیں تھاما تھا.. مطلب اس نے تمہیں اپنے ہاتھوں میں پکڑ رکھا تھا.. مطلب اپنے ان مضبوط کسرتی ہاتھوں میں.. سکندر دی گریٹ کا ہاتھ تم سے ٹچ ہوا تھا.. واؤ کتنی لکی ہو تم ماہم.. بائی داوے کتنی دیر تک تم اس کے ہاتھوں سے حسار میں رہی تھی.."اس کی بے تکی باتوں پر ماہم نے اسے عجیب سی نظروں سے گھورا..

"پاگل تو نہیں ہو گئی ہو تم.. وہ سکندر اعظم نہیں صرف اور صرف سکندر ہے.. کوئی گریٹ وریٹ نہیں ہے وہ.. اور یہ ٹین ایج لڑکیوں والی حرکتیں کرنا بند کرو اب"..

"تم کیا جانو بیوقوف لڑکی سکندر کیا چیز ہے.. لڑکیاں مرتی ہیں اس کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے.. اور ویسے بھی میں صرف تمہیں چھیڑ رہی تھی.. میرا دماغ ابھی بھی الحمدللہ ٹھکانے پر ہے.."ایک ادا سے وہ بولی تھی..

"ہاں ہاں نہ جانے کتنی لڑکیوں کو وہ استعمال کر کے پھینک چکا ہو گا.. یہ جتنے رئیس زادے ہوتے ہیں نا باہر سے صرف سخت اور لاپرواہ دکھنے کا ناٹک کرتے ہیں اندر سے سب ایک ہی فطرت کے مالک ہوتے ہیں.."اس کے لہجے میں بیزاری تھی..

"ایسی بات نہیں ہے تم نے ابھی سکندر کو ٹھیک سے جانا نہیں ہے.. وہ باقی مردوں سے بالکل مختلف ہے.. اس کے ساتھ کام کرتے ہوئے تمہیں اس بات کا علم بھی بہت

جلدی ہو جائے گا"..

"بول تو ایسے رہی ہو جیسے تمہارا اور اس کا بچپن کا یارانہ ہے.."اسے اپنی دوست کا سکندر کے حق میں بولنا ذرا بھی ہضم نہیں ہو رہا تھا..

"کاش کہ وہ میرا بچپن کا دوست ہوتا تو میں اسے اور قریب سے جانتی..ویسے یہ ساری باتیں مجھے اس کے بارے میں ریسرچ کرنے پر پتا چلی ہیں.."اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر وہ محض اسے چڑانے کے لئے بولی تھی..

"ویری فنی..فالحال تو تمہارے بچپن کی دوست صرف اور صرف میں ہوں اور اس جلاد کو میری جگہ پر رکھنے کی کوشش بھی نہ کرنا ورنہ میں تمہارے سارے مہنگے ڈریس پھاڑ دوں گی.."اس نے انگلی اٹھا کر اسے وارن کیا..

"اچھا میری بہن معاف کر دے.."اس نے ہنستے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ اس کے آگے جوڑے تو وہ بھی دھیرے سے مسکرا دی..

✨✨✨✨✨✨✨

"آ گئے تم..کہاں ہوتے ہو تم دن بھر"..

تھکا ہارا سا وہ ابھی گھر میں داخل ہوا ہی تھا کہ اس کی مام کی آواز نے اس کے آگے بڑھتے قدموں کو روک دیا تھا..اس کے دل میں ان کے لئے چاہے جتنی بھی نفرت رہی ہو لیکن وہ ان کی عزت کرتا تھا..ان سے جڑے رشتوں کی عزت کرتا تھا کیونکہ وہ نہ صرف اس کی ماں تھیں بلکہ اس کے مرحوم باپ کی محبت بھی تھیں..

"ڈونٹ وری مام عیاشی نہیں کرتا پھر رہا باقیوں کی طرح..آفس میں ہی ہوتا ہوں.." نہ چاہتے ہوئے بھی اس کا لہجہ کڑوا ہوا تھا..اس نے آنکھیں میچ کر اپنے لہجے کی کڑواہٹ کو اپنے اندر ہی اتارنے کی کوشش کی تھی..

"کبھی اپنے ڈیڈ کے آفس بھی چکر لگا لیا کرو..اسے بھی تمہاری ضرورت ہے.." وہ دھیرے دھیرے چلتی ہوئی اس کی طرف آئی تھیں..

"اسے میری ضرورت نہیں ہے اور نہ ہی مجھے اس کی..آپ کے شوہر اور آپ کا چھوٹا بیٹا ہے نا اسے سنبھالنے کے لئے.." ہمیشہ ایسا ہی ہوتا تھا وہ جب بھی معاملات کو سدھارنے کی کوشش کرتا وہ اور بگڑ جاتے..

"کیسی باتیں کر رہے ہو سکندر وہ تمہارے باپ کا آفس ہے"..

"باپ کا آفس تب تک تھا جب تک وہ زندہ رہا..اب نہیں..اور میں نے یہ قدم دوسروں کی خواہش پر ہی اٹھایا ہے.."اس کی آخری بات پر انہوں نے اس سے نظریں چرائی تھیں..

"بڑا بیٹا ہونے کے لحاظ سے تمہارا فرض بنتا ہے کہ تم اس آفس کے معاملات کو دیکھو"..

"میں نے کہا نا مام میرا اس آفس سے اور اس کے معاملات سے کوئی لینا دینا نہیں رہا اب..یہی آپ کے چہیتے بیٹے کی خواہش تھی..اور رہی بات بڑا بیٹا ہونے کی تو جہاں میری ضرورت ہوتی ہے وہاں میں وقت پر موجود رہتا ہوں"..

"ارے بھائی آپ کب آئے..؟"اپنی چھوٹی بہن کی آواز پر اس نے گردن موڑ کر کچن کی طرف دیکھا جہاں وہ ہاتھ میں فیڈر لئے اسی کی طرف بڑھ رہی تھی..

"بس ابھی آیا..تم کب آئی اور جہانگیر کہاں ہے..؟"وہ اب مکمل طور پر اس کی طرف متوجہ ہو گیا تھا ..

"صبح کی آئی ہوئی ہوں..جہانگیر آپ کے کمرے میں ہی ہے..جب سے آیا ہے نانا نانا

لگا رکھا ہے..اسی لئے میں اسے آپ کے کمرے میں چھوڑ آئی کہ کچھ تو سکون ملے اس شیطان کو.." وہ مسکراتے ہوئے اپنی چھوٹی بہن کی بات سن رہا تھا ..

ایک یہی تو تھی جس کی وجہ سے وہ آج سکندر دی گریٹ بنا تھا..باپ کے چلے جانے کے بعد اس کی بہن نے اس کے لئے باپ کا کردار ادا کرنا شروع کر دیا تھا ..کہتے ہیں کہ ایک اولاد کی کامیابی کے پیچھے اس کی ماں کا ہاتھ ہوتا ہے لیکن اس کے معاملے میں بالکل الٹا تھا..وہ اپنی کامیابی کا سارا کریڈٹ اپنی چھوٹی بہن کو دیتا تھا جو اس کے ساتھ ہر مرحلے پر کندھے سے کندھا ملا کر کھڑی رہی تھی..

"چلئے اپنے لاڈلے کی کرتوت بھی دیکھ لیجئے.." وہ اس کی آواز پر چونکا تھا اور سر ہلا کر اس کے پیچھے ہی چل دیا تھا..

کمرے کے دروازے پر کھڑے ہو کر اس نے حیرت سے اندر کا حال دیکھا تھا جہاں کوئی بھی چیز اپنے ٹھکانے پر نہیں تھی..بیڈ شیٹ بیڈ سے لٹک رہی تھی،ڈریسنگ ٹیبل کی ساری چیزیں اپنی بدحالی کا رونا روتی زمین پر پڑی ہوئی تھیں،پرفیومز کی بوتل کھلی پڑی تھیں، میگزینز کے چیتھڑے چیتھڑے ہو گئے تھے،سائڈ لیمپ زمین پر اوندھا پڑا تھا،اس کے باتھ روم سلیپرز کا ایک جوڑا بیڈ پر تھا تو دوسرا صوفے پر آرام فرما تھا..ان

ساری چیزوں میں بس صوفہ ،بیڈ،دیوار سے لگی پینٹنگز اور کھڑکیوں پر لٹکے بھاری پردے اپنی جگہ پر صحیح سلامت موجود تھے..اور روم کی یہ درگت بنانے والا دو سال کا چھٹانک بھر کا شیر زمین پر پالتی مارے بیٹھا نیوز پیپر میں ایسے ڈوبا ہوا تھا جیسے کوئی زبردست خبر ملاحظہ فرما رہا ہو..

"اے بدتمیز لڑکے اٹھ جاؤ اب نانا آ گئے ہیں تمہاری ہڈی پسلی ایک کرنے کے لئے.." اپنی ماں کی آواز پر اس نے سر اٹھا کر مصروف سے انداز میں اپنی ماں کی طرف دیکھا اور اگلے ہی پل خوشی سے چھلانگ مارتا سکندر کی طرف دوڑ پڑا جو حیرت اور بے یقینی کے ساتھ ساتھ محظوظ ہوتا کبھی اسے تو کبھی اپنے بدحال کمرے کو دیکھ رہا تھا..

"نانا..نانا.." سُر اور تال کے ساتھ نانا نانا کرتا ہوا وہ سکندر کے بڑھے ہوئے بازوؤں میں جا سمایا..سکندر نے اسے گود میں اٹھا کر اس کے پھولے ہوئے گالوں کو ہلکے سے اپنے دانتوں کے بیچ دبایا تو جواباً اس ننھے شیطان نے بھی اپنے تیز نوکدار ہتھیار اس کی ناک کی ٹھور پر پیوست کر دیئے..

"آہ جنگلی.." اس نے جھٹکے سے اپنی ناک اس کے نکیلے دانتوں کی گرفت سے آزاد کی اور ناک سہلاتے ہوئے گھور کر اسے دیکھا جو اب کھلکھلا کر ہنس رہا تھا..

"دیکھ لیا نا بھائی کتنا شرارتی ہو گیا ہے.." میگزینز کے ٹکڑے اٹھا کر روم ڈسٹ بِن میں ڈال کر وہ اب ڈریسنگ ٹیبل کی طرف بڑھی تھی..

"اتنی شرارتیں آتی کہاں سے ہیں میرے شیر کو.." اسے یونہی گود میں اٹھائے وہ اب اسے ہلکے ہاتھوں سے گدگدا بھی رہا تھا جس پر وہ ننھا شیر اپنے دونوں ننھے منے ہاتھ اس کی گردن میں ڈالے کلکاری مار کر ہنسے جا رہا تھا..

"نانا.. مماتا تانائی.." وہ اب اپنی زبان میں اس سے اپنی ماں کی شکایت لگا رہا تھا..

"اللہ کتنا جھوٹا ہے یہ بھائی ابھی کل ہی تو اپنے پاپا کے ساتھ گھومنے گیا تھا.." آئمہ نے گھور کر اپنے بیٹے کو دیکھا جو اب مزے سے اپنے ماموں کی گود میں بیٹھا اس سے کھیل رہا تھا.. سکندر بھی اس کی باتوں کو دھیان سے سنتا مسکرائے جا رہا تھا..

"میرا شیر جھوٹ بولنے لگا ہے.. گندی بات جھوٹ نہیں بولا جاتا.. نانا ناراض ہو جائیں گے"..

"نانا ناض.." اپنی زبان میں بول کر اس نے معصومیت سے سکندر کو دیکھا..

"ہاں نانا ناراض ہو جائیں گے، پھر وہ تمہیں اپنے کمرے سے باہر پھینک دیں گے،

تمہیں کبھی چاکلیٹ نہیں دیں گے، تمہارے ساتھ کبھی کھیلیں گے نہیں، تمہیں گھمانے بھی نہیں لے جائیں گے.."اپنی ماں کے ڈرانے پر اس نے اسے گھور کر دیکھا..

"نانانائی ناض..نانانانا..ہاااں"ضدی انداز میں بول کر وہ صوفے پر بیٹھے سکندر کے کندھوں سے لٹک گیا..اس کے انداز پر سکندر کے ساتھ ساتھ آئمہ بھی ہنس دی..

اسے یوں ہنستا دیکھ کر کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ یہ وہی سکندر ہے جس سے پوری دنیا خوفزدہ رہتی تھی، جو باہری دنیا کے لوگوں کے لئے کسی معمے سے کم نہ تھا!..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

✨✨✨✨✨✨✨

بلیک SUV ایک جھٹکے سے سٹی ہاسپٹل کے سامنے رکی تھی..ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے شخص نے جانچتی ہوئی نظروں سے ہاسپٹل کی اس بڑی سی بوسیدہ عمارت کو دیکھا اور اگلی سیٹ پر بیٹھے شخص کی طرف متوجہ ہو گیا جو سوالیہ نظروں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا..

"اور کچھ..؟"

"کیا اور کچھ...اب اس شخص کی ڈاکٹری رپورٹ بھی لا کر دوں کیا..؟"وہ جیسے بھرا بیٹھا تھا..

"لانے میں کیا قباحت تھی..؟"وہ بھی اس کے انداز سے لطف اندوز ہو رہا تھا..

"ایکسکیوزمی مسٹر سکندر..میں ایک جانی مانی ہستی کا ناکارہ سا بیٹا ہوں جو ناچاہتے ہوئے بھی کبھی کبھی جاسوس کا رول پلے کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے صرف اور صرف تمہاری دھمکیوں کی وجہ سے..میں نے جتنا ضروری سمجھا انفارمیشن نکال لی "..

"اچھا..کیا انفارمیشن نکالی"..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"یہی کہ تمہارا شکار موت کے منہ میں کھڑا ہے کبھی بھی ٹپک سکتا ہے.."وہ مزے سے بولا

"وہ کبھی بھی میرا شکار نہیں تھا"..

"مگر پھر بھی اس کی سیچویشن کا فائدہ اٹھاؤ،اسے مینٹلی بلیک میل کرو اور اس کی بیٹی کو حاصل کر لو"..

"ماہم اس کی بیٹی نہیں ہے..اور یہ بات تم اچھے سے جانتے ہو"..

"وہ جانتا ہے کہ ماہم اس کی بیٹی نہیں ہے.. ہم جانتے ہیں کہ ماہم اس کی بیٹی نہیں ہے لیکن ماہم تو نہیں جانتی اس بات کو.. اس کی نظر میں وہ اس کا محبت کرنے والا باپ ہے.. دنیا والے بھی اسے اس کا باپ سمجھتے ہیں.." اس نے تفصیلی وضاحت دی..

"تو تم چاہتے ہو کہ میں ایک سوالی بن کر اس شخص سے وہ چیز طلب کروں جو پہلے سے ہی میری ہے.." اس نے بھنویں اچکائی..

"کیا بات ہے آخر تم نے مان ہی لیا کہ ماہم تمہاری ملکیت ہے.." اس کے مزے سے کہنے پر سکندر نے گڑبڑا کر چہرے کا رخ پھیر لیا..

"بکواس مت کرو.." اسکی حالت دیکھ کر حماد کا دل کیا گلا پھاڑ کر قہقہہ لگائے.. مگر افسوس کہ وہ صرف سوچ ہی سکتا تھا، اس پر عمل کرنا سوئے ہوئے شیر کی ناک میں انگلی کرنے جیسا تھا..

ابھی وہ گاڑی سے باہر نکلنے کا سوچ ہی رہے تھے کہ ایک ٹیکسی ان سے تھوڑے فاصلے پر آکر رکی جس میں سے ماہم کسی لڑکی کے ہمراہ باہر نکلتی ہوئی نظر آئی..

"اس کے ساتھ کون ہے..؟"

"اس کی دوست ہے"..

"کیسی ہے..؟"

"بالکل میری طرح"..

"مطلب کسی کام کی نہیں.."اس کے اگلے جملے پر حماد نے گھور کر اس کی طرف دیکھا جو شاید اپنی مسکراہٹ ضبط کر رہا تھا..

"ہاں میں تو ہوں ہی بیکار..اسی بیکار آدمی کی وجہ سے تم یہاں تک آئے ہو"..

"اچھا وہ آدمی کون ہے جو انہیں اتنا غور سے دیکھ رہا ہے.."اس کے اگلے سوال پر حماد نے چونک کر اس طرف دیکھا جہاں ایک شخص ہاسپٹل کے باہر موجود بینچ پر کچھ اس انداز سے بیٹھا تھا جیسے کسی کا انتظار کر رہا ہو جبکہ نظریں اندر جاتی ہوئی ماہم پر جمی ہوئی تھیں..

"وہ میرا آدمی ہے..حفاظتا اسے یہاں پر لگا رکھا ہے تاکہ کسی گڑبڑ کا ہمیں فوراً پتا چل جائے..تم نے کہا تھا کہ مخالف پارٹی بھی اس کی تلاش میں ہے..ابھی تک تو کوئی بم نہیں پھٹا.."وہ اب سنجیدہ ہو گیا تھا..

"وہ چپ ہے اس کا مطلب انہیں ابھی تک اس کی خبر نہیں لگی ہے لیکن اس کی نظر ہم دونوں پر جمی ہوئی ہیں اس بات سے تو میں پکا واقف ہوں..اس لئے تم سے کہہ رہا ہوں محتاط رہنا..جس دن اسے اس کی خبر لگ جائے گی وہ اسے حاصل کرنے کی ہر ممکن کوشش کرے گا..پانچ سو کروڑ کی ملکیت ہے یہ لڑکی.."اس کا لہجہ آخر میں گہرا اور رازدار ہو گیا تھا..

"اور تم کیوں اسے حاصل کرنا چاہتے ہو..؟"حماد نے گہری نظروں سے اسے دیکھا جو ونڈا سکرین پر نظریں جمائے کسی غیر مرئی نقطے پر غور کر رہا تھا..

"کسی سے کیا وعدہ پورا کرنا ہے.."اس کے لہجے میں درد تھا..

"کیسا وعدہ..؟"

"اس کی حفاظت کا وعدہ.."وہ پر عزم تھا..

"کیا وعدہ نبھانا اتنا ضروری ہے..؟"وہ اسے کرید رہا تھا..

"وہ میرا باپ تھا.."اس نے جب غصے سے حماد کی طرف دیکھا تو اس کی گرے شفاف آنکھیں ضبط کی وجہ سے سرخ ہو رہی تھیں..ان میں ایک عجیب سا درد ہچکورے لے

رہا تھا.. کوئی پرانی یاد.. کوئی پرانا زخم!...

✨✨✨✨✨✨✨✨✨

"افففف اللہ میں پھر لیٹ ہو گئی.." گھڑی کی طرف نظر جاتے ہی وہ ہڑ بڑا کر بستر سے اٹھی اور الماری سے کپڑے لے کر دوڑتے ہوئے باتھروم میں گھس گئی..

بمشکل سات منٹ گزرے ہوں گے جب وہ باتھروم سے برآمد ہوئی.. مسیج چیک کرنے کی غرض سے اس نے موبائل کی اسکرین جیسے ہی آن کی ایک زوردار جھٹکا اسے لگا تھا.. اب یہ جھٹکا کس قسم کا تھا یہ وہی بتا سکتی تھی.. موبائل پٹکنے کے سے انداز میں اس نے سائڈ ٹیبل پر رکھا اور غصے سے بیڈ پر بیٹھ گئی..

"منحوس آدمی.." اس کا دل کر رہا تھا کہ سکندر کا منہ نوچ لے..

"پاگل لڑکی ایسا بھی کیا ڈرنا کہ اس جلاد کو سر پر ہی سوار کر لیا.. سنڈے کی نیند برباد کر دی اس جلاد نے.." اسے رہ رہ کر خود پر غصہ بھی آ رہا تھا اور رونا بھی.. آج سنڈے ہے یہ بات اس کے دماغ سے بالکل فراموش ہی ہو گئی تھی..

بیڈ پر آڑی ترچھی لیٹی اب وہ اپنی نیند کو واپس بلانے کی کوشش کر رہی تھی جو کسی

ناراض بچے کی طرح اس سے روٹھ ہی گئی تھی.. تھک کر وہ اپنی جگہ سے اٹھی اور ہلکے نم بالوں کو ہاتھوں سے سنوارتی کمرے سے باہر نکل آئی.. اب اس کا ارادہ حمنہ کے کمرے کی طرف جانے کا تھا جو شاید کیا یقیناً نیند کی وادیوں میں کھوئی لمبے لمبے خراٹے بھر رہی ہو گی.. اس نے دروازہ کھول کر اندر جھانکا.. اندر کا منظر دیکھ کر اس کی سوچ پر یقین کا ٹھپہ لگ گیا تھا جہاں حمنہ اپنے بستر میں دبکی پڑی تھی.. اسے خوامخواہ اس پر بھی غصہ آرہا تھا جو اتنی آرام سے سو رہی تھی..

اس کی چادر اٹھا کر وہ بھی اس کے پاس لپٹ کر لیٹ گئی کہ شاید اب نیند آجائے.. لیکن افسوس ہوا اس کی نیند پر جو آنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی ..

"حمنہ اٹھو نو بج گئے آفس نہیں جانا کیا..؟" وہ اب اسے باقاعدہ ہلا رہی تھی..

"اگر آفس جانا ہوتا تو تم یوں مجھے جگا رہی نہ ہوتی.." نیند میں ہونے کے باوجود بھی اس کا دماغ کافی تیزی سے کام کر رہا تھا..

"نہیں میں آج آفس نہیں جا رہی.." اس نے جھوٹ کا سہارا لیا...

"یہ انقلاب کبھی بھی نہیں ہو سکتا"..

"اچھا اٹھو نا.." اس نے دوبارہ اسے جھنجھوڑا..

"کیا یار آج سنڈے ہے.. جاؤ جا کر سو جاؤ اور مجھے بھی سونے دو.." اب کی بار وہ ہلکا سا جھنجھلائی تھی..

"مجھے نیند نہیں آ رہی.." اس نے منہ بسورا..

"نیند نہیں آ رہی تو جاؤ اچھا سا ناشتہ تیار کرو میں جب تک اپنی نیند پوری کرتی ہوں.." اب وہ باقاعدہ کروٹ لے کر رخ موڑ گئی تھی.. صاف اشارہ تھا اسے اب ڈسٹرب نہ کیا جائے..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

غصے سے کچھ دیر وہ اس کی پشت کو گھورتی رہی پھر تن فن کرتی باہر آ گئی..

✨✨✨✨✨✨✨

"واہ کیا خوشبو ہے.." حمنہ جب فریش ہو کر کمرے سے باہر نکلی تو پورے گھر میں تازہ ترین بنے حلوے کی خوشبو پھیلی ہوئی تھی..

"لگتا ہے کوئی ماسٹر شیف غلطی سے ہمارے اس غریب خانے میں گھس آیا ہے.." اس کا انداز چھیڑنے والا تھا..

"بکواس بند کرو اور ناشتہ اسٹارٹ کرو.." وہ جو چولہے کے پاس کھڑی حلوہ باؤل میں نکال رہی تھی حمنہ کی آواز پر منہ پھلا کر بولی..

"ہائے لگتا ہے آج میں طبیعت سے ناشتہ کرنے والی ہوں.." ماہم کے ہاتھ سے باؤل لے کر اس نے ایک لمبی سانس کھینچ کر اس کی خوشبو کو اپنے اندر اتارا..

"چلیں یا سونگھ کر ہی پیٹ بھرنا ہے.." پراٹھے کی ٹرے ہاتھ میں لئے وہ کچن سے باہر نکلی تو حمنہ بھی اس کے ساتھ ہولی..

"تم نا ماہم اب ہر سنڈے کو ایسے ہی ٹیسٹی کھانے بنا دیا کرو باقی دن میرا ہے.." چائے کی چسکیاں لیتے ہوئے وہ مزے سے بولی تو ماہم نے منہ بنا کر اسے گھورا..

"ویسے ایک بات پوچھوں.. کس خوشی میں تم سنڈے کے دن اتنی صبح اٹھ گئی.. ایسے تو میڈم کو ہلاتی رہو میڈم ٹس سے مس نہیں ہوتی تھیں.." لہجہ سوالیہ تھا جبکہ آنکھوں میں شرارت ناچ رہی تھی جیسے وہ جواب پہلے سے جانتی ہو..

"بس ایسے ہی.." اس نے جواب گول مول کر دیا جانتی تھی وہ اس کا مزاق اڑائے گی..

"ایسے ہی یا سکندر کی ڈر سے"..

"میں کیوں اس سے ڈرنے لگی.. کہانا ایسے ہی نیند کھل گئی تھی.."اس نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا تو حمنہ نے اپنی مسکراہٹ ضبط کر لی..

"ایک بات بتاؤں ماہم تم جھوٹ بولنے میں بالکل زیرو ہو اس لئے مان لو کہ سکندر کی وجہ سے تم اٹھی تھی"..

"اچھی بات ہے..مانتی ہوں سکندر کی وجہ سے میری صبح اتنی جلدی ہو گئی تھی..اب خوش.."وہ چڑچڑی ہو رہی تھی اس شخص کی وجہ سے جو اس کے حواسوں پر طاری ہو رہا تھا دھیرے دھیرے..

"میں بھول گئی تھی کہ آج سنڈے ہے.."اس کا لہجہ دھیما تھا..

"ہوتا ہے ہوتا ہے..کچھ باس حد سے زیادہ اپنے ایمپلائز کے حواسوں پر سوار رہتے ہیں.."وہ جیسے اس کی حالت سے محظوظ ہو رہی تھی..

"ہاں تم صحیح کہہ رہی ہو شاید "...

"اچھا میں یہ سب سمیٹ دیتی ہوں تم جاؤ آرام کرو.."نرمی سے کہہ کر وہ اپنی جگہ سے اٹھی تو ماہم بھی اثبات میں سر ہلاتی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی..

✨✨✨✨✨✨✨✨

"نانا..!نانا "..

وہ گہری نیند میں ڈوبا ہوا تھا جب اسے اپنے چہرے پر کسی ننھے سے ہاتھ کا لمس محسوس ہوا..وہ ہلکا سا کسمسایا اور چہرے کا رخ دوسری طرف موڑ کر دوبارہ سو گیا..

"نانا..ماما "..

اب باقاعدہ کوئی اسے ہلانے کی کوشش کر رہا تھا جس کا اس دیو ہیکل جیسے وجود پر اثر نہ کے برابر ہو رہا تھا..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ مزے سے نیند میں ڈوبا ہوا تھا کہ اسے اپنے بازو پر کوئی نکیلی سی چیز چبھتی ہوئی محسوس ہوئی..اس نے جھٹکے سے آنکھیں کھول کر اپنے بازو کی طرف دیکھا جہاں جہانگیر اپنے نکیلے دانت اس کے بازو میں پیوست کئے اسے جگانے کی کوشش کر رہا تھا..اس کی حرکت دیکھ اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی..

"اتنے خطرناک طریقے سے اپنے نانا کو جگاؤ گے یار "..کروٹ ہو کر پشت کے بل لیٹ کر اس نے جہانگیر کو اپنے پیٹ پر بیٹھا لیا جو اسے جاگتا دیکھ اب خوشی سے کھلکھلا

رہا تھا..

"بڑی ہنسی آرہی ہے نانا کی نیند خراب کر کے.." اس کے رسگلے جیسے گال پر اس نے ہلکے چٹکی لی تو وہ اور بھی کھلکھلا دیا..

"کر دی نا نیند خراب اس نے بھائی آپ کی.. میں نے منع کیا تھا اسے.." اس نے سر اٹھا کر آئمہ کی طرف دیکھا جو ہاتھ میں فیڈر لئے کمرے میں داخل ہو رہی تھی پھر گردن موڑ کر دیوار گیر گھڑی کی طرف جہاں اب گیارہ بجنے کو ہو رہے تھے.. رات کافی دیر تک کام کرنے کی وجہ سے وہ کافی لیٹ میں سویا تھا اسی لئے اسے صبح ہونے کا احساس ہی نہ ہو پایا تھا.. حالانکہ وہ صبح جلدی اٹھنے کا عادی تھا..

"نہیں یار میں ویسے بھی اٹھنے والا تھا.." جہانگیر کو بیڈ پر بیٹھا کر وہ اپنی جگہ سے اٹھ بیٹھا..

"میں ناشتہ ٹیبل پر لگواتی ہوں جب تک آپ فریش ہو جائیں.." جہانگیر کو لٹا کر فیڈر دینے کے بعد وہ اس سے مخاطب ہوئی تھی..

"میں بریک فاسٹ یہیں کروں گا.." باتھروم کی طرف جاتے ہوئے وہ رک کر بولا

تھا..

"وہ اپنے کمرے میں ہے.." آئمہ دھیرے سے بولی تو اس نے ایک نظر اپنی اس بہن کو دیکھا جو بنا کسی وجہ کے شرمندہ ہو رہی تھی..

"تم کیوں اس سے نالاں رہتی ہو آئمہ جب کہ وہ تمہارا سگا بھائی ہے.." اس کا لہجہ حد سے زیادہ سنجیدہ تھا..

"وہ میرا سگا بھائی ہے لیکن آپ میرے بڑے بھائی ہیں.. جو محبت اور شفقت اسے مجھے دینی چاہیئے تھی وہ محبت اور شفقت مجھے آپ سے ملی ہے.. پاپا کے گزرنے کے بعد آپ نے میرے باپ کی کمی پوری کی ہے اس نے نہیں.. اللہ گواہ ہے میرا میں نے ہمیشہ آپ کو بڑے بھائی کی طرح چاہا ہے.." اس کے لہجے میں سچائی اور محبت کی جھلک تھی.. وہ دھیرے سے مسکرا دیا.. ایک آسودہ سی مسکراہٹ!..

"ادھر آؤ میرے پاس"..

اس کے بلانے پر وہ دھیرے دھیرے چلتی اس کے قریب جا کر کھڑی ہو گئی..

"اتنا پریشان نہ رہا کرو میرے لئے.. اور یوں بات بات پر آنسو نہ بہایا کرو.. تمہیں پتا

ہے نا مجھے رونے دھونے والی لڑکیوں سے کتنی چڑ ہے.."اس نے جھک کر نرمی سے اس کے آنسو صاف کئے..

"ہاں پتا ہے..جب ہر وقت رونے دھونے والی بیوی مل جائے گی آپ کو تب میں دیکھوں گی کیسے برداشت نہیں کرتے اسے آپ.."آئمہ کی بات پر اس کے ذہن کی اسکرین پر ماہم کی آنسوؤں سے بھری آنکھیں لہرائی تھیں..

"کہاں کھو گئے آپ.."آئمہ نے اس کی آنکھوں کے آگے چٹکی بجائی تو وہ چونک کر اپنے خیالوں سے باہر نکلا اور سر جھٹک کر آئمہ کی طرف دیکھا..

"کہیں نہیں..تم جلدی سے ناشتہ ریڈی کرو میں فریش ہو کر آتا ہوں"..

"نانا تا تا "..اس سے پہلے کہ وہ باتھ روم میں قدم رکھتا جہانگیر بیڈ سے کود کر اس کی طرف دوڑتا ہوا آیا..

"میں باتھ لے کر نکلتا ہوں پھر جہانگیر اپنے نانا کے ساتھ بریک فاسٹ کرے گا ہیلدی سا پھر ہم گھومنے جائیں گے.."جہانگیر کے آگے دوزانو بیٹھا وہ بہت پیار سے اسے سمجھا رہا تھا اور وہ بھی کسی سمجھدار بچے کی طرح سر ہلائے جا رہا تھا..

"پلامش "..

"ہاں پرامس میرے شیر.."اس کے بال نرمی سے بگاڑتا وہ اٹھا اور باتھ روم میں گھس گیا فریش ہونے کی غرض سے!..

✨✨✨✨✨✨✨✨

"توبہ..!یہ آدمی ہے یا ...rule machine ہر ایک چیز کے لئے رول بنا رکھا ہے.."وہ آنکھیں پھاڑے اپنے ہاتھ میں موجود اس فائل کو دیکھ رہی تھی جو اسے سکندر نے دی تھی اپنی کمپنی کے رولز اور ریگولیشنز کو سمجھنے کے لئے..جسے پڑھنے کا موقع اسے اب جا کر ملا تھا..

"کیا مطلب.."صوفے پر آرام سے لیٹی حمنہ نے چونک کر اپنے ہاتھ میں موجود ناول سے سر نکال کر اس کی طرف دیکھا..

"آفس بلڈنگ کے اندر کسی بھی آفس ورکر کے جاننے والوں کا آنا منع ہے.."فائل میں موجود ایک پوائنٹ کو اس نے باآواز بلند کسی براڈکاسٹر کی طرح پڑھا..

"کیا...؟مطلب میرا سکندر انڈسٹریز دیکھنے کا خواب کبھی پورا نہیں ہو سکتا.."وہ جھٹکے

سے اٹھ بیٹھی..

"اب میں کیا کر سکتی ہوں.. تمہارے سکندر دی گریٹ کے سو کالڈ رولز کو ماننا تو پڑے گا.."اس نے مصنوعی افسوس ظاہر کیا..

"تم تو چاہتی ہی نہیں تھی کہ میں تمہارے آفس آؤں کبھی.."وہ اب اس پر ناراضگی ظاہر کر رہی تھی..

"ارے.. یہ تو سراسر الزام ہے.. ویسے تم بھی تو کبھی مجھے اپنے آفس نہیں لے کر گئی.."وہ بھی اپنی جگہ سیدھی ہو کر بیٹھ گئی تھی..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"تو میرا آفس کون سا سکندر انڈسٹریز ہے.."بھنویں تنی تھیں..

"پھر بھی...آفس تو ہے نا "..

"ہاں تو چلو..ابھی لے چلتی ہوں.."وہ جیسے تیار تھی..

"نہیں رہنے دو مجھے اب کوئی شوق نہیں ہے.."اس نے ہاتھ جھاڑے تھے..

"شوق کیسے ہو گا میڈم کو..اب تو میڈم سکندر انڈسٹریز کے اکلوتے مالک سکندر دی گریٹ کی اکلوتی اسسٹنٹ جو بن گئی ہیں..ساتویں آسمان پر تو ہوں گی ہی.."اس نے

باقاعدہ لڑاکا عورتوں کی طرح ہاتھ مچائے تھے..

"ہاں تو کوئی آلتو فالتو انسان تو ہے نہیں سکندر.."اس نے اب حمنہ کو جلانا شروع کر دیا تھا..

"میرا بھی باس کوئی آلتو فالتو انسان نہیں ہے..انڈیا کا پانچواں سب سے کامیاب بزنیس مین ہے وہ بھی.."اس نے کچھ ایسے گھمنڈ سے کہا جیسے خود کی تعریف کر رہی ہو..

"ویسے بھی بہت جلد میں تمہیں ایک سرپرائز دینے والی ہوں.."اس کے ڈرامائی انداز پر ماہم چونکی تھی..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کیسا سرپرائز..؟"

"اتنی آسانی سے نہیں بتاؤں گی..ذرا سسپینس رہنے دو.."اسے تنگ کرنے کی غرض سے حمنہ نے اپنے دانتوں کی نمائش کی تھی..

"نہیں بتاؤ گی.."ماہم نے اسے گھورا جواب اس کے ہاتھ سے فائل لے کر دیکھنے لگی تھی..

"نہیں.."اس نے مزے سے سر نفی میں ہلایا..

"جاؤ میں کھانا نہیں تیار کروں گی.."اس نے دھمکی دی..

"کوئی بات نہیں اس سرپرائز کی خوشی میں فوڈ پانڈا سے آرڈر کر کے میں تمہیں ایڈوانس میں ٹریٹ دیتی ہوں.."اس نے تحیہ کر رکھا تھا نہ بتانے کا..

"اچھاااا..گھر کے بنے کھانے بھی لے جانا منع ہے..ارے واہ تمہاری تو موج ہو گئی.."آرام سے اس کے پاس بیٹھتے ہوئے وہ اب بڑے مزے سے اسے تنگ کرنے کے لئے فائل میں موجود پوائنٹس زور زور سے بول کر باقاعدہ اس پر تبصرہ بھی کر رہی تھی اور وہ منہ پھلائے کبھی حمنہ کو تو کبھی اس کے ہاتھ میں موجود فائل کو گھورتی..جانتی تھی کہ حمنہ اپنے ارادے کی پکی تھی..ایک بار جو کہہ دیتی وہ کر کے دکھاتی تھی..اسے کوفت ہوئی تھی یہ سوچ کر کہ نہ جانے وہ کب تک یونہی بے چین سی اس کے سرپرائز کو لے کر خوار ہوتی رہے گی..

✨✨✨✨✨✨✨

"آگے کیا کرنے کا ارادہ ہے..؟ "

صوفے پر بیٹھا حماد بے چینی سے پاؤں ہلاتا اسے دیکھ رہا تھا جو آرام سے اپنے بیڈ پر

اوندھے منہ لیٹا کمرے کے دیوار سے لگی ایل ای ڈی ٹی وی پر کوئی پالیٹیکل ٹاک شو دیکھ رہا تھا..

"کیسا ارادہ..؟" بے حد سکون سے سوال کیا گیا..

"کیسا ارادہ.. یہ تم مجھ سے پوچھ رہے ہو کیسا ارادہ.." وہ الجھا تھا اس کے سکون کو دیکھ کر..

"تفصیلی بات کرو ذرا.." نظریں ہنوز ٹی وی پر جمی ہوئی تھیں..

"ٹی وی بند کرو اور میری طرف دیکھو.." اس کی اگلی بات پر سکندر نے فرمانبرداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے ٹی وی بند کر کے اس کی طرف رخ کر کے بیٹھ گیا تھا..

"اب بولو"..

"میں ماہم کی بات کر رہا ہوں.. تم نے کہا انصاری کے بارے میں پتا کرو میں نے ساری انفارمیشن تمہیں نکال کر دے دی.. اب کیا..؟ تم تو بالکل ٹھنڈے بیٹھے ہو.. پہلے تو بہت اتاولے ہوئے جا رہے تھے.. اتنے سال سے جس لڑکی کی تلاش میں تھے اس کے ملتے ہی بالکل ٹھنڈے پڑ گئے جیسے تمہیں اس کی تلاش ہی نہیں تھی.. اس کی حفاظت

کرنے کی وہ فکر، اپنے باپ سے کئے وعدے کو پورا کرنے کا جذبہ.. کہاں گیا وہ سب سکندر.. "اس کی بے چینی، اس کا غصہ اس کی بات اور اس کے لہجے سے صاف ظاہر ہو رہا تھا.. آخر اتنے سالوں تک وہ بھی تو خوار ہوا تھا اپنے دوست کی مدد کرنے کے چکر میں!..

اس کی لمبی چوڑی تقریر سن کر سکندر دھیرے سے مسکرا دیا.. اسے اپنے دوست کی عادت پر کافی ہنسی آتی تھی.. یا تو وہ کسی کام کو اپنی مرضی کے بنا ہاتھ نہیں لگاتا تھا اور اگر کسی کام سے زبردستی لگ جاتا تو ایسا دلجوئی سے کرتا کہ کرانے والا حیران رہ جاتا..

"کس نے کہا کہ میں ٹھنڈا پڑ گیا ہوں.. کس نے کہا کہ میں اپنے کئے وعدے کو بھول گیا ہوں.. کس نے کہا کہ میں اس کی حفاظت نہیں کرنا چاہتا.. میں سب کچھ کرنا چاہتا ہوں لیکن وقت آنے پر.. "بہت ہی تحمل سے اس نے جواب دیا..

"اور یہ شبھ مہورت کب آئے گا.. "انداز میں چڑچڑا پن تھا..

"جب میں چاہوں گا"..

"تو چلو ابھی چلتے ہیں اس انصاری کا دماغ درست کرتے ہیں.. "وہ جیسے اس سے زیادہ

جلدی میں تھا..

"اتنی جلدی نہیں حماد..اس نے میرے باپ کے بھروسے کو توڑا ہے..میرا باپ آخری وقت تک انصاری کے بارے میں پوچھتا رہا اور میں اسے ڈھونڈنے میں ناکامیاب رہا تھا..اپنے باپ کے وہ آنسو میں کبھی نہیں بھول سکتا جو ماہم کے غم میں آخری وقت میں ان کی آنکھوں سے نکلے تھے.."اس کے لہجے میں افسوس تھا درد تھا..

بہت دنوں بعد وہ دوبارہ حماد کے آگے کھلا تھا..ورنہ عرصہ ہو گیا تھا اسے سرد مہری کا لبادہ اوڑھے ہوئے..

"تب تم بہت چھوٹے تھے سکندر..ایک پندرہ سالہ لڑکے کے لئے اتنے بڑے شہر میں کسی کو تلاش کرنا اور وہ بھی ایک چھ سالہ بچی کو بہت مشکل کام ہے..پھر بھی تم نے کوشش کی تھی..ہار نہیں مانی کبھی..تمہاری کوششوں کا ہی نتیجہ ہے جو آج وہ لڑکی تمہارے سامنے موجود ہے.."حماد کی بات پر وہ افسردگی سے مسکرا دیا..

"ایک بات پوچھوں سکندر سچ سچ بتانا..کیا تم ماہم کو پسند کرتے ہو..؟دیکھو میں یہ بات اچھے سے جانتا ہوں کہ پندرہ سالہ سکندر اس چھ سالہ لڑکی سے کتنا اٹیچ تھا..یہی وجہ تھی کہ جہانگیر انکل نے اسے ڈھونڈنے کی ذمے داری تمہیں دی تھی..کیونکہ وہ

جانتے تھے اپنے بیٹے کے دل کی بات.."وہ گہری نظروں سے سکندر کو دیکھ رہا تھا جس کا چہرہ کورے کاغذ کی طرح سپاٹ تھا..

"کیونکہ وہ جانتے تھے کہ ان کا بیٹا اپنے وعدے کا کتنا پکا ہے.."اس نے باقاعدہ نفی میں سر ہلا کر اس کے بات کی نفی کی تھی..

"تم چاہے جتنا بھی انکار کر لو میرے دوست تمہارے دل کے راز سے میں بخوبی واقف ہوں.."وہ اسے معنی خیز نظروں سے دیکھ رہا تھا..

"اب تم میرا دماغ کھا رہے ہو.."سختی سے بولتا وہ اب واش روم میں گھس گیا تھا..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"تم چاہے جتنا انکار کر لو سکندر پر مجھے تو پکا یقین ہے کہ تمہارے دل میں کچھ نہ کچھ تو ہے ضرور اس لڑکی کے لئے ورنہ تم اور کسی لڑکی کی بیوقوفانہ حرکتوں کو برداشت کر لو ناممکن ہے.."وہ دل ہی دل میں مسکرا دیا تھا..

✨✨✨✨✨✨✨✨

"واؤ یار کیا حسین عمارت ہے.."حمنہ حیرت اور بے یقینی کے ملے جلے تاثرات کے ساتھ منہ کھولے اپنے سامنے موجود اس عالیشان شیشے کی عمارت کو دیکھ رہی تھی جس

کے بیچ کی منزلوں پر بڑے بڑے اسٹائلش اور خوبصورت انداز میں سکندر انڈسٹریز لکھا ہوا تھا.. حمنہ کی حالت ایسی تھی جیسے کسی خواب کے زیرِ اثر ہو..

آج اس نے ماہم کو ڈراپ کرنے کی ذمے داری لی تھی کیونکہ اسے اپنے آفس کے کسی ضروری کام کی نوعیت سے صبح ہی صبح کہیں جانا تھا..

"Give me a pinch Maham

میں کہیں کوئی خواب تو نہیں دیکھ رہی... ہائے اللہ میں سکندر انڈسٹریز کی بلڈنگ کے بالکل سامنے کھڑی ہوں.. اللہ جی.. میرا تو خواب جیسے پورا ہو گیا.. چلو ایک خواب تو پورا ہو گیا اب دوسرا خواب بھی بہت جلدی پورا کرنے والی ہوں میں.. "اس کے لہجے سے جھلکتی خوشی پر ماہم نے سر جھٹکا اور اپنا بیگ سنبھالتی گاڑی سے باہر نکل آئی..

"مجھے دیر ہو رہی ہے"..

"ارے ایسی بھی کیا دیری.. ابھی تو پورا ایک گھنٹہ رہتا ہے آفس اسٹارٹ ہونے میں.. "حمنہ تیزی سے باہر نکل کر اس کی طرف لپکی..

"مس حمنہ! آپ شاید بھول رہی ہیں کہ میرا باس ایک نہایت ہی کھڑوس انسان

ہے "..

"اتنے کم دنوں میں تم کسی کو اتنا مکمل نہیں جان سکتی کہ اس کے لئے اتنی مضبوط رائے قائم کر لو.."اس کی بات پر ماہم نے اسے گھور کر دیکھا..

"میرا باس "کسی" کی لسٹ میں بالکل بھی نہیں آتا.."اس نے "کسی" کو لمبا کھینچ کر اس کی اہمیت ظاہر کی تھی..

"چلو تم نے مانا کہ دی گریٹ سکندر تمہارے ایروں غیروں نتھو خیروں سے بھری "کسیییی" کی لسٹ میں ایڈجسٹ نہیں ہوتے.."اس نے بھی اسی کے انداز میں "کسی" کو لمبا کھینچ کر اپنے بات پر زور دیا تھا..

"تم نے اپنی بکواس سنانے کے لئے مجھے روکا ہے.."اپنے کندھے پر موجود حمنہ کے ہاتھ کو اس نے غصے سے جھٹکا اور کلائی پر بندھی گھڑی کو ایک نظر دیکھا تھا..

"ارے ارے میری بھلا کیا مجال کہ سکندر انڈسٹریز کے اکلوتے مالک دی گریٹ سکندر کی اکلوتی چاند دلاری سی اسسٹنٹ سے اس کے so called کھڑوس باس کے بارے میں بکواس کروں.."وہ خوامخواہ ہی اسے تنگ کر رہی تھی جس پر ماہم کا خون

کھولتا جا رہا تھا..

"تم اپنی بکواس ایسے ہی جاری رکھو میں جا رہی ہوں.." اتنا کہہ کر وہ تیزی سے آگے بڑھی تو حمنہ بھی ہنستے ہوئے اس کے پیچھے لپکی تھی..

"اچھا اچھا سوری.. نہیں کرتی اب تنگ تمہیں... تمہارا موڈ فریش کرنے کی ضرورت تھی.. ذہن پر اپنے باس کو لے کر اتنا بوجھ نہ ڈالا کرو "..chill babes.. حمنہ نے کس کر اسے اپنے بازوؤں میں بھینچا تو وہ بھی ہلکی پھلکی سی ہو کر مسکرا دی.. واقعی میں وہ اپنے کام کو کچھ زیادہ ہی سر پر سوار کر رہی تھی..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اب میں جاؤں..؟" وہ اس سے الگ ہوتی بولی..

"ہاں ہاں بالکل.. مجھے بھی کام ہے.. خوامخواہ میں میرا ٹائم ویسٹ کرا دیا.." اس کی بات پر اس نے زور سے اس کے بازو پر چٹکی کاٹی تھی جس پر وہ درد سے بلبلا اٹھی..

"ہائے ظالم لڑکی! اتنی بھی زور سے کاٹنے کو نہیں کہا تھا.. میرا پانچ سیر خون نچوڑ ڈالا "..

"پھر بھی ہٹی کٹی دکھ رہی ہو"..

"یہ سب میری فٹنیس کا کمال ہے.. تمہاری طرح نہیں ایک نظر کی مار برداشت نہ کر پاؤں "..

"اچھا اب میں چلتی ہوں.. تم اپنی فٹنس کا راگ بعد میں الاپ لینا.." اسے دوبارہ ٹریک پر آتا دیکھ کر اس نے قدم بلڈنگ کی جانب بڑھا دیئے کہ اسے چپ کرانے کا یہی ایک طریقہ تھا..

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

"تم اس چکر میں دوبارہ پڑ گئے "..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اپنی پلیٹ پر جھکا سکون سے بیٹھا ناشتہ کر رہا تھا کہ مزنہ بیگم کی آواز پر اس نے ٹھہر کر ایک تفصیلی نگاہ ان کے سپاٹ چہرے پر ڈالی.. پاس بیٹھی آئمہ، جو جہانگیر کو ناشتہ کرا رہی تھی، نے چونک کرنا سمجھی سے باری باری ان دونوں کی طرف دیکھا..

"آپ کس بارے میں بات کر رہی ہیں..؟" جانتے ہوئے بھی اس نے سوال کرنا ضروری سمجھا..

"اسی مسئلے کے بارے میں بات کر رہی ہوں جس پر تمہاری اور حماد کی کافی لمبی بحث

چل رہی تھی.. تم نے اپنے ساتھ ساتھ حماد کو بھی ان فضولیات میں لگا رکھا ہے.."ان کا لہجہ سرد تھا ..

اس نے بے دلی سے ہاتھ میں پکڑے کاٹے کو پلیٹ میں رکھ کر پلیٹ پرے کھسکا دی..

اس کا موڈ خراب ہو چکا تھا..

"پہلی بات تو یہ کہ مجھے چھپ کر بات سننے والوں سے نفرت ہے چاہے وہ میری اپنی ماں ہی کیوں نہ ہو.. دوسری بات جسے آپ فضولیات کہہ رہی ہیں وہ میرے باپ کی آخری خواہش تھی.. اور رہی حماد کی بات تو وہ اپنی مرضی کا مالک ہے۔اگر آپ کو اتنی ہی پرابلم ہے اس کا میرا ساتھ دینے سے تو آپ خود اسے منع کر کے دیکھ لیں اگر مان گیا تو ٹھیک، پھر تو آپ جانتی ہی ہیں.." تحمل سے کہتا وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا..

"بھائی ناشتہ تو کر لیں.."آئمہ کو اس کا یوں ناشتہ ادھورا چھوڑ کر جانا اچھا نہیں لگا تھا..

"میرا پیٹ بھر گیا آئمہ.."سپاٹ نظروں سے اپنی ماں کو دیکھا پھر لمبے لمبے ڈگ بھرتا سیڑھیاں پھلانگ کر تیزی سے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا..

"آپ ہمیشہ ایسا ہی کرتی ہیں.. کبھی ذیشان بھائی کے معاملے میں تو کچھ نہیں بولیں آپ

حالانکہ دونوں آپ ہی کے بیٹے ہیں بس فرق یہ ہے کہ ایک کا باپ آپ سے محبت کرتا تھا اور دوسرے کے باپ سے آپ کو محبت تھی.."اس کا لہجہ کٹیلا تھا..

"تمہیں کچھ زیادہ ہی اپنے چہیتے بھائی کی فکر نہیں رہتی.."زیشان کی آواز پر اس نے گردن موڑ کر اسے دیکھا جو اس کے پاس والی کرسی کھینچ کر اب بیٹھنے والا تھا..

"میں نے ہمیشہ صحیح کا ساتھ دیا ہے یہ الگ بات کہ آپ کا گندا دماغ ہمیشہ آپ کو کچھ اور ہی مطلب سمجھا دیتا ہے.."وہ دوبدو بولی..

"تم کہیں سے بھی میری سگی بہن نہیں لگتی..سکندر کی چچی.."اس کے لہجے میں ناپسندیدگی تھی..

"مجھے افسوس ہے اس بات کا.."اس کی بات پر زیشان نے گھور کر اسے دیکھا..

"تم دونوں پھر شروع ہو گئے..اور زیشان تم..بڑا بھائی ہے وہ تمہارا..تمیز سے بات کیا کرو..تمہاری انہیں حرکتوں کی وجہ سے وہ تمہیں آج تک ناپسند کرتا ہے.."وہ جیسی بھی تھیں لیکن سکندر کے خلاف ایک لفظ بھی وہ برداشت نہیں کر پاتی تھیں..نہ جانے کیوں یہ محبت اتنے سالوں بعد ان کے دل میں اچانک کیوں پیدا ہو گئی تھی..

شاید یہ ان کی پشیمانی تھی..ان کی غلطیوں کا ازالہ!..

"یو نو واٹ مام..میں اس گھر میں آنا بھی اپنی توہین سمجھتا ہوں لیکن آپ کی محبت کے آگے میں اپنی انا کو پسِ پشت ڈال کر صرف آپ کی خاطر آجاتا ہوں اور بدلے میں مجھے یہ ملتا ہے..یہ سو کالڈ سکندر نامہ۔۔"وہ غصے سے چیخا تھا..

"توہین..؟پہلے مجھے یہ بتائیں آپ کی خود کی کوئی عزت بھی ہے..اگر بھائی آپ کو یہ کمپنی نہ دیتے تو آپ آج کچھ بھی نہ ہوتے..کیا کہا تھا مام نے آپ کے بارے میں کہ میرا بیٹا ذیشان اس کمپنی کو بہتر سنبھالے گا..کیوں مام یہی کہہ کر نا آپ نے سکندر بھائی سے یہ کمپنی چھینی تھی،جبکہ وہ اکلوتے دعویدار تھے اپنے باپ کی جائداد کے لیکن آپ نے ہر چیز ان سے چھین لی اور وہ صرف اس محبت کے صدقے اپنا سب کچھ آپ پر قربان کرتے رہے جو جہانگیر پاپا کو آپ سے تھی..آپ کو ذرا بھی سکندر بھائی کی تکلیف کا احساس نہیں ہوا..کافی افسوس کے ساتھ مجھے کہنا پڑ رہا ہے مام کہ آپ ایک اچھی ماں نہیں بن پائیں.."آئمہ نے ان کو آئنہ دکھانا ضروری سمجھا تھا..اس سے سکندر کی حق تلفی اب ذرا بھی برداشت نہیں ہو رہی تھی..

"ڈیڈ صحیح کہتے ہیں یہ جو شخص ہے نا معصوم بن کر ماں بیٹے اور بھائی بہن کے رشتے میں

پھوٹ ڈالتا ہے.. آئی جسٹ ہیٹ سکندر.. "اپنی بہن کے منہ سے سکندر نامہ سن کر ذیشان کا پارہ ساتویں آسمان کو پہنچ گیا تھا..

"آپ اور ڈیڈ بالکل ایک جیسے ہیں، ایک ہی سوچ کے مالک.. مجھے افسوس ہے اس بات کا کہ میرا آپ دونوں سے خونی رشتہ ہے "..

"اب بس بھی کرو تم دونوں.. اور ذیشان تمہیں اب کوئی ضرورت نہیں ہے اس گھر میں آنے کی.. میں نے غلطی کر دی تمہیں یہاں بلا کر.. "مزنہ بیگم کی بات پر ان دونوں نے حیرت اور بے یقینی سے اپنی ماں کی طرف دیکھا.. اگلے ہی لمحے ذیشان غصے سے کھولتا اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا...

"مجھے بھی کوئی شوق نہیں ہے آپ کے بڑے بیٹے کے گھر میں داخل ہونے کا.. "اپنے راہ میں آتی ساری چیزوں کو پیر سے ٹھوکر مارتا وہ غصے سے باہر نکل گیا.. آئمہ نے حیرت سے اپنی ماں کو دیکھا جن کے چہرے پر افسردگی اور پشیمانی تھی..

"میں آپ کو ملزم تو نہیں ٹھہرا رہی لیکن غلطی آپ ہی کی تھی.. آپ چاہتیں تو ان دونوں کے بیچ ایسی سرد مہری کی دیوار کبھی نہ کھڑی ہونے دیتیں.. افسوس کہ آپ نے صرف ڈیڈ کی بات سنی.. کبھی سکندر بھائی کو اپنی اولاد کے روپ میں دیکھا ہی نہیں..

صرف بڑا بیٹا بول دینے سے وہ محبت واپس نہیں آجاتی جس کے لئے سکندر بھائی اتنے سالوں تک ترستے رہے.. آئی ایم سوری ٹو سے مام پر آپ نے سب کچھ برباد کر دیا.. سب کچھ.. "ایک نظر اپنی ماں کو افسوس سے دیکھا اور جہانگیر کو لے کر وہ وہاں سے ہٹ گئی..

✨✨✨✨✨✨✨✨

آئمہ کے منظر سے ہٹتے ہی اس نے کھڑکی کا پردہ برابر کیا اور سست قدموں سے چلتا ہوا اپنے بیڈ پر آکر بیٹھ گیا.. ماضی کی کڑوی یادیں تیزی سے اس کے ذہن میں چلنا شروع ہو گئی تھیں.. سر دونوں ہاتھوں میں گرائے، بالوں کو مٹھیوں میں جکڑے، آنکھیں سختی سے میچے وہ ان دردناک یادوں سے جیسے پیچھا چھڑانے کی کوشش کر رہا تھا جو کسی زہریلے ناگ کی طرح اسے ڈسے جا رہی تھیں.. لیکن ہمیشہ کی طرح وہ آج بھی ناکام رہا تھا.. وہ کبھی کسی سے نہیں ہارا تھا لیکن اس کا ماضی اس کے مقابلے میں ہمیشہ اس سے طاقتور ثابت ہوتا تھا.. جیسے آج ہوا تھا..

"یہ کیا ہے مزنہ.. یہ کیسا مزاق ہے.. تم نے مجھے خلع کے نوٹس بھجوائے ہیں.. "اس کے ڈیڈ کے لہجے میں حیرانگی تھی.. تکلیف تھی.. کسی کے دور جانے کی تکلیف.. بھرم

ٹوٹ جانے کی تکلیف..اندیشوں کے سچ ثابت ہو جانے کی تکلیف..

"کوئی مزاق نہیں ہے جہانگیر..میں اب تمہارے ساتھ یہ زبردستی کا رشتہ نہیں نبھا سکتی اور نہ ہی مزید نبھانے کی کوئی خواہش ہے..تو خدا کے لئے مجھے آزاد کر دو تاکہ میں اپنی زندگی اپنے من پسند ساتھی کے ساتھ گزار سکوں.."مزنہ بیگم کے لہجے میں بیزاری تھی ..

"لیکن مزنہ ہمارا یہ رشتہ ہمارے بڑوں کی خواہش پر بنا ہے..اتنی آسانی سے کیسے یہ رشتہ ختم ہو سکتا ہے.."جہانگیر صاحب نے انہیں سمجھانے کی کوشش کی..

"ہمارے بڑے مجھے اس ناپسندیدگی کے رشتے میں زبردستی باندھ کر اللہ کو پیارے ہو چکے ہیں اور اب میرے اندر برداشت کا مادہ ختم ہو چکا ہے..میں آزاد ہونا چاہتی ہوں اس بیڑی سے..مجھے بس آزادی چاہیئے.."وہ احتجاجاً چیخی تھیں..

ریلنگ کو دونوں ہاتھوں سے مضبوطی سے تھامے سیڑھیوں پر کھڑا وہ دس سالہ معصوم بچہ سہمی نظروں سے اپنے ماں باپ کو اونچی اونچی آواز میں لڑتے ہوئے دیکھ رہا تھا..

"آزادی..؟کیسی آزادی..؟اور..اور..سکندر..؟اس کا کیا..؟"ان کا لہجہ ٹوٹ

پھوٹ کا شکار تھا..

"سکندر میرا سر درد نہیں ہے..وہ صرف اور صرف تمہارا بیٹا ہے..میرا اس سے کوئی رشتہ نہیں..میری خواہش سے وہ اس دنیا میں نہیں آیا ہے تو اسے تم ہی سنبھالو.."ان کی جگہ اگر کوئی دوسری عورت ہوتی تو وہ صرف ماں بن کر سوچتی..اتنی سی عمر میں اپنی ماں کا اتنا کریہہ روپ اسے پوری عورت ذات سے بد ظن کر چکا تھا...

"یہ تم کیسی باتیں کر رہی ہو مزنہ..وہ ہمارا بیٹا ہے..میرا اور تمہارا"..

"جی نہیں صرف تمہارا..میرا اس سے کوئی لینا دینا نہیں ہے..میں جا رہی ہوں اور مجھے جواب میری مرضی کے مطابق چاہیئے..اور ایک بات ذہن میں بیٹھا کو جہانگیر تم مجھے اب روک نہیں سکتے کیونکہ میں اب نہیں رکوں گی..اتنا تو تم مجھے جانتے ہی ہو کہ میں کتنی ضدی ہوں.."اتنا کہہ کر وہ ان کی زندگی سے ہمیشہ کے لئے چلی گئی تھیں..لیکن صرف ان کی زندگی سے ان کی دولت سے نہیں..جہانگیر صاحب نے مرنے سے پہلے اپنی پراپرٹی کا آدھا حصہ مزنہ بیگم کے نام کر دیا تھا جسے مزنہ بیگم اور ان کے لالچی شوہر نے جہانگیر صاحب کی موت کے بعد اس بزنس ایمپائر کی شکل میں حاصل کیا تھا جو جہانگیر صاحب نے اپنی محنت اور خون پسینے سے کھڑا کیا تھا..جس پر صرف اور صرف

سکندر کا ہی حق تھا.. مگر سکندر نے اپنے باپ کی دو آخری خواہشوں کو بڑی خوش اسلوبی اور دیانتداری سے پورا کیا تھا.. ایک وہ بزنس ایمپائر اپنی ماں کے نام کر کے اور دوسرا انہیں اپنے گھر میں آنے کی اجازت دے کر.. کیونکہ وہ اپنے باپ کا بیٹا تھا.. دیانتدار.. اپنی زبان کا پکا.. اس کی یہی دو خوبیاں اسے دنیا والوں کی نظر میں سکندر دی گریٹ بنانے میں اہم ثابت ہوئی تھیں..

✨✨✨✨✨✨✨✨

آفس ٹائم شروع ہونے کے باوجود بھی جب سکندر کے آنے کی خوئی خبر نہ ملی تو اس نے تھک کر اپنی کوورکر سے معلوم کرنے کا سوچا..

"ایکسکیوزمی مس رمشا.. سکندر سر کب آرہے ہیں..؟"

"ارے ہاں یار تمہیں تو بتایا ہی نہیں کسی نے.. آج سر نہیں آرہے ہیں.. ان کی طبیعت کچھ خراب ہے.." مس رمشا کے کہنے پر وہ سر ہلا کر اپنی جگہ پر آ بیٹھی.. اسے حیرت ہوئی تھی یہ جان کر کہ وہ بندہ بھی بیمار ہو سکتا ہے.. وہ تو صرف دوسروں کو بیمار کرنا جانتا ہے..

کافی دیر اپنے ٹیبل پر بیٹھی ادھر ادھر کا جائزہ لے کر جب وہ بور ہو گئی تو اس نے سکندر کے کیبن میں جانے کا سوچا..

کیبن کا دروازہ بند کر کے جب وہ مڑی تو ایک خالی پن کا احساس ہوا.. جس شخص کی موجودگی اسے اتنا ڈرائے رکھتی کہ وہ نظر اٹھانے کی ہمت بھی نہ کر پاتی تھی اس کی غیر موجودگی میں کتنے آرام سے وہ اس کی سربراہی سیٹ کو ایک ٹک دیکھے جا رہی تھی..

دھیرے دھیرے چلتی وہ اس سربراہی سیٹ کے پاس آئی اور اسے دو انگلیوں کی مدد سے بالکل اسی انداز سے جھٹکا دے کر گھمایا جیسے سکندر گھماتا تھا.. ایک ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ وہ کچھ دیر یونہی اس کرسی کو گھماتا ہوا دیکھتی رہی.. پھر ایک لمبی سی سانس کھینچ کر اندر اتاری، اپنے اندر عجیب و غریب سے چلتے احساسات پر کنٹرول کا ٹیپ چپکایا، کچھ دیر آنکھیں تیزی سے جھپکاتی رہی پھر مڑ کر اپنے پیچھے موجود فائل ریک کی طرف متوجہ ہو گئی..

"فائل ہی سیٹ کر دیتی ہوں.." اپنے ذہنی خلفشار کو کم کرنے کے لئے اسے راستہ صحیح لگا.. کرسی کو آگے کھینچ کر اس پر آرام سے کھڑی ہوئی اور ایک ایک فائل کا باقاعدہ جائزہ لے کر اسے اس کی جگہ پر اچھے سے سیٹ کرنے لگی.. تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد اپنے

کام سے فارغ ہو کر ایک آخری نگاہ پورے کیبن میں دوڑائی اور ڈور لاک کر کے کیفیٹیریا کی طرف بڑھنے لگی..

"سننے میں آیا ہے کہ اسسٹنٹ صاحبہ کو ان کے باس نے اپنے آفس نہ آنے کی وجہ سے آگاہ نہیں کیا.." مس ربیعہ کی آواز پر وہ کوفت زدہ سی ہو کر اپنی جگہ پر رک گئی..

"کیا ہوا میڈم..آپ کے باس نے آپ کو آپ کی جگہ کچھ جلدی ہی نہیں بتادی.." لہجہ تمسخرانہ اور معنی خیز تھا..

"جی نہیں..انہوں نے مجھے میسج کیا تھا لیکن میں ٹائم پر دیکھنا بھول گئی تھی.." اس نے جھوٹ گھڑا..

""کیا واقعی..دکھاؤ ذرا میسج..." وہ ربیعہ ہی کیا جو اپنی بات سے ٹس سے مس ہو جائے..

"مم..میسج..کک..کیوں..تمہیں کیوں دکھاؤں میسج.." اس کی بات پر وہ گڑبڑائی تھی..

"ارے ارے زبان کیوں لڑکھڑانے لگی اسسٹنٹ صاحبہ کی..سچ تو یہ ہے کہ کوئی میسج

آیا ہی نہیں.."اپنی بات کہہ کر وہ دھیرے سے ہنسی تھی..

"ابھی تو سکندر سر نے تمہیں اگنور کیا ہے کچھ دن بعد تمہیں آفس سے باہر بھی پھینک دیں گے..یہ ربیعہ کا قول ہے..اسے یاد رکھنا.."اپنی جگہ پر کھڑی وہ کچھ دیر اپنی پھٹی پھٹی نظروں سے اسے جاتا دیکھتی رہی پھر غصے سے کھولتی کیفیٹیریا میں داخل ہو گئی جہاں اسے ایک ٹیبل پر اریبہ اکیلی بیٹھی دکھ گئی تھی..

"ارے کیا ہوا اتنے غصے میں کیوں ہو.."اسے زوردار انداز میں بیگ ٹیبل پر پٹکتے دیکھ کر کولڈ ڈرنک کے سپ لیتی اریبہ نے حیرانی سے اسے دیکھا..

"یہ تمہارا باس خود کو سمجھتا کیا ہے..؟"وہ غصے سے بولی..

"ایکسکیوزمی..وہ صرف میرا ہی نہیں تمہارا بھی باس ہے"..

"ایسے ہوتے ہیں باس کیا..اپنی اسسٹنٹ کو بتانا بھی ضروری نہیں سمجھا کہ اس کی طبیعت خراب ہے وہ آ نہیں سکتا.."اسے نہ جانے کیوں اتنی معمولی سی بات پر غصہ آ رہا تھا..

"آرام سے یار غصہ تو نہ کرو..بھول گئے ہوں گے..طبیعت کچھ زیادہ ہی خراب

ہو گی "..

"کیوں نہ غصہ کروں..ہاں..؟تمہیں پتا ہے اس چڑیل ربیعہ نے مجھے کتنی باتیں سنائی ہیں اس کھڑوس سکندر کے ایک میسج یا کال نہ کرنے کی وجہ سے "..

"پہلے تو تم مجھے یہ بتاؤ کہ تم غصہ اس کے نہ آنے پر ہو یا اس کا اپنی طبیعت خرابی کا نہ بتانے پر.."اریبہ نے الجھ کر اس سے پوچھا تو اس نے گڑبڑا کر اسے دیکھا جو بھنویں اچکائے اسے ہی دیکھ رہی تھی.

.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کیا مطلب..میں دونوں بات پر غصہ ہوں.."وہ جلدی سے بولی..

"ایسا کچھ لگ تو نہیں رہا.."اریبہ کی نظریں اس پر جمی ہوئی تھیں..

"اصل میں وہ میں ربیعہ کی باتوں کی وجہ سے غصہ ہوں..یار بہت دماغ خراب کر دیتی ہے وہ میرا.."اس نے بیچ کا راستہ چننا آسان سمجھا..

"تم اس کی باتوں پر زیادہ دھیان ہی نہ دیا کرو..اس کی عادت ہے لوگوں کا مائنڈ ڈائورٹ کرنے کی "..

"ہاں صحیح کہہ رہی ہو تم"..

"اچھا چھوڑو ان سب باتوں کو اور پیٹ بھر کر لنچ انجوائے کرو.."اریبہ کی بات پر اس نے کھانا منگوا تو لیا تھا لیکن کھانے سے زیادہ اس کا ذہن اس بات میں الجھا ہوا تھا کہ اسے غصہ کس بات کا تھا اور کیوں..؟اس کا ذہن اچانک یوں اجنبی راستوں کا مسافر کیوں ہو رہا تھا..؟

✨✨✨✨✨✨✨

طبیعت خرابی کا بہانہ کر کے اس نے آفس تو جانے سے انکار کر دیا تھا لیکن کمرے سے نکلنے کی ہمت نہیں تھی اس میں..کمرے کے سارے پردے گرائے اندھیرا کئے صوفے پر آڑا ترچھا لیٹا ایک ہاتھ آنکھوں پر رکھے جبکہ دوسرا ہاتھ پاس رکھے شیشے کی ٹیبل پر دھرے وہ اپنے اندرونی جزبات سے نکلنے کی کوشش کر رہا تھا..

"بھائی کھانا کھالیں.."نہ جانے کب آئمہ کمرے میں داخل ہوئی..چونکا تو وہ تب جب اس نے اسے نرمی سے ہلایا..

"موڈ نہیں ہے آئمہ.."اس کے جواب پر وہ کچھ دیر یونہی کھڑی اسے دیکھتی رہی پھر

سر جھٹک کر کھڑکیوں کی طرف بڑھ گئی..

"کمرے میں یونہی اندھیرا مچائے رکھیں گے تو موڈ خراب ہی رہے گا.. یاد ہے نا آپ ہی کہتے تھے کہ انھیرا روشنی کا راستہ روک دیتا ہے، ناامید کرتا ہے، ہمت توڑ دیتا ہے.." کھڑکیوں کے پردے ہٹاتی وہ بالکل اسی کے انداز میں نصیحت کر رہی تھی..

"پر مجھے اندھیرا پسند ہے.. یہ ہمیشہ سے میرا ساتھی رہا ہے.." آنکھوں پر کشن رکھ کر اس نے روشنی کو خود تک آنے سے روکا..

"یہ آپ نہیں آپ کی بیزاریت بول رہی ہے.. چلیں اٹھیں جلدی سے اچھے بچوں کی طرح کھانا کھائیں صبح ناشتہ بھی ڈھنگ سے نہیں کیا تھا "..

"ضد مت کرو یار.." اس نے باقاعدہ کروٹ لے کر اس کی طرف سے رخ موڑ لیا.. صاف انکار..

"اگر آپ نہیں کھائیں گے تو میں بھی نہیں کھاؤں گی.." اس نے دوسرا حربہ اپنایا جو تھوڑی دیر بعد اسے سستی سے اٹھتا دیکھ کر کارگر ثابت ہوا..

"یہ بچوں والی حرکتیں کرنا اب بند کر دو.. بڑی ہو گئی ہو ایک بچے کی ماں بن گئی ہو.."

سیدھے بیٹھتے ہوئے اسے خشمگیں نظروں سے گھورا..

"اگر میں بڑی ہو گئی ہوں تو بچّے آپ بھی نہیں رہے.." مسکراتے ہوئے وہ بھی اس کے پاس ہی آکر بیٹھ گئی..

"مجھے سچ میں بھوک نہیں ہے "..

"لیکن مجھے بھوک لگی ہے..اسی لئے آپ کے پاس آئی ہوں..آپ کے ہاتھوں سے کھانے کے لئے..یاد ہے بچپن میں جب بھی میں یہاں آتی تو آپ خود اپنے ہاتھوں سے مجھے کھانا کھلایا کرتے تھے..حالانکہ آپ کو مجھ سے نفرت کرنا چاہئے تھا..مما کی غلطیوں کا بدلہ آپ مجھ سے لے سکتے تھے لیکن آپ نے ایسا نہیں کیا.." اس کی بات پر سکندر نے اسے گھور کر دیکھا..

"مجھے ایسا کرنے سے کوئی فائدہ بھی نہیں تھا..میں بدلہ لینے والوں میں سے نہیں ہوں "..

"اور ظلم..؟ میں نے سنا ہے کہ آپ نے اپنے لئے اسسٹنٹ اپائنٹ کر رکھی ہے..کافی رعب میں رکھتے ہیں اسے.." ہونٹ بھینچ کر اپنی مسکراہٹ ضبط کرتے ہوئے وہ اسے

ہی دیکھ رہی تھی جو اس کی بات پر چونکا تھا..

"یہ ظلم نہیں ہوا.. باس کا یہی کام ہوتا ہے"..

"مطلب مخبر سچ کہہ رہا تھا"..

"تمہارے مخبر کو میں اچھے سے جانتا ہوں.. آفس جا کر اس کی خبر لیتا ہوں.." وہ واش روم کی طرف بڑھتا ہوا بولا..

"خبردار اگر آپ نے حماد بھائی کو کچھ کہا تو"..

"آ کر بتاتا ہوں.." سر ہلا کر وہ واش روم میں گھس گیا..

"ہاں تو تم کیا کہہ رہی تھی.." آستین کہنیوں تک چڑھاتا ہوا وہ اس سے بولا جو پلیٹ میں سبزی نکال رہی تھی..

"آپ کی فیوریٹ سبزی بنائی ہے میں نے اپنے ہاتھوں سے"..

"میں کبھی بھی کھانے کے معاملے میں اتنا ڈرامے باز نہیں رہا.." اس کی بات پر آئمہ نے اس کے چہرے کی طرف دیکھا جو بالکل سپاٹ تھا.. وہ جانتی تھی اس نے ایسا کیوں کہا..

"بیٹھی کیوں ہو تم بھی اسٹارٹ کرو.." اسے یونہی بیٹھا دیکھ کر وہ بولا..

"مجھے آپ کے ہاتھ سے کھانا ہے.." اس کی بات پر کھل کر مسکراتے ہوئے اس نے اگلا نوالا آئمہ کی طرف بڑھا دیا..

"پتا ہے بھائی آپ ہر ویکینڈ پر مجھے گھمانے لے جاتے تھے.." وہ بچپن کی باتیں یاد کرتے ہوئے بولی..

"ہاں اور تم اسی وجہ سے اپنے ڈیڈ سے ڈانٹ بھی سنتی تھی.." اس کا لہجہ تلخ تھا..

"مجھے کبھی ڈیڈی اور ذیشان بھائی کی کمپنی اچھی نہیں لگی تھی.." اس نے منہ بنایا..

"حالانکہ وہ تمہارے اپنے ہیں"..

"میرے لئے سب سے اہم آپ ہیں.. اسکول ٹائم میں میرے ہر اسٹیج شوز میں آپ ضرور آتے تھے صرف میری محبت میں میری ضد پر.. حالانکہ یہ ذمے داری میرے ان سو کالڈ اپنوں کی تھی "..

"چینج دا ٹاپک.." وہ جیسے بور ہو گیا تھا ان کڑوی یادوں سے..

"تو آپ شادی کب کر رہے ہیں.." اسے غور سے دیکھتی وہ مزے سے بولی..

"چینج داٹاپک ونس اگین.."اب کی بار وہ کھلکھلا کر ہنس دی تھی..

✨✨✨✨✨✨✨

"بابا کیسی طبیعت ہے آپ کی..؟"آفس سے جلدی فری ہونے پر وہ گھر جانے کی بجائے سیدھا ہاسپٹل ہی آگئی تھی ساتھ میں حمنہ کو بھی انفارم کر دیا تھا تاکہ گھر جاتے ہوئے وہ اسے ہاسپٹل سے پک کر لے..

"بالکل فٹ اینڈ فائن.."وہ چہرے پہ بشاشت لاتے ہوئے بولے..

"جھوٹ مت بولیں مجھے ڈاکٹر نے بتایا ہے آپ نرس سے ضد کر کے بدپرہیزی کھانا آرڈر کرتے ہیں.."ان کے پاس بیٹھتے ہوئے وہ خفگی سے بولی..

"ارے یہ ڈاکٹر تو جھوٹ بول رہا ہے..اگر میں ٹھیک ہو کر گھر واپس ہو گیا تو اس میں اسی کا گھاٹا ہے اسی لئے تمہیں الٹی سیدھی پٹی پڑھاتا ہے تاکہ تم مجھے گھر نہ لے جاؤ "..

"آپ صرف گھر جانے کے لئے یہ سب کر رہے ہیں.."اس کے سوال پر انہوں نے معصومیت سے سر اثبات میں ہلا دیا..

"بس آپ پوری طرح ٹھیک ہو جائیں پھر میں پکا آپ کو گھر لے جاؤں گی.."ان کے

سینے پر سر رکھے وہ ان کے وجود سے اٹھتی پدرانہ خوشبو کو اپنے اندر اتارنے لگی..

"میں بالکل ٹھیک ہوں میری جان.. تم خوامخواہ میں میری فکر میں پریشان رہتی ہوں.." اس کے بالوں کو دھیرے دھیرے سہلاتے ہوئے وہ آنے والے کل کے بارے میں سوچنے لگے.. انہیں خوف تھا اس بات کا کہ کہیں کوئی اسے ان سے چھین نہ لے.. وہ دونوں باپ بیٹی اپنی اپنی دنیا میں اس قدر گم تھے کہ انہیں احساس ہی نہ ہوا کہ کمرے کے دروازے سے لگ کر کھڑا وہ شخص انہیں ہی دیکھ رہا تھا.. اس کی شفاف گرے آنکھوں میں ایک چمک تھی.. اپنے مقصد میں کامیاب ہو جانے کی چمک..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"آج آفس کیوں نہیں آئے تھے.." چمچ بھر کر آئس کریم منہ ڈالتے ہوئے اس نے سامنے بیٹھے حماد کو سوالیہ نظروں سے دیکھا جو ہاتھ میں پکڑی چیز سینڈوچ کو بڑے چاؤ سے کھا رہا تھا..

"ہمم.. ڈیڈ کے آفس میں کچھ کام تھا اس لئے نہیں آ سکا.." سینڈوچ حلق سے نیچے اتار کر وہ اب اگلا بائٹ لینے کی تیاری میں تھا..

"اور تمہارا دوست کیوں نہیں آیا تھا..؟"

"کون..؟ سکندر..؟اس کا آفس ہے..وہ جب چاہے آئے جب چاہے نہ آئے.."وہ بے دھیانی میں بولتا اچانک رکا پھر چونک کر اسے ایسے دیکھنے لگا جیسے اتنی دیر سے خواب میں تھا..

"سکندر آج آفس نہیں آیا تھا..؟پر کیوں..؟"اس کے لہجے میں حیرانی تھی..

"مجھے کیا پتا.."اریبہ نے کندھے اچکا کر لاعلمی ظاہر کی تو وہ سوچ میں پڑ گیا..

"ماہم سے پوچھتی..اسے تو پتا ہی ہو گا"..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"جیسے تمہارا دوست اسے سب کچھ بتا ہی دیتا ہے.."اس نے منہ بنایا..

"کیا مطلب..اسے بھی نہیں پتا..لیکن کیوں..؟"اب وہ حیران کے ساتھ پریشان بھی ہوا..

"وہ تو صرف اس کی اسسٹنٹ ہے لیکن تم تو اس کے دوست ہو تمہیں کیوں نہیں بتایا اس نے "..

"ہو گی کوئی وجہ..طبیعت خراب ہو گی اس کی.."اس نے بظاہر کہہ تو دیا تھا لیکن اندر

ہی اندر وہ اب بھی پریشان تھا..

"ہاں ربیعہ نے بھی یہی کہا تھا"..

"اس نے ربیعہ کو بتایا لیکن ماہم کو نہیں"..

"نہیں..اور اسی بات پر ماہم غصہ تھی کیونکہ ربیعہ نے اسے بہت سنایا تھا"..

"کیا سنایا تھا..؟"

"جیسے کہ تم نہیں جانتے.."اس کے گھورنے پر وہ سٹپٹایا تھا..

"میں سمجھ گیا..میں.."اس سے پہلے کہ وہ اپنی بات پوری کرتا اس کے موبائل نے چنگھاڑتے ہوئے اس کا دھیان اپنی طرف کھینچا..

"یہ دیکھو اتنے دل سے ہم دونوں اس شیطان کو یاد کر رہے تھے کہ اس نے ہمیں خود ہی کال کر لی.."اس نے اسکرین پر چمکتے سکندر کی فوٹو کے ساتھ اس کے نام کو اریبہ کی آنکھوں کے سامنے کیا تو اس نے آنکھوں کے اشارے سے اسے کال اسپیکر پر کرنے کو کہا..

"ہاں بولو سکندر.."موبائل کو ٹیبل کے بیچ میں رکھتے ہوئے اس نے کال پک کر کے

اسپیکر آن کیا..

"اپنی گرل فرینڈ کے ساتھ ڈیٹنگ کر چکے تو باہر آؤ میں گاڑی میں انتظار کر رہا ہوں.." سکندر کی سرد آواز اسپیکر سے ابھری..اس نے گھور کر موبائل کو دیکھا جبکہ سامنے بیٹھی اریبہ نے منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنی ہنسی کا گلا دبانے کی کوشش کی..

"آرہا ہوں.."کال ڈسکنیکٹ کر کے وہ اسے خونخوار نظروں سے گھور رہا تھا جواب منہ پھاڑ کر ہنسے جا رہی تھی..

"ہاں ہاں ہنسو صرف.."وہ چڑا تھا..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ویسے کیا ہم ڈیٹ پر تھے.."اس نے آنکھیں پٹپٹا کر اسے معصومیت سے دیکھا جواب منہ پھلائے کوٹ کی جیب سے والٹ نکال رہا تھا..

"جی نہیں مجھے کوئی شوق نہیں ہے تمہیں ڈیٹ پر لے جانے کا.."اس کی بات پر وہ دوبارہ ہنسنا شروع ہو گئی تھی..

"جب ہنسی سے دل اور پیٹ دونوں بھر جائے تو میری کار لیتی جانا.."کچھ نوٹ والٹ سے نکال کر اس نے پلیٹ پر موجود بل کارڈ میں رکھے اور گاڑی کی چابی اس کے ہاتھ پر

رکھ دی..

"دھیان سے چلانا کہیں لڑا بھڑا مت دینا..بہت قیمتی کار ہے میری"..

"مجھ سے بھی زیادہ قیمتی"..

"ہاں تم سے بھی زیادہ قیمتی ہے.."اریبہ کے گھورنے پر وہ ہنستا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا..

"باہر نکل کر اس نے ادھر ادھر نظریں دوڑائیں تو تھوڑی دوری پر ہی اسے بلیک کلر کی SUV کھڑی ہوئی دکھائی دی..سر ہلا کر وہ آرام سے چلتا ہوا گاڑی کی طرف بڑھا اور اگلی سیٹ کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گیا..

"بڑی جلدی آ گئے..میں نے سوچا گرل فرینڈ کا بہانہ کر کے دیر سے آؤ گے.."اس کے بیٹھتے وہ گاڑی کا انجن اسٹارٹ کرتے ہوئے بولا..

"گرل فرینڈ نہیں ہے وہ میری.."ہمیشہ کی طرح اسے اس کا گرل فرینڈ کہنا زہر لگا تھا..

"شروعات تو گرل فرینڈ سے ہی ہوئی تھی نا.."وہ مزے سے بولا تو حماد اسے کھا جانے

والی نظروں سے گھورنے لگا..

"ہم بہت جلدی شادی کرنے والے ہیں اس لئے تم اپنی عادت سدھار لو یہ گرل فرینڈ کہنا بند کرو اسے"..

"میں تو اسے یہی کہوں گا چاہے تم تین چار بچوں کے ابا ہی کیوں نہ بن جاؤ.."اسے مزا آتا تھا اسے تنگ کرنے میں..

"چینج داٹاپک..جسٹ چینج داٹاپک.."وہ بمشکل ضبط کرتا ہوا بولا..

"Change the topic.. yeah right change the topic.."

وہ تیزی موڑ کاٹتا ہوا آرام سے بولا..

"ہم کہاں جارہے ہیں.."اس نے سکندر کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا جس کے چہرے پر سکون چھایا ہوا تھا..

"لانگ ڈرائیو پر.."وہ مسکرایا..

"میرا موڈ نہیں ہے.."اس نے منہ بنایا..

اوہاں تمہاری ڈیٹ خراب کر دی جو میں نے.."اس کے مزاحیہ لہجے پر حماد نے گھور کر اسے دیکھا..

"اریبہ نے بتایا کہ تم آفس نہیں گئے تھے..کیوں..؟"وہ مطلب کی بات پر آیا..

"تم بھی تو نہیں گئے تھے..آخر کیوں.."اس کے الٹا سوال کرنے پر حماد بدمزہ ہوا تھا..

"مجھے کچھ کام تھا"..

"مجھے بھی کچھ کام تھا.."وہ اسی کے انداز میں بولا..

"تم میری نقل کر رہے ہو"..

"میرے پاس اتنا فضول دماغ نہیں ہے کہ فضول لوگوں کی نقل کرتا پھروں.."اس نے نظریں ونڈا سکرین سے ہٹا کر لمحے بھر کو حماد کے غصے سے سرخ ہوتے چہرے کو دیکھ کر اپنی مسکراہٹ ضبط کی..

"ہاں اسی فضول آدمی نے تمہارے بہت سارے کام آسان کئے ہیں "..

"ہاں یہ بات تو ہے..ویسے شکریہ"..

"نو تھینکس.."اس نے ناراضی سے رخ موڑ کر چہرہ کھڑکی کی طرف کر لیا..اس کے

انداز پر سکندر دھیرے سے مسکرایا دیا..

"میں ہاسپٹل گیا تھا"..

اس کی اگلی بات پر حماد چونک کر اس کی طرف متوجہ ہوا تھا..

"کیا ہوا پھر..؟انصاری سے ملے..؟اس سے بات کی..؟"اس کے انداز میں ایک جوش تھا..

"نہیں..وہاں ماہم تھی.."اور یہ گیا حماد کا سارا جوش پانی میں ڈبکیاں لگانے..

"تو پھر کیا خاص بات ہوئی.."لہجے کے ساتھ وہ بھی ڈھیلا ہو کر بیٹھ گیا..

"میں نے اس کے ڈاکٹر سے بات کی..اس کے پاس وقت بہت کم ہے..ہمیں جو بھی کرنا ہے بہت جلدی کرنا ہے اور بہت دھیان سے کرنا ہے"..

"بالکل آسان کام ہے..گن پوائنٹ پر ماہم سے نکاح کر لو.."اس کی بات پر سکندر نے چونک کر حیرانی سے اسے دیکھا جو بہت سکون سے اتنی بڑی بات کہہ گیا تھا..

"جیسے کہ یہ بہت معمولی کام ہے"..

"عام لوگوں کے لئے مشکل ہو سکتا ہے لیکن سکندر کے لئے تو بالکل مکھی مارنے جیسا

ہے"..

"ہاں میں تو اسی کام میں ماہر ہوں.."اسے اس کا آئیڈیا بکواس لگا تھا..

"تھوڑے بہت تو یہ کام کئے ہی ہیں..یاد ہے اس شخص کو کتنا تڑپا تڑپا کر مارا تھا جس نے جہانگیر انکل کو گولی ماری تھی.."اس کی بات پر سکندر کو اپنے ڈیڈ کا وہ ایکسیڈینٹ یاد آیا تھا..

"اس سے برا کرتا میں اس کے ساتھ اگر وہ آسانی سے دم نہ توڑتا تو.."لہجہ برف کی طرح ٹھنڈا تھا..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ویسے بھی جو بھی کیا تھا میرے آدمیوں نے کیا تھا.."وہ آرام سے مزید بولا..

"تو اس بار بھی اپنے آدمیوں کا سہارا لے لو..وہ جارج ہے نا سیریل کلر..اسے دیکھ کر تو میرے بھی دانت بجنے لگتے ہیں.."آخری بات کہہ کر اس نے جھرجھری لی تو سکندر قہقہہ لگا کر ہنس دیا..

"اتنا بھی خوفناک نہیں ہے..بڑا ہی ڈیسینٹ اور گڈ لکنگ ہے"..

"ساری گڈ لکنگ اس کے خوفناک امیج کے اندر جا چھپی اس کی"..

"ماہم کو بھی ڈرایا تھا اس نے پہلی ملاقات میں.." سکندر اپنی اور ماہم کی پہلی ملاقات یاد کر کے ہنسا تھا..

"بیچاری کی تو روح ہی فنا ہو گئی ہو گی.." اب کی بار وہ دونوں قہقہہ لگا کر ہنسے تھے..

"تم نے ہی کہا ہو گا جارج سے"..

"میں تو اسے جانتا ہی نہیں تھا..اس کی CV دیکھنے کے بعد مجھے اس کے بارے میں معلوم ہوا "..

"اسی لئے تم نے اس کو اسسٹنٹ کی سیٹ پر رکھا تاکہ وہ ہر وقت تمہاری آنکھوں کے سامنے رہے.." اس کی بات پر سکندر نے سر اثبات میں ہلا دیا..

"اتنی ہی محبت ہے اس سے تو شادی کیوں نہیں کر لیتے.." اس کی اگلی بات پر سکندر نے گھور کر اسے دیکھا..

"پھر بکواس شروع"..

"ہاں جناب میری باتیں تو اب بکواس ہی لگیں گی.. بائی داوے کیا ہم واقعی لانگ ڈرائیو پر جا رہے ہیں.." گاڑی کو اتنی دیر سے چلتا دیکھ کر اس نے الجھ کر سکندر کو دیکھا..

"ہاں بالکل.."اس کے جواب پر حماد کا پارہ ہائی ہوا تھا..

"خبیث انسان..خود تو رو کھا پھیکا موڈ لئے پھرتا رہتا ہے مجھے بھی اپنے ساتھ لگا لیتا ہے..میری ڈیٹ برباد کر دی.."اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ سکندر کا قتل ہی کر دے یا پھر کم از کم تین چار ہاتھ ہی جڑ دے ..

"میں نے تو پہلے ہی کہا تھا اب یہ تمہاری غلطی مجھے سیریس کیوں نہیں لیا.."اس کی حالت پر وہ قہقہ لگا کر ہنس دیا..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رات کی سیاہی تیزی سے پھیلے جا رہی تھی..وہ یونہی آرام سے کار ڈرائیور کرتا رہا جبکہ اگلی سیٹ پر بیٹھا حماد اپنی سیٹ ہلکی سی پیچھے کر کے اب اونگھ میں جا چکا تھا..

"اٹھ جاؤ ہم اپنی منزل پر پہنچ گئے.."اس کے آواز دینے پر بھی حماد اپنی جگہ سے ٹس سے مس نہ ہوا..

"باہر آ جاؤ اپنی نیند کی وادی سے ورنہ میں گاڑی کا ہیٹر آن کر کے تمہیں گاڑی میں ہی بند کر دوں گا..سڑتے رہنا تم اسی میں.."اس کے جھنجھوڑنے پر حماد نے بمشکل آنکھیں

کھول کر اس کو دیکھا جواب گاڑی سے باہر نکل رہا تھا.. سکندر کا آخری جملہ اس کے ذہن میں گونجا تو وہ ہڑ بڑا کر اپنی جگہ سے اٹھا اور جلدی سے گاڑی دروازہ کھولنے لگا کہ کہیں سچ میں وہ اسے لاک ہی نہ کر دے..

"ہم.. ہم یہاں کیوں آئے ہیں.." ہتھیلی کی پشت سے آنکھیں مسلتے ہوئے اس نے سامنے موجود عمارت کو چندھیائی ہوئی نظروں سے دیکھا پھر حیرت سے آگے چلتے سکندر کو..

"کچھ بتائے گا نہیں خبیث آدمی.." سکندر کے جواب نہ دینے پر وہ منہ بنا کر اتنی زور سے بڑبڑایا کہ آگے چلتے سکندر کی سماعت تک اس کی آواز باآسانی پہنچ گئی..

"چیک کرنے آیا ہوں "..

"ڈیڈ صبح آئے تھے"..

"اور تم..؟" ہلکا سا پیچھے مڑ کر اس نے سوالیہ نظروں سے حماد کو دیکھا پھر آگے مڑ گیا.. اب وہ دونوں اس بلڈنگ کے آہنی دروازے سے اندر داخل ہو رہے تھے.. دروازے پر موجود مصلح آدمی نے ان دونوں کو دیکھ کر الرٹ ہو کر سلام کیا جس کے جواب میں

دونوں نے سر کو ہلکا سا خم دیا..

"میں..وہ..دراصل..میری نیند نہیں کھلی تھی.." گردن کی پشت کو سہلاتے ہوئے وہ اٹک اٹک کر بولا..

"ہمم.." خلافِ توقع سکندر کے چہرے پر سکون تھا..

راہداری عبور کرنے پر سامنے کچھ لوگ ادھر ادھر چلتے پھرتے نظر آرہے تھے..کچھ ہاتھ میں فائلز لئے جلدی میں کسی دوسرے فلور کی طرف بڑھ رہے تھے..کچھ لڑکیاں گروپس کی شکل میں کھڑی کسی بات پر بحث کر رہی تھیں..وہ دونوں جیسے ہی اندر داخل ہوئے سب انہیں دیکھ کر لمحے بھر کو اپنی جگہ ساکت ہو گئے..پھر ایک لڑکی جلدی سے سکندر کی طرف بڑھی چہرے پر ڈری سہمی سی مسکراہٹ سجائے..

"ہیلو سر..آپ اس وقت..؟آئی..آئی مین ہمیں بتایا نہیں گیا تھا کہ"...

"میں یوں اچانک آفس کا چکر لگانے آجاؤں گا ورنہ آپ لوگ دکھاوے کے لیے ہی سہی اپنے اپنے کاموں میں بزی شو کرتے خود کو.." لہجہ ہمیشہ کی طرح سرد تھا..سامنے کھڑی لڑکی کا سر شرمندگی سے جھک گیا..

"سوری سر "..

"کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ آپ سب ابھی تک یہاں کیا کر رہے ہیں.."اس سے پہلے کہ وہ لڑکی کوئی جواب دیتی سیڑھیاں عبور کر کے کوئی تیزی سے ان تک آیا تھا..وہ جارج تھا..

"سر"..

"سب ٹھیک ہے..؟"آنکھیں سمیٹے وہ اب جارج کی طرف متوجہ ہوا..حماد نے ہاتھ کے اشارے سے سب کو جانے کا کہا تو وہاں موجود سبھی فرد آنافانا جہاں سینگ سمائی غائب ہو گئے..

"Everything is fine sir.. security is totally tight.."

جارج کا انداز مؤدبانہ اور میکینکی تھا..

"ڈیڈ کہاں ہیں..؟"اس سے پہلے کہ سکندر کچھ کہتا حماد بول اٹھا..

"وہ میٹنگ روم میں..میں بھی وہیں تھا"..

جارج کے بتانے پر وہ دونوں اس کے ساتھ ہی میٹنگ روم کی طرف بڑھ گئے جو کہ دوسرے فلور پر تھا..

"کوئی خاص میٹنگ تھی..؟" چلتے ہوئے سکندر نے پوچھا..

""ایک فارین کمپنی سے ڈیل کے سلسلے میں میٹنگ تھی"..

"تم نے چیک کیا تھا..سب کلئیر ہے..؟ "

"سب کلئیر ہے سر..میں نے اور سلیم سر نے خود چیکنگ کی تھی..بس آپ کا انتظار تھا"..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"میرا انتظار کیوں..؟" اس نے چونک کر اس کی طرف دیکھا..

"تم اہم ہو سکندر..تمہاری اجازت کے بنا کچھ بھی نہیں ہو گا.." حماد کی بات پر سکندر نے ناپسندیدگی سے منہ بنایا..اب وہ تینوں دروازے سے ایک ہال نما کمرے میں داخل ہو رہے تھے..

کمرے میں داخل ہو کر وہ دونوں سلیم صاحب کی طرف بڑھے جو کسی نوجوان کے ساتھ کھڑے غور سے اس کی بات سن رہے تھے..

"انکل سلیم.." سکندر کی آواز پر وہ چونک کر اس کی طرف مڑے پھر اشارے سے اس نوجوان کو کچھ کہا تو وہ سر ہلا کر وہاں سے ہٹ گیا..

"سکندر میرے بچے.. کیا حال ہے..؟ لندن سے آنے کے بعد تم ایک بار بھی میرے پاس نہیں آئے.." مسکرا کر انہوں نے اسے سینے سے لگایا تو وہ ان کے شفقت بھرے انداز پر دھیرے سے مسکرا دیا..

"سوری انکل.. آفس کے چکر میں فرصت ہی نہیں ملی آپ سے ملنے کی"..

"فرصت نکالا کرو بیٹا.. اور نالائق.. کہاں تھے تم صبح.." سکندر کا کندھا تھپکتے ہوئے انہوں نے گھور کر حماد کی طرف دیکھا..

"ڈیٹ پر تھے جناب.." حماد کے منہ کھولنے سے پہلے ہی سکندر بول اٹھا اور بھنویں اچکا کر شرارتی انداز میں اس کی طرف دیکھا جواب اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورے جا رہا تھا..

"باز آجاؤ اپنی ان حرکتوں سے برخوردار ورنہ تمہاری اماں کو اس شادی کے خلاف کر دوں گا"..

"آپ ایسا بالکل نہیں کریں گے ڈیڈ.." وہ جلدی سے بولا جبکہ ساتھ کھڑے سکندر نے ہونٹ بھینچ کر اپنی ہنسی ضبط کی تھی..

"کر دیجئے ڈیڈ ویسے بھی وہ لڑکی مجھے کچھ خاص پسند نہیں ہے.." کوئی پیچھے سے حماد کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بولا تو سکندر نے مسکرا کر اس کھلنڈرے لڑکے کو دیکھا جس کی آنکھوں میں شرارت چمک رہی تھی.. یہ وہی نوجوان تھا جس سے کچھ دیر پہلے سلیم صاحب بات کر رہے تھے..

"شادی تمہیں نہیں مجھے کرنی ہے اس لئے تمہاری پسند کوئی خاص معنی نہیں رکھتی.." حماد کندھے پر موجود اس کا ہاتھ جھٹک کر غصے سے بولا..

"بھابھی آپ کو نہیں مجھے چاہئے اس لئے میری چوائس بہت زیادہ معنی رکھتی.. پوائنٹ ہے نا سکندر بھائی.." حماد سے بولتے ہوئے اس نے تائیدی نظروں سے سکندر کو دیکھا جو ان دونوں کی نوک جھوک کو مسکرا کر انجوائے کر رہا تھا..

"بالکل پوائنٹ ہے"..

"تم کیا اس کا ساتھ دے رہے ہو.. دوست میرے ہو میرا ساتھ دو"..

"جی نہیں... یہ پہلے میرے بھائی ہیں میرا ساتھ دیں گے یہ "..

"سکندر تم ان دونوں کو چھوڑو اور میرے ساتھ آؤ کچھ ضروری بات کرنی ہے.." سلیم صاحب اپنے دونوں بیٹوں کو لڑتا چھوڑ کر سکندر کو لئے کمرے کے ایک کونے کی طرف بڑھ گئے..

"بیٹا آگے کیا سوچا ہے..؟ تم سب کیسے سنبھالو گے..؟" ان کے لہجے میں اب پریشانی تھی.. پہلے والی بے فکری اب مفقود تھی..

"ڈونٹ وری انکل میں سب سنبھال لوں گا آپ فکر مت کیجئے"..

"اور وہ لڑکی.. یہ کمپنی.. ان دونوں کا کیا سوچا ہے..؟"

"اس لڑکی کے بارے میں بھی میں نے کچھ سوچ رکھا ہے فالحال تو کچھ کنفرم بتا نہیں سکتا.. اور رہی بات اس کمپنی کی تو اسے اس کے اصلی حقدار تک پہونچانا بھی بہت ضروری ہے.. لیکن سب کچھ اتنا جلدی نہیں ہو سکتا.. مجھے ٹائم چاہئے سب کچھ سیٹل کرنے کے لئے.." اس کا لہجہ سنجیدہ اور سوچتا ہوا تھا جیسے وہ آنے والے کل کے لئے کوئی لائحہ عمل ترتیب دے رہا ہو...

"اور اس لڑکی کے بارے میں کسی کو پتا چلا..؟"

"ابھی تک تو فالحال نہیں لگتا کہ کسی کو کچھ خبر ہے..بس آپ دعا کریں کہ سب کچھ ویسے ہی ہو جیسے میں نے سوچ رکھا ہے"..

"انشاءاللہ سب کچھ بہتر ہو گا..اللہ اچھوں کے ساتھ اچھا ہی کرتا ہے..تم میرے دوست کے بیٹے ہو سکندر..مجھے تم سے بہت محبت ہے..تمہیں جب کبھی بھی اپنے انکل کی ضرورت ہو بلا جھجک مجھے آواز دے دینا.."محبت سے وہ اس کا کندھا تھپک کر بولے تو وہ دھیرے سے مسکرا دیا..

"شیور انکل..میں ذرا جارج سے اس بلڈنگ کی سیکیورٹی کے سلسلے میں کچھ بات کرنا چاہتا ہوں.."اجازت طلب نظروں سے انہیں دیکھتا ہوا وہ بولا..

"ہاں ضرور بیٹا.."اجازت ملتے ہی وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا جہاں جارج مؤدبانہ انداز میں دونوں ہاتھ پشت پر باندھے الرٹ سا کھڑا تھا..

"میرے ساتھ آؤ جارج.."اس کا حکم ملتے ہی جارج سر ہلا کر اس کے پیچھے چل دیا جو اب اس لفٹ کی طرف طرف بڑھ رہا تھا جو کنٹرول روم کی طرف جاتی تھی...

اس بلڈنگ کو اپنے انڈر لینے کے بعد سکندر نے اس میں کنٹرول روم اضافی طور پر بنوایا تھا تاکہ وہ پوری بلڈنگ اور بلڈنگ کے آس پاس کی جگہوں پر آسانی سے نظر رکھ سکے.. باہر سے دیکھنے پر یہ بلڈنگ کسی نیوز چینل کی بلڈنگ لگتی تھی لیکن اندر داخل ہونے پر سب سے پہلے جو بورڈ نظر آتا تھا وہ تھا شیر ازی ٹیکسٹائل کا تھا جسے اس بھیانک حادثے کے بعد دنیا والوں کی نظروں میں فلاحی کمپنیوں کو وقف کر دیا گیا تھا.. یہ بھی سکندر کا ہی آئیڈیا تھا جس میں سلیم صاحب اس کے کندھے سے کندھا ملا کر کھڑے رہے تھے.. سکندر کی غیر موجودگی میں وہ اور حماد اس کمپنی کی دیکھ بھال کرتے تھے.. ویسے تو اس کمپنی میں کام کرنے والے سبھی ورکرز پر سکندر کو پورا بھروسہ تھا لیکن پھر بھی وہ ہمیشہ الرٹ رہتا کیونکہ شیر ازی ٹیکسٹائل سے اس کا اور اس کے باپ کا ماضی جڑا تھا جو کسی خاص کی زندگی کا ایک خوفناک حصہ تھا..

✨✨✨✨✨✨

"آج تمہارا باس بہت مہربان تھا کیا تم پر جو اتنی جلدی فارغ کر دیا.." حمنہ کافی دیر سے نوٹس کر رہی تھی ماہم کے انداز کو، جو بظاہر تو ٹی وی دیکھ رہی لیکن ذہن کہیں دوسری جگہ پر تھا..

"کچھ کہا.." ماہم نے چونک کر اس کی طرف ایسے دیکھا جیسے ابھی ابھی نیند سے جاگی ہو..

"طبیعت ٹھیک ہے نا تمہاری.." حمنہ نے آنکھیں سکیڑ کر اسے غور سے دیکھا جواب بلاوجہ چینل پر چینل بدلے جا رہی تھی..

"میری طبیعت کو کیا ہونا ہے، میں تو بالکل ٹھیک ہوں"..

"کیا واقعی..؟ تو پھر اپنا پسندیدہ ڈرامہ چھوڑ کر اب بے وجہ چینل سرچنگ کیوں کر رہی ہو.." حمنہ کی بات پر ماہم کے چینل بدلتے ہاتھ لمحے بھر کو رکے پھر اگلے ہی لمحے اس نے ٹی وی بند کر دیا..

"موڈ نہیں ہو رہا کچھ دیکھنے کا.." ڈھیلے ڈھالے انداز میں کہتی وہ کشن سیٹ کرتی اب صوفے پر ہی لیٹنے کی تیاری کرنے لگی..

"سکندر نے کچھ کہا ہے کیا..؟ آفس سے نکال تو نہیں دیا کہیں..؟" اس کا دھیان بھٹکا تھا..

"وہ آج آفس آیا ہی نہیں تھا تو کچھ کہتا کیسے..." ماہم کے منہ بنا کر کہنے پر اس نے

چونک کر اس کے بارہ بجاتے چہرے کو دیکھا پھر دماغ میں کچھ کلک ہونے پر مسکرا دی..

"تو اسی لئے ماہم میڈم کا موڈ خراب ہے..ان کا اسمارٹ سا،ڈیشنگ سا باس آج آفس نہیں آیا تھا..آہ بیچاری!!"وہ مزے سے بولتی اسے ہی دیکھ رہی تھی جواب چہرے پر سے کشن ہٹائے نا سمجھی سے اسے گھورے جا رہی تھی...

"بیچاری کس لئے..اور وہ کوئی اسمارٹ نہیں ہے ایک نمبر کا کھڑوس انسان ہے وہ.."
وہ دوبارہ منہ پر کشن رکھنے والی تھی کہ حمنہ نے اچک کر اس کے ہاتھ سے کشن چھین لیا..

"تو پھر کیا وجہ ہے میڈم کے خراب موڈ کی.."مزے سے بھنویں اچکا کر اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا..

"اسسٹنٹ ہونے کے باوجود بھی اس نے اپنے نہ آنے کی وجہ اس ربیعہ کو بتائی مجھے نہیں.."اسے زیادہ دیر تک کوئی بات دل میں رکھنے کی عادت نہیں تھی اور نہ ہی حمنہ سے شئیر کئے بنا اسے سکون ملتا تھا اسی لئے منہ پھلا کر ساری باتیں حمنہ کے گوشِ گزار کر دی جسے سننے کے بعد حمنہ نے بمشکل اپنی امڑنے والی ہنسی کو ضبط کیا..

"بس اتنی سی بات"..

"یہ تمہیں اتنی سی بات لگتی ہے..اس کھڑوس کی وجہ سے اس چڑیل ربیعہ نے میری کتنی انسلٹ کی، مجھے کتنا سنایا.. کیا تھا اگر وہ مجھے ایک کال کر دیتا..کال نہ سہی ایک مسیج تو کر ہی سکتا تھا..کون سا اسے بیلینس کا ایشو تھا.."اس کی سوئی ابھی تک وہیں اٹکی ہوئی تھی..

"تم کتنی بدل گئی ہو ماہم..اچھے خاصے انسان کو کھڑوس اور جلاد جبکہ اتنی خوبصورت سی لڑکی کو چڑیل کہہ رہی ہو..اسے میں کیا سمجھوں.."وہ اب باقاعدہ اسے چھیڑ رہی تھی..

"خوبصورت نہیں بلکہ ایک نمبر کی چڑیل ہے وہ ربیعہ..پانچ کلو کا میک اپ تھوپ کر آتی ہے سکندر کو امپریس کرنے کے لئے..جبکہ آفس کا رول ہے زیادہ میک اپ میں نہ آنے کا پھر بھی اسے وہ کچھ نہیں کہتا..اگر یہی میں کروں تو جناب کا پارہ ساتویں آسمان کو پہنچ جائے گا.."نہ جانے کیوں وہ بلاوجہ ہی غصہ ہو رہی تھی..وہ اپنی حالت کو سمجھ رہی تھی یا نہیں لیکن اس کی باتوں کو غور سے سنتی حمنہ کو ساری باتیں اچھے سے سمجھ آ رہی تھیں..

"تو تم بھی کر کے جاؤ ڈھائی کلو کا میک اپ.. کچھ نہیں کہے گا وہ.. یہ رولز تو بس ایسے ہی ہوتے ہیں کوئی اتنا پابند نہیں ہوتا ان رولز اور ریگولیشنز کا.." وہ آرام سے اسے دوسرا راستہ دکھانے لگی..

"پاگل ہو کیا.. میں نہیں کروں گی اتنا میک اپ.. میں ایسے ہی ٹھیک ہوں.." نہ جانے کیوں اسے سکندر کے غصے کا خوف تھا..

"کچھ نہیں ہوتا پاگل.. یہ بھی کوئی بات ہوئی.. صرف پاؤڈر اور کاجل لگا کر کوئی آفس جاتا ہے.. نہ جانے کتنے کلائنٹس آتے ہیں.. نہ جانے کتنے لوگوں کی نظر تم پر پڑتی ہے.. وہ تمہیں ایسے دیکھ کر کیا سوچیں گے بلکہ تم کیا تمہارے باس سکندر کی امیج ان کی نظموں میں خراب ہو گی کہ کم سیلیری دیتا ہو گا تبھی تو اسسٹنٹ اتنی معمولی سی شکل میں رہتی ہے.. تمہیں نہیں پتا ماہم کمپنی کی امیج ورکرز کی شکل وصورت اور فزیکل اپیئرینس پر بھی ڈیپینڈ کرتی ہے.." وہ حمنہ تھی دماغ گھمانے میں ماہر.. بات کو اپنے مطلب میں لپیٹ کر دوسروں کے سامنے پیش کرنے میں ماہر.. اور اس بار تو سامنے ماہم جیسی بھولی بھالی لڑکی تھی.. جس پر حمنہ کی باتوں کا اثر چٹکیوں میں ہو جاتا تھا..

"مجھے لگتا ہے تم صحیح کہہ رہی ہو حمنہ.." وہ کسی سوچ میں ڈوبی سر ہلاتے ہوئے بولی..

حمنہ نے اس کے چہرے سے ہی اس کی سوچوں تک رسائی کر لی تھی..اسی لئے ایک جاندار مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے وہ اب ٹی وی آن کر کے اپنا فیوریٹ ڈرامہ ناگن دیکھنے کی تیاری کرنے لگی..اس کا ارادہ تھا ماہم کے دماغ کو ڈائیورٹ کرنا اور وہ اپنے مقصد میں بخوبی کامیاب بھی ہوئی تھی بس سیمپل دیکھنے کا انتظار تھا جو یقینی طور پر اسے صبح ملنے کی امید تھی..

اپنے خیالوں میں گم ماہم کو ذرا بھی بھنک نہ پڑی کہ حمنہ کے شیطانی دماغ میں کیا کھچڑی پک رہی ہے ورنہ وہ کبھی بھی اس کی باتوں پر دماغ نہ لگاتی..لیکن اب تو دموغ لگ گیا تھا،واپس مڑنے کا اب کوئی راستہ نہیں تھا..اس کا دماغ آسانی سے اس راستے پر ڈائیورٹ ہو گیا تھا جس راستے پر حمنہ چاہتی تھی..

✨✨✨✨✨✨✨✨✨

آئینے کے سامنے کھڑی وہ تیزی سے بالوں میں برش کر رہی تھی کہ اس کے دماغ میں کچھ کلک ہوا پھر غور سے آئینے میں اپنے عکس کو دیکھا..

"کمپنی کی امیج ورکرز کی شکل وصورت اور فزیکل اپیئرینس پر بھی ڈیپینڈ کرتی ہے.."

حمنہ کی کہی گئی بات اس کے ذہن میں گونجی..تھوڑی دیر وہ یونہی آئینے کو دیکھتی رہی

پھر سر جھٹک کر دوبارہ سے بالوں میں برش کرنے لگی..

"یہ حمنہ تو ایسے ہی سب کچھ بول دیتی ہے.." اپنے بالوں کو سمیٹ کر اونچی سی پونی ٹیل کی شکل دے کر اب وہ بیڈ پر رکھے دوپٹے کی طرف بڑھی.. پھر نہ جانے کیا سوچ کر وہ کمرے سے باہر نکلی اور دھیرے سے حمنہ کے کمرے کا دروازہ کھول کر دبے قدموں اندر داخل ہو گئی.. ہمیشہ کی طرح حمنہ سر لحاف میں دیئے سوئی پڑی تھی..

اسے نظر انداز کر کے جلدی سے اس کی الماری کھول کر اس کی میک اپ کٹ نکالی اور جیسے آئی تھی ویسے ہی دبے قدموں باہر نکل گئی اس بات سے بے خبر کہ حمنہ لحاف کی جھری سے اس کی ساری حرکتوں سے بخوبی لطف اندوز ہو رہی ہے..

اپنے کمرے میں آتے ہی اس نے تیزی سے میک اپ کٹ کھولی، لائینز نکال کر آنکھوں پر لگایا، پھر ہلکا سا چہرے پر بلش آن کر کے لپ اسٹک کو انگلیوں کی مدد سے جلدی جلدی ہونٹوں پر رگڑا.. پھر کٹ حمنہ کے کمرے میں واپس رکھ آئی..

سینڈل پہن کر اس نے تیزی سے اپنے سامان سمیٹے اور باہر نکل آئی ..

آفس بلڈنگ میں داخل ہو کر اس نے آس پاس چلتے لوگوں کو غور سے دیکھا.. کوئی اس کی طرف متوجہ نہیں تھا.. اس نے شکر کا سانس لیا اور لفٹ کی طرف بڑھ گئی..

اپنے ٹیبل پر رکھی فائل کو پڑھنے میں وہ اس قدر گم تھی کہ سکندر کے آنے اور ٹھٹک کر اس کے پاس رکنے پر بھی اس نے غور نہیں کیا.. چونکی تو تب جب سکندر کی سرد آواز اس کی سماعت سے ٹکرائی.. وہ اچھل کر اپنی سے کھڑی ہو گئی..

"ایس۔آر انڈسٹریز کی فائل لے کر آپ میرے کیبن میں آئیں ابھی اور اسی وقت.." آخری نظر اس کے چہرے پر ڈال کر وہ اپنے کیبن کی طرف بڑھ گیا.. اس کے جاتے ہی اس نے سکون کا سانس لیا اور تیزی سے مطلوبہ فائل لے کر کیبن کی طرف بڑھ گئی..

"گڈ مارننگ سر.." سکندر نے کوئی جواب نہ دیا.. وہ یونہی کھڑی رہی..

"بیٹھ جائیں.." کرسی کھینچ کر وہ اس پر ٹکنے کے انداز میں بیٹھ گئی ..

"آج ہماری ایک میٹنگ ہے کسی کلائنٹ سے.. آپ کو پتا تو ہو گا ہی.." اس کو غور سے سنتی ماہم نے چونک کر نظریں اٹھائیں تو وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا.. نظریں لمحے بھر کو ملیں پھر سکندر نے سہولت سے گردن موڑ کر نظریں دوبارہ لیپ ٹاپ اسکرین پر گاڑ دیں..

"معلوم ہے یا نہیں.." لفظوں پر زور دیتے ہوئے اس نے دوبارہ استفسار کیا..

"جی نہیں.."ڈرتے ہوئے جواب دیا..

"گُڈ.."ماہم نے نا سمجھی سے اسے دیکھا جواب بھی لیپ ٹاپ پر بزی تھا..

"اپنے ہاتھ میں موجود فائل کھولیں،اس میں سے اہم پوائنٹس پڑھ کر بتائیں "..

ماہم نے جلدی سے فائلز کھولی اور اہم پوائنٹس پڑھ کر سنانے لگی..گاہے بگاہے سکندر کچھ کہتا وہ اسے نوٹ ڈاؤن کرتی پھر دوبارہ شروع ہو جاتی..تقریباً ایک گھنٹے تک وہ اسے میٹنگ سے جڑی اہم باتیں سمجھاتا رہا اور وہ سر جھکائے دھیان لگا کر سنتی اور ذہن میں بیٹھاتی گئی..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ہو گیا کلئیر"..

"جی سر ہو گیا کلئیر.."جھکے سر کو اٹھا کر وہ اعتماد سے بولی..

"تو پھر پریزینٹیشن دینے کے لئے چلیں.."سکندر کی نظریں اس کے چہرے پر گڑی ہوئی تھیں..

"کیا سر..میں..میں اور پریزینٹیشن.."وہ حیران ہوئی,پھر پریشان,پھر چہرے پر موجود اعتمادی کی جگہ گھبراہٹ نے لے لی..

"جی ہاں مس ماہم آپ اور پریزینٹیشن.."اسی کے انداز میں بولتا وہ اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ سے محظوظ ہو رہا تھا..

"لیکن میں کیوں سر.."تھوڑی دیر بعد وہ ہمت کر کے بولی..

"کیونکہ آپ میری اسسٹنٹ ہوتی ہیں "..

"پر یہ مجھ سے نہیں ہو گا"..

"کیوں نہیں ہو گا.."ابرو اچکائے..

"وہاں بہت سارے لوگ ہوں گے.."جواز دیا۔

"اس سے زیادہ لوگ میرے آفس میں ہوتے ہیں "..

"مجھے نئے لوگوں سے خوف آتا ہے.."دوسرا جواز..

"آفس کے لوگ آپ کے رشتے دار تو ہیں نہیں.."چبھتا ہوا جواب!

"مس ربیعہ زیادہ بہتر ہوں گی اس کے لئے.."آئیڈیا دیا..

"میرے پاس اس سے بہتر آپشن ہے.."ناک سے مکھی اڑائی!.

"تو آپ ان سے کہہ دیں.." سکون سے کہا..

"انہیں سے تو کہہ رہا ہوں.." نظریں ہنوز اس کے چہرے پر ٹکی ہوئی تھیں..

"میں نہیں ہوں سر.." وہ سمجھ گئی تھی..

"وہ آپ ہی ہیں مس ماہم!" اپنی بات پر زور دیا..

"مجھ سے غلطی ہو جائے گی"..

"نہیں ہو گی.." ایک یقین تھا..

"کیسے نہیں ہو گی"..

"کیونکہ میں آپ کو غلطی کرنے نہیں دوں گا.." ماہم نے چونک کر اس کی طرف دیکھا جس کے چہرے پر نرمی تھی..

"اب آپ جائیں اور پریزینٹیشن کی تیاری کریں..ایک گھنٹہ رہتا ہے..میں آپ کو سب کچھ سمجھا چکا ہوں.." فائلز سمیٹتی وہ مرے مرے انداز میں اپنی جگہ سے اٹھی..

"ایک منٹ مس ماہم.." سکندر کی آواز پر اس کے سستی سے اٹھتے قدم رک گئے..

"اللہ اللہ!! کہہ دے کہ آپ پریزینٹیشن نہیں دیں گی.." عادتاً وہ زور سے بڑبڑائی تھی..

"میں ایسا کچھ بھی نہیں کہنے والا.. واپس ادھر آئیں.." وہ حیرانی سے اس کی طرف مڑی جو اپنی جگہ سے اٹھ کر اس چیئر سے ٹیک لگا کر کھڑا تھا جس پر وہ کچھ دیر پہلے بیٹھی تھی..

"رولز اور ریگولیشنز والی فائل غور سے پڑھی تھی آپ نے.." دونوں ہاتھ سینے پر باندھے اسے غور سے دیکھتا ہوا بولا..

"جی سر.." نا سمجھی سے اثبات میں سر ہلا دیا..

"ہمم.." دھیرے دھیرے چلتا ہوا وہ اس کی طرف آیا اور جھک کر اس کے چہرے کو غور سے دیکھا.. ماہم اس کے قریب آنے پر بدک کر ایک قدم پیچھے ہوئی..

"پھر بھی رول فالو نہیں کیا"..

"کون سا رول سر..؟" وہ حیران ہوئی..

"یہ آنکھ، یہ ہونٹ اور یہ رخسار.. پہلے جیسے تو نہیں لگ رہے.." آنکھیں سکیڑ کر اسے

غور سے دیکھا..

ماہم حیران ہوئی.. کیا وہ اسے اتنی غور سے دیکھتا ہے..اسی حیرانی سے اسے دیکھا جو ہنوز جھکا اسے ہی دیکھ رہا تھا..

"چہرہ صاف کر کے آئیں.." سختی سے حکم دیا تو وہ جلدی سے دروازے کی طرف مڑی..

"وہاں نہیں یہاں صاف کریں.." کیبن میں موجود واشروم کی طرف اشارہ کیا..وہ گڑبڑائی پھر تیزی سے اس طرف بڑھ گئی..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اس حمنہ کو تو میں چھوڑوں گی نہیں.." غصے سے بڑبڑاتی وہ سنک پر جھکی..

"کیا ضرورت تھی حمنہ کی باتوں میں آنے کی تجھے.." منہ پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے مار کر اب وہ ہاتھ میں سابن لئے چہرے کو تیزی سے رگڑ رہی تھی..

"میرا رول توڑنا دکھ گیا پہلی ہی نظر میں،اس چڑیل ربیعہ کا پانچ کلو میک اپ میں ڈوبا چہرہ نہیں دکھتا کھڑوس کو.." اس بات سے بے خبر کہ دروازہ آدھا کھلا ہوا ہے وہ زور زور سے بڑبڑائے جا رہی تھی ..

اس ادھ کھلے دروازے کے ٹھیک سامنے اسی کرسی پر، جس پر وہ کچھ دیر پہلے بیٹھی تھی، آرام سے ٹانگ پر ٹانگ جمائے بیٹھا سکندر اس کی باآواز بلند بڑبڑاہٹ سے لطف اندوز ہو رہا تھا..

تھوڑی دیر بعد وہ گیلا چہرہ لیے باہر نکلی تو سکندر کو اپنی طرف متوجہ دیکھ کر گڑبڑا کر رک گئی..

"آپ میری اسسٹنٹ ہیں اس لئے میرا فرض بنتا ہے آپ کو تنبیہہ کرنا باقی آفس کی لڑکیاں کتنے کلو میک اپ میں ڈوب کر آتی ہیں مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا، لیکن آپ کے منہ پر آدھا کلو میک اپ بھی مجھے برداشت نہیں ہو گا.. مردوں کو اٹریکٹ کرنے کے حربے ہیں سارے اور میرے خیال سے آپ شاید ان لڑکیوں میں سے نہیں ہیں.. یہ لیں چہرہ صاف کریں اور پریزینٹیشن کی تیاری کریں.." تقریر ختم کر کے جیب سے رومال نکال کر اس کی طرف بڑھایا..

"تھینک یو سر.." چہرہ صاف کر کے رومال واپس اس کی طرف بڑھایا..

"اس کی ضرورت نہیں رہی مجھے.." اس کے کھردرے لہجے پر رومال والا ہاتھ واپس کھینچ لیا..

"اب میں جاؤں سر"..

"ہاں بالکل"..

فائلز ہاتھ میں پکڑے وہ تیزی سے باہر نکل آئی..چہرے پر شرمندگی تھی یہ جان کر کہ اس کی بڑبڑاہٹ اس نے سن لی تھی..غصہ بھی تھا کہ کیوں حمنہ کی بات مانی..افسوس بھی ہوا کہ وہ اتنی بیوقوف کیوں ہے..

جبکہ اندر بیٹھا شخص یہ سوچ کر مسکرا دیا کہ وہ بہت معصوم ہے!..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"گھبراہٹ ہو رہی ہے..؟"فائلز پر جھکی وہ اہم پوائنٹس سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی کہ اسی وقت کوئی اس کے پاس رک کر بولا..اس نے چونک کر سر اٹھایا..حماد کھڑا اسے ہی دیکھ رہا تھا..

"کیا نہیں ہونی چاہئے.."معصومیت سے کہہ کر وہ دوبارہ فائل پر جھک گئی..

"ہر چیز سر پر سوار نہیں کرتے ماہم.."ٹیبل پر ہاتھ رکھ کر وہ ہلکا سا جھکا..

"میں سوار نہیں کرتی وہ خود بخود سوار ہو جاتے ہیں.."بیچارگی سے اعتراف کیا..

"کچھ ہیلپ چاہیئے میری.."اپنائیت سے پوچھا..

"میری جگہ تم یہ کام کردو.."امید سے اس کی طرف دیکھا تو وہ سر جھٹک کر مسکرادیا..

اسے اسی جواب کی امید تھی..

"اگر تم یہ نہیں کروگی تو جو لوگ تمہیں ہارتے ہوئے دیکھنا چاہتے ہیں انہیں تم ایک اور موقع دے دوگی..اسپیشلی ربیعہ..وہ بہت خوش ہوگی تمہارے پیچھے ہٹنے سے اور اس کا وہ بخوبی فائدہ اٹھائے گی سکندر کی نظر میں اچھا بننے کے لئے.."وہ اسے سمجھا رہا تھا..

"وہ پہلے سے ہی اس کی نظر میں اچھی ہے"..

"یہ صرف تمہاری سوچ ہے اگر ایسا واقعی ہے تو اس نے تم سے کیوں کہا"..

"کیونکہ وہ مجھے ہارتے ہوئے دیکھنا چاہتا ہے.."منہ بنا کر بولی..

"افف ماہم! یہ منفی سوچیں اپنے ذہن سے نکال پھینکو.."اسے غصہ آیا تھا ماہم پر نہیں بلکہ سکندر پر جو اپنی امیج خود ہی خراب کر رہا تھا..

"مجھ سے نہیں ہوگا حماد..میں نے کبھی یہ کام نہیں کیا..میں بس آسان کام کرتی آئی ہوں "..

"زندگی میں ہمیشہ سیدھے راستے نہیں آتے کبھی کبھی پہاڑ اور خاردار جھاڑیاں بھی آتی ہیں.. تم سے سکندر نے کیا کہا تھا"..

"یہی کہ وہ میرے ساتھ رہے گا.."اس کے ذہن میں سکندر کے کہے جملے روشن ہوئے..

"بس پھر ہو گیا کام..ہمت کرو سب ٹھیک ہو گا.."اس نے نرمی سے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر دھیرے سے دبایا..

"تم نہیں رہو گے وہاں.."سر اٹھا کر اسے دیکھا..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"تمہارا دوست ہوں یار ظاہر سی بات ہے ضرور رہوں گا.."اس کے مسکرا کر کہنے پر وہ بھی مسکرا دی..

✨✨✨✨✨✨✨

"سننے میں آیا ہے کہ اس اسسٹنٹ کو چنا گیا ہے پریزینٹیشن کے لئے..لگتا ہے مسٹر سکندر کو اس پروجیکٹ سے کوئی خاص لگاؤ نہیں ہے.."میٹنگ روم کے باہر کھڑی ربیعہ اپنے ساتھی کولیگ سے ہنس ہنس کر کہہ رہی تھی..

"ہمدردی میں سکندر سر نے موقع دے دیا ہو گا بیچاری کو.. جلد ہی ان کو اپنی غلطی کا احساس بھی ہو جائے گا.." دوسری لڑکی نے ہنستے ہوئے کہا..

ان لوگوں کی باتیں سن کر اسے اندازہ ہوا کہ یہ خبر پوری آفس میں آگ کی طرح پھیلی ہوئی ہے.. کوفت سے سر جھٹکا کہ آخر اس کے پریزینٹیشن دینے سے لوگوں کو اتنی پرابلم کیوں ہے..

"ان کی باتوں پر کان مت دھرو بس اپنا دماغ فریش رکھو.." نہ جانے کب اریبہ اس کے پاس آکر کھڑی ہو گئی تھی..

"سمجھ نہیں آرہا کہ لوگوں کو میرے پریزینٹیشن دینے سے اتنی پرابلم کیوں ہے "..

دل کا شکوہ زبان پر آگیا تھا..

"صرف تم سے ہی نہیں اس آفس کے ہر ایمپلائی کو ہر دوسرے ایمپلائیز سے پرابلم ہے.. یہ ہر کمپنی میں ہوتا ہے.. تم زیادہ ٹینس مت ہو اور اندر چلو.." اریبہ کے کہنے پر وہ اپنی ساری ٹینشن کو پسِ پشت ڈال کر میٹنگ روم کے کھلے دروازے سے اندر داخل ہو گئی..

یہ ایک بڑا سا ہال نما کمرہ تھا جس کے وسط میں ایک بڑا سا شیشے کا ٹیبل تھا جس کے ارد گرد کرسیاں رکھی تھیں جبکہ سر براہی جگہ پر ایک صوفہ نما چیئر لگی تھی جو کرسیوں سے بالکل منفرد تھی..اسی چیئر کے پیچھے کھڑا اسکندر حماد سے سر ہلا کر کوئی بات کر رہا تھا..ابھی پورا کمرہ بھرا نہیں تھا کچھ لوگ آنا باقی تھے..ایک ہاتھ سے فائل پکڑے اور دوسرے ہاتھ کی مٹھی میں دوپٹے کو مضبوطی سے دبوچے کھڑی وہ پورے کمرے میں نظر دوڑا رہی تھی کہ کسی نے اس کے کان کے پاس دھیمی آواز میں اس کا نام پکارا..

"ماہم"..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels | Afsana | Articles | Books | Poetry | Interviews

وہ چونک کر آواز کی سمت مڑی اور اگلے ہی پل حیرت سے منہ پھاڑے وہ اپنے سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھ رہی تھی جس کے چہرے پر شرارتی مسکراہٹ تھی..

"حمنہ"!

"ہاں"!..

"حمنہ تم "!..حیرت کے مارے اس سے آگے کچھ بولا ہی نہیں جا رہا تھا..

"ہاں میں"!!..

"حمنہ یہ تم ہو"..

"شاک کی وجہ سے آگے کے الفاظ بھول گئے کیا.."اس کی حالت سے محظوظ ہوتی وہ دھیرے سے ہنسی..

"تم..تم یہاں کیا کر رہی ہو.."شاک کی کیفیت سے باہر نکلتے ہی اس کا ہاتھ دبوچ کر وہ اسے قدرے کنارے لے گئی..

"جو تم کر رہی ہو.."حمنہ مزے سے بولی..

"یہ میرا آفس ہے.."گھور کر اسے دیکھا..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ہاں جانتی ہوں..تو وہ رہا تمہارا کھڑوس جلاد باس..ہائے کتنا اسمارٹ ہے یار.."سکندر کو وارفتگی سے دیکھتی وہ اس کے کان میں منہ گھسا کر بولی..ماہم نے گھور کر پہلے اسے پھر سکندر کی طرف دیکھا جو اب بھی حماد سے بات کر رہا تھا..

"اگر تم یہاں سے اسی وقت رفو چکر نہیں ہوئی تو اگلے ہی پل تمہارا یہی اسمارٹ سا سکندر تمہیں دھکے مار کر آفس کے باہر پھینک دے گا.."اپنی آواز نیچی کئے وہ غصے سے بولی..

"ایسا کچھ نہیں ہو گا تم دیکھنا.."اس کے چہرہ پر سکون تھا..

"تم مجھے مرواؤ گی حمنہ..ارے باپ رے وہ ادھر ہی آرہا ہے..اللہ تم جاؤ حمنہ.."

سکندر کو اپنی طرف بڑھتا دیکھ کر وہ رو دینے کو ہو گئی..

"چپ کر کے کھڑی رہو ایسا کچھ نہیں ہو گا مجھ پر یقین کرو.."اس کا ہاتھ دبا کر حمنہ نے تنبیہی نظروں سے اسے دیکھا جس کے چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں..

"مسٹر سکندر!ہائے!نائس ٹو میٹ یو.."حمنہ نے مسکرا کر ایک پروفیشنل انداز میں سکندر کے سامنے ہاتھ بڑھایا جسے سکندر نے بڑے آرام سے مسکرا کر تھاما اور اگلے ہی پل چھوڑ دیا..

"نائس ٹو میٹ یو ٹو مس..؟"سوالیہ انداز میں بھنویں اچکائیں..

"حمنہ..حمنہ فیاض.."پر اعتمادی سے جواب دیا..

پاس کھڑی ماہم آنکھیں پھاڑے حیرانی سے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی جو بڑے آرام سے باتیں کر رہے تھے..اسے کچھ کچھ باتیں سمجھ میں آرہی تھیں..تو کیا یہی وہ سرپرائز تھا جس کا حمنہ نے ذکر کیا تھا..

"میں یہاں اپنی کمپنی کو ریپریزینٹ کرنے آئی ہوں "..

"تو پھر چلیئے ہمیں میٹنگ شروع کرنی چاہیئے "..

"جی ضرور.." مسکرا کر وہ اس کے ساتھ آگے بڑھ گئی جبکہ ماہم اپنی جگہ یونہی ہکا بکا کھڑی ان دونوں کو جاتے دیکھتی رہی..

تھوڑی دیر بعد میٹنگ روم میں موجود سارے ممبر اپنی اپنی سیٹ سنبھال کر بیٹھ گئے تو وہ بھی اریبہ کے اشارہ کرنے پر اپنی جگہ سے آگے بڑھی..جوں ہی اس نے سکندر کے پاس سے گزرنا چاہا سکندر نے اس کی کلائی کو تھام لیا..اس نے چونک کر سر اٹھایا..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"پریزینٹیشن آپ کو دینا ہے، آپ کا باس میں ہوں اور میری سیٹ یہ ہے تو پھر آپ کہاں جا رہی ہیں.." دھیمے لیکن سخت لہجے میں بولتا وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا..اس نے سر جھکا کر ایک نظر اپنی کلائی کی طرف دیکھا جو اب بھی سکندر کی گرفت میں تھی پھر ہلکی سی نظر گھما کر ٹیبل کے دوسری طرف بیٹھے حماد اور اریبہ کو دیکھا جو سانس روکے ان دونوں کو ہی دیکھ رہے تھے..شکر تھا کہ اس کا ہاتھ ٹیبل کے پیچھے تھا..پھر اس کی نظر حمنہ پر پڑی جو آرام سے بیٹھی اسے دیکھ کر مسکرا رہی تھی (اسے تو میں بعد میں دیکھوں گی)

"جی سر.."اس کے منہ سے اچانک ہی پھسلا..

"کیا..؟"سکندر نے بھنویں اچکائیں..

"آپ کے پاس بیٹھنا ہے.."دھیرے سے بولی..

"گڈ.. چلیں بیٹھیں اور پریزینٹیشن شروع کریں.."کلائی پر اس کی گرفت ڈھیلی ہوئی تو وہ دوپٹہ درست کرتی پاس والی چیئر پر بیٹھ گئی..

میٹنگ شروع ہونے پر اسے معلوم ہوا کہ حمنہ ہی ایس-آر کمپنی کو ریپریزینٹ کر رہی ہے..پورے دھیان سے اپنے سامنے کھڑی حمنہ کے پوائنٹس کو سنتی ماہم کو احساس ہوا کہ اس کی دوست کافی پر اعتماد اور ذہین ہے..یہ پہلی مرتبہ تھا جب وہ اپنی دوست کا ایک پروفیشنل انداز دیکھ رہی تھی..حمنہ جب اپنی باتیں کہہ کر بیٹھ گئی تو فائل کو ایک نظر غور سے دیکھ کر وہ اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی اور نظر اٹھا کر سامنے دیکھا جہاں وہ تینوں اسے ہی دیکھ رہے تھے..ایک ہمت دیتی ہوئی مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے..

" Calm down and stay focus.. everything will be good"

سکندر کی آواز پر اس نے چونک کر اپنے پاس والی اس سربراہی سیٹ کی طرف دیکھا جس پر وہ آگے کی طرف ہو کر بیٹھا اسے ہی دیکھ رہا تھا.. چہرے پر نرمی سجائے آنکھوں سے اشارے کر کے ہمت دیتا وہ پوری طرح اس کی طرف متوجہ تھا..

"سارے پوائینٹس دماغ میں ہیں آپ کے.. بس بولنے کی دیر ہے.." سکندر کی آواز پھر اس کے کانوں سے ٹکرائی.. اس نے دھیرے سے سر ہلایا، آنکھیں بند کیں، گہری سانس لی اور آنکھیں کھول دیں ..

سامنے سکندر کا چہرہ تھا!

سکندر کی آنکھیں تھیں!!

وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا!

اسے ہمت دے رہا تھا!!

اس نے ہمت کر کے بولنا شروع کیا، وہ ذمے داری اٹھائی جو سکندر نے بہت اعتماد کے ساتھ اس کے کندھوں پر ڈالی تھیں، وہ سارے پوائینٹس بولتی گئی جو سکندر نے اسے سمجھائے تھے.. بار بار آنکھیں جھپکتی وہ جیسے خود میں ہمت پیدا کر رہی تھی.. اور جب

وہ بول بول کر تھک گئی تو چپ ہو گئی.. آنکھیں بند کر لیں.. سر جھکا لیا.. لمبی لمبی سانسیں لیں.. یاد کرنے کی کوشش کی کہ کچھ باقی تو نہیں رہا بولنے کو !..

کچھ بھی نہیں تھا!..

وہ سب بول چکی تھی!..

دوبارہ سانس لی اور آنکھیں کھول دیں.. سب اسے ہی دیکھ رہے تھے.. وہ تینوں بھی.. ان کے چہرے کھلے ہوئے تھے.. مسکرا رہے تھے.. گردن گھما کر سکندر کو دیکھا جو اپنی سر براہی سیٹ سے ٹیک لگائے قدرے پر سکون سا بیٹھا اسے ہی دیکھ رہا تھا.. ہونٹ کی جگہ آنکھیں مسکرا رہی تھیں.. شفاف گرے آنکھیں چمک رہی تھیں.. پلکیں جھپکا کر جیسے اسے شاباشی دی.. پھر گردن گھما کر کسی کو اشارہ کیا.. اگلے ہی پل میٹنگ روم میں صرف تالیوں کی آواز گونج رہی تھی.. ہر کوئی اپنی جگہ سے اٹھ کر اسے شاباشیاں دیتا باہر نکل رہا تھا.. حماد بھی آیا.. اریبہ نے بھی مبارکباد دی.. وہ بے یقین تھی.. حیران تھی.. خوش تھی.. یہ اس کی پہلی کامیابی تھی..

"ارے واہ میری شیرنی تم نے تو کمال کر دیا.." حمنہ خوشی سے اسے جھنجھوڑ کر بولی تو وہ بھی مسکرا دی..

"میں باہر انتظار کر رہی ہوں.." اتنا کہہ کر وہ سکندر کی طرف بڑھی جو کھڑکی کے پاس کھڑا کسی سے بات کر رہا تھا..

میٹنگ روم اب قدرے خالی ہو چکا تھا.. وہ بھی اپنا سامان سمیٹنے لگی..

"کانگریچولیشنز مس ماہم.." یہ آفس کا ہی ایک فرد تھا ادھیڑ عمر کا..اس نے مسکرا کر اس سے ہاتھ ملایا.. فائل اٹھایا، ہاتھ میں موبائل لیا اور دروازے کی طرف مڑ گئی کہ اچانک اسے رکنا پڑا..

"اتنا خوف اچھا نہیں ہوتا"..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا، وہ اب بھی کھڑکی کے پاس کھڑا تھا.. ایک ہاتھ پینٹ کی جیب میں جبکہ دوسرے ہاتھ میں پین گھماتا، ڈارک بلو شرٹ اور بلیک پینٹ پر آستین کہنیوں تک موڑے، ہمیشہ کی طرح ٹائی غائب تھی.. شاید اسے ٹائی لگانے کا شوق نہیں تھا..

"دماغ کو سست کر دیتا ہے یہ خوف.." آواز سنجیدہ تھی..

"آپ بہت ٹیلینٹڈ ہیں مس ماہم، اپنی دوست سے بھی زیادہ.." حمنہ کے ذکر پر اس

نے چونک کر اسے دیکھا(یہ کیسے جانتا ہے کہ حمنہ میری دوست ہے)

"لیکن افسوس آپ کا خوف آپ کے ٹیلینٹ پر حاوی ہو جاتا ہے.."اس نے سر جھکا لیا..(خیر سے وہ صحیح تو بول رہا ہے)..اس کے دل سے آواز آئی..

"Congratulations Miss Maham for your first achievement in Sikander Industries.."

" Thank you sir.."

وہ دھیرے سے مسکرائی تو وہ بھی مسکرا دیا..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"چلیں پھر آپ کی دوست آپ کا انتظار کر رہی ہوں گیں.."اس کے کہنے پر وہ اپنی جگہ سے مڑی اور دروازے کی طرف قدم بڑھا دیئے..ساتھ میں سکندر بھی تھا..قدم سے قدم ملاتا بظاہر لاتعلق سا!!

✨✨✨✨✨✨✨✨✨

"تو کیسا رہا آج کا دن "..

آرام سے گاڑی کو ٹرن کرتے ہوئے اس نے ایک نظر اگلی سیٹ پر بیٹھی ماہم کو دیکھا جو

خلافِ معمول آج کافی چپ تھی..

"ہمم..اچھا رہا.."جواب دے کر وہ دوبارہ کھڑکی سے باہر دوڑتے منظر کو دیکھنے لگی..

"کیا سوچ رہی ہو"..

"کچھ نہیں..بس تھک گئی ہوں.."ایک لمبی سی سانس اپنے اندر اتار کر اس نے خود کو پر سکون کرنے کی کوشش کی..اسے خود بھی نہیں سمجھ آرہا تھا کہ اچانک اسے کیا ہو رہا ہے..وہ اتنی بدلی بدلی سی کیوں خود کو محسوس کر رہی ہے..

"ایک پریزینٹیشن سے اتنی تھکان.."وہ اسے بولنے پر اکسا رہی تھی..

"ہاں شاید.."اس نے ناک چڑھائی تو حمنہ دھیرے سے مسکرا دی..

"ویسے تم تو صبح خاصی بولڈ بن کر نکلی تھی گھر سے پھر اتنی سادگی کہاں سے ٹپک پڑی چہرے پر.."کوشش کے باوجود بھی وہ خود کو اسے چھیڑنے سے روک نہ سکی..

"تمہیں کیسے پتا.."مشکوک نگاہوں سے اس کو گھورا..

"ظاہر سی بات ہے میرے کمرے سے میرا سامان نکالو گی تو خبر ہونی ہے مجھے "..

"مطلب تم جاگ رہی تھی.."جواب میں حمنہ نے مزے سے اثبات میں سر ہلا

دیئے..

"کتنی بڑی چڑیل ہو تم.. تمہاری وجہ سے مجھے کتنی شرمندگی اٹھانی پڑی اس کھڑوس سکندر کے سامنے.." صبح والا واقعہ اس کے ذہن کی اسکرین پر نمودار ہوا تو غصے سے اس کا رنگ لال ہونے لگا..

"میں نے صرف اپنا پوائنٹ آف ویو رکھا تھا تمہارے سامنے، مجھے کیا پتا تھا کہ تم اندھی تقلید کر بیٹھو گی.." وہ قہقہہ لگا کر ہنسی تھی..

"اپنا پوائنٹ آف ویو اپنے پاس ہی رکھا کرو اور خبردار اگر دوبارہ اپنے یہ بے تکے خیالات میرے سامنے ظاہر کرنے کی کوشش کی تو.." اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ حمنہ کو اٹھا کر گاڑی سے پھینک دے..

"لو بھئی بھلائی کا تو کوئی زمانہ ہی نہیں رہا۔۔اچھا خیر بتاؤ گی نہیں کیا ہوا تھا"..

"بالکل بھی نہیں.. تمہیں بس موقع چاہئے مجھ پر ہنسنے کا.." وہ اب باقاعدہ اس سے رخ پھیر گئی تھی..

"ٹھیک ہے نہ بتاؤ مجھے کیا.." وہ سر جھٹک کر بولی جانتی تھی کہ تھوڑی دیر بعد وہ خود ہی

سب کچھ بول دے گی..اور ہوا بھی یہی.. تھوڑی دیر بعد وہ پوری طرح سے اس کی طرف مڑ گئی اور 'ا' سے 'ے' تک ساری بات اس کے گوش گزار کر دی جسے سننے کے بعد ہنسی کے مارے حمنہ کے پیٹ میں مروڑے اٹھنے لگے تھے..

"اے کاش میں وہاں ہوتی.." پیٹ پر ہاتھ رکھ کر اپنی ہنسی کو ضبط کرتے ہوئے وہ بولی تو ماہم نے غصے سے ایک اور مکا اس کے کندھے پر جڑ دیا..

"آرام سے یار..میں سکندر نہیں حمنہ ہوں.." کندھا سہلاتے ہوئے اس نے کار دروازے سے اندر داخل کی..اس سے پہلے کہ وہ کار روک کر باہر نکلتی ماہم اس سے تیزی سے باہر نکلی..صاف اشارہ تھا وہ ناراض ہے..

"اچھا سوری یار آئندہ کبھی ایسا مزاق نہیں کروں گی.." وہ تیزی سے اس کے پیچھے لپکی..

"میں ناراض نہیں ہوں"..

"تو پھر..؟" بھنویں اچکا کر اسے دیکھا جو صوفے پر گرنے کے انداز میں بیٹھی تھی..

"بس کچھ عجیب سی فیلنگ آ رہی ہے..جیسے کچھ عجیب سا ہونے والا ہے.." اسے سمجھ

نہیں آرہا تھا وہ کیسے اپنی حالت بیان کرے..

"وہ کیوں..؟"

"آج کچھ عجیب سا ہوا.. سکندر کا انداز کچھ عجیب سا لگا مجھے"..

"عجیب سا انداز..؟ کیا عجیب تھا اس کے انداز میں..؟" حمنہ نے بھنویں اچکائیں..

"سب کچھ..اس نے کبھی ایسے برتاؤ نہیں کیا میرے ساتھ..کچھ عجیب سا تھا اس کی آنکھوں میں.." اس کے لہجے میں الجھن تھی..

"کم آن یار اس نے تمہاری مدد کی صرف اس لئے تمہیں وہ عجیب لگنے لگا..اور تم کب سے لوگوں کی حرکتوں کو اتنا جج کرنے لگی"..

"یہی تو بات ہے وہ اچانک سے کیوں میری مدد کرنے لگا..پتا ہے حمنہ اس کا مجھے اسسٹنٹ کی جاب دینا بھی عجیب لگتا ہے مجھے..مطلب بنا کسی ایکسپیرینس کے وہ کیسے مجھے اتنی اہم سیٹ دے سکتا ہے.." جو چیز اسے پہلے سوچنی چاہئے تھی وہ اب جا کر اس کے ذہن میں کھٹکنا شروع ہوئی تھی جب وہ آدھا راستہ پار کر چکی تھی..

"مجھے کیا لگتا ہے ماہم تم کچھ زیادہ ہی اپنے کام کو سر پر سوار کر رہی ہو..پہلے تمہیں یہ

شکایت تھی کہ وہ تم سے کچھ زیادہ ہی روڈلی پیش آتا ہے اور اب جب وہ نائس ہے تو تمہیں اس سے بھی پرابلم ہو رہی ہے "..

"تم نہیں سمجھ رہی کہ میں کیا کہنا چاہ رہی ہوں.."اس نے بیچارگی سے سر جھکا لیا..

"تم میری بات سنو.. جاؤ ایک لمبی سی سکون کی نیند لو شاید تمہارا ذہن کچھ ٹھیک کام کرنے لگے..اگر نہیں ہوا تو میں تمہاری بات سننے کے لئے حاضر ہوں.."اس کو کندھوں سے تھام کر زبردستی اٹھایا تو وہ نہ چاہتے ہوئے بھی اپنے کمرے میں چلی گئی کہ شاید حمنہ ٹھیک کہہ رہی ہو.. وہ کچھ زیادہ ہی ٹینس ہو رہی ہے..اس نے کچھ زیادہ ہی سکندر اور اس کی کمپنی کو اپنے دماغ پر چڑھا رکھا ہے..لیکن وہ شاید بھول گئی تھی کہ ہر بار حمنہ صحیح ہو یہ ضروری تو نہیں..کیا پتا اس بار وہ صحیح ہو..اس کے احساسات صحیح ہوں..اس کا کھٹکنا صحیح ہو..

✨✨✨✨✨✨✨✨✨

سرکاری اسپتال کے اس پرائیویٹ وارڈ میں قدرے سکون سے بیڈ پر لیٹے ہاتھ میں پیپر لئے سرخیوں پر نظر دوڑانے میں وہ اس قدر محو تھے کہ انہیں احساس ہی نہیں ہوا کہ لمبی سی پوشاک پہنے وہ شخص چہرے پر ماسک لگائے کب اندر داخل ہوا اور کب اس

نے دروازے کو لاک لگایا.. احساس تو تب ہوا جب اس نے کھنکار کر انہیں اپنی طرف متوجہ کیا.. انہوں نے گڑبڑا کر پیپر نیچے رکھا اور آنکھیں پھاڑے اس شخص کو دیکھنے لگے جو بہت آرام سے چلتا ہوا ان کی بیڈ تک آیا..

"کک.. کون ہو تم..؟" خوف کے باعث ان کی آواز نکلنے سے انکاری تھی..

"کافی کمزور ہو گئے ہو انصاری.." وہ شخص سرد آواز میں بولا..

"تم کون ہو..؟" دوبارہ ہمت کر کے پوچھا..

"میں.. ماضی کا ایک کالا سچ.." وہ اب باقاعدہ ان کے پاس رکھے اسٹول پر بیٹھتے ہوئے بولا.. سیاہ آنکھیں ہنوز ان پر جمی ہوئی تھیں..

"کیسا ماضی.. کون سا سچ.. میں کچھ نہیں سمجھا.." ان کے ذہن کی اسکرین پر بہت کچھ چلنے لگا تھا پھر بھی وہ خود کو لاتعلق ظاہر کر رہے تھے..

"تم ہی تو ہو انصاری جو سب کچھ جانتا ہے.. عدیل شیرازی سے کچھ یاد آیا..؟ اس کی ایک قیمتی چیز شاید تمہارے پاس غلطی سے رہ گئی ہے.." اپنے کوٹ کے اندرونی حصے سے کالی چمکتی ہوئی گن نکال کر بیڈ پر دھرے ان کے ہاتھ کے پاس رکھی جو خوف کے

باعث ہولے ہولے لرز رہا تھا..

"تم کیا بکواس کر رہے ہو مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا "..

"سمجھ تو سب کچھ آرہا ہے لیکن ظاہر نہیں کر رہے.. خیر تم سے یہاں ایک ڈیل کرنے آیا ہوں انصاری.."اس کی آنکھیں ہنوز ان کے پسینے سے تر چہرے پر ٹکی ہوئی تھیں..

"کیسی ڈیل"..

"وہ قیمتی چیز مجھے دے دو میں تمہاری جان بخش دوں گا.."لہجہ سرد تھا..

"کون سی چیز..؟"ان کے سینے میں اک درد اٹھا تھا..

"ماہم شیرازی.."ایک سرسراتی ہوئی آواز ان کے کانوں سے ٹکرائی تھی..

"کون ہو تم.."ان کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا..

"میں وہ ہوں جس نے سالوں پہلے خون کی ندیاں بہائی تھیں.."داہنے ہاتھ کی انگلی سے اس نے ان کے ہاتھ میں لگی ڈرپ کو سختی سے دبایا تھا..درد کی ایک تیز لہر ان کے ہاتھ سے ہوتی ہوئی ان کے سینے تک آئی تھی..

"میں کچھ نہیں جانتا.."ماتھے پر موجود پسینے کی بوند ڈھلک کر اب ان کی داڑھی میں

جذب ہو گئی تھی..

"کتنے جھوٹ بولو گے انصاری..مان لو میری بات ورنہ مجھے انگلی ٹیڑھی کرنی پڑے گی..اور تم جانتے ہو میرے انگلی ٹیڑھی کرنے پر کتنا خون بہے گا"..

"میں کچھ بھی نہیں جانتا"..

"تم میرا ضبط آزمارہے ہو انصاری.."اس کے جبڑے سختی سے بھنچے ہوئے تھے..چہرے پر ماسک ہونے کے باوجود بھی وہ اس کی آنکھوں میں غصے کی لہر صاف دیکھ سکتے تھے..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"میں کسی ماہم شیرازی کو نہیں جانتا.."ان کی بات پر اس نے دھیرے سے سر اثبات میں ہلایا جیسے ان کی بات سمجھ آگئی ہو اسے..

"ٹھیک ہے پھر ماہم انصاری کے بارے میں کیا خیال ہے.."آنکھوں میں ایک چمک ابھری تھی..

"وہ میری بیٹی ہے.."ضبط کے باوجود بھی وہ غصے سے چیخ اٹھے..ان کی بات پر وہ قہقہہ لگا کر ہنسا تھا..

"یہ باپ بیٹی والا کھیل دنیا والوں کے لئے رکھو انصاری... میں اس کھیل سے کافی بور ہو چکا ہوں"..

"تم چاہتے کیا ہو آخر"..

"بس ماہم شیرازی.. جہانگیر کا بیٹا ابھی تم سے لاعلم ہے اور میں نہیں چاہتا کہ وہ تم تک یا اس شیرازی کی بیٹی تک پہنچے..."اس ماسک مین کی بات پر انصاری کے ذہن میں کچھ کلک ہوا تھا.. انہیں وہ پندرہ سالہ لڑکا یاد آیا تھا..

"جہانگیر صاحب کا بیٹا.."ان کے چہرے پر سکون کی لہر نمودار ہوئی تھی جو سامنے موجود شخص سے چھپی نہیں رہی تھی..

"تمہارے جہانگیر صاحب.. یاد ہے نا میں نے کس طرح اسے مارا تھا.. اتنا بھیانک ایکسیڈینٹ تو تمہیں بھولا نہیں ہوگا.. لیکن تم.. اس کے وفادار چمچے اس لڑکی کو لے کر وہاں سے بھاگ نکلے.. میری ساری محنت پر مٹی ڈال دی.."غصے سے اس کی آواز تیز ہوئی تھی.. انصاری صاحب کی آنکھوں کے سامنے وہ سارا واقعہ جیسے کسی فلم کی مانند چل رہا تھا..

"اور تم چاہتے ہو کہ میں اس بچی کو تمہارے حوالے کر دوں تاکہ تم اس کے ساتھ بھی وہی کرو جو اس کے ماں باپ کے ساتھ کیا تھا تو یہ تمہاری بھول ہے.. میں مر جاؤں گا لیکن تمہیں کبھی اس تک پہنچنے نہیں دوں گا"..

"یہ تو تمہاری بھول ہے کہ میں اس تک نہیں پہنچ سکتا.." وہ دھیرے سے ہنسا..

"لیکن اس سے پہلے میں اس سکندر کو راستے سے ہٹانا چاہتا ہوں کیونکہ وہی ہے جو اپنے باپ کی طرح میرا کام بگاڑتا رہتا ہے "..

"اس کا مطلب وہ تم تک پہنچ چکا ہے.." وہ حیران ہوئے..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"تم میری بات کان کھول کر سنو انصاری! میں تمہیں ایک ہفتے کا وقت دیتا ہوں اس لڑکی کو میرے حوالے کر دو ورنہ میں اسے حاصل تو کروں گا ہی ساتھ اس جہانگیر کی اولاد کو بھی اس کے باپ کے پاس بھیج دوں گا.. ناک میں دم کر کے رکھ دیا ہے اس لڑکے نے.." دھمکی آمیز لہجے میں کہہ کر وہ اٹھا اور انہیں خیالوں میں گم چھوڑ کر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا.. وہ جس مقصد سے یہاں آیا تھا وہ پورا ہو گیا تھا، بس نتیجے کا انتظار تھا..

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

وہ دونوں آپس میں باتیں کرتیں ہاسپٹل کی راہداری سے اندر داخل ہو رہی تھیں کہ ان کی نظر سیڑھیوں کے پاس کھڑے سکندر پر پڑی جو کان سے موبائل لگائے ایک ہاتھ پینٹ کی جیب میں ڈالے کسی سے بات کر رہا تھا..

"یہ یہاں کیا کر رہا ہے..؟ "

"ہاسپٹل ہے آیا ہو گا کسی کی تیمارداری کرنے"..

"سرکاری اسپتال میں.."اس کے لہجے میں حیرانی تھی..

"کیا پتا کوئی ورکر ایڈمٹ ہو"..

"یہ امیر لوگ کتنے خود غرض ہوتے ہیں..خود کے لئے عالیشان ہاسپٹل چنتے اور جن کی محنت سے ان کی کمپنی اور فیکٹری چلتی ہے اس کے لئے سرکاری اسپتال کوچوائس بناتے ہیں.."اس کے انداز میں کڑواہٹ تھی..

"تم پھر بنا سوچے سمجھے قیاس لگانے لگی..چلو ہم خود ہی اس سے پوچھ لیتے.."کہنے کے ساتھ حمنہ اس کا ہاتھ پکڑ کر آگے بڑھنے لگی..

"کیا..؟ پاگل مت بنو.." وہ اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشش کرنے لگی..

"مسٹر سکندر..؟"

حمنہ کی آواز پر موبائل پر مصروف سکندر نے چونک کر پیچھے مڑ کر دیکھا تو چہرے پر بیزاری کی جگہ نرمی پھیل گئی..

"ہیلو مس حمنہ..آپ یہاں..؟" اس نے مسکرا کر حمنہ کی طرف دیکھا اور ایک اچٹتی نگاہ ساتھ کھڑی لاتعلق سی ماہم پر ڈالی..

"یہی تو میں آپ سے پوچھنا چاہتی ہوں..آپ اور اس سرکاری اسپتال میں..کچھ عجیب کا ہیپنیشن لگ رہا ہے"..

"کیا میرے یہاں آنے پر پابندی ہے..؟" اس نے بھنویں اچکا کر ان دونوں کو دیکھا..

"ارے نہیں سر بس ایسے ہی پوچھ لیا"..

"میں یہاں اپنے ایک دوست سے ملنے آیا تھا اس کی یہاں ڈیوٹی ہوتی ہے ایزاے ڈاکٹر..آپ دونوں یہاں کیا کر رہی ہیں..؟" اس نے باری باری ان دونوں کو دیکھا..

"ماہم کے بابا یہاں ایڈمٹ ہیں..ہم انہیں ہی دیکھنے آئے ہیں.." حمنہ ہی ساری باتیں

کئے جارہی تھی..

"اوہ..کیاہواہے آپ کے بابا کو.."اس نے ڈائریکٹلی ماہم سے سوال کیا..وہ جو خود کو لاتعلق ظاہر کررہی تھی حمنہ کے ٹہوکا دینے پر گڑبڑا کر ان دونوں کو دیکھا..سکندر نے اس کے عجیب سے انداز پر بھنویں اچکائیں..

"جی..جی وہ سر بابا کے کینسر کا ٹریٹمنٹ چل رہاہے یہاں.."وہ جلدی سے بولی..

"اوہ آئی ایم سوری..ویسے کس ڈاکٹر کا ٹریٹمنٹ چل رہاہے.."اس نے براہ راست یونہی پوچھ لیا..

"ڈاکٹر پانڈے "..

"اچھا تو اب مجھے اجازت دیجئے..میں چلتاہوں.."ایک نظر ان دونوں کی طرف دیکھ کر وہ موبائل پر کسی کو کال ملاتا آگے بڑھ گیا..

"کھڑوس کہیں کا.."اس کے آگے بڑھتے ہی ماہم نے گھور کر اس کی پشت کو دیکھا..

"اررررےےے..اب کیا کر دیا اس بیچارے نے"..

"بس ایسے ہی..چلو بابا انتظار کررہے ہوں گے.."وہ سر جھٹک کر آگے بڑھ گئی حمنہ

بھی اس کے پیچھے چل دی..

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

"کیا ہوا بابا آپ کی طبیعت ٹھیک ہے نا.." وہ دونوں جب کمرے میں داخل ہوئیں تو انصاری صاحب کو کسی گہری سوچ میں ڈوبا ہوا پایا..

"ہاں بیٹا میں بالکل ٹھیک ہوں.." وہ جلدی سے اپنی کیفیت پر قابو کر کے مسکرا کر اس کی طرف دیکھا جو انہیں ہی فکر مندی سے دیکھ رہی تھی..

"نہیں بابا آپ مجھے کچھ پریشان لگ رہے ہیں"..

"ہاں انکل آپ کچھ پریشان لگ رہے ہیں.. کوئی پریشانی ہے تو مجھے بتائیں میں چٹکیوں میں حل کر دوں گی.." حمنہ کے انداز پر وہ دھیرے سے ہنس دیئے..

"ارے تم تو میرا بہادر بچہ ہو "..

"اور میں..؟" اپنے بابا کے منہ سے حمنہ کی تعریف سن کر اس نے منہ پھلا کر انہیں دیکھا..

"اور تم میری معصوم سی بھولی سی گڑیا ہو.." مسکرا کر ان دونوں کو سینے سے لگائے وہ

کسی خیال میں گم تھے..ان کی آنکھیں نم تھیں..

"تم دونوں تو میرے جینے کا سہارا ہو "..

"اچھا بابا ہم آپ کے لئے آپ کا فیوریٹ فرائیڈ رائس لے کر آئے.."ٹیبل پر رکھے شاپر سے ٹفن نکالتے ہوئے اس نے مسکرا کر اپنے بابا کو دیکھا جن کی آنکھوں میں حیرت تھی..

"کب سے یہ عجوبہ ہو گیا"..

"یہ عجوبہ بھی میری وجہ سے ہوا ہے انکل ورنہ یہ آپ کی بیٹی تو آپ کو مردہ لوگوں کے کھانے کھلا کر آپ کے سارے ٹیسٹ بڈز کا خاتمہ کر دینا چاہتی ہے.."اس کے ڈرامائی انداز پر انصاری صاحب قہقہہ لگا کر ہنس دیئے تھے..

"بھئی یہ تو تم نے صحیح کہا حمنہ بیٹا..اسپتال کے روکھے پھیکے کھانے کھا کھا کر مرا پیٹ دہائیاں دینے لگا ہے"..

"یہ مہربانی بھی صرف ایک ہی بار کر رہی ہوں میں.."ماہم کا انداز تنبیہہ دیتا ہوا تھا..

"کوئی نہیں انکل..میں ہوں نا..آپ مزے سے کھائیں.."حمنہ کی بات پر ماہم نے

گھور کر اسے دیکھا..

"تم جاؤ ڈاکٹر جاوید سے بات کرو میں ذرا بابا کے ساتھ اکیلے میں گزارنا چاہتی ہوں"..

"ہاں بھئی میں تو کباب میں ہڈی جو ٹھہری.."حمنہ نے منہ بنا کر کہا تو وہ دونوں ہنس دیئے..

"بابا آپ کو کس بات کی پریشانی ہے.."حمنہ کے جاتے ہی اس نے انصاری صاحب کا ڈرپ لگا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر نرمی سے پوچھا..

"ارے کوئی پریشانی نہیں ہے بیٹا.. تمہیں غلط فہمی ہو گئی ہے"..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"میں نے آپ کے چہرے پر بے سکونی دیکھی ہے.. آپ جھوٹ بول رہے ہیں.. پلیز بابا بتائیں نا آپ کو میری قسم"..

"ادھر آؤ میرے پاس.."ان کے کہنے پر وہ ان کے کندھے پر سر رکھ کر ان کے چہرے کو غور سے دیکھنے لگی..

"میری زندگی کا ایک راز ہیں بیٹا.. ایک ماضی.. ایک ایسا ڈراؤنا ماضی جو اب جا کر مجھے ڈرانے لگا ہے.. میں نہیں چاہتا کہ میرا ماضی تمہارے اوپر حاوی ہو.. تمہاری خوشیوں

کو کھا جائے.. "ان کا انداز کھویا کھویا تھا..

"آپ کیا کہہ رہی ہیں بابا مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا.." وہ الجھی تھی..

"ماہم میرے بچے.. تمہارے بابا بہت برے ہیں.. لیکن انہیں تم سے بہت محبت ہے.. میں نے جو کچھ بھی کیا تمہاری خوشیوں کے لئے کیا.. بیٹا تم کبھی اپنے بابا سے ناراض مت ہونا.. اگر تمہیں لگے کہ تمہارے بابا نے غلط کیا تو ان سے لڑ لینا جھگڑ لینا لیکن کبھی ان سے ناراض مت ہونا.. تمہارا یہ بابا تمہاری ناراضی سہہ نہیں پائے گا بیٹا.." ان کی آنکھوں سے ایک آنسو نکل کر ماہم کے بالوں میں جذب ہو گیا تھا..

"ایسی باتیں مت کریں بابا.. میں کبھی بھی آپ سے ناراض نہیں ہو سکتی.. آپ تو میرے بابا ہیں آپ جو بھی کریں گے میری بھلائی کے لئے کریں گے.." اس کی بات پر انصاری صاحب نے اسے سینے سے لگا لیا.. وہ کسی بھی حال میں اسے خود سے دور نہیں کرنا چاہتے تھے.. لیکن آنے والے وقتوں میں انہیں ایک ایسا قدم اٹھانا تھا جس سے اس کی حفاظت ہو سکے.. اتنے سال سے وہ اس کی اکیلے حفاظت کرتے آئے تھے.. اسے ہر سرد و گرم سے بچائے رکھا تھا لیکن اب وہ کمزور ہونے لگے تھے.. ان کی زندگی ان کا ساتھ دینے سے انکاری ہو گئی تھی.. وہ دل ہی دل میں آگے کی تدبیر سوچ رہے

تھے اس بات سے بے خبر کہ ہاسپٹل کی بلڈنگ سے دور اس سنسان علاقے میں گاڑی میں بیٹھا وہ شخص پہلے ہی اپنے سارے مہرے پھیلا چکا ہے بس ان کے چال چلنے کی دیر تھی اور بازی پوری اس کے ہاتھ میں !!..

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

شہر کے اس سنسان علاقے میں گاڑی روکے وہ شخص چہرہ اونچا کئے بیک ویو مرر میں دیکھتے ہوئے اپنی آنکھوں میں موجود اس پتلی سی کالی گول جھلی کو نکال رہا تھا جس نے کچھ دیر کے لئے اس کی آنکھوں کی رنگت کو بدل کر رکھ دیا تھا..وہ شخص جس کی آنکھیں کچھ دیر پہلے گہری سیاہ تھیں، جس کی پوشیدہ پیشانی سے کرختگی صاف ظاہر ہو رہی تھی اب وہ یکسر بدل گیا تھا.. گرے شفاف آنکھیں ہمیشہ کی طرح سرد تھیں جبکہ چہرہ بالکل کورے کاغذ کی طرح سپاٹ تھا..کوئی بھی اسے دیکھ کر یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ یہ وہی ماسک مین ہے جو کچھ دیر پہلے سرکاری اسپتال کے اس تھرڈ کلاس کمرے میں لیٹے مریض کو زندگی اور موت کی دھمکیاں دے کر آیا ہے..اور نہ ان دو لڑکیوں میں سے اس لڑکی نے اس کی آنکھوں کی تبدیلی کو محسوس کیا جو روز اس کی سرد و سپاٹ نظروں کا سامنا کرتی آتی ہے..

"بیوقوف لڑکی.." سر جھٹک کر اس نے ڈیش بورڈ پر رکھا موبائل اٹھایا اور حماد کو فون کرنے لگا..

"ہاں کیا ہوا..؟" دوسری طرف سے آواز آئی..

"کام ہو گیا.." سکون سے جواب دیا..

"کون سا کام..؟" حیرانی سے پوچھا گیا تو اس کی شفاف پیشانی پر سلوٹیں ابھرنے لگیں..

"میں نے انصاری کو ختم کر دیا.." غصے سے سر جھٹک کر بولا..

"کیا بکواس کر رہے ہو سکندر.. دماغ تو ٹھکانے پر ہے"..

"میرا دماغ ٹھکانے پر ہے اور میں جا رہا ہوں سونے.. صبح بات ہو گی.." دوسری طرف کی بات سنے بنا اس نے کھٹ سے فون بند کر کے موبائل ڈیش بورڈ پر اچھال دیا.. کچھ دیر یونہی بیٹھا وہ اندھیرے میں نظریں دوڑاتا کچھ سوچتا رہا پھر سر جھٹک کر گاڑی اسٹارٹ کر دی..

گھر کو لاک کر کے وہ جلدی سے باہر نکلی اور ٹیکسی کی تلاش میں نظریں دوڑاتی آگے بڑھنے لگی.. بابا کی باتوں کی وجہ سے الجھن کے مارے اسے رات بھر نیند نہیں آئی اور فجر کے وقت اس کی آنکھ لگ گئی.. صبح جب اس کی نیند کھلی تو وہ آفس کے لئے لیٹ ہونے کو تھی.. بد قسمتی سے آج حمنہ بھی نہیں تھی.. وہ کل شام ہی آنٹی کی کال پر اپنے گھر روانہ ہو گئی تھی ورنہ وہ ہی اسے ڈراپ کر دیتی.. اللہ اللہ کر کے اسے ٹیکسی ملی..

"سکندر تمہارا آفس میں انتظار کر رہا ہے.." اس نے آفس میں قدم رکھا ہی تھا کہ حماد نے اس کے سر پر بم پھوڑا.. گھبرا کر اس نے کلائی میں بندھی گھڑی کی طرف دیکھا جہاں آفس اسٹارٹ ہونے میں ابھی پانچ منٹ رہتا تھا..

"پر میں تو لیٹ نہیں ہوں"..

"کس نے کہا کہ تم لیٹ ہو یار.." اس کے چہرے پر اڑتی ہوائیاں دیکھ کر وہ دھیرے سے ہنس دیا..

"اتنا پہلے کیسے آ گیا وہ"..

"کیونکہ اسے میٹنگ کے سلسلے میں کہیں جانا ہے"..

"اس کا مطلب مجھے بھی جانا ہو گا "..

"اب یہ تو وہی بتا سکتا ہے.. جاؤ جلدی اس سے پہلے کہ تمہارا نام لیٹ آنے والوں میں پہلے نمبر پر وہ ڈال دے.."اس کے کہنے پر وہ دوڑ کر لفٹ کی طرف بھاگی...

"کم اِن.."مصروف سی آواز سن کر وہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی جہاں وہ ٹیبل پر ڈھیر ساری فائلیں پھیلائے ان پر جھکا ہوا تھا.. آہٹ پر سر اٹھا کر ایک نظر اس کی طرف دیکھا پھر کلائی میں بندھی گھڑی کو..

"کہاں تھیں آپ.."فائلوں کو الٹ پلٹ کرتے ہوئے مصروف سے انداز میں پوچھا..

"گھر پر.."عادتاً اس کے منہ سے بے تکا سا جواب نکلا پھر غلطی کا احساس ہونے پر شرمندگی سے سر جھکا لیا..

"کیا واقعی.. میں نے سوچا پلین میں تھیں.."اس کے بیوقوفانہ جواب پر چوٹ کی..

"سوری سر"..

"دماغ کام پر لگائیں مس ماہم اور سوچ سمجھ کر جواب دیا کریں.. میں نے آپ کو اس

لئے بلایا ہے کہ آفس ختم ہونے کے بعد آپ میرے ساتھ کنسٹرکشن سائٹ پر چلیں گی"..

"جی سر"..

"اور یہ کچھ فائلز ہیں انہیں اچھے سے چیک کیجئے ایک بھی غلطی ہوئی تو جوابدہ آپ ہوں گی "..

"اوکے سر.." ٹیبل پر پھیلی فائلوں کو سمیٹ کر وہ اٹھنے ہی والی تھی کہ سکندر نے ٹیبل پر رکھے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ دیا..اس نے بھونچکا ہو کر پہلے سکندر کے ہاتھ کے نیچے موجود اپنے ہاتھ کو دیکھا پھر اس کے چہرے کو جسے وہ ہمیشہ کی طرح پڑھنے سے قاصر رہی تھی..

"میرے سامنے بیٹھ کر ہی آپ فائل ورک پورا کریں گی تاکہ کوئی غلطی نہ کر سکیں.." اس کے نرم ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھے وہ کچھ دیر یونہی کھڑا اس کے چہرے پر آتے جاتے رنگوں کو دیکھتا رہا پھر دھیرے سے اپنا ہاتھ ہٹا لیا..

ماہم نے جلدی سے اپنا ہاتھ پیچھے کیا اور اس کے سامنے والی کرسی پر قدرے بے آرام

سی بیٹھ کر فائل چیک کرنے لگی..

تھوڑی دیر بعد جب سکندر کیبن سے باہر نکلا تو اس نے سکون کا سانس لیا اور کرسی سے ٹیک لگا کر آرام سے بیٹھ گئی..

"جلاد کہیں کا.. جانتا ہے کہ اس کی موجودگی میں میری موت آتی ہے اسی لئے پریشان کرنے کے لئے شوپیس کی طرح اپنے پاس بیٹھا لیا تاکہ میں سانس بھی ڈھنگ سے لے سکوں.." بڑبڑاتے ہوئے اس کی نظر اپنے داہنے ہاتھ پر گئی جو کچھ دیر پہلے سکندر کی گرفت میں تھا.. اس نے دوسرے ہاتھ سے اس ہاتھ کو چھوا تو ایسا لگا جیسے سکندر کے ہاتھوں کی گرمی اب بھی اس کے ہاتھ میں موجود ہے..

"اف اللہ! یہ کیا ہو رہا ہے میرے ساتھ"..

"کچھ کہا آپ نے مس ماہم.." سکندر کی آواز پر وہ گڑبڑا کر سیدھی ہوئی اور اپنے سامنے رکھی فائل کی ورق گردانی کرنے لگی..

"دل کی باتیں دل میں ہی رکھا کریں مس ماہم..! یوں زور زور سے بڑبڑانے سے راز افشاں ہو جانے کا ڈر رہتا ہے.." ناصحانہ انداز میں کہتے ہوئے وہ اپنی جگہ پر آ بیٹھا..

ماہم نے نظر اٹھا کر اپنے سامنے بیٹھے شخص کو دیکھا جو ہمیشہ کی طرح بغیر ٹائی کے بلیک کلر کی شرٹ کی دونوں آستین کہنیوں تک چڑھائے، ماتھے پر ہلکی ہلکی لکیر سجائے اپنے سامنے رکھی فائل پہ جھکا کچھ لکھ رہا تھا.. بلاشبہ وہ ایک بہت ہی حسین مرد تھا.. اسے دیکھ کر حمنہ کی باتیں اسے سو فیصد درست لگی تھیں..

"میرے چہرے پر کوئی فلم چل رہی ہے کیا مس ماہم.." اس کے اچانک ٹوکنے پر اس نے گڑبڑا کر نظریں جھکا لیں..

کمرے میں پھیلی خاموشی سے صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ لوگ کام میں بری طرح مصروف ہیں.. ایک طرف وہ اپنی چیئر پر بیٹھی اپنے سامنے رکھی فائل کو یکسوئی سے دیکھ رہی تھی تو دوسری طرف سکندر لیپ ٹاپ اور فائلوں میں بزی ہونے کے باوجود بھی گاہے بگاہے نظر اٹھا کر اس لڑکی کو بھی دیکھ لیتا جو کبھی تھک کر دونوں پاؤں اوپر اٹھا کر بیٹھ جاتی، تو کبھی کوئی پوائنٹ نہ سمجھ آنے پر ناخن کاٹنے لگتی، تو کبھی ورک لوڈ کی وجہ سے اپنا چہرہ ہاتھوں میں گرا لیتی.. اپنی ان بچکانہ حرکتوں کو کرتے وقت وہ سکندر کی موجودگی کو یکسر فراموش کر گئی تھی..

"میں چائے آرڈر کر رہا ہوں..." تھوڑی دیر بعد وہ بولا تو وہ جلدی سے اپنی جگہ سے

اٹھنے لگی..

"میں لادیتی ہوں سر"..

"نہیں آپ بیٹھیں میں ریسیپشن پر کال کر کے ہم دونوں کے لیے آرڈر کر دیتا ہوں.."انٹر کام ہاتھ میں لئے وہ بولا..

"میں چائے نہیں پیتی سر.."اس سے پہلے کہ وہ آرڈر کرتا وہ جلدی سے بول اٹھی..

"تو کافی کا کہہ دیتا ہوں.."لاپرواہی سے کندھا جھٹک کر وہ انٹر کام پر آرڈر دینے لگا..

تھوڑی دیر بعد ریسیپشنسٹ ہاتھ میں دو مگ لئے اندر داخل ہوئی..

"لیجئے سر"..

"کافی مس ماہم کے لئے ہے.."اس کے مگ ٹیبل پر رکھنے سے پہلے ہی سکندر نے اس سے کہا تو اس نے ناپسندیدہ نظروں سے ماہم کو دیکھ کر کافی والا مگ اس کے آگے رکھ کر باہر نکل گئی..

"آپ کو کچھ پوچھنا ہے مس ماہم.."اسے تذبذب کے انداز میں کافی پیتے دیکھ سکندر نے پوچھا..

"نہیں سر"..

"آپ کے بابا کی طبیعت اب کیسی ہے.."چائے کا گھونٹ بھرتے ہوئے اس نے نرمی سے پوچھا...

"الحمدللہ اب پہلے سے ٹھیک ہیں"..

"آپ مجھے بتا دیتیں تو میں شاید کچھ مدد کر دیتا"..

"شکریہ سر پر مجھے عادت نہیں ہے دوسروں سے اپنے گھر کے حالات ڈسکس کرنے کی"..ماہم کی بات پر اس کے چہرے پر ناپسندیدگی کا تاثر ابھرا جو پل بھر میں غائب بھی ہو گیا..

"یہ اچھی بات ہے لیکن پھر بھی میں آپ کا باس ہوں اور میرا فرض بنتا ہے کہ اپنے ایمپلائز کی پریشانیوں میں ان کا ساتھ دوں.."اسے شاید ماہم کا اس کو غیر سمجھنا اچھا نہیں لگا تھا پھر بھی وہ اپنے لہجے کی کڑواہٹ کو ضبط کر گیا..

"پھر بھی سر مجھے اچھا نہیں لگتا اور بابا بھی اس بات کو پسند نہ کرتے.."اس کے دھیمے لیکن حتمی لہجے میں کہی گئی بات پر وہ اسے غور سے دیکھتا سر اثبات میں ہلا گیا...

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

اسپتال کے اس مخصوص کمرے میں وہ ادھر سے ادھر چکر کاٹتے کسی گہری سوچ میں مبتلا تھے..وہ جو اپنے ماضی کے اس واقعے کو بھلا بیٹھے تھے ایک بار پھر وہ ان کے حال میں کھڑا انہیں چیلینج دے رہا تھا..پہلے کی طرح اس بار ان کے اندر ہمت نہیں تھی کسی کو کھونے کی..نہ ہی ماہم کو اور نہ ہی کسی اور کو..اب تک وہ جو اس بات سے انکاری تھے کہ ماہم کسی اور کی بیٹی ہے..اس کا باپ کوئی اور ہے..کل اس شخص کی باتیں سن کر انہیں احساس ہو گیا تھا کہ ماہم کو اس کے اپنوں سے دور کر کے انہوں نے بہت بڑی غلطی کر دی تھی..وہ جتنا بھی کہہ لیں کہ وہ انہیں اپنی بیٹی کی طرح عزیز ہے لیکن سچ تو سچ ہی ہوتا ہے..اور سچ اپنا آپ ایک دن منوا کر ہی رہتا ہے..

وہ تھک کر بیڈ پر آ کر بیٹھ گئے..ان کے ذہن میں آندھیاں چل رہی تھیں جو ماضی کے قصوں کو پکڑ پکڑ کر ان کے ذہن کی اسکرین پر پٹخ رہی تھیں..ان ہی قصوں میں ایک قصہ وہ بھی تھی جب وہ جہانگیر صاحب کے ساتھ خوش باش سے گاڑی میں بیٹھے کہیں جا رہے تھے..ان دونوں کے ساتھ چھ سالہ ماہم بھی تھی جو پکنک کا نام سن کر ہی خوشی سے جھوم رہی تھی..

"بابا ہم کہاں جا رہے ہیں.."چھ سالہ ماہم نے اپنے ساتھ بیٹھے اس شفیق سے انسان کو دیکھا جنہیں وہ پیار سے بابا کہتی تھی..

"یہ تو سرپرائز ہے میری جان.."جہانگیر صاحب نے مسکرا کر اپنے دوست کی آخری نشانی کو دیکھا..

"بابا بتائیں نا پلیز.."اس نے ضد کی تو وہ نفی میں سر ہلاتے ہنس دیئے..

"بتا دیجئے نا سر کیوں پھول سی بچی کو پریشان کر رہے ہیں.."ڈرائیور کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھے ان کے وفادار انصاری نے مسکرا کر ان دونوں کو دیکھا..اولاد کی رحمت سے محروم انصاری کو اپنے صاحب کے دوست کی یہ پیاری سی بچی جس کے سر سے اتنی کم عمر میں ہی ماں باپ کا سایہ اٹھ گیا تھا،چند ہی دنوں میں بہت عزیز ہو گئی تھی..اپنی اولاد کی محرومی وہ اس کے ساتھ وقت گزار کر پورا کر لیا کرتے تھے..

"آپ بتائیں نا انکل ہم کہاں جا رہے ہیں.."وہ اب ان سے پوچھ رہی تھی..

"ہم پکنک پر جا رہے ہیں..آپ کو پکنک پر جانا تھا نا..آپ گھومنا چاہتی تھیں نا"..

"واؤ انکل..تو کیا وہاں جھولا بھی ہو گا..؟"اس کی آنکھوں میں ایک چمک تھی..خوشی

کی چمک..

"ہاں بالکل.. بڑا والا جھولا ہو گا..اس پر گھوڑا بھی ہو گا۔۔"

"واؤ..تو کیا میں گھوڑے پر بیٹھوں گی"..

"ہاں ہماری گڑیا گھوڑے پر بیٹھے گی،ہاتھی پر بیٹھے گی،مینڈک پر بیٹھے گی"..

"اتنے سارے جانور ہوں گے وہاں انکل.."اس نے آنکھیں پٹپٹائیں..

"جی ہاں"..

"تو سکندر بھی وہاں ہو گا..؟اس نے کہا تھا کہ وہ مجھے پکنک پر لے جائے گا.."خود سے سات آٹھ سال بڑے سکندر کا نام لے کر اس نے پوچھا..

"سکندر آپ کو اگلی بار لے جائے گا..اس بار صرف بابا،انصاری انکل اور ڈرائیور انکل ہوں گے.."گاڑی میں بیٹھے وہ تینوں خوش گپیوں میں مصروف تھے کہ گاڑی کی پچھلی ٹائر ایک زوردار آواز کے ساتھ پھٹی جس کی وجہ سے گاڑی کنڑول سے باہر ہونے لگی..اس سے پہلے کہ ڈرائیور آؤٹ آف کنڑول ہوتی گاڑی کو اسٹیئرنگ گھما کر کنڑول میں کرنے کی کوشش کرتا گاڑی کے پیچھے کی دوسری ٹائر میں بھی بلاسٹ ہو گیا اور گاڑی

ایک جھٹکے سے ہوا میں اڑتی دور جا کر الٹ گئی.. گاڑی میں موجود لوگوں کی دلخراش چیخیں دور سے ہی سنی جا سکتی تھیں..

اگلی سیٹ پر بیٹھے انصاری نے پہلے ڈرائیور کو ہلایا جو بد قسمتی سے موت کی نیند سو چکا تھا پھر ہمت کر کے گاڑی کا دروازہ کھولا اور باہر نکل آیا.. وہ جھاڑیوں کی طرف تھا اس لئے حملہ کرنے والے اسے دیکھ نہیں پا رہے تھے.. اس نے پچھلی سیٹ کا دروازہ کھولا اور بیہوش ماہم کو باہر نکالا..

"ہاتھ دیجئے صاحب.." اس نے خون سے لت پت جہانگیر صاحب کی طرف ہاتھ بڑھایا..

"نہیں انصاری تم جاؤ.. ماہم کو لے کر تم جاؤ.. میں زیادہ دیر زندہ نہیں رہوں گا.. تم بس ماہم کی حفاظت کرنا.. اسے نبیل اور اس کے آدمیوں سے بچا کر رکھنا.. اور سکندر سے کہنا کہ اب ماہم اس کی ذمے داری ہے.. اس کی حفاظت اب سکندر کے ہاتھ میں ہے.. جاؤ انصاری جاؤ جلدی اس سے پہلے کہ وہ لوگ یہاں آ جائیں "..

ماہم کو سینے سے لگائے انہوں نے ایک نظر ہلکی ہلکی سانس لیتے جہانگیر صاحب کو دیکھا اور تیزی سے جھاڑیوں کی طرف بڑھ گئے... ابھی وہ کچھ دور ہی پہنچے تھے کہ گولی کی

آواز ان کے کانوں سے ٹکرائی اور ان کی آنکھوں سے اس عظیم شخص کے لئے آنسو کے قطرے گرنے لگے لیکن وہ رو کر اپنی ہمت پست نہیں کرنا چاہتے تھے..اسی لئے ماہم کو بازوؤں میں بھینچے وہ اس دنیا سے کافی دور نکل آئے اور اپنی بیوی کے ساتھ کچھ دن اپنے گاؤں میں رہے..شروع شروع میں تو ان کی بیوی نے ماہم کو اپنا لیا لیکن دھیرے دھیرے گھر کی معاشی حالت بگڑنے کی وجہ سے ان دونوں میاں بیوی میں جھگڑے ہونے لگے جو آخر میں ماہم پر آکر ختم ہوتے..ان ہی جھگڑوں اور معاشی حالت سے تنگ آکر ان کی بیوی ان سے خلع لے کر الگ ہو گئی..انہوں نے بھی اسے روکنے کی کوشش نہ کی..ان کی زندگی کا محور اب صرف ماہم تھی جو دنیا والوں کے لئے ماہم شیرازی سے ماہم انصاری بن گئی تھی کچھ دن گاؤں میں رہنے کے بعد وہ ماہم کو لے کر دوبارہ شہر آگئے اور ایک گمنام زندگی گزارنے لگے..

✨✨✨✨✨✨✨✨✨

پچھلے پندرہ منٹ سے وہ اس بلیک SUV کے پاس کھڑی سکندر کا انتظار کر رہی تھی جو کسی بھی حال میں آنے کا نام نہیں لے رہا تھا..سر اٹھا کر تاروں سے خالی سیاہ آسمان کو دیکھا پھر چاروں طرف پھیلی ویرانی میں نظریں گاڑ دیں..گاڑی کے داہنے سمت دیکھنے

پر تھوڑے فاصلے پر ایک بڑی سی فیکٹری نما بلڈنگ کھڑی دکھ رہی تھی جو روشنیوں میں نہائی ہوئی تھی.. یہ فیکٹری انڈر کنسٹرکشن تھی جس وجہ سے اکا دکا مزدور اندر باہر کرتے ہوئے نظر آرہے تھے.. کچھ مزدور اور ایمپلائز اپنی ڈیوٹی ختم کر کے گھر جانے کی تیاری کر رہے تھے ..

اس نے اکتا کر کلائی میں بندھی گھڑی کو دوبارہ دیکھا جہاں رات کا ساڑھے نو بج رہا تھا.. یہ پہلی مرتبہ تھا جب وہ گھر سے اتنا لیٹ باہر رہی اسی لئے حمنہ فون کر کر کے اس کا سر کھا چکی تھی لیکن وہ جس کے رحم و کرم پر یہاں تھی وہ فیکٹری میں ہی سو گیا تھا شاید..

کافی دیر سے بجتے فون کو اس نے جھنجھلا کر دیکھا، حمنہ کا فون تھا، اسکرین پر دکھتے سبز رنگ کے دائرے کو انگلی سے اوپر کی طرف کھسکایا اور موبائل کان سے لگا لیا..

"گھر مت آنا تم، باہر ہی رہنا رات بھر، میں دروازہ لاک کرنے جا رہی ہوں.." حمنہ کی جھنجھلائی ہوئی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی.. اس نے کوفت سے دوبارہ بلڈنگ کو دیکھا پھر موبائل کو لیکن بولی کچھ نہیں.. حمنہ سے زیادہ اس کا موڈ خراب ہو رہا تھا..

"اب کچھ بولو گی بھی یا گونگی ہی بنی رہو گی.." دوسری طرف سے اس نے ٹوکا..

"کیا بولوں..اتنی دیر سے فارسی تو بول نہیں رہی تھی میں"..

"ارے میری ماں تو فون کرو اپنے باس کو،ٹائم دیکھا کتنا زیادہ ہو گیا ہے،شریف لڑکیاں اتنی دیر تک گھر سے باہر نہیں رہتیں..فون کرو سکندر کو.."دوسری طرف بیٹھی وہ بڑی بیبیوں کی طرح نصیحتیں دے رہی تھی..

"میرے پاس نمبر نہیں ہے اس کا تو کیسے فون کروں.."غصے سے بولی..

"ارے میری بیوقوف دوست !تمہاری حرکتوں سے کہیں لگتا ہے کہ تم سکندر جیسے انسان کی اسسٹنٹ ہو.."اس نے جیسے باقاعدہ اپنا سر پیٹا..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ہاں میں ہی تو بیوقوف ہوں تمہارا وہ سکندر تو دنیا کا سب سے ذہین انسان ہے، کبھی کوئی غلطی ہی نہیں کرتا اور مجھے بھی کوئی شوق نہیں تھا اس کی اسسٹنٹ بننے کا،قسمت خراب تھی میری جو اس کی اسسٹنٹ بن گئی،اب رکھو فون.."دوسری طرف وہ ہیلو ہیلو کرتی رہی ادھر اس نے کھٹاک سے فون کاٹ دیا..

فون رکھ کر جب وہ گاڑی کی طرف مڑی تو سکندر کو گاڑی کی چھت پر دونوں ہاتھ رکھے آرام سے اپنی طرف متوجہ دیکھ کر اس کی سٹی پٹی گم ہو گئی..

"مجھے گالیاں دے چکیں مس ماہم یا کچھ اور بھی کہنا باقی ہے.." گاڑی کی چھت پر انگلیاں بجاتے ہوئے اسی سکون سے پوچھا..اس نے شرمندگی سے سر جھکالیا..

"چلئے گاڑی میں بیٹھئے، باقی باتیں راستے میں کرتے ہیں.." ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھول کر وہ اندر بیٹھ گیا تو وہ بھی اس کی کہی گئی بات ذہن میں دہراتی ہوئی سست انداز میں اگلی سیٹ کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گئی..اس کے بیٹھتے ہی سکندر نے گاڑی اسٹارٹ کی اور زن سے آگے بڑھادی..

"کس سے باتیں کررہی تھیں آپ.." گاڑی میں پھیلی خاموشی کو سکندر نے ہی توڑا کیونکہ اس کی تو ہمت ہی نہیں ہورہی تھی کچھ بولنے کی..

"حمنہ تھی، پریشان ہورہی تھی، وہ ایکچوئلی میں کبھی گھر سے اتنا دیر باہر نہیں رہی اور نہ ہی مجھے عادت ہے حمنہ کے بغیر کہیں جانے کی.." سوچ سوچ کر دھیمے انداز میں بولتے ہوئے ڈرائیونگ کرتے سکندر کو دیکھا جو ونڈ اسکرین پر نظریں جمائے بہت سکون سے اس کی بات سن رہا تھا، چہرے کی سرد مہری خلافِ معمول آج غائب تھی..

"میں سمجھ سکتا ہوں لیکن کبھی کبھی سیچویشن ایسی ہوتی ہے کہ انسان کو اپنی عادت کے خلاف جانا پڑتا ہے، آپ کی دوست کو فکر مند ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے مس

ماہم، آپ میرے ساتھ ہیں، محفوظ ہیں.." دھیمی آواز میں بولتا وہ اسے یقین دلا رہا تھا..

"پھر بھی مجھے حمنہ اور بابا کے علاوہ کسی پر بھی بھروسہ نہیں ہے.." اس کی بات پر سکندر نے ونڈ اسکرین سے نظریں ہٹا کر اسے دیکھا جس نے بظاہر عام سے لہجے میں بہت بڑی بات کہہ دی تھی..

"آپ کی دوست حمنہ کے ساتھ شاید آپ کی کافی اچھی انڈر اسٹینڈ نگ ہیں.." ذہن میں کوئی بات ترتیب دیتا وہ پر سوچ انداز میں بولا..

"جی ہاں ہم کلاس تھرڈ سے ایک ساتھ ہیں، وہ میری اکلوتی دوست ہے، یا یوں کہہ لیں صرف وہ ہی ہے جو مجھے سمجھ سکتی ہے، مجھے سنبھال سکتی ہے.." حمنہ کا ذکر کرتے ہوئے اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی..

"اور آپ کے گھر میں کون کون ہے..؟ "

"میں اور میرے بابا.. بابا تو میرے سپر ہیرو ہیں، ماما کے چلے جانے کے بعد بابا نے مجھے اکیلے سنبھالا، میری ہر چھوٹی سے چھوٹی خواہشیں بنا کہے ہی پوری کی، طاقت نہ ہونے پر

بھی مجھے کبھی کسی چیز کے لئے ترسنے نہیں دیا، لیکن بیماری کی وجہ سے وہ بہت کمزور ہو گئے ہیں، خود کو بہت ہیلدی اور مضبوط ظاہر کرتے ہیں میرے سامنے تاکہ میں خود کو اکیلا نہ محسوس کروں لیکن میں جانتی ہوں ان کی زندگی بہت کم رہ گئی ہے.."اپنے بابا کا ذکر کرتے ہوئے اس کا لہجہ بھیگنے لگا تھا جسے اس نے گردن موڑ کر قابو کیا، نہ جانے وہ کیوں آج اس کے سامنے اتنا کھل رہی تھی، شاید اس کے نرم لہجے کی وجہ سے..

"اور آپ کی ماما؟ انہیں کیا ہوا؟" وہ اسے ٹٹول رہا تھا..

"وہ ہمیں چھوڑ کر کسی اور کے ساتھ چلی گئیں.." اس کی نظریں جھکی ہوئی تھیں..

"کیوں..؟" اس نے بھنویں سکیڑ کر اسے دیکھا..

"کیونکہ میرے بابا امیر نہیں تھے، ان کے پاس پیسے نہیں تھے.." اس کا لہجہ کڑوا تھا..

گاڑی میں دوبارہ سے وہی خاموشی چھا گئی جو ان دونوں کے بیچ ہمیشہ ہوتی تھی، اس نے گردن موڑ کر سکندر کو دیکھا جو ہونٹ بھینچے ونڈ اسکرین پر نظریں جمائے ڈرائیونگ کر رہا تھا، ہمیشہ کی طرح سیاہ شرٹ اور پینٹ میں ملبوس، آستین کہنیوں تک چڑھائے، کھڑکی سے آتی ہوا سے پیچھے کی طرف سیٹ کئے گئے بال اب بکھر کر پیشانی اور

آنکھوں پر گرے ہوئے تھے، گلابی ہونٹ اس بات کی گواہی تھے کہ وہ کسی بھی طرح کے نشے کا عادی نہیں ہے..

"آپ کے گھر میں کون کون ہیں..؟"

اس کے سوال پر سکندر نے چونک کر اس کی طرف دیکھا پھر دوبارہ نظریں اپنے سامنے گزرتے منظروں میں گاڑ دیں..

"صرف میں "..

اس کے مختصر جواب پر ماہم نے نا سمجھی سے اسے دیکھا جو اس کی طرف متوجہ نہیں تھا..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"مطلب..؟"

"مطلب میرے گھر میں صرف میں ہوتا ہوں.." وہی سرد انداز جو اس کی شخصیت کا خاصہ تھا..

"اور ماں باپ..؟"

"مام ڈیڈ سے الگ ہو گئی تھیں کیونکہ انہیں کسی اور سے محبت تھی جبکہ ڈیڈ.." اس نے ہونٹ بھینچ کر خود کو مزید بولنے سے روکا..

"انہیں کیا ہوا..؟" وہ جیسے جاننا چاہتی تھی اپنے سامنے بیٹھے شخص کے بارے میں..

"ان کا مرڈر ہو گیا تھا، it was a road accident, پر میں جانتا ہوں کہ وہ مرڈر تھا.." آنکھیں ونڈ اسکرین پر گاڑے وہ بہت ضبط سے بول رہا تھا..ماہم کا بھی کچھ ایسا ہی حال تھا، اسے افسوس ہوا تھا اس شخص کی زندگی کے بارے میں جان کر، وہ اس کا درد جیسے اپنے دل میں محسوس کر رہی تھی..وہ دونوں ہی اپنی اپنی دنیا میں کھوئے ہوئے تھے اس بات سے بے خبر کہ ایک گاڑی کافی دیر سے ان کی گاڑی کے پیچھے ہے..

NEW ERA MAGAZINE .com

"آئی ایم سوری سر..میں.." اس سے پہلے کہ وہ مزید کچھ بولتی پیچھے موجود گاڑی نے ان کی گاڑی کو ایک زوردار ٹکر دی جس سے ماہم کا سر ڈیش بورڈ سے جا ٹکرایا..

"ماہم تم ٹھیک ہو.." وہ پریشانی سے اس کی طرف مڑا..ایک نظر بیک ویو مرر سے پیچھے آتی گاڑی کو دیکھا پھر سر جھٹک کر گاڑی کی اسپیڈ تیز کر دی..لیکن کچھ دور جا کر اسے احساس ہوا کہ انہیں ٹریپ کر لیا گیا ہے کیونکہ ایک گاڑی ٹھیک ان کے سامنے بیچ روڈ پر ایسے کھڑی تھی کہ ان کے نکلنے کا راستہ بلاک ہو گیا تھا..

"یہ کون لوگ ہیں سر..؟" ماہم نے ڈرتے ہوئے اس کی طرف دیکھا جس کے ہونٹ

سختی سے آپس میں پیوست تھے جبکہ چہرے پر پریشانی کی جھلکیاں تھیں..

"میں جانتا ہوں یہ کون لوگ ہیں.."غصے سے اس کے ہاتھ کی رگیں تن گئی تھیں..

"سکندر باہر نکل آؤ، تم پوری طرح سے ہمارے جال میں پھنس چکے ہو.."ایک کرخت آواز ان کی سماعت سے ٹکرائی جو سامنے والی گاڑی سے آرہی تھی..

"یہ آپ کو جانتے ہیں.."اس نے حیرانی سے اسے دیکھا..

"بد قسمتی سے.."اس کی نظریں سامنے کھڑی گاڑی پر جمی ہوئی تھیں..

"اب ہم کیا کریں گے.."وہ ڈرتے ہوئے بولی..

"تم ہندی فلمیں بہت دیکھتی ہو نا، تو ایسی سیچویشن میں کیا ہوتا ہے.."ماہم نے اس کی طرف ایسے دیکھا جیسے وہ کوئی دوسری زبان بول رہا ہو..

"آپ پاگل تو نہیں ہو گئے، ہم غنڈوں سے گھرے ہوئے ہیں اور آپ کو فلموں کی پڑی ہوئی ہے"..

"سکندر باہر آجاؤ ایک ڈیل کرتے ہیں.."دوبارہ وہی آواز سنائی دی..

"کیسی ڈیل کی بات کر رہے ہیں.."اس کے ذہن میں ہندی فلموں کے سارے سین

دوڑنے لگے تھے.. کیسے غنڈے ہیروئن کے ساتھ زبردستی کرتے ہیں، کیسے ہیرو اپنی جان کی بازی لگا کر ہیروئن کو بچاتا ہے..

"ہیروئن کے بدلے میری آزادی"..

"اور ہیروئن کون ہے.." اندھیرے میں آنکھیں پھاڑ کر دیکھا، شاید غنڈوں کی شکل دیکھنے کی کوشش کی..

"ظاہر سی بات ہے تم.. چلو باہر نکلتے ہیں، اندر بیٹھ کر ہم ویسے بھی کچھ نہیں کر سکتے.."
وہ دروازہ کھولنے ہی والا تھا کہ اس نے جھپٹ کر اس کی کلائی پکڑ لی..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"نہیں ہم باہر نہیں جائیں گے، وہ غنڈے ہیں کچھ بھی کر سکتے ہیں.. آپ پلیز یہیں بیٹھیں.." وہ ڈرتے ڈرتے بولی..

اس سے پہلے کہ سکندر کچھ کہتا کسی نے ماہم کی طرف کا دروازہ کھول کر اسے بے دردی سے پکڑ کر باہر کھینچا..

"چل ادھر.." وہ ایک بدصورت سا آدمی تھا جو اندھیرے کی وجہ سے اور بھی زیادہ بدصورت لگ رہا تھا..

"اے! لڑکی کو چھوڑ.." سکندر غصے سے اس کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ تین آدمی اسے مضبوطی سے پکڑ کر واپس گاڑی کی طرف لے جانے لگے..

"چھوڑو مجھے.. سکندر.." روتے ہوئے وہ اپنا ہاتھ اس مضبوط آدمی کی گرفت سے آزاد کرانے کی کوشش کرنے لگی..

"میں کہہ رہا ہوں لڑکی کو چھوڑ دو تم جو کہو گے میں وہ دینے کو تیار ہوں"..

"نہیں سکندر ہم تمہاری کسی لالچ میں نہیں آنے والے، بہت کر لی چالاکیاں تم نے اب اور نہیں.. باس نے کہا تھا کہ تم سے بچ کر رہنا بہت شاطر ہو تم، لیکن تم تو کسی چوزے کی طرح ہماری گرفت میں پھڑ پھڑا رہے ہو.. کیا ہوا ساری اکڑ باہر نکل گئی کیا.." پیلی شرٹ پہنے وہ آدمی کینہ توز نظروں سے سکندر کو گھورتا ہوا بالکل اس کے سامنے جا کھڑا ہوا..

"لڑکی کو گاڑی میں ڈال کر باس کے پاس لے جاؤ میں اس سکندر کو سنبھالتا ہوں.." اپنے لیڈر کا حکم سن کر وہ آدمی جس نے ماہم کو پکڑ رکھا تھا اسے کھینچتا ہوا گاڑی کی طرف لے جانے لگا..

"سکندر.. نہیں پلیز.. مجھے جانے دو.. چھوڑو میرا ہاتھ.." ماہم احتجاج کرتی چیخے جا رہی تھی..

"ابے تو کیا مجھے سنبھالے گا گینڈے پہلے خود کو تو سنبھال.." اتنا کہہ کر سکندر نے پوری قوت سے اپنا دایاں پاؤں اس کے پیٹ میں مار دیا, حملہ اتنا اچانک ہوا تھا کہ اس آدمی کو سنبھلنے کا موقع نہ ملا اور وہ چھٹک کر دور جا گرا..

وقت ضائع کئے بنا سکندر نے اپنے داہنے طرف موجود بندے کے پیٹ میں زوردار کوہنی مار کر اپنا بازو اس سے آزاد کرایا اور جھک کر پاس پڑا ڈنڈا پھرتی سے اٹھا لیا.. اب وہ تھا اور اس کے ہاتھ میں موجود ڈنڈا، جو بھی اس کے راستے میں آتا اسے توڑ کر رکھ دیتا..

اتنے میں زمین پر لیٹے اس پیلے شرٹ والے آدمی نے اپنے پینٹ کی جیب سے بندوق نکال کر سکندر کا نشانہ لیا اور شوٹ کر دیا..

"سکندر..!" ماہم کی دلخراش چیخ پوری فضا میں گونج اٹھی..

تیزی سے مارتے سکندر کا ہاتھ لمحے بھر کو رکا، پھر وہ لڑکھڑایا، ڈنڈا چھوٹ کر زمین پر گر گیا، اس نے گردن ترچھی کر کے بائیں کندھے کی شرٹ پر پھیلتے اس خون کے دھبے کو دیکھا جو تیزی سے بہتا ہوا اب بازو اور سینے کی طرف آ رہا تھا..

"اب بول، نکل گئی ناساری ہیکڑی سکندر.." خبیثوں کی طرح ہنستا وہ اب اس کے سر سے بندوق لگائے کھڑا اسے للکار رہا تھا ..

اس کو گھورتی سکندر کی شفاف گرے آنکھیں لہو رنگ ہو گئی تھیں، نظروں کا زاویہ بدل کر اس نے فاصلے پر موجود اس لڑکی کو دیکھا جو آنسوؤں سے تر بتر چہرہ لئے ساکت نظروں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی، اس کی آنکھوں کے ساتھ ساتھ اس کا سارا وجود بھی ساکت و جامد تھا سوائے ہونٹوں کے جو بے آواز اس کا نام دہرائے جا رہے تھے..اس نے لمحے بھر کو آنکھیں بند کیں..

"میرے بعد ماہم تمہاری ذمے داری ہے سکندر.." ڈیڈ کا جملہ اس کے ذہن میں گونجا، اس نے پٹ سے آنکھیں کھول دیں..

"اب کیسے بچائے گا تو اس لڑکی کو.." خباثت سے کہہ کر وہ قہقہہ لگا کر ہنسا..

سکندر نے جبڑا بھینچ کر غصے سے اس کے بندوق والے ہاتھ کو اپنے ہاتھوں کی گرفت میں مضبوطی سے لے کر جھٹکا دیا جس سے بندوق پر اس کی گرفت ڈھیلی ہو گئی، پھر ایک زوردار دھکے سے اسے زمین پر گرا کر اس کے ہاتھ سے بندوق جھپٹ لی، پھر اپنا بایاں گھٹنا اس کی پسلی کی ہڈی میں اتنی زور سے مارا کہ کراہ کر زمین پر دہرا ہونے لگا..

"لڑکی کو چھوڑ دو ورنہ تمہارا بھی یہی حشر ہو گا.." ہاتھ میں پکڑی بندوق سے ایک فائر کیا جو ماہم کو پکڑے آدمی کے پیر میں لگا.. وہ کراہتا ہوا زمین پر جھک گیا اور ماہم اپنا ہاتھ آزاد ہونے پر تیزی سے سکندر کی طرف بھاگی..

"آپ.. آپ ٹھیک تو ہیں نا.." خون سے داغدار ہوتی اس کی شرٹ کو اس نے سہم کر دیکھا..

"تم میری فکر مت کرو اور گاڑی میں جا کر بیٹھو.." ماہم ایک نظر اسے دیکھ کر چپ چاپ گاڑی میں جا کر بیٹھ گئی..

"اور تم لوگ کان کھول کر میری بات سن لو، تمہیں زندہ چھوڑ رہا ہوں تاکہ اپنے باس کو میرا پیغام دے سکو.. اپنے باس سے کہنا کہ سکندر اپنی چیز کی حفاظت کرنا جانتا ہے، اگر اسے یہ لڑکی چاہیئے تو پہلے مجھ سے مقابلہ کرے نہ کہ اپنے بھاڑے کے ٹٹوؤں کا سہارا لے.." اتنا کہہ کر وہ مڑا اور مڑتے ہوئے بھی زمین پر لیٹے اس پیلے شرٹ والے آدمی کے بازو میں ٹھیک اسی جگہ گولی مار دی جہاں اس نے اسے ماری تھی..

"میں کسی کا ادھار باقی نہیں رکھتا.." سرد لہجے میں کہتا وہ گاڑی میں آ کر بیٹھ گیا..

"تم ٹھیک تو ہو نا.." نرمی سے اس سے پوچھا جو ڈری سہمی سی اپنی جگہ پر بیٹھی ہوئی تھی..

"شاید ہاں.." انداز کھویا ہوا تھا..

سکندر نے نا سمجھی سے اسے دیکھا پھر کندھے سے اٹھتی ٹیسوں کو نظر انداز کرتا کار اسٹارٹ کرنے لگا.. ابھی پورا راستہ اسے اس درد کو برداشت کرنا تھا..

سارے راستے وہ دونوں اپنے ہی خیالات میں ڈوبے ہوئے تھے، ایک طرف ماہم اس واقعے کی نوعیت کو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی، اتنا تو وہ سمجھ گئی تھی کہ وہ لوگ اس کے لئے آئے تھے، لیکن کیوں؟ یہ وہ سمجھنے سے قاصر تھی..

اور دوسری طرف سکندر اس واقعے کی وجہ سے کافی محتاط ہو گیا تھا، اسے یہ تو پتا تھا کہ مخالف سے کوئی نہ کوئی رد عمل ظاہر کیا جائے گا لیکن اتنی جلدی اور اتنے شدید رد عمل کی توقع نہیں تھی اسے.. وہ جلد از جلد کوئی ٹھوس قدم اٹھا کر ماہم کو محفوظ کرنا چاہتا تھا.. اگر آج وہ غافل ہو جاتا تو اپنے مرے ہوئے باپ کو منہ دکھانے کے قابل نہ رہتا!..

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

"آگئی تم...ماہم کیا ہوا؟ تمہارا چہرہ اتنا اترا ہوا کیوں ہے.." وہ جو دروازہ کھولتے ہی اسے بازپرس کرنا شروع ہو گئی تھی ماہم کے چہرے پر نظر پڑتے ہی تیزی سے اس کی طرف بڑھی..

"مسٹر سکندر کیا ہوا ہے؟" اس نے تشویش سے پاس کھڑے محتاط سے سکندر کو دیکھا جس کے کندھے کا زخم کوٹ کی وجہ سے چھپ گیا تھا..

"آپ اپنی فرینڈ کو پہلے سکون آور دوا دیں تاکہ ان کے اعصاب کچھ کنٹرول میں آئیں پھر میں آپ کو سب کچھ بتاتا ہوں.." اس کی بات پر وہ سر ہلاتی اسے اس کے کمرے میں لے جبکہ دروازے پر کھڑا سکندر ایک نظر آس پاس دوڑا کر اندر آ گیا اور آرام سے صوفے پر ایک ہاتھ سے اپنے زخمی کندھے کو ٹٹولا پھر کچھ سوچ کر کوٹ کی جیب سے موبائل نکال کر حماد کا نمبر ڈائل کرنے لگا..

"ہاں، کیا ہوا.." تیسری رنگ کے بعد اس کی پر سکون سی آواز سنائی دی..

"میں تمہیں ایک لوکیشن بھیج رہا ہوں، دس منٹ میں یہاں پہنچو، میں تمہارا انتظار کر

رہا ہوں، اور ہاں ڈرائیور کے ساتھ آنا "..

"کیا ڈرائیور کے ساتھ، کیوں..؟ تم ہو کہاں..؟" اس کے انداز پر وہ چونکا تھا..

"زیادہ سوال مت کرو اور جلدی سے آؤ.." فون رکھ کر اس نے جلدی سے اسے لوکیشن بھیجی اور صوفے سے اٹھ کر کھڑکی سے باہر دیکھنے لگا..

"آپ کے لئے کافی بنا دوں مسٹر سکندر.." حمنہ کی آواز پر وہ چونک کر پیچھے مڑا..

"پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے، یہ بتائیں آپ کی دوست اب کیسی ہیں "..

"وہ اب دوائی کے زیر اثر سو رہی ہے، کافی شاکڈ لگ رہی تھی، کچھ ہوا ہے کیا اس کے ساتھ.. آپ پلیز مجھے سب کچھ بتا دیں "..

"میں ویسے بھی آپ سے کچھ چھپانا نہیں چاہتا، آپ اس کی دوست ہیں، آپ کا حق بنتا ہے سب کچھ جاننا.." دھیرے دھیرے اس نے ساری بات اسے بتا دی..

حمنہ شاک کے عالم میں سب کچھ سنتی گئی، اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ اس کی دوست کے ساتھ اتنا کچھ ہو گیا.. وہ شاک کی کیفیت میں یونہی کھڑی تھی کہ اسی وقت دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی.. اس نے چونک کر دروازے کی سمت دیکھا..

"میرا دوست حماد ہو گا، میں دیکھتا ہوں.." اتنا کہہ کر وہ دروازے کی سمت بڑھ گیا جبکہ حمنہ کھوئی کھوئی سی کچن میں چلی گئی..

"تم نے اتنی جلدی میں یہاں کیوں بلایا، اور تمہاری کو کیا ہوا ہے، کوئی ایکسیڈینٹ ہوا ہے تمہارا کیا..؟" دروازے کے باہر کھڑا وہ ایک کے بعد ایک سوال کئے جا رہا تھا..

"یہ چابی ڈرائیور کو دو اور کہو میری گاڑی لے کر گھر چلا جائے.." اس نے کوٹ سے گاڑی کی چابی نکال کر اس کی طرف بڑھایا..

"اور میں کیا کروں.." وہ ہونقوں کی طرح اس کا چہرہ تکتے ہوئے بولا..

"تم میرے ساتھ اندر آؤ کچھ ضروری بات کرنی ہے "..

"یہاں..؟" سکندر کے پیچھے دکھتے چھوٹے سے ڈرائنگ روم کو اس نے سوالیہ نظروں سے دیکھا..

"ہاں یہاں، اب زیادہ بکواس مت کرو اور جلدی سے واپس آؤ.." جھنجھلا کر اسے آہنی دروازے کی طرف دھکا دیا تو وہ منہ میں کچھ بڑبڑاتا باہر نکل گیا پھر تھوڑی دیر بعد سر جھکاتا ہوا واپس آیا تو سکندر کو دروازے پر ہی کھڑا پایا..

"میں آپ لوگوں کے لئے کافی بنا دیتی ہوں.." ان دونوں کو اندر آتے دیکھ حمنہ بولی..

"نہیں اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے، آپ خوامخواہ زحمت کر رہی ہیں.. کیا آپ جاننا نہیں چاہیں گی کہ آپ کی دوست کے ساتھ کیا ہوا تھا.." ٹھہر ٹھہر کر کہی گئی بات پر ان دونوں نے اچنبھے سے اسے دیکھا..

"گھر میں ایڈ باکس تو ہو گا ہی، ذرا لا دیں گی.." کہتے ساتھ ہی وہ کوٹ کو دھیرے سے اتارتا ہوا صوفے پر بیٹھ گیا، حمنہ یونہی کھڑی نا سمجھی سے اسے دیکھ رہی تھی، اب وہ شرٹ کے اوپری بٹن کھول کر کندھے پر موجود زخم کو دیکھنے لگا جس کا خون تو رک گیا تھا لیکن اس میں نمی اب بھی تھی.. ایک سسکاری اس کے لبوں سے آزاد ہوئی..

"یہ زخم کیسا ہے..؟" وہ جو اتنی دیر سے کھڑا خود کو دوسری دنیا میں تصور کر رہا تھا، سکندر کے زخم پر نظر پڑتے ہی پریشان سا اس کی طرف بڑھا..

"گولی لگی ہے، گھبراؤ مت، معمولی سا زخم ہے، ابھی ٹھیک ہو جائے گا.." وہ آرام سے بولا تو حماد کی تیسری چڑھ گئی..

"میں.. میں ابھی ایڈ باکس لاتی ہوں.." حمنہ دوڑ کر اپنے کمرے میں گئی..

حماد بھی شاید اسی کے جانے کے انتظار میں تھا،اس کے جاتے ہی وہ پوری طرح سکندر کی طرف متوجہ ہو گیا..

"یہ کس نے کیا سکندر..؟"

"اسی کے آدمی نے.." وہ لاپرواہی سے بیٹھا اپنے زخم کا جائزہ لے رہا تھا..

"پر کیوں..؟" اس نے الجھ کر پوچھا..

"ماہم کے لئے..اسے ماہم کا پتا چل گیا ہے، ہمیں بہت جلد کچھ کرنا ہو گا.." وہ اس کی طرف دیکھ کر دھیرے سے بولا..حماد نے کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا لیکن حمنہ کو آتا دیکھ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا..

"یہ زخم کیسے لگا.." فرسٹ ایڈ باکس حماد کے ہاتھ میں تھماتے ہوئے اس نے پریشانی سے سکندر کے زخم کو دیکھ کر جھرجھری لی..

"کچھ غنڈے پیچھے پڑ گئے تھے، پیسوں کا مطالبہ کر رہے تھے، جتنے دیئے انہیں کم لگے تو مس ماہم کو زبردستی لے جانے لگے، میرے مداخلت کرنے پر یہ کر دیا.." آرام سے بتاتے ہوئے اس نے اپنے زخم کی طرف اشارہ کیا، پھر مزید بولا "خیر میں نے دو

گولیاں ڈال دیں ان کے جسموں میں، ادھار باقی رکھنا میری عادت نہیں ہے"..

اس کی باتوں کو غور سے سنتی حمنہ کو اس کے سکون پر حیرانی ہو رہی تھی..

"آپ لوگ چائے، کافی کچھ بھی نہیں لیں گے.." مہمان نواز حمنہ کو ان کا یوں کچھ نہ پینا برا لگ رہا تھا..

"اب آپ اتنا اصرار کر رہی ہیں تو چائے بنا دیں تب سے میں اپنے اس جنگلی دوست کی ڈریسنگ کر دیتا ہوں.." سکندر کی گھوریوں کو نظر انداز کرتا وہ سکون سے بولتا فرسٹ ایڈ باکس سے ایک نکیلی قینچی نکالنے لگا..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"جی بہتر.." ایک نظر ان دونوں کو دیکھ کر وہ کچن کی طرف بڑھ گئی..

"یہ کیا تھا.." اسے خشمگیں نظروں سے گھورا..

"اس کی دوست کی جان بچائی ہے، اتنا تو حق بنتا ہے نا ہمارا.." معصومیت سے بولتا وہ اب اس کے زخمی کندھے کی طرف جھکا..

"ایسے لرزش زدہ ہاتھوں سے میری بولیٹ نکالو گے.." سکندر نے اس کے قینچی تھامے لرزتے ہاتھوں کو دیکھ کر چوٹ کی تو اس نے گھور کر اسے دیکھا..

"بکومت، میں کوئی ماہر سرجن نہیں ہوں جو آرام سے یہ بولیٹ نکال لوں، ویسے بھی یہ بولیٹ ہے بولیٹ، ذرا سا نشانہ چوکتا اور تم اوپر پدھار چکے ہوتے، اس لئے منہ بند کر کے مجھے اپنا کام کرنے دو، ایک تو ایسے ہی مجھے ٹھنڈے پسینے آ رہے ہیں "..اپنے نائٹ ڈریس کی آستین سے باقاعدہ اپنے ماتھے کا پسینہ صاف کیا، سکندر کی اس کی بات پر سر جھٹک کر مسکرا دیا..

"میرا منہ بند کرنے سے اچھا ہے اپنا منہ بند کر کے فٹافٹ کام ختم کرو"..

"ہاں ہاں کر رہا ہو، زیادہ بولو مت.." منہ بناتا ہوا اب وہ باقاعدہ اس کے کندھے سے بولیٹ نکالنے کی کوشش کرنے لگا، جیسے جیسے وہ بولیٹ نکالتا ویسے ویسے اس کے منہ کے زاویے بنتے جاتے، کبھی منہ بناتا، کبھی درد سے آنکھیں بند کر لیتا، اس کے برعکس زخمی کندھا لئے سکندر آرام سے بیٹھا اس کے ہر اینگل میں بنتے منہ کو دیکھتا لطف اندوز ہو رہا تھا..

"ہاہ! اللہ اللہ کر کے ہو گیا، چلو آج سے میں سرجن بھی ہو گیا.." نکلی ہوئی بولیٹ کو ٹیبل کی سطح پر رکھتے اس نے راحت کی ایک لمبی سانس سینے سے خارج کی..

"ڈریسنگ باقی ہے ابھی سرجن صاحب"..

"ہاں ہاں پتا ہے "..

تھوڑی دیر بعد جب وہ ڈریسنگ سے فارغ ہوا تو حمنہ چائے اور باقی لوازمات کے ساتھ ٹرالی دھکیلتی ہوئی کچن سے برآمد ہوئی..

"پہلے آپ لوگ کچھ کھالیں، زخمی انسان کو انرجی

حاصل کرنے کے لئے چائے کے ساتھ کچھ ہیلدی چیز بھی پیٹ میں اتارنی چاہیئے تاکہ پیٹ کی آگ ذرا کم ہو ذہن کام کرنا شروع کرے.." مسکرا کر کہتے ہوئے اس نے ٹرالی سے پھل اور کوکیز کی پلیٹ ان کے آگے ٹیبل پر سجانے لگی..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اس بیوقوف کی وجہ سے آپ بہت پریشان ہو رہی ہیں.." ایک نظر حماد کو دیکھ کر اب وہ حمنہ کی طرف متوجہ ہو گیا تھا..

"آپ کچھ پوچھنا چاہتی ہیں تو آرام سے پوچھ سکتی ہیں"..

"مجھے سمجھ نہیں آرہا کہ صرف پیسوں کی وجہ سے کوئی کسی کو گولی کیسے مار سکتا ہے؟ اور یہ بھی کہ ان کی نظر پہلے ہی آپ پر تھی تبھی تو پوری تیاری سے آپ پر حملہ کیا، یقیناً ان کا مقصد کچھ اور تھا، صرف پیسوں کے لئے کوئی اتنا بڑا رسک نہیں لیتا.." سکندر نے داد

دیتی نظروں سے حمنہ کو دیکھا،اسے لگا تھا کہ یہ لڑکی ذہین ہے اور اتنی زیادہ ذہین ہو گی اسے اب جا کر احساس ہوا..

"آپ بالکل صحیح کہہ رہی ہیں مس حمنہ، شاید آپ اس بات پر یقین نہ کریں جو میں آپ کو بتانے والا ہوں.."اس کی بات پر پر جہاں حمنہ نے نا سمجھی سے اسے دیکھا وہیں حماد چونکا تھا،وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ کیا اسے بتانے والا ہے..

"یعنی آپ کو پتا ہے کہ ان کا مقصد کیا تھا..؟ "

"ان کا مقصد آپ کی دوست مس ماہم کو حاصل کرنا تھا،وہ وہاں مس ماہم کے لئے آئے تھے"..

"لیکن کیوں..؟"وہ الجھی تھی..

"یہ تو آپ یا آپ کی دوست ہی بتا سکتی ہیں"..

"میں کیسے بتا سکتی ہوں"..

"کیا آپ ان کی بچپن کی دوست نہیں ہیں..؟"

"ہاں ہوں لیکن میں اس کے بارے میں ایسا کچھ بھی نہیں جانتی.."وہ حیران تھی..

"تو پھر یہ آپ کی دوست یا ان کے بابا ہی بتا سکتے ہیں.. میری ایک بات دھیان سے سن لیں مس حمنہ، وہ لوگ آپ کی دوست کے لئے آئے تھے، کوئی مقصد ہے ان کا، وہ دوبارہ آئیں گے، کب آئیں گے یہ نہیں پتا، لیکن آئیں گے، انہیں آپ کی دوست چاہیئے، کس لئے، یہ بھی نہیں پتا، اور شاید آپ کی دوست بھی اس چیز سے لاعلم ہیں، تو آپ اگر اپنی دوست کی حفاظت چاہتی ہیں تو ان کے بابا سے بات کیجئے، ان سے پوچھئے، انہیں سب بتایئے آج کے واقعے کے بارے میں، چاہے آپ کی دوست کتنا ہی آپ کو بتانے سے روکیں، آپ پتا لگائیں گی سب کیونکہ یہ آپ کی دوست کی زندگی کا سوال ہے.. آرہی ہے نا میری بات سمجھ آپ کو..؟ یہ میں آپ کی دوست کی حفاظت کے لئے کہہ رہا ہوں، آج میں تھا لیکن ہمیشہ تو میں نہیں رہوں گا.. اب ہمیں اجازت دیجئے، اور آپ کو کسی بھی چیز کی مدد کی ضرورت ہو تو بلا جھجک مجھ سے رابطہ کر لیجئے گا، مجھے بہت خوشی ہو گی آپ لوگوں کی مدد کر کے.." چہرے پر سارے جہاں کی ہمدردی سمیٹے وہ اپنی جگہ سے اٹھا، اور ایک طائرانہ نظر اس کمرے کے دروازے پر ڈالی جس کے اندر وہ دنیا و مافیہا سے بے خبر سکون کی نیند سو رہی تھی، اور حماد کو چلنے کا اشارہ کر کے لمبے لمبے ڈگ بھرتا گھر سے باہر نکل گیا..

گہری سوچ میں ڈوبی حمنہ دروازہ بند کر کے ماہم کے کمرے کی طرف بڑھی،اندر جھانکا تو وہ اسی طرح سو رہی تھی،چہرے پر پہلے کی طرح سکون پھیلا تھا،اس سے صبح بات کرنے کا ارادہ کر کے وہ بھی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی..

✨✨✨✨✨✨✨✨✨

"ایک لڑکی کو لانے بھیجا تو گولی کھا کر چلے آئے،ایک بندہ نہیں سنبھالا گیا تم لوگوں سے،مفت کی روٹیاں کھا کھا کر کام چور ہو گئے ہو تم لوگ،ہڈ حرام کہیں کے"!

نبیل شیرازی کا بس نہیں چل رہا تھا کہ ان سب کو گولیوں سے بھون کر رکھ دے،کب سے وہ اس دن کا انتظار کر رہا تھا،کب سے وہ سکندر پر نظر گاڑے بیٹھا تھا،اس کے ہر ملنے ملانے والوں کی ساری خبر رکھتا تھا،کب سے وہ اس انتظار میں تھا کہ کب سکندر غلطی کرے اور کب وہ اس پر چھاپہ مار دے،اتنے دنوں کی اس کی محنت پر اس کے ناکارہ آدمیوں نے چٹکیوں میں پانی پھیر دیا تھا،سکندر اس کی سوچ سے زیادہ چالاک اور مضبوط ثابت ہوا تھا..

"سر بھولئے مت کہ اس کی فیکٹری والی خبر میں نے ہی دی تھی،اگر میں پکی خبر نہ دیتا تو آپ کبھی بھی اس لڑکی تک نہیں پہنچ پاتے.." پھول پتے بنی لال شرٹ پہنے وہ آدمی

زمین پر آرام سے بیٹھتا ہوا اپنی زخمی ٹانگ سیدھی کرتے ہوئے بولا جس کو پچھلی رات سکندر نے پاؤں پر گولی ماری تھی..

"ابے تو اب کیا آرتی اتاروں تم لوگوں کی، یا پارٹی دوں، ایسی پکی خبر کا کیا فائدہ جب تم لوگ اس چھٹانک بھر کی لڑکی کو میرے پاس نہ لا سکے، ہاں! اتنا سا کام نہیں ہوتا تم لوگوں سے.." وہ غصے سے کرسی کو ٹھوکر ماری کر اپنی جگہ سے اٹھا ہی تھا اس کے آدمی سہم کر پیچھے کھسک گئے تھے..

"ہماری کیا غلطی کہ وہ سکندر ہماری امیدوں سے زیادہ چالاک نکل آیا، ہمیں کیا خبر کہ وہ کل کا چھوکرا اس لڑکی کے لئے گولی تک کھا لے گا.." اپنے آدمی کی بات پر نبیل شیرازی نے گھور کر اسے دیکھا..

"صرف باتیں بنانی آتی ہے تم لوگوں کو، کس نے کہا بیوقوف انسان کہ اس کے بازو پر گولی مارو، ارے سیدھا بھیجے میں گھسا کر کام ختم کر دیتے اس کا"..

"اس سے اچھا تھا کہ ہم اس لڑکی کو گولی مار دیتے، ایک ہی بار میں قصہ ختم ہو جاتا.." دیوار سے ٹیک لگائے کھڑا وہ آدمی دھیرے سے بڑبڑایا جو پچھلی شام ان سب کا لیڈر بنا تھا اور واپسی میں بازو میں گالی کھا کر آیا تھا..

"خبر دار! خبر دار، اگر دوبارہ اس عدیل کی بیٹی کو مارنے کی بات بھی کہی تو.." انگلی اٹھا کر اس نے سختی سے تنبیہہ کی..

"کیوں باس بھتیجی کی محبت جاگ گئی کیا.." زخمی بازو والا آدمی طنزیہ مسکرایا..

"ارے کیسی بھتیجی اور کیسی محبت! کوئی محبت نہیں ہے مجھے اس لڑکی سے، اس کے باپ نے مجھے پانچ سال جیل میں سڑنے کے لئے چھوڑ دیا تھا، جرم کیا تھا میرا، بس یہی کہ کوکین کی اسمگلنگ میں چھوٹا موٹا ہاتھ میرا بھی تھا، تو کیا ہو گیا، بڑا بھائی تھا وہ میرا، نادانی سمجھ کر معاف کر دیتا، اتنا دولتمند تھا میری غلطی کو چھپا دیتا، لیکن نہیں، اس سچائی کے دیوتا نے خود مجھے گرفتار کروایا اور تھرڈ ڈگری ٹارچر دلوایا، بس میرے دل میں بھی بدلے کی آگ بھڑکنے لگی، ارے کاہے کا بھائی کیسا بھائی! حوالات سے باہر نکلتے ہی میں نے اسے ختم کر دینے کی ٹھان لی اور موقع ملتے ہی دونوں میاں بیوی کو بھون ڈالا لیکن بدقسمتی اس کی بچی میرے عتاب سے بچی رہ گئی اور اس کا وہ دوست جہانگیر، اس نے بچی کو اپنی سرپرستی میں لے لیا یہ کہہ کر کہ میں ایک نشئی انسان اس بچی کی پرورش نہیں کر سکتا، شروع میں تو مجھے کوئی اعتراض نہ ہوا لیکن جب جیب میں ایک پھوٹی کوڑی نہ بچی تو احساس ہوا کہ بھائی کی اکلوتی اولاد مجھ سے زیادہ رئیس ہے، بس پھر کیا تھا،

ٹھان لیا کہ اس بچی کو بھی اس کے باپ کے پاس پہنچانا بہت ضروری ہے لیکن یہ جہانگیر مجھے مرتے مرتے بھی مات دے گیا، لیکن میں بھی ہار ماننے والوں میں سے نہیں ہوں اس لڑکی کو تو میں حاصل کر کے رہوں گا، آخر کروڑوں کا معاملہ ہے، اور اس سکندر کا بھی حال وہی کروں گا جو اس کے باپ کا کیا تھا، اس کے باپ کو تو آخری وقت میں اپنے بیٹے کا دیدار نصیب ہو گیا تھا لیکن اس سکندر کو ایسی دردناک موت دوں گا کہ پچھتائے گا میرے راستے کا کانٹا بن کر.." زہر خند لہجے میں بولتے نبیل شیرازی کو دیکھ کر کوئی یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہ عدیل شیرازی جیسے ایک عزت دار انسان کا بھائی ہے..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

✨✨✨✨✨✨✨✨✨

سکندر ولا کے دروازے کے پاس گاڑی روک کر حماد نے گردن موڑ کر سکندر کو دیکھا جو کسی گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا..

"کیا سوچ رہے ہو..؟" اس کا انداز بالکل سنجیدہ تھا..

"سوچ رہا ہوں کہ یہ کھیل تو شروع کر دیا میں نے لیکن اسے آگے کیسے بڑھاؤں، کیسے سب کچھ کروں کہ کسی کی زندگی متاثر نہ ہو.." وہ واقعی میں کافی الجھن کا شکار تھا..

"اتنا ٹینشن کیوں لے رہے ہو یار، جیسے سب کچھ امید کے مطابق سہی ہوا ہے ویسے ہی آئندہ بھی سب کچھ بہتر ہی ہو گا "..

"پتا نہیں میں ڈیڈ سے کیا وعدہ کر پاؤں گا بھی کہ نہیں.."اس کے لہجے میں مایوسی تھی، حماد نے فکر مندی سے اسے دیکھا..

"سکندر یار کیوں اتنا مایوس ہو رہے ہو، انشاءاللہ سب امید سے بڑھ کر اچھا ہو گا.."اس نے اس کا ہاتھ نرمی سے دبایا..

"تم کیا کہتے ہو مجھے ماہم کو سب کچھ بتا دینا چاہئے.."اس نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا..

"ہاں! تاکہ وہ آئندہ آنے والے واقعات کے لئے پہلے سے تیار رہے، لیکن اس سے پہلے تمہیں انصاری کو ٹریک پر لانا ہو گا کیونکہ یہی ہے جو اس کو تم سے بد ظن کر سکتا ہے"..

"نہیں، وہ ایسا نہیں کرے گا، میں اسے بچپن سے جانتا ہوں"..

"لیکن بھولو مت کہ یہی وہ انصاری ہے جس نے اتنے سالوں تک ماہم کو تم سے دور

رکھا،اس کے اصل سے دور رکھا "..

"لیکن جو بھی کیا اس کی حفاظت کے لئے کیا،ایک باپ کی محبت دی اسے جو اسے میرے پاس رہ کر نہ مل پاتی"..

"تو تمہیں اس کو باپ بننے کو کہہ کون رہا ہے، تم اسے شوہر والی محبت دینے کی تیاری کرو.."عادت سے مجبور وہ زیادہ دیر تک سنجیدہ نہ رہ سکا اور ٹریک سے اتر آیا..

"بکو مت.."گھور کر اسے دیکھا تو وہ ڈھٹائی سے مسکرا دیا..

"میں سیریس یوں ویسے، کیوں نہ ہم دونوں ایک ساتھ شادی کر لیتے ہیں.."اس نے اپنا مفید مشورہ دینا ضروری سمجھا..

"میری شادی میں تو کوئی رکاوٹ نہیں ہو گی، لیکن تمہاری شادی ہو پائے گی بھی یا نہیں اس کی گارنٹی نہیں دے سکتا تمہیں.."وہ بھی دل جلانے والی مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے مزے سے اسے دیکھ کر بولا..پہلے والی فکر مندی اب ناپید تھی چہرے سے..

"کیوں بھئی.."حماد نے بھنویں اچکائیں..

"کیونکہ آنٹی کو تمہاری گرل فرینڈ میں اب بھی سو کیڑے نظر آتے ہیں "..

"کتنی بار کہوں گرل فرینڈ نہیں منگیتر ہے اب وہ میری.." عادتاً وہ چڑا تھا..

"اور کتنی بار کہوں کہ میرے لئے وہ ہمیشہ تمہاری گرل فرینڈ ہی رہے گی.." مزے سے کہہ کر وہ مسکراتا ہوا باہر نکلنے لگا..

"پین کلر لینا مت بھولنا.." ہمیشہ کی طرح اس کے لہجے میں اپنے دوست کے لئے اپنائیت اور فکر مندی تھی.. سکندر نے جواباً سر اثبات میں ہلایا اور گاڑی کا دروازہ بند کر کے جھک کر کھڑکی پر دونوں ہاتھ ٹکا کر حماد کی طرف دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا..

"اور تم برائے مہربانی غانیہ کو اس بارے میں مت بتا دینا.." تنبیہی اسے گھورا..

"مجھے بیوقوف سمجھ رکھا ہے کیا.." منہ پھلا کر اسے دیکھا..

"جی ہاں بیوقوف کے ساتھ ساتھ کمینہ بھی سمجھ رکھا ہے تمہیں"..

"اچھا اب حد سے زیادہ ہو رہا ہے یہ"..

"اچھا جاؤ اب، احتیاط سے جانا اور جاتے مجھے کال کر دینا.." گاڑی سے ہٹ کر وہ ہاتھ ہلاتے الٹے قدموں دروازے کی طرف بڑھتے حماد کو جاتے ہوئے دیکھنے لگا, اس کی گاڑی نظر سے اوجھل ہوتے ہی وہ ٹھنڈی سانس اندر اتارتا آہنی دروازہ عبور کرتا سکندر

ولا کے اندر چلتا گیا..

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

سورج کی چمکتی ہوئی روشنی اس کی آنکھوں پر پڑتے ہی اس نے کسمسا کر منہ پھیر کر داہنے کروٹ ہو گئی پھر چندھیائی ہوئی نظروں سے دیوار گیر گھڑی کو دیکھا جہاں صبح کا دس بج رہا تھا..اسی لمحے دروازہ کھلنے کی آواز پر اس نے لیٹے ہی لیٹے سر اٹھا کر دروازے کی طرف دیکھا جہاں حمنہ ہاتھ میں ٹرے لئے اندر داخل ہو رہی تھی..

"اٹھ جاؤ اب، ناشتہ کر کے پھر میڈیسن لے لینا.."اس کے چہرے پر سنجیدگی تھی..

"کیسی میڈیسن..؟ مجھے کیا ہوا ہے.."حیرانی سے کہتی وہ اپنی جگہ سے اٹھ بیٹھی..

"یہی تو میں جاننا چاہتی ہوں کہ کیا ہوا تھا اور کیا ہو رہا ہے.."کمبل سمیٹ کر وہ اس کے پاس ہی ٹرے رکھ کر بیٹھ گئی اور سنجیدگی سے اسے دیکھنے لگی..

"کیا ہوا ہے..؟ تم کیا کہہ رہی ہو مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا.."وہ الجھی تھی اس کے انداز سے..

"سب بتاتی ہوں، پہلے تم فریش ہو کر ناشتہ کر لو، اٹھو جلدی جاؤ.."اس کے کہنے پر وہ

سر ہلا کر اٹھی اور واشروم کی طرف بڑھ گئی.. واش بیسن پر جھک کر اس نے جوں ہی چہرے پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے مارے اس کے ذہن میں جھماکا سا ہوا اور رات والا واقعہ دھیرے دھیرے اس کے سوئے ہوئے ذہن میں بیدار ہونے لگا،

غنڈے، سکندر، گولی.. سب کچھ واپس یاد آنے لگا تھا.. وہ تیزی سے باہر نکلی جہاں حمنہ اب بھی اس کی منتظر بیٹھی تھی..

"مجھے پتا ہے تم کیا جاننا چاہتی ہو.." اس کی آواز پر حمنہ نے چونک کر پیچھے مڑ کر دیکھا..

"چلا اچھا ہے تمہیں پتا ہے، ورنہ مجھے تمہید باندھنی پڑتی، اچھا پہلے ناشتہ کر لو پھر آرام سے مجھے سب بتانا"..

نہیں پہلے مجھے بابا کے پاس جانا ہے، ان سے بہت کچھ پوچھنا ہے.." وہ وارڈروب کی طرف بڑھی اور جو بھی سوٹ اس کے ہاتھ لگا اسے نکال کر واشروم کی طرف دوبارہ پڑھنے لگی لیکن اسے دیکھتی حمنہ نے سرعت سے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے روکا..

"کیا کر رہی ہو تم ماہم، تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے، پہلے ناشتہ کر کے دوا لے لو پھر کہیں جانے کی بات کرنا"..

"کچھ نہیں ہوا مجھے, میں بالکل ٹھیک ہوں تم بس مجھے ابھی کے ابھی بابا کے پاس لے چلو.."اس کا لہجہ بیک وقت ضدی اور الجھا ہوا تھا..

"تم بالکل ٹھیک نہیں ہو ماہم، تمہیں یاد بھی ہے کل تم کس حالت میں گھر واپس آئی تھی، سکندر کتنا پریشان تھا تمہارے لئے.."اسے کندھوں سے تھام کر بری طرح جھنجھوڑتے ہوئے کہا..

"سکندر، سکندر، سکندر، کون ہے یہ سکندر؟ کیا لگتا ہے یہ میرا؟ کیا چاہتا ہے یہ مجھ سے..؟"وہ غصے سے چیخ کر بولی تو حمنہ نے الجھ کر اسے دیکھا..

"کیا بکواس کر رہی ہو ماہم، سکندر نے تمہاری جان بچائی ہے ان غنڈوں سے"..

"یہی تو میں کہہ رہی ہوں، کون تھے وہ غنڈے، کیا چاہتے تھے وہ مجھ سے، کیوں وہ سکندر سے میری ڈیمانڈ کر رہے تھے، کون لگتا ہے سکندر میرا.."بہت سارے سوال تھے اس کے ذہن میں جب کے جواب درکار تھے، بہت ساری الجھنیں تھیں جو سلجھنے کی منتظر تھیں..

"کیا مطلب وہ تمہاری ڈیمانڈ کر رہے تھے..؟ کیا کہہ رہی ہو تم ماہم.."حمنہ حیران

ہوئی تھی..

"وہی کہہ رہی ہوں جو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور کانوں سے سنا، وہ میرے آئے تھے اور سکندر اس بات سے واقف تھا "..

"تم کہنا چاہ رہی ہو کہ سکندر ان سب میں ملا ہوا ہے..؟ وہ سب جانتا ہے..؟" وہ الجھن کا شکار ہوئی تھی..

"میں بس اتنا جانتی ہوں کہ کچھ تو ہے جو مجھ سے چھپایا جا رہا ہے, اور میں یہ جان کر رہوں گی.." ایک عظم سے بولتے ہوئے وہ وارڈروب سے کپڑے نکال کر واشروم کی طرف بڑھ جبکہ حمنہ کسی سوچ میں گم اسے جاتے ہوئے دیکھتی رہی..

"مطلب تم سکندر سے بات کرنے کا ارادہ رکھتی ہو کیونکہ وہی تو ہے جو بہت کچھ جانتا ہے تمہارے متعلق.." وہ سنجیدگی سے اسے دیکھ رہی تھی جواب واشروم سے نکل کر آئینے کے پاس کھڑی اپنے گیلے بالوں کو سلجھا رہی تھی..

"میں بابا کے پاس جاؤں گی، وہ میرے باپ ہیں یقیناً وہ سب کچھ جانتے ہوں گے "..

"ہمم.. سکندر نے بھی یہی کہا تھا.." حمنہ کی بات پر اس نے چونک کر اسے دیکھا..

"اور کیا کہا تھا اس نے.." سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا..

"بس یہی کہ تمہارے بابا سب کچھ جانتے ہیں.." اس کے جواب پر ماہم نے گھور کر اسے ایسے دیکھا جیسے وہ خود سکندر ہو..

"مجھے پتا ہے اور اس سکندر کو تو میں بعد دیکھ لوں گی..اب چلو گی مجھے بابا کے پاس لے کر یا میں خود ہی چلی جاؤں.." غصے سے کہتی وہ بیگ اور موبائل تھامے دروازے کی طرف بڑھ گئی..نہ جانے اسے کس بات پر غصہ تھا، غصہ بھی تھا یا وہ پریشانی اور الجھن کا شکار ہو رہی تھی..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تاسف سے اسے دیکھتی حمنہ سر جھٹک کر تیزی سے اس کے پیچھے گئی کہ کہیں وہ اکیلی ہی نہ چلی جائے!..

✨✨✨✨✨✨✨✨

کندھے کے زخم کی وجہ سے اسے رات بھر سہی سے نیند نہیں آئی، صبح جب اس کی آنکھ کھلی تو کچھ دیر وہ یونہی بیڈ پر لیٹا پچھلی رات کے سارے واقعات ذہن میں دوڑاتا کسی گہری سوچ میں مبتلا رہا پھر سر جھٹک کر اٹھا اور فریش ہونے کی غرض سے باتھ روم

کی طرف بڑھ گیا، ٹھنڈا پانی جسم پر پڑتے ہی اس کا جسم تھوڑا ہلکا پن محسوس کرنے لگا تھا، کافی دیر وہ یونہی پانی کے نیچے کھڑا ایک تازگی بخش سکون اپنے اندر اتارتا رہا پھر پانی سے باہر نکل آیا..

تولیے سے بال خشک کرتے ہوئے آئینے میں دکھتے اپنے کندھے کے زخم کو وہ غور سے دیکھنے لگا پھر اس کا ذہن بھٹک کر ماضی کے ایک کربناک یاد میں ڈوب گیا..

چودہ پندرہ سالہ وہ لڑکا کندھے پر بیگ لٹکائے، ہونٹوں پر مسکراہٹ سجائے کلاس روم سے باہر نکلا، جس کے بال آگے سے پیشانی پر بکھرے ہوئے تھے اور چہرے پر ایک خوشی کی چمک تھی، اسے یاد تھا اس کے بابا نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ اس کا پیپر ہو جانے کے بعد وہ اسے اور ماہم کو گاؤں لے کر جائیں گے، اسی خوشی میں وہ تیزی سے پیپر حل کر کے باہر نکلا اور اپنے دوستوں سے ملتا ہوا اسکول کے آہنی دروازے کی طرف بڑھا جہاں اس کا ڈرائیور اس کا انتظار کر رہا تھا لیکن جوں ہی قدم اس نے دروازے پر رکھا اس کی نظر بلیک کرولا پر پڑی جس سے ٹیک لگا کر کھڑی عورت کوئی اور نہیں اس کی ماں تھی، چہرے پر ناگواری لئے اس نے نظر آس پاس دوڑائی اپنے ڈرائیور کی تلاش میں، جو آنے کو تھا ہی نہیں، پھر دوبارہ اپنی ماں کو دیکھا جو پریشان سی

اس کی طرف بڑھ رہی تھیں، قدم سست اور لڑکھڑاہٹ کا شکار تھے، آنکھوں میں عجیب سوگواری تھی، وہ چونکا تھا، اس نے اپنی ماں کو کبھی اس حال میں نہیں دیکھا تھا...

"سکندر بیٹا.. تم.. تم جلدی میرے ساتھ چلو.." لہجے میں لڑکھڑاہٹ تھی..

"مجھے آپ کے ساتھ کہیں نہیں جانا.." وہ ناگواری سے بولتا اپنے بازو ان کے ہاتھ کی گرفت سے آزاد کر گیا، وہ کچھ لمحے یونہی کھڑی اپنے خالی ہاتھ کو دیکھتی رہیں..

"مجھے تم سے کچھ ضروری بات کرنی ہے سکندر.." انہوں نے دوبارہ ہمت کی، اس بار انہوں نے اسے ہاتھ لگانے کی کوشش نہیں کی..

"لیکن مجھے آپ سے نہ کوئی بات کرنی ہے اور نہ ہی کوئی بات سننی ہے.." وہ اسی ناگواری سے بولتا ان سے دو قدم دور ہوا تھا..

"سکندر پلیز میری بات سنو.. اچھا میرے ساتھ چلو مجھے کچھ بتانا ہے تمہیں.." ان کے لہجے میں بیچارگی جبکہ آنکھوں میں نمی تھی..

"کہا نا مجھے آپ کی کوئی بات نہیں سننی آپ جائیں یہاں سے.." ان کی آنکھوں میں

دیکھ کر وہ سختی سے بولا تھا..اس کے انداز اور لہجے کی اجنبیت دیکھ کر انہیں لمحوں میں احساس ہوا تھا کہ وہ اسے بہت پہلے کھو چکی ہیں..

"اچھا میری بات نہیں سننی تو اپنے ڈیڈ کی بات سن لینا،انہوں نے ہی مجھے بھیجا ہے تمہیں لینے کے لئے.."ان کی بات پر وہ حیران ہوا تھا پھر تلخی سے مسکرا دیا..پندرہ سالہ لڑکے کے دل میں اپنی ماں کے لئے اتنی نفرت تھی کہ وہ اپنے ہر انداز سے باور کرا رہا تھا..

"میں آپ کی کسی بات میں نہیں آنے والا مام.."کہہ کر وہ ان کے پاس سے گزرنے ہی والا تھا کہ مزنہ بیگم کی آواز پر اس کے قدم اپنی جگہ جم کر رہ گئے..

"تمہارے ڈیڈ ہاسپٹل میں ہیں سکندر "..

"کیا بکواس کر رہی ہیں آپ.."وہ سرعت سے ان کی طرف بڑھا..

"یہ سچ ہے بیٹا،تمہارے ڈیڈ ہاسپٹل میں ہیں،ان کا ایکسیڈینٹ ہو گیا ہے،وہ تمہارا انتظار کر رہے ہیں "..

"آپ کو کیسے پتا چلا ان کے ایکسیڈینٹ کا.."بھنویں سکیڑ کر انہیں دیکھا..

"ہاسپٹل سے فون آیا تھا، تم گاڑی میں بیٹھو میں تمہیں سب بتاتی ہوں.." وہ تیزی سے گاڑی کی طرف بڑھیں تو وہ بھی ان کی تقلید میں گاڑی کی پچھلی سیٹ پر ان کے ساتھ ہی بیٹھ گیا..

"ہاسپٹل سے کسی نے فون کیا تھا، کوئی راہگیر انہیں ہاسپٹل لے گیا تھا، ہائی وے کے پاس ان کا ایکسیڈینٹ ہوا تھا ڈرائیور موقعے پر جان گنوا بیٹھا.." گھبراہٹ میں کہتیں وہ بار بار اپنی انگلیاں چٹخا رہی تھیں، ان کے انداز سے صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ بہت کچھ چھپا رہی ہیں.. ان کو گہری نظروں سے دیکھتے سکندر نے کچھ بولے بنا رخ موڑ کر کھڑکی سے باہر دیکھنے لگا، وہ الجھا ہوا تھا، پریشان تھا، لیکن اسے خود پر قابو تھا، اتنی کم عمری میں بھی وہ بہت بڑا اور سمجھدار ہو گیا تھا..

ہاسپٹل کے آگے گاڑی رکتے ہی وہ تیزی سے باہر نکلا، مزنہ بیگم کی ہمراہی میں وہ ایک کمرے میں داخل ہوا جہاں مشینوں میں جکڑے اپنے ڈیڈ کو دیکھ کر وہ اپنی جگہ پر رک سا گیا.. اس کے فیملی ڈاکٹر بیڈ کے پاس کھڑے دوسرے ڈاکٹر سے کچھ ڈسکس کر رہے تھے..

"ڈیڈ..!" اس کی آواز اتنی دھیمی تھی کہ اس کے کانوں تک بھی پہنچنے میں ناکامیاب

رہی تھی،اس کا دل زور زور دھڑک رہا تھا..

ڈاکٹر کی نظر اس پر پڑتے ہی وہ سست قدمی سے چلتے ہوئے اس کی طرف آئے، چہرے سے صاف ظاہر تھا کہ وہ بات کرنے سے ہچکچا رہے ہیں، ظاہر سی بات تھی کہ چاہے وہ جتنا بھی سمجھدار ہو جائے لیکن دنیا کی نظر میں اب بھی بچہ ہی تھا اور سامنے مشینوں میں جکڑا شخص اس کی کل کائنات،اس کا باپ تھا..

"سکندر.."مزنہ بیگم نے اس کے کندھے پر ہاتھ کا دباؤ ڈال کر جیسے اسے سنبھالنے کی کوشش کی تھی..

"ڈیڈ اب کیسے ہیں انکل.."اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیا بولے، کیا پوچھے، یہ سیچویشن بالکل نئ تھی اور ڈرا دینے والی تھی..

"آئی ایم سوری بیٹا پر گولی لگنے کی وجہ سے خون کافی زیادہ بہہ گیا ہے،ایکسیڈینٹ اتنا شدید تھا کہ ان کے سر اور پیٹھ کا عموماً حصہ کافی متاثر ہوا ہے.."گولی والی بات پر اس نے چونک کر ڈاکٹر کی طرف دیکھا..

"گولی..؟کیسی..کیسی گولی..؟"اس نے ہمت کر کے پوچھا..

"مسٹر جہانگیر کو گولی ماری گئی ہے، ایسا لگ رہا ہے کہ یہ ایکسیڈینٹ جان بوجھ کر کیا گیا ہے.." ڈاکٹر نے اپنی تشویش ظاہر کی..

"اور ری کوری کے چانسز..؟" اس نے امید سے ڈاکٹر کو دیکھا..

"آئی ایم سوری سکندر بیٹا! میں تمہیں جھوٹی امید نہیں دینا چاہتا، میں کافی پریکٹیکل انسان ہوں، اس لئے میں چاہتا ہوں کہ تم میری بات سنو اور سمجھو، تمہارے ڈیڈ کی حالت آؤٹ آف کنٹرول ہے، خون کافی زیادہ بہہ چکا ہے، ری کوری کے چانسز زیرو پوائنٹ زیرو زیرو پرسنٹ ہے.." سنجیدگی سے کہتے ہوئے ڈاکٹر نے اس کے کندھے کو ہلکے سے دبا کر ہمت دینے کی کوشش کی..

اس کا دل جیسے کسی گہرے کنویں میں ڈوب گیا تھا، کوئی آواز کوئی آہٹ کچھ بھی محسوس نہیں ہو رہا تھا، اسے اپنا سانس رکتا ہوا محسوس ہو رہا تھا، خالی خالی نظروں سے ڈاکٹر کو دیکھتے ہوئے جیسے خود میں کچھ بولنے کی ہمت پیدا کر رہا تھا، لیکن اس کی آواز نہیں نکل رہی..

"سکندر میری بات سمجھ رہے ہو نا.." ڈاکٹر تشویش سے اس کی طرف جھکا.. اس نے دھیرے سے اثبات میں سر ہلا دیا..

"تم ان سے ملنا چاہتے ہو..؟"اس کے اندر صرف سر ہلانے کی ہمت تھی، قوت گویائی جیسے مفلوج ہو گئی تھی..

تھوڑی دیر بعد کمرے میں صرف وہ اور بیڈ پر لیٹا دنیا و مافیہا سے بے خبر وہ شخص رہ گئے تھے..دھیرے دھیرے قدم اٹھاتا وہ بیڈ کی پائنتی کے پاس جا کھڑا ہوا، سپاٹ نظروں سے اس نے اپنے باپ کو دیکھا پھر دھیرے سے ہاتھ ان کے پیر پر رکھ دیئے..ان کا وجود ٹھنڈا تھا جیسے اس میں خون کی روانی بالکل مفقود ہو، اس نے سہم کر اپنے باپ کے چہرے کو دیکھا جو آکسیجن ماسک سے ڈھکا ہونے کے باوجود بھی درد اور تکلیف اس سے صاف جھلک رہی تھی..ٹیبل کھینچ کر وہ ان کے پاس بیٹھ گیا، ڈرپ لگے ہاتھ کو اپنے کانپتے ہاتھوں میں مضبوطی سے تھاما کبھی نہ چھوڑنے کے لئے..

"ڈیڈ..!"اس کا ضبط جواب دینے لگا تھا، اس کے ہونٹوں سے ایک دبی دبی سی سسکی نکلی، شفاف گرے آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر جہانگیر صاحب کی ہتھیلی کی پشت پر گرے تو ان کی ساکت انگلیوں میں حرکت ہوئی، سکندر نے چونک کر سر اٹھایا، وہ ہوش میں تھے، جاگ رہے تھے، اسے سن رہے تھے..

"ڈیڈ..ڈیڈ آپ مجھے سن رہے ہیں نا ڈیڈ، ڈیڈ پلیز کچھ تو بولیں.."ان کے چہرے پر جھکا

وہ پریشانی سے بولتا بار بار ان کے ہاتھ کی پشت کو سہلا ہلا رہا تھا..

جہانگیر صاحب نے بمشکل آنکھیں کھول کر لمحے بھر کو اسے دیکھا پھر بند کر لیا..

"سکندر..!" مدھم آواز میں وہ بولے، آنکھیں ہنوز بند تھیں..

"ہاں ڈیڈ، میں یہیں پر ہوں.." وہ مزید ان کے قریب ہوا..

"سکندر..میری بات سنو...بیٹا ماہم...عدیل کا بھائی..اسے لینے...نبیل...ماہم کو خطرہ...انصاری سے بات کرو، وہ اسے...پیپرز میرے لاکر میں ہیں...تم..تم سب سنبھال لینا...ماہم کو بھی.." لمبی لمبی سانس لے کر وہ اٹک اٹک کر بمشکل بول رہے تھے، چہرے سے تکلیف کے آثار صاف ظاہر ہو رہے تھے..

"ڈیڈ آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے، میں ڈاکٹر کو بلاتا ہوں.." اس سے پہلے کہ وہ جاتا انہوں نے اس کا بازو پکڑ کر روک لیا..

"نہیں..ڈاکٹر نہیں...تم..تم یہیں رہو..میرے پاس...میری بات سنو...ماہم کی حفاظت کرنا سکندر...میرے بعد ماہم تمہاری ذمے داری ہے سکندر...میں اس کی حفاظت نہیں کر سکا...وعدہ..وعدہ کرو"..

"ہاں..ہاں میں وعدہ کرتا ہوں..ماہم کو کچھ نہیں ہو گا...آپ ٹھیک ہو جائیں بس ڈیڈ "..

"میں بالکل ٹھیک ہوں سکندر.." وہ دھیرے سے کہہ کر مسکرائے تھے،وہی نرم شفقت بھری مسکراہٹ جو اسے دیکھ کر ان کے ہونٹوں پر آجاتی تھی،آنکھیں ہنوز اس کے چہرے پر ٹکی ہوئی تھیں،وہ یک ٹک اپنے باپ کو دیکھے جا رہا تھا،اسے اس بات کا احساس ہی نہ ہوا کہ اس کے ڈیڈ اب سانس نہیں لے رہے تھے،آکسیجن مشین اب شور نہیں کر رہی تھی،اس کے ڈیڈ کا وجود اب ساکت ہو گیا تھا،کھلی آنکھوں میں زندگی کی روشنی اب بجھ چکی تھی!

کسی نے اسے کندھوں سے پکڑ کر پیچھے کیا تھا،وہ بالکل ساکت تھا،آنکھیں اپنے باپ کے مسکراتے چہرے پر جمی ہوئی تھیں،پھر کسی نے اس کے باپ کی کھلی آنکھوں پر ہاتھ پھیر کر جوں ہی اسے بند کیا اسے ایسا لگا جیسے اس کی سانسیں بند ہونے لگی ہیں، پلکیں بھاری ہونے لگیں..

"تم تو میری زندگی ہو سکندر، تمہیں دیکھ کر تو میں جیتا ہوں.." اس کے اندر کوئی آواز گونجی پھر جیسے سب کچھ تاریک ہو گیا،اس کی زندگی بھی!..

میسیج ٹون کی آواز پر اس نے چونک کر آئینے میں اپنے عکس کو دیکھا پھر سر جھٹک کر موبائل کی طرف بڑھ گیا، چہرے پر پہلے کی طرح سختی تھی، ماضی کی کڑوی یاد کا اثر اس کی سرخ ہوتی آنکھوں سے صاف ظاہر ہو رہا تھا..

اس نے بے تاثر چہرے کے ساتھ موبائل اٹھایا جہاں آئمہ کا میسیج چمک رہا تھا..

"شام میں مجھے اور اپنے بھانجے کو پک کر لیجئے گا بھائی، یہ بہت دماغ کھا رہا ہے میرا.."

میسیج پڑھ کر وہ مسکرا دیا اور جواب میں "اوکے" لکھ کر سینڈ کیا پھر وارڈروب کی طرف بڑھ گیا، اسی لمحے دستک دے ملازم کمرے میں داخل ہوا..

"سر ناشتہ تیار ہے، اور حماد صاحب ناشتے کی ٹیبل پر آپ کا انتظار کر رہے ہیں.." ملازم کی بات پر اس نے چونک کر اس کی طرف دیکھا..

"حماد آیا ہے؟ کب؟ "

"وہ تو کافی دیر سے آئے ہوئے ہیں، کہہ رہے ہیں کہ ناشتہ وہ آپ کے ساتھ کریں گے"..

"یہ حماد بھی نا، خوامخواہ پریشان ہوتا رہتا ہے.. تم جاؤ میں آرہا ہوں "..

ملازم کے جانے کے بعد اس نے تیزی سے اپنے زخم کی ڈریسنگ کی جواب بھی درد کر رہا تھا لیکن اسے درد سہنے کی عادت ہو گئی تھی، ڈریسنگ کر کے وہ تیار ہوا اور کمرے سے باہر نکل گیا..

سیڑھیاں اترتے ہوئے اس کی نظر ڈائیننگ ٹیبل پر بیٹھے حماد پر پڑی جو ہاتھ میں موبائل لئے تیزی سے ٹائپنگ کر رہا تھا..

"کبھی تو اس موبائل کی جان چھوڑ دیا کرو.." موبائل اس کے ہاتھ سے جھپٹ کر وہ اب آرام سے موبائل اسکرین پر نظریں دوڑا رہا تھا، ہونٹوں پر شرارتی مسکراہٹ تھی..دوسری طرف حماد اس اچانک حملے سے بالکل انجان تھا اسی لئے بیچارگی سے کبھی اسے تو کبھی اس کے ہاتھ میں موجود اپنے موبائل کو دیکھ رہا تھا..

"میں کچھ ضروری کام کر رہا تھا.." اس نے بہانہ گھڑا..

"تمہارے سارے ضروری کاموں سے میں بخوبی واقف ہوں.." موبائل اسکرین اس کی آنکھوں کے سامنے لہرائی جہاں اس کی اور اریبہ کی کچھ دیر پہلے والی واٹس ایپ چیٹ کھلی ہوئی تھی..

"اچھا نا.." اس نے منہ بنایا..

"کیا اچھا نا..چپ مار کر ناشتہ کرو.." موبائل پینٹ کی پاکٹ میں ڈال کر وہ کرسی کھینچ کر بیٹھا تو ملازم نے آگے بڑھ کر ان دونوں کی پلیٹ پر پراٹھا رکھا.. سکندر نے سر اٹھا کر حیرانی سے ملازم کو دیکھا..

"یہ کیا ہے"..

"اسے پراٹھا کہتے ہیں سکندر صاحب.." ملازم کے بجائے حماد نے سکون سے جواب دے کر اس کی پلیٹ پر سائیڈ میں حلوہ رکھا اور خباثت سے مسکرا کر اسے دیکھا..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اور اسے کہتے ہیں حلوہ، ٹیپکل دیسی ناشتہ "..

"یہ تم نے بنوایا ہے.." غصے سے اسے گھورا..

"جی ہاں، اور آپ آج یہی ناشتہ کریں گے، میری پسند کا.." مزے سے بول کر وہ اب اپنے ناشتے کی طرف متوجہ ہو گیا تھا..

"مجھے یہ ناشتہ نہیں کرنا.." وہ ہاتھ کھینچ کر باقاعدہ منہ پھلا کر بیٹھ گیا..

"سکندر صاحب آپ کی یہ ایکٹنگ میرے ساتھ نہیں چلے گی اس لئے اچھے بچوں کی

طرح آرام سے ناشتہ کریں، کیونکہ ہیلدی ناشتے کی آپ کو بہت ضرورت ہے اس وقت"..

"ہیلدی ناشتے کی ضرورت ہے مجھے نہ کہ آئیلی"..

"ان سلاد پھلاد سے کچھ نہیں ہونے والا، چپ چاپ منہ بند کر کے ناشتہ کرو ورنہ میں ڈیڈ کو کل والا قصہ نمک مرچ لگا کر سنادوں گا پھر بتانا انہیں سب.."مزے سے سلاد کی ٹانگ توڑ کر وہ اب اسے دھمکی دیتے ہوئے آرام سے اپنے ناشتے کے ساتھ انصاف کر رہا تھا..

"تمہیں تو میں دیکھ لوں گا.."غصے سے اسے گھورتا وہ جی کڑا کر کے ناشتے کی پلیٹ پر جھکا اور ناپسندیدہ نظروں سے گھی میں ڈوبے پراٹھے کو دیکھنے لگا..

"تھوڑا کم گھی نہیں استعمال کر سکتے تھے کیا.."ناشتے کا غصہ اب کسی نہ کسی پر تو نکالنا ہی تھا اس لئے پراٹھا ہاتھ میں اٹھائے وہ خونخوار نظروں سے کبھی حماد کو گھورتا تو کبھی پاس کھڑے ملازم کو.. پھر کوئی راستہ نہ پا کر وہ بے دلی سے اس ناپسندیدہ ناشتے کو زہر مار کرنے لگا جبکہ پاس بیٹھا حماد مسکرا کر دیا..

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

"ہم یہاں کیوں آئے ہیں.."اس نے نا سمجھی سے سکندر کو دیکھا جو بہت سکون سے سیڑھیاں پھلانگ رہا تھا..

"وہی کرنے جو تم چاہتے تھے.."اسی سکون سے جواب دیا گیا..

"اور میں کیا چاہتا تھا.."اس نے ہونقوں کی طرح اس کی پشت کو گھورا، وہ چلتے چلتے رکا اور اس کی طرف گھوما..

"شادی کرنے، تم یہی چاہتے تھے نا کہ میں ماہم سے شادی کرلوں.."وہ دونوں اس وقت ہاسپٹل کی اسی راہداری میں کھڑے تھے جس کے ایک کمرے میں انصاری صاحب ایڈمٹ تھے..

"ڈونٹ ٹیل می کہ تم یہاں اس ہاسپٹل میں ابھی اس سے شادی کرنے آئے ہو.."اس کی بات پر سکندر دھیرے سے ہنس دیا..

"فالحال تو میں یہاں سیچویشن پیدا کرنے آیا ہوں"..

"کیسی سیچویشن.."وہ حیران ہوا..

"اپنی شادی کی سیچویشن"..

"اور وہ کیسے کروگے..؟"

"بس دیکھتے جاؤ.."مزے سے کہہ کر وہ آگے بڑھ گیا جبکہ وہ ہنوز وہیں کھڑا رہا..

تھوڑی دور جا کر وہ دوبارہ اس کی طرف مڑا..

"اب چلوگے یا یہیں بت بن کر کھڑے رہوگے"..

"ہاں آرہا ہوں.."ڈھیلے ڈھالے انداز میں کہہ کر وہ اس کے ساتھ چل دیا..

تھوڑی دیر بعد ہاسپٹل کے اسی بوسیدہ کمرے کے سامنے وہ دونوں کھڑے تھے، سکندر نے ایک نظر اسے دیکھا پھر انگلیوں کی پشت سے دروازے پر ہلکے سے دستک دی..

"آجائیں.."اندر سے اجازت ملنے پر وہ دونوں آگے پیچھے اندر داخل ہوئے..

بیڈ پر تکیئے کے سہارے نیم دراز انصاری صاحب نے حیرانی سے کمرے میں داخل ہوتے ان دو نوجوانوں کو دیکھا جو شکل وصورت سے کافی مہذب اور خاندانی لگتے تھے..

"آپ لوگ کون ہیں، میں نے آپ کو پہچانا نہیں.."انہوں نے باری باری ان دونوں

کو دیکھا..

"کیا بات ہے انصاری صاحب مجھے نہیں پہچانا.." سپاٹ نظروں سے انہیں دیکھتا سکندر بالکل ان کے پاس جا کر رک گیا..اس کے لہجے میں کچھ ایسا تھا کہ انصاری صاحب نے چونک کر اسے دیکھا،ذہن پر زور ڈالا،یاد کرنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہے..

"معاف کیجئے گا پر میں سچ میں آپ لوگوں کو نہیں جانتا.." لہجے میں ہچکچاہٹ تھی..

"کمال ہے،ایک پندرہ سالہ بچے اور تیس سالہ نوجوان میں اتنا بھی فرق نہیں ہوتا کہ آپ اسے پہچان نہ سکیں..غور سے دیکھیں مجھے شاید میرا چہرہ آپ کو کسی کی یاد دلا دے.." طنزیہ انداز میں بولتے ہوئے وہ مزید ان کے قریب جھکا تھا،گرے شفاف آنکھیں ان کے چہرے پر جمی ہوئی تھیں،ان گرے شفاف آنکھوں کو دیکھ کر وہ چونکے تھے،دھندلا دھندلا سا نقوش ذہن کی اسکرین پر اجاگر ہوا تھا،چودہ پندرہ سالہ گرے آنکھوں والا وہ بچہ انہیں سرعت سے یاد آیا تھا..

"سکندر.." ان کی آواز سرسراتی ہوئی اور خوفزدہ تھی،بہت سارے سوال ان کے ذہن بیدار ہونے لگے تھے،وہ جس ماضی کو بھول بیٹھے تھے وہ جیتا جاگتا ان کے سامنے

بیٹھا انہیں گھور رہا تھا..

"سہی جانا، میں سکندر، خوشی ہوئی یہ جان کر کہ آپ مجھے بھولے نہیں، امید ہے جس طرح آپ کو میں یاد ہوں اسی طرح اور بھی بہت کچھ یاد ہو گا.." وہ اب دیوار سے لگی کرسی بیڈ کے قریب کر کے آرام سے اس پر بیٹھتے ہوئے معنی خیزی سے بولا، گہری نظریں اب بھی ان کے چہرے پر جمی ہوئی تھیں جہاں مارے خوف کے پسینے آ رہے تھے..

"تمہیں میرے بارے میں کیسے معلوم ہوا.." انہوں نے ہمت کر کے وہ پہلا سوال پوچھا جو ان کے دماغ میں پھڑ پھڑا رہا تھا..

"مجھے آپ کے بارے میں کیسے معلوم ہوا یہ بات اہم نہیں ہے، اہم بات یہ ہے کہ میری امانت کہاں ہے "..

"کیسی امانت..؟" انہوں نے چونک کر اسے دیکھا، جہانگیر صاحب کا جملہ ان کے ذہن میں گونجا تھا..

"انصاری صاحب یہ آئی ڈونٹ نو والا گیم میرے ساتھ نہ ہی کھیلیں تو بہتر ہو گا ورنہ

آپ ہار جائیں گے،اس لئے شرافت سے بتادیں ماہم شیرازی کہاں ہے.."طنزیہ انداز میں کہتے ہوئے وہ آگے کو جھکا اور دونوں ہاتھ بیڈ پر رکھ کر انہیں دیکھا..

"ماہم میرے پاس نہیں ہے.."نہ جانے کیوں وہ جھوٹ سے کام لے رہے تھے..

"آپ کے پاس نہیں ہے..!میرے پاس آپ کی ساری انفارمیشن ہے انصاری صاحب تو بہتر ہو گا کہ اپنا یہ جھوٹ اپنے پاس ہی رکھیں اور سیدھی طرح سے میری چیز میرے حوالے کر دیں"..

"میرے پاس تمہاری کوئی چیز نہیں ہے.."وہ دھیمی آواز میں چیخے تھے،انداز میں بے بسی تھی،وہ کسی بھی حال میں ماہم کو خود سے دور نہیں کرنا چاہتے تھے..

"چلئے مان لیتا ہوں،ویسے میں یہاں آپ کو ایک بات بتانے آیا تھا.."وہ دوبارہ سیدھا ہو کر بیٹھا..

"کون سی بات..؟"اس کے چہرے کو دیکھا جو بے تاثر تھا..

"کل رات آپ کی بیٹی پر کچھ غنڈوں نے حملہ کر دیا تھا،یہ بات بتائی آپ کی بیٹی نے.."اس نے جیسے بم پھوڑا تھا،وہ چونکے تھے،پھر سہم کر اسے دیکھا جو ان کے

چہرے کے سارے اتار چڑھاؤ دیکھ رہا تھا..

"کیا بکواس کر رہے ہو..؟"

"بکواس نہیں سچ کہہ رہا ہوں اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ آپ عدیل کی واپسی اور اس کے ارادوں سے بخوبی واقف ہیں..اس لئے سیدھی طرح ماہم کو میرے حوالے کر دیں، میں اس کی بہتر حفاظت کر سکتا ہوں.."ضبط کے باوجود اس کی آواز تیز ہو گئی تھی..

حماد نے سہم کر دروازے کو دیکھا پھر اسے جو کافی غصے میں لگ رہا تھا..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"میں اپنی بیٹی کی حفاظت خود کر سکتا ہوں.."ان کے دوٹوک انداز پر سکندر نے ضبط سے اپنے جبڑے بھینچے..

"آپ کے جذبوں کی قدر کرتا ہوں میں انصاری صاحب لیکن سچ تو سچ ہی رہے گا، ماہم آپ کی بیٹی نہیں ہے اور نہ ہی آپ اس کی حفاظت کر سکتے ہیں "..

"میں اس کی حفاظت کر سکتا ہوں"..

"اچھا..کیا واقعی..ہاسپٹل کے ایک روم میں مریضوں والی زندگی بسر کرنے والا انسان

کسی کی حفاظت بھی کر سکتا ہے بھلا..؟کیا اس طرح حفاظت کریں گے آپ..؟آپ کی زندگی اب ختم ہونے کو ہے تو بہتری اسی میں ہے کہ مجھے میری ذمے داری سنبھالنے دیں..ورنہ میں دوسرے طریقے سے اسے حاصل کرلوں گا اور یقیناً میرا دوسرا طریقہ آپ کے حق میں بہتر نہیں ہوگا.."اس کے دھمکی آمیز لہجے پر انصاری صاحب نے چونک کر اسے دیکھا..

"کیا کرنے والے ہو تم..؟"

"ماہم آپ سے بہت محبت کرتی ہے، ظاہر سی بات ہے آپ اس کے بابا ہیں، اور میں اسے آپ سے بدظن کردوں گا"..

"وہ میری بیٹی ہے، کیا ثبوت ہے تمہارے پاس کہ وہ میری بیٹی نہیں ہے.."سر نفی میں ہلاتے ہوئے وہ ضبط سے بولے تھے..

"ثبوت کی بات آپ نہ ہی کریں تو بہتر ہوگا کیونکہ میں اگر ثبوت لانے پر آیا تو ایسے ایسے ثبوت پیدا کروں گا کہ وہ آپ کو اپنا دشمن سمجھنے لگے گی..کیونکہ ثبوت تو آپ کے پاس ہے ہی نہیں"..

"تم ایسا کچھ بھی نہیں کرو گے۔۔"

"آف کورس! میں ایسا کچھ نہیں کروں گا اگر آپ اسے میرے حوالے کر دیں.."اس نے ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر انہیں سکون سے دیکھا تھا،لوگوں کے جذبات کے ساتھ کھیلنے میں اسے کبھی کبھی بہت مزا آتا تھا..

"کیا گارنٹی ہے کہ تم اسے کچھ بھی نہیں بتاؤ گے،اسے مجھ سے دور نہیں کرو گے"..

"چلیں پھر ایک ڈیل کرتے ہیں"..

"کیسی ڈیل..؟"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"میں اسے آپ کے بارے میں کچھ نہیں بتاؤں گا بس جیسا میں کہوں ویسا آپ کر دیں تو"..

"کیا کرنا ہو گا مجھے"..

"شادی..شادی کرا دیں میری اس سے.."اس کی بات پر حماد دھیرے سے مسکرا دیا تھا..

"میں ایسا نہیں کر سکتا،وہ کبھی نہیں مانے گی"..

"وہ مان جائے گی، اور آپ کو یہ کرنا پڑے گا کیونکہ یہی طے تھا، میرے ڈیڈ نے آپ سے یہی کہا تھا، آپ اتنے بیوقوف تو نہیں ہیں کہ میرے ڈیڈ کی بات کا مفہوم نہ سمجھ سکے ہوں، صرف میں اس کی حفاظت کر سکتا ہوں، اس کا مطلب سمجھتے ہیں نا آپ.." معنی خیزی سے انہیں دیکھا تو وہ الجھ سے گئے..

"جہانگیر صاحب نے ماہم کو تمہیں سونپنے کے لئے کہا تھا، کیونکہ وہ تمہاری ذمے داری ہے، لیکن وہ نہیں مانے گی، میں نے اس کی پرورش کی ہے، وہ معصوم تو ہے لیکن ضدی بھی ہے.." ان کی آواز دھیمی تھی, سوچ میں ڈوبی..

"تو آپ باپ بن کر اسے راضی کریں، وہ آپ کی بات نہیں ٹالے گی"..

"کیا گارنٹی ہے کہ تم اس کی حفاظت کر سکو گے"..

"کیونکہ وہ میں ہی تھا جس نے کل رات اسے غنڈوں سے بچایا تھا، وہ میں ہی تھا جس نے اسے بحفاظت اس کے گھر ڈراپ کیا تھا.." اس انکشاف پر انہوں نے بے یقینی سے اسے دیکھا..

"تم.. تم وہاں تھے اس وقت..؟"

"ہاں میں وہاں تھا، اگر وہاں نہ ہوتا تو سوچا ہے کبھی کہ اس کا کیا ہوتا، میں چاہتا ہوں کہ ہر وقت اس کا سایہ بن کے رہوں بس آپ میرا ساتھ دے دیں"..

"ٹھیک ہے میں کوشش کروں گا لیکن میں اس سے کہوں گا کیا "..

"ایمو شنل بلیک میلنگ..!" وہ کہہ کر آخر میں مسکرایا، طمانیت بھری مسکراہٹ!

"ماہم میری بات سنو، تم انکل سے کیا بات کرنے والی ہو.." وہ جو اتنی دیر سے چپ تھی کچھ پوچھ نہیں رہی تھی، کوئی بات نہیں کر رہی تھی اس کی الجھن اور پریشانی کا سوچ کر، ہاسپٹل کے اندر داخل ہوتے ہی اس کا ضبط اب جواب دینے لگا تھا..

ماہم نے چلتے چلتے رک کر اسے دیکھا جس کے چہرے سے بے چینی صاف ظاہر ہو رہی تھی..

"کیا بات کروں گی میں، میں انہیں کچھ نہیں بتا سکتی، وہ بیمار ہیں، ڈاکٹر نے انہیں ریسٹ کرنے کے لئے ہاسپٹل میں ایڈمٹ کیا تھا تاکہ گھر کے اسٹریس سے وہ دور رہیں، میں انہیں کل کے واقعے کے بارے میں بتا کر بے سکون نہیں کر سکتی، انہیں اور بیمار نہیں

کرنا چاہتی میں حمنہ.."اس کے چہرے پر مایوسی تھی، سرخ آنکھیں اس کے ضبط کی گواہی دے رہی تھیں، وہ جو گھر سے طے کر کے آئی تھی کہ بابا کو سب بتادے گی، ہاسپٹل میں قدم رکھتے ہی اس کی ساری ہمت جواب دے گئی تھی..

"تو کیا تم انہیں انجان رکھو گی، کل جو ہوا اگر وہ دوبارہ تمہارے ساتھ ہوا تو کیا کرو گی، کل تمہیں بچانے کے لئے سکندر تھا، ضروری تو نہیں ہے کہ وہ ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گا، تم کیسے خود کی حفاظت کرو گی ماہم.. تمہیں سب کچھ بتانا چاہئے انکل کو.." وہ اسے سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی..

"میں نہیں بتا سکتی حمنہ، وہ مزید پریشان ہو جائیں گے.." وہ بیچارگی سے بولی..

"اور اگر کسی دوسرے سے اس بات کا پتا چلا تو انہیں کیسے لگے گا کبھی سوچا ہے اس بارے میں، تم ان کی بیٹی ہو ماہم، ان کا حق ہے یہ سب جاننا، کیا پتا وہ کچھ خاص جانتے ہوں، کچھ ایسا جو تمہیں ان سب سے محفوظ رکھ سکے"..

"کوئی نہیں جانتا اس بارے میں سوائے سکندر کے"..

"اور تمہیں کیا لگتا ہے کہ وہ چپ بیٹھے گا، اسے گولی لگی ہے ماہم بھولو مت، وہ بہت

شاطر انسان ہے، کہیں ایسا نہ ہو کہ انکل کو وہ سب کچھ بتادے آفٹر آل تم اس کی اسسٹنٹ ہو اور اس کی موجودگی میں تمہارے اوپر حملہ ہوا تھا، وہ جاننا تو ضرور چاہے گا تمہارے بارے میں.." وہ اپنے تئیں اسے سہی بات سے آگاہ کر رہی تھی..

"میں اسے بابا سے ملنے نہیں دوں گی، میں یہ جاب چھوڑ دوں گی "..

"تم پھر غلط کر رہی ہو ماہم، میری بات مانو انکل کو سب بتادو، انہیں اعتماد میں لو، ان سے پوچھو"..

"مجھے تو لگتا ہے سکندر بھی ان سب میں ملا ہوا ہے، وہ غنڈے اسے جانتے تھے.." صبح والی بات اس نے پھر دہرائی تو حمنہ کا دل کیا اپنا سر پیٹ لے.. اس کے دل میں یہ بات گھر کر گئی تھی ان غنڈوں کا سکندر سے کوئی کنکشن ہے..

"یا اللہ! پھر وہی بکواس! سکندر ایک بزنس مین ہے، ایک یوتھ آئکن ہے، اسے پوری ممبئی کیا پورا انڈیا جانتا ہے، اگر وہ غنڈے اسے جانتے تھے تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ ان سب میں ملا ہوا ہے.. اگر اسے تمہیں چوٹ پہنچانی ہوتی تو وہ گولی ہرگز نہ کھاتا، اگر اسے تم سے کوئی دشمنی ہوتی تو وہ تمہیں پہلی ملاقات میں ہی چوٹ پہنچانے کی کوشش کرتا، تم اس کے انڈر کام کرتی ہو اس کے پاس ہزاروں موقعے تھے تمہیں تکلیف دینے

کے لیکن اس نے ایسا کچھ نہیں کیا.. "اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اسے کیسے سمجھائے..

"تمہاری آنکھوں پر اس سو کالڈ سکندر کی چارمنگ پرسنالٹی کی پٹی بندھی ہوئی ہے اسی لئے تمہیں وہ نادان لگتا ہے.. "اس کے اس نئے الزام پر حمنہ کا دماغ گھوما تھا، اس نے گھور کر اسے دیکھا..

"تم سے تو بات ہی کرنا بیکار ہے.. "وہ غصے سے تن فن کرتی وہاں سے چلی گئی تو ماہم بھی سر جھٹک کر آگے بڑھ گئی..

جوں ہی وہ دونوں دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئیں ان کی نظر بیڈ پر نیم دراز انصاری صاحب سے ہوتے ہوئے بیڈ کے پاس رکھی کرسی پر ٹانگ پر ٹانگ جما کر بیٹھے سکندر پر پڑی، وہ کچھ اس انداز سے بیٹھا تھا کہ اس کے چہرے کا آدھا حصہ ان کی طرف واضح تھا، پھر ان کی نظر رینگتی ہوئی دروازے کے قریب دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑے حماد پر پڑی جو خلافِ معمول آج کافی سنجیدہ تھا، ان کے متوجہ ہونے پر وہ دھیرے سے مسکرا دیا تھا..

"ارے بیٹا آپ لوگ اتنی صبح یہاں کیسے؟ آفس نہیں گئیں آپ لوگ..؟"انصاری صاحب ان دونوں کو یوں اچانک دیکھ کر گڑبڑا سے گئے تھے جبکہ سامنے بیٹھے سکندر

نے بالکل سکون سے ان دونوں دیکھا تھا..

"آپ یہاں کیا کر رہے ہیں..؟"ان کے سوال کو یکسر نظر انداز کر کے وہ چلتی ہوئی بیڈ کے دوسری طرف آکر کھڑی ہو گئی اور گھور کر سامنے بیٹھے سکندر کو دیکھا..

"کچھ ضروری بات کرنے.."وہ آرام سے بولا تھا..

"کوئی بات نہیں کریں گے آپ میرے بابا سے، بہتر ہو گا کہ آپ چلے جائیں یہاں سے "..

"یہ کیا طریقہ ہے کسی سے بات کرنے کا بیٹا.."انصاری صاحب نے اسے ٹوکا..

"آپ انہیں نہیں جانتے بابا، یہ ایک بہت ہی شاطر اور خطرناک انسان ہے.."اس کی بات پر سکندر نے دلچسپی سے اسے دیکھا جبکہ انصاری صاحب چونکے تھے..

"لگتا ہے رات والے واقعے کا اثر ابھی تک آپ کے کمزور سے دماغ پر موجود ہے.."تپا دینے والے انداز میں وہ بولا ..

"کل رات کیا ہوا تھا ماہم..؟"ان کے سوال پر ماہم نے خشمگیں نظروں سے سکندر کو گھورا جو چنگاری پھینک کر مزے سے آگ لگتے ہوئے دیکھ رہا تھا..

"کچھ نہیں ہوا تھا بابا.."اس نے نظریں چرائی تھیں..

"جھوٹ مت بولو ماہم بتاؤ مجھے.."ان کے سخت لہجے پر ماہم سہم کر حمنہ کے قریب ہوئی تھی جو خود بھی پہلی بار اپنے انکل کا اتنا سخت لہجہ سن رہی تھی..

"وہ..وہ بابا.."اس کے ہکلانے پر سکندر نے کوفت سے اسے دیکھا تھا..

"مس حمنہ آپ ہی بتادیں کل رات کیا ہوا تھا،انہیں بتانے میں تین چار گھنٹے لگ جائیں گے.."سکندر کے کہنے پر حمنہ نے انصاری صاحب کو وہ ساری بات بتادی جو اسے سکندر اور ماہم نے بتائی تھی..پورا قصہ سننے کے بعد انصاری صاحب لمحے بھر کو فکر مند سے ہو گئے تھے،سکندر جو کہہ رہا تھا وہ سہی تھا،انہوں نے ایک نظر سکندر کو دیکھا جو ان کے بولنے کا منتظر تھا..

"ماہم بیٹا ادھر آؤ میرے پاس بیٹھو،مجھے تم سے کچھ ضروری بات کرنی ہے.."انہوں نے اشارے سے اسے اپنے پاس بیٹھنے کو کہا تو وہ دھیرے سے ان کے پاس آکر بیٹھ گئی..

"بیٹا میں جو بات کہنے جا رہا ہوں اسے غور سے سننا اور سمجھنے کی کوشش کرنا.."ان کی بات پر ماہم نے الجھ کر ان کے چہرے کو دیکھا جہاں الجھن تھی،فکر مندی تھی..

"کون سی بات بابا.." وہ پریشان ہوئی کہ ایسی کون سی بات تھی جو وہ سکندر کی موجودگی میں کرنا چاہتے تھے جبکہ وہ ایک غیر تھا..

"بیٹا میرا ایک ماضی ہے، ایک راز ہے جو میں تمہیں فالحال ابھی نہیں بتا سکتا لیکن وقت آنے پر تمہیں سب کچھ پتا چل جائے گا، ماضی میں میری کچھ لوگوں سے دشمنی تھی جنہیں میں یکسر بھول بیٹھا تھا، میں نے اس بات پر کبھی غور ہی نہیں کیا کہ میرے دشمن تمہیں بھی چوٹ پہنچا سکتے، تمہارے ذریعے مجھ تک پہنچنے کی کوشش کر سکتے ہیں"..

"تو کیا وہ لوگ جو کل.." اس نے بات ادھوری چھوڑ کر انہیں دیکھا..

"ہاں بیٹا وہ لوگ میرے دشمن تھے، جو تمہارے ذریعے مجھے تکلیف دینا چاہتے تھے، ماہم بیٹا تم مجھے بہت عزیز ہو، میں نہیں چاہتا کہ تمہیں کچھ ہو، تمہیں کوئی تکلیف پہنچے، اس لئے میں نے تمہاری حفاظت کے لئے ایک فیصلہ کیا ہے.." ان کی بات پر ماہم نے چونک کر انہیں دیکھا..

"کیسا فیصلہ..؟" اس کا دل زور سے دھڑکا تھا..

"تمہاری شادی کا فیصلہ"..

"شادی..؟ کس سے..؟"اس نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے اپنے بابا کو دیکھا..

"سکندر سے.."ان کے جواب پر اس نے بے یقینی سے انہیں دیکھا جو سنجیدگی سے اسے دیکھ رہا تھا..

"آپ انہیں جانتے ہیں بابا..؟"اس نے الجھ کر ان سے پوچھا..

"ہاں! ان کے ڈیڈ اور میں ایک دوسرے کو بہت اچھے سے جانتے تھے"..

"تو کیا یہی وجہ تھی مجھے اپنی کمپنی میں جاب دینے کی.."اس کا انداز کٹیلا تھا..

"تم سکندر کی کمپنی میں جاب کرتی ہو..؟"انصاری صاحب نے حیرانی سے سکندر کو دیکھا جس نے انہیں اتنی اہم بات بتانا ضروری نہیں سمجھا تھا..

"بدقسمتی سے یہ میرے باس ہوتے ہیں.."اس کی نظریں اب بھی سکندر پر جمی ہوئی تھیں..

"تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتائی یہ بات.."وہ اب بھی حیران تھے..

"یہ اتنی ضروری بات نہیں تھی انکل.."اس کے بولنے سے پہلے سکندر بول اٹھا..

"میں ان سے شادی نہیں کر سکتی بابا.." اس نے حتمی لہجے میں کہہ کر سکندر کو دیکھا جس کے چہرے پر ناگواری پھیلی تھی جبکہ حماد نے تاسف سے سر جھٹکا تھا.. حمنہ ہونقوں کی طرح کھڑی یہ سارا منظر دیکھ رہی تھی..

"پر بیٹا تمہاری حفاظت کے لئے یہ بہت ضروری ہے"..

"آپ ہیں نا میری حفاظت کے لیے، مجھے کسی اور کی ضرورت نہیں ہے بابا.." اس نے ناپسندیدگی سے سکندر کی طرف دیکھا جس نے اس کے دیکھنے پر "کیا واقعی؟" والے انداز میں بھنویں اچکائیں..

"تم میری بات نہیں سمجھ رہی ماہم، میرے جیسا بیمار آدمی تمہاری حفاظت نہیں کر سکتا، میری زندگی کبھی بھی دھوکا دے سکتی ہے، اس لئے میں چاہتا ہوں بیٹا کہ اپنی زندگی میں ہی تمہیں کسی محفوظ ہاتھ میں دے کر سکون کی نیند سو سکوں.." ان کی بات پر ماہم نے روتے ہوئے ان کے سینے میں چہرہ چھپا لیا..

"ایسی بات مت کہیں بابا، میں آپ کے بنا نہیں رہ سکتی "..

"میں مجبور ہوں بیٹا، ہر باپ کی طرح مجھے بھی تمہیں خود سے الگ کرنا ہوگا، کیونکہ

بیٹیوں کا یہی مقدر ہوتا ہے.."اس کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ محبت بھرے لہجے میں بول رہے تھے..پاس کھڑی حمنہ کے ساتھ حماد کی بھی آنکھیں اس منظر کو دیکھ کر سرخ ہو گئی تھیں،ایک سکندر ہی تھا جو سنجیدہ چہرے کے ساتھ لاتعلق سا بیٹھا تھا،وہ لاتعلق تھا یا صرف لاتعلقی کی چادر اوڑھے اپنے جذبات دنیا کی نظروں سے چھپائے رکھنے کی کوشش کرتا تھا یہ بس وہی جانتا تھا..

"مجھے وقت چاہیئے بابا سوچنے کے لئے.."تھوڑی دیر بعد جب وہ سیدھی ہو کر بولی تو اس کی آواز رندھی ہوئی اور نظریں جھکی ہوئی تھیں..

"سوچتے وقت یہ بات ضرور دھیان میں رکھنا کہ تمہارے بابا کے پاس وقت بہت کم ہے.."اس نے تڑپ کر اپنے بابا کو دیکھا تھا جبکہ کرسی پر بیٹھے سکندر نے پلان کو کامیاب ہوتا دیکھ اب یہاں سے اٹھنے کا ارادہ کیا..

"میں اب چلتا ہوں.."اسے دروازے کی طرف بڑھتا دیکھ کر حماد بھی سرعت سے باہر نکل گیا..

ان کے جانے کے بعد بھی وہ تین نفوس اپنی اپنی سوچ میں گم بیٹھے تھے..

"مجھے سمجھ نہیں آرہا بابا یہ سب کیا ہو رہا ہے، ایک رات میں اتنا کچھ بدل گیا.. آپ جلد بازی میں فیصلہ کر رہے ہیں، آپ اسے نہیں جانتے، وہ اچھا انسان نہیں ہے.." اس کے دل میں سکندر کو لے کر گرہ پڑ گئی تھی، دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑی حمنہ نے گھور کر اسے دیکھا لیکن بولی کچھ نہیں کیونکہ وہ ابھی اس کشمکش میں تھی کہ کون صحیح ہے اور کون غلط..

"میں نے بھی لمحوں میں بہت کچھ بدلتے ہوئے دیکھا ہے بیٹا، میرا تجربہ اس سے بھیانک رہا ہے، جلد بازی میں ہی سہی لیکن میں نے بالکل صحیح فیصلہ کیا ہے تمہارے لیے بیٹا، میں نہیں چاہتا کہ تمہاری زندگی میری وجہ سے خطرے میں پڑے، میں پہلے ہی کافی دیر کر چکا ہوں، اب اور دیر نہیں کر سکتا.." ان کا انداز کھویا ہوا تھا..

کھوئی ہوئی تو وہ دونوں بھی تھیں اسی لئے ان کی بات پر غور نہ کر سکیں اور نہ ہی ان کے چہرے پر پھیلی سوچ اور فکر کی لکیروں کو دیکھ سکیں..

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

"میں آپ کے ڈاکٹر سے بات کر کے آتی ہوں ابھی.." سر جھکائے اپنے آنکھوں کی نمی چھپاتی وہ اپنی جگہ سے اٹھی اور تیزی سے کمرے سے باہر نکل گئی، حمنہ نے بھی اس کے

پیچھے جانے کے لئے قدم اٹھائے لیکن انصاری صاحب کی آواز پر وہ رک گئی..

"حمنہ بیٹا مجھے تم سے کچھ ضروری بات کرنی ہے.." ان کے لہجے میں کچھ ایسا تھا جو اسے چونکا گیا تھا..

"جی انکل بولئے.." وہ ہمہ تن گوش ہوئی..

"تم ماہم کے بہت قریب ہو بیٹا، بہت اچھے سے سمجھتی ہو اسے اور وہ بھی تمہاری ہر بات مانتی ہے، تم سے ہر بات شئیر کرتی ہے، تمہارے اور اس کے مابین ایک بہنوں والا رشتہ ہے..اس لئے میں چاہتا ہوں کہ جب میں نہ رہوں تو تم اسے یہ بات بتا دینا جو میں اب بتانے جا رہا ہوں.." ان کے تمہید باندھنے پر حمنہ نے ناسمجھی سے انہیں دیکھا..

"آپ کیا کہہ رہے ہیں انکل مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا"..

"بیٹا میں.." وہ جھجھکے، پھر رکے، رک کر اسے ایک نظر دیکھا، آنکھوں میں نمی تھی، ان کو غور سے دیکھتی حمنہ کے دل کو کچھ ہوا..

"میں ماہم کا باپ نہیں ہوں.." ہمت کی اور جملہ مکمل ہوا.. یہ انکشاف حمنہ پر کسی بم کی

طرح گرا تھا، وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے انہیں دیکھ رہی تھی..

"آپ.. آپ یہ کیا کہہ رہے ہیں انکل.." اس کے انداز میں بے یقینی تھی..

"یہ سچ ہے بیٹا، میں ماہم کا باپ نہیں ہوں، میں یہ بات ماہم کو بھی بتانا چاہتا تھا لیکن میرے اندر اتنی ہمت نہیں ہے اس سے یہ بات کرنے کی، اس کی آنکھوں میں اپنے لئے نفرت نہیں دیکھ سکتا میں، اس لئے میں تمہیں بتا رہا ہوں تاکہ وقت آنے پر تم اسے سب کچھ بتا دو.. بیٹا اپنے انکل کا اتنا سا کام کر دو، میرا یہ بوجھ کم کر دو، میری گزارش ہے بیٹا.." انہوں نے باقاعدہ ہاتھ جوڑ کر التجاء کی، وہ جلدی سے آگے بڑھی اور ان کے دونوں ہاتھوں کو تھام لیا، ہاتھوں میں لرزش تھی، اس نے گرفت مضبوط کر لی..

"آپ یہ کیا کر رہے ہیں انکل، آپ میرے پاپا جیسے ہیں.." اس کی آنکھیں بھی اشکبار ہوئی تھیں..

"میرا یہ کام کر دو بیٹا پلیز.." آنسو ٹوٹ کر اب چہرے پر لڑھک رہے تھے..

"میں آپ کا یہ کام کر دوں گی انکل لیکن آپ کو مجھے سب کچھ شروع سے بتانا ہو گا، ماہم

کس کی بیٹی ہے؟وہ لوگ کون تھے جنہوں نے کل رات اس پر حملہ کیا تھا؟اور..اور یہ سکندر کون ہے؟یقیناً ان دونوں کا کوئی لنک ہے.."وہ سنجیدگی سے انہیں دیکھ رہی تھی..

"سکندر رہی ماہم کا ماضی ہے،وہ دونوں ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں.."پھر انہوں نے ساری بات اس کے گوش گزار کر دی تاکہ وہ ماہم کو اچھے سے سمجھا سکے، جبکہ ان کو سنجیدگی سے سنتی حمنہ کے لئے یہ انکشافات کافی حیران کن تھے...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کافی غصے میں لگ رہی تھی آپ کی "..would be wife گاڑی اسٹارٹ کرتے ہوئے حماد شرارتی لہجے میں بولا تو وہ دھیرے سے ہنس دیا..

"جب انسان سے کچھ نہیں ہوتا تو وہ صرف غصہ کرتا ہے،اور لڑکیوں کا تو کام ہی ہے رونا،غصہ کرنا"..

"تمہاری والی ان دونوں چیزوں میں ماہر ہے میری والی تو کافی بہادر ہے"..

"بہادر نہیں چالاک اور فلرٹ ہے تبھی تو تمہارے جیسے بوائے فرینڈ کی مالکن ہے.."

حسب عادت اس نے اپنے پسندیدہ موضوع کو چھیڑا تو حماد کا منہ بن گیا..

"بس بس اب شروع مت ہو جانا.." سکندر قہقہہ لگا کر ہنسا تھا..

"سچ بات تمہیں بری لگ جاتی ہے.." اس کے چھیڑنے پر حماد نے گھور کر اسے دیکھا..

"کچھ لوگوں کی بڑی ہنسی نکل رہی ہے شادی پکی ہونے پر.." وہ جل ہی تو گیا تھا..

"کچھ لوگوں کی بڑی جل رہی ہے خود کی شادی کا دور دور تک نام و نشان نہ ہونے پر.."

وہ سکندر ہی کیا جو جواب دینے میں پیچھے رہ جائے..

"میں کیوں جلنے لگا تمہاری شادی سے، بلکہ میں تو تم سے زیادہ خوش ہوں..ہاں اگر میری بھی ساتھ میں ہو جاتی تو کیا ہی بات ہوتی.." آخر میں وہ میسنی سی صورت بنا کر بولا تو گاڑی میں سکندر کا قہقہہ گونج اٹھا..

"دل کی بات زبان پر آ ہی گئی.." وہ اب بھی مسکرا رہا تھا..

"تو کیا نہیں آئے گی، میں جو دل میں رکھتا ہوں وہی منہ پر بولتا ہوں"...

"تو آنٹی سے بات کیوں نہیں کرتے"..

"چھترول نہیں کھانی مجھے ان کی "..

"کیوں خوامخواہ میری سویٹ سی آنٹی کو بدنام کر رہے ہو.." وہ اب بھی مسکرا رہا تھا..

"سویٹ نہیں ہٹلر ہیں وہ ہٹلر، سویٹ تو وہ صرف تمہارے لئے ہوتی ہیں"..

"ظاہر سی بات ہے میں اتنا فرمانبردار ہوں ہی کہ ہر کوئی مجھ سے محبت کرتا ہے.." انداز جلانے والا تھا..

"ہاں سوائے آپ کی ہونے والی بیوی کے.." اب کی بار وہ ہنسا تھا قہقہہ لگا کر..

"میں اسے مجبور کر دوں گا مجھ سے محبت کرنے پر.." اس نے بائیں آنکھ کا گوشہ دبایا تو حماد سر جھٹک کر ہنس دیا اور دل میں اس کی کامیابی کی دعا کی..

"یہ تم کہاں لے جا رہے ہو مجھے..؟" گاڑی کو آفس روٹ کی بجائے کسی دوسرے راستے پر جاتے دیکھ سکندر نے اس سے پوچھا..

"پارٹی کرنے"..

"کس خوشی میں..؟" بھنویں اچکائیں..

"اتنی بڑی کامیابی ملی ہے سیلیبریشن تو بنتا ہی ہے"..

"جی نہیں، ابھی کوئی سیلیبریشن نہیں ہوگا، گاڑی واپس آفس کی طرف موڑو مجھے ایک

ضروری میٹنگ اٹینڈ کرنی ہے.."انداز سنجیدہ تھا۔۔

"مجھے پتا ہے کوئی میٹنگ نہیں،خوامخواہ کے بہانے ہی"..

"حماد مجھے سچ میں میٹنگ میں جانا ہے ہم بعد میں سیلیبریٹ کرلیں گے"..

"کیا یار یہ تو کوئی بات نہیں ہوئی،ایک چھوٹی سی سیلیبریشن ہی تو کہہ رہا ہوں،اپنے بچپن کے دوست کے لئے تم اتنا نہیں کر سکتے سکندر "..

"میں اپنے بچپن کے دوست کے لئے کچھ بھی کر سکتا ہوں لیکن ابھی نہیں بعد میں"..

"مجھے ابھی سیلیبریشن کرنی ہے"..

"کیا بچوں والی حرکتیں کر رہے ہو تم.."اسے ہنسی آرہی تھی اس کے ضدی انداز پر..

"اچھا ٹھیک ہے میرے باپ،چلو جہاں چلنا ہے،لیکن صرف ایک گھنٹہ "..

"کافی ہے باس.."وہ خوشی سے کھل اٹھا تھا,اس کے چہرے پر پھیلتے خوشی کے رنگ دیکھ کر سکندر مسکرادیا،سہی تو کہہ رہا تھا وہ،اپنے بچپن کے دوست کے لئے وہ کچھ بھی کر سکتا تھا پھر تو یہ ایک معمولی سی میٹنگ تھی،ایسی کئی میٹنگز وہ اس پر قربان کر سکتا تھا..یہ وہی دوست تھا جس نے اس کے باپ کی موت کے بعد اسے بالکل بھائیوں کی

طرح سنبھالا تھا،اس کا اکیلا پن دور کیا تھا،اسے ہمیشہ خوش رکھنے کی کوشش کی تھی،یہ وہی انسان تھا جسے دیکھ کر اسے کسی کے ہونے کا احساس ہوتا تھا،اپنا پن محسوس ہوتا تھا، یہ اس کا راز دار تھا،ایک ایسا راز دار جو ایک گہرے کنویں کی طرح تھا..

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

تیز قدموں سے چلتی وہ سکندر کے کیبن کی طرف بڑھ رہی تھی کہ راستے میں اس کا ٹکراؤ ربیعہ سے ہو گیا، جسے دیکھ کر خلافِ عادت آج اس کے چہرے پر ناگواری نہیں پھیلی تھی،وہ بالکل سنجیدہ اور سپاٹ نظروں سے اپنے سامنے کھڑی ربیعہ کو دیکھ رہی تھی جو طنزیہ مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے اسے ہی دیکھ رہی تھی..

"تمہیں نہیں لگتا تم کچھ زیادہ ہی لیٹ ہو.." کلائی پر بندھی گھڑی کو دیکھتی وہ بولی، انداز چبھتا ہوا تھا..

"اور تمہیں نہیں لگتا کہ تم میری باس بننے کی کوشش کر رہی ہو.." اسی کے انداز میں بول کر اس کے پاس سے نکلنے کی کوشش کی جسے اس نے راستے میں حائل ہو کر ناکام بنا دیا تھا..

"اتنے بھی جلدی کیا ہے، ابھی میرے سوالوں کے جوابات تو دیتی جاؤ"..

"ربیعہ میں ابھی بہت جلدی میں ہوں مجھے جانے دو.." وہ ضبط سے بولی ورنہ دل تو کر رہا تھا سکندر کا سارا غصہ اسی پر اتار دے..

"مس ربیعہ بولو مجھے.. کمپنی میں میری ایک ریپوٹیشن ہے، تمہاری طرح گری پڑی حیثیت کی مالک نہیں ہوں میں.." ایک ایک لفظ پر زور دے کر وہ ناگواری سے بولی..

"کمپنی میں کس کی کیا ریپوٹیشن ہے یہ میں اچھے سے جانتی ہوں، اور جہاں تک مجھے یاد ہے میں اس کمپنی کے مالک کی واحد اور پہلی اسسٹنٹ ہوں تو میری حیثیت تم سے تو کافی زیادہ ہوئی.. اب ہٹو سامنے سے ورنہ تمہارے باس سے تمہاری شکایت لگا کر چھٹی بھی کروا سکتی.." آج اس کا انداز ہی بالکل الگ تھا جو تیز طرار ربیعہ کی بھی زبان کو لمحے بھر کے لئے ہی سہی لیکن بریک لگا گیا تھا..

"تمہاری اتنی ہمت کہ تم مجھ سے اس انداز میں بات کرو، اور تم کیا مجھے کمپنی سے نکلواؤ گی، ارے تمہیں تو میں سکندر سے کہہ کر نکلواتی ہوں، بس دیکھتی جاؤ.." اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ سامنے کھڑی اس مڈل کلاس لڑکی کو اٹھا کر بلڈنگ سے ہی باہر پھینک دے..

"ابھی تم نے میری ہمت اور میری حیثیت دیکھی ہی کہاں ہے مس ربیعہ.." تنفر سے کہتی وہ سر جھٹک کر اس کے پاس سے آگے بڑھ گئی جبکہ غصے سے کھولتی ربیعہ نے گردن گھما کر اپنے آس پاس نظریں دوڑائیں، فلور پر موجود تمام اسٹاف اپنی جگہ رک کر ان دونوں کا دلچسپ ڈرامہ دیکھ کر لطف اندوز ہو رہے تھے..

"کھڑے کیا ہو سب یہاں، کوئی ڈرامہ نہیں چل رہا، جاؤ اپنا کام کرو.." وہ غصے سے چلا کر بولی تو سب اپنی ہنسی ضبط کرتے اپنے اپنے کاموں میں لگ گئے، بھیڑ کا حصہ بنی اریبہ نہ صرف اس منظر سے لطف اندوز رہی تھی بلکہ حماد کو دکھانے کی غرض سے موبائل پر ویڈیو ریکارڈنگ بھی کر رہی تھی..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

"نہ جانے خود کو کیا سمجھتی ہے، ایک یہ کھڑوس انسان کیا کم تھا جو یہ میڈم بھی میری زندگی میں نحوست پھیلانے کے لئے آگئی، چھوڑوں گی نہیں میں اسے بھی.." دھیمی آواز میں غصے سے بڑبڑاتے ہوئے اس نے جوں ہی سکندر کے کیبن کا دروازہ کھولا خالی کیبن اس کا منہ چڑا رہا تھا..

"اب یہ آدمی کہاں گیا.." اندر آ کر اس نے واشروم کا دروازہ کھولا تو اسے بھی خالی پایا..

"میرا دماغ خراب کر کے خود چھٹی منا رہا ہے، بتاتی ہوں میں اسے ابھی.." غصے سے کھولتی وہ کیبن سے باہر نکلی اور کسی کو تلاش کرتی تیزی سے سیڑھیاں پھلانگ کر نیچے والے فلور پر آئی اور حماد کے کیبن کی طرف بڑھ گئی...

"یہ بھی غائب ہے.." حماد کے کیبن کو بھی خالی پا کر اس کا دماغ گھوم گیا، پہلے جو وہ صرف سکندر سے غصہ تھی اب اس کے غصے کی لپیٹ میں حماد بیچارہ بھی آ گیا تھا..

"ارے ماہم تم یہاں، میں نے سوچا تم بھی آج آنے والی نہیں ہو.." اریبہ جو کسی کام سے وہاں سے گزر رہی تھی حماد کے کیبن کے سامنے اسے کھڑا دیکھ کر اسی طرف آ گئی..

"میں بھی سے کیا مراد..؟"

"ظاہر سی بات ہے تم جس کے کیبن میں کھڑی ہو وہ بھی تو غائب ہے ساتھ سکندر بھی"..

"ویسے یہ حماد کیوں نہیں آیا تمہیں تو پتا ہی ہو گا"..

"ہاں کہہ رہا تھا کسی سیلیبریشن پارٹی میں جا رہا ہے ساتھ سکندر بھی ہے، یو نو نا وہ دونوں

گہرے دوست ہیں.."اپنی بات کہہ کر اس نے سوالیہ انداز میں ماہم کو دیکھا جس کا دماغ سیلیبریشن پر ہی اٹک گیا تھا..

"گہرے دوست..!اچھاااا..!نہیں میں نہیں جانتی تھی.."اس نے صاف جھوٹ بولا..

"کمال ہے پورا اسٹاف جانتا ہے اور سکندر کی اسسٹنٹ ہونے کے باوجود تم نہیں جانتی, ویسے بھی ان دونوں کو ساتھ دیکھ کر کوئی بھی آسانی سے سمجھ سکتا ہے کہ دونوں بیسٹ گرینڈ ہیں.."اسے واقعی میں حیرت ہوئی تھی..

"شاید میں اس لئے نہیں جانتی کہ سکندر مجھے ناپسند کرتا ہے، یا پھر وہ مجھے بتانا ضروری نہ سمجھتا ہو، یا پھر اس کی نظر میں، میں ایک بیوقوف لڑکی ہوں، خیر مجھے تو سکندر کا موبائل نمبر بھی نہیں پتا، اگر تمہیں برا نہ لگے تو کیا تم مجھے اس کا نمبر دے سکتی ہو.."وہ خوامخواہ چڑچڑی ہو رہی تھی اور اسی چڑچڑاہٹ میں وہ اپنے دل کی بھڑاس اریبہ جیسی مخلص دوست پر اتار گئی تھی..اریبہ کو اس کا انداز عجیب لگا تھا..

"کیا تمہارا سکندر سے کوئی جھگڑا ہوا ہے، کل رات تم دونوں ساتھ تھے نا سائٹ پر؟ وہاں کچھ ہوا ہے..؟"اریبہ کو اس کا انداز عجیب لگا تھا اس لئے بلا جھجک پوچھ بیٹھی تھی،

ویسے بھی وہ ایک اسٹریٹ فارورڈ لڑکی تھی، کوئی بھی بات دل میں نہیں رکھتی تھی، حماد کے مطابق ایک بہادر لڑکی تھی..

"ارے نہیں یار، بس کچھ پرابلم ہو گئی ہے گھر پر اسی وجہ سے تھوڑی پریشان ہوں.." خود کو نارمل ظاہر کرنے کی کوشش میں وہ ہلکا سا مسکرائی..

"کیا پرابلم ہوئی ہے؟ میں مدد کر دوں؟؟ مجھے بھی بتا سکتی ہو، میں بھی ایک اچھی دوست کی طرح تمہاری مدد کر سکتی ہوں.." عادتاً اس نے اپنی خدمت پیش کی تھی جس پر ماہم دل سے اس کی مشکور ہوئی..

"ارے نہیں کوئی خاص بات نہیں ہے، بس مجھے چھٹی چاہیئے تھی.." اس نے بہانہ گھڑا..

"کم آن یار وہ نہیں آیا ہے پھر کس کا ڈر، اگر وہ پوچھے تو تم اس سے کہہ دینا کہ کوئی کام نہ ہونے کی وجہ گھر واپس چلی گئی"..

"نہیں میں نہیں چاہتی کہ کوئی ڈرامہ ہو، ویسے بھی اسے مجھ پر غصہ کرنے کے بہانے چاہیئے ہوتے ہیں.." اسے دوبارہ سے سکندر پر غصہ آنا شروع ہو گیا تھا..

"وہ اتنا بھی برا نہیں ہے ماہم، بس مزاج کا ذرا سخت ہے، شروع میں وہ مجھ پر بھی غصہ کرتا تھا، میں بھی اس سے ہر چڑی رہتی تھی تمہاری طرح لیکن حماد کے توسط مجھے جتنا بھی سکندر کے بارے معلوم ہوا اس سے یہ نتیجہ نکلا کہ وہ برا تو بالکل بھی نہیں ہے بس ظاہر برا ظاہر کرتا ہے خود کو، ایک دن تم بھی اس کے بارے میں مثبت سوچنے لگو گی.." پہلی بار وہ سکندر کے دفاع میں بولی تھی، اور اتنا کچھ بولی تھی کہ سامنے کھڑی ماہم نے بیزاریت سے سر جھٹکا تھا..

"میرا معاملہ تم سے بالکل مختلف ہے اریبہ تم نہیں سمجھو گی اور نہ ہی میں تمہیں سمجھا سکتی ہوں, خیر نمبر دے رہی ہو یا میں اس چڑیل اریبہ کے پاس جا کر اپنی عزت افزائی کرواؤں.." اس کو غور سے دیکھتی اریبہ اس کے ڈرامائی انداز پر دھیرے سے ہنس دی..

"نہیں فالحال تمہیں اتنا خطرناک اسٹنٹ کرنے کی ضرورت نہیں ہے، پہلے ہی وہ تم سے خاصا غصہ ہے, ایسا نہ ہو کہ تمہارا چہرہ دن میں دوسری دفعہ دیکھتے ہی اس کا دماغ آؤٹ ہو جائے اور وہ آؤٹ آف کنٹرول ہو جائے، میں دے رہی ہوں نمبر دونوں کا.." اریبہ سے نمبر لے کر وہ آگے بڑھتے بڑھتے رکی پھر دھیرے سے مسکرائی، دل

سے مسکرائی..

"تھینک یو اریبہ، تم بہت اچھی ہو "..

"مجھے پتا ہے.."ایک ادا سے بال جھٹک کر وہ دھیرے سے ہنسی تو ماہم کی بھی ہنسی اس کے ساتھ شامل تھی..

✨✨✨✨✨✨✨✨✨

"آنٹی سے کیا کہو گے.."چاکلیٹ شیک کا جار ہاتھ میں لئے اس نے سنجیدگی سے سامنے بیٹھے سکندر کو دیکھا جس کے سامنے بھانپ اڑاتی کافی کا بڑا سا مگ رکھا ہوا تھا اور وہ خود ہلکے پھلکے انداز میں بیٹھا آس پاس نظریں دوڑاتا خوش گپیوں میں مصروف لوگوں کو رشک سے دیکھ رہا تھا، وہ ایسی جگہوں پر بہت کم آتا تھا، اور آتا بھی تو حماد یا آئمہ کے ساتھ..

"کس بارے میں..؟"اس نے ناسمجھی سے حماد کو دیکھا..

"اپنی شادی کے بارے میں.."اس کی بات پر ایک لمبی سی سانس ہوا میں خارج کر کے اس نے بھانپ اڑاتی کافی کا مگ اٹھا کر لبوں سے لگا لیا..

"جب وقت آئے گا تب دیکھا جائے گا.." کندھے جھٹکا کر جیسے کسی نادیدہ بوجھ کو کندھوں سے اتارا..

"اگر انہوں نے کوئی پرابلم کرئیٹ کی..؟" حماد نے خدشہ ظاہر کیا..

"اور وہ ایسا کیوں کریں گی.." سوالیہ نظروں سے حماد کو دیکھا حالانکہ جواب وہ بہتر جانتا تھا..

""کیونکہ وہ تمہاری ماں ہیں اور ان کا حق ہے یہ جاننا"..

"وہ اپنا سارا حق اسی وقت کھو چکی تھیں جب وہ میرے اور ڈیڈ کی زندگی سے ہمیشہ کے لئے چلی گئی تھیں، ان کی اپنی لائف ہے، انجوائے کریں، اور مجھے میری لائف انجوائے کرنے دیں.." تلخ لہجے میں بولتے ہوئے اس نے دوبارہ مگ ہونٹوں سے لگالیا..

"تمہیں یقین ہے کہ وہ کچھ نہیں کریں گیں..؟"

"اگر انہوں نے کچھ کیا تو وہ مجھے ہمیشہ کے لئے کھو دیں گیں.." آواز کے ساتھ آنکھوں میں بھی سرد مہری اتر آئی تھی، حماد لمحے بھر کو چپ ہوا تھا..

"اور یہ کافی کب سے پینی شروع کر دی تم نے.." بھنویں اچکا کر کافی کے مگ کی

طرف اشارہ کیا تو سکندر اس کے بات کا مفہوم سمجھ کر دھیرے سے ہنس دیا..

"میں ہمیشہ سے پیتا آیا ہوں کافی، ہاں کچھ دنوں سے چھوڑ رکھی تھی.." اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی، آنکھوں میں مخصوص چمک..

"ہونے والی بیوی کی عادتیں اپنا رہے ہیں جناب، میں اچھے سے سمجھ رہا تمہارے سارے بہانے.." وہ بھی حماد تھا، بات کو اپنے مطلب پر موڑنے میں ماہر..

"اب تم پٹڑی سے اتر رہے ہو.." مصنوعی انداز میں اسے گھورا تو وہ ہنس دیا..

"میں نہیں تم پٹڑی تبدیل کر رہے ہو، تمہارا شمار تو ایسے مجنوؤں کی لسٹ میں نہیں ہوتا تھا"..

"تمہارا مطلب میں پہلے بھی مجنورہ چکا ہوں"..

"ہاں وہ پندرہ سالہ سکندر بھی ایک قسم کا مجنو ہی تھا جو ماہم کے نام پر خوش ہو جاتا تھا.." اس کا انداز چھیڑنے والا تھا..

"تمہیں کچھ بھی یاد نہیں ہے، میں کبھی سے ایسا نہیں تھا.." اسے خوامخواہ میں ہنسی آرہی تھی..

"ایکسکیوزمی! تم شاید بھول رہے ہو کہ میں بھی اس وقت موجود ہوا کرتا تھا اور تم ہمیشہ اس ماہم کی وجہ سے مجھے اگنور کر جاتے تھے "..

"ایکسکیوزمی! یہ تمہاری غلط فہمی ہے، سکندر نے کبھی حماد کو اگنور نہیں کیا اور نہ ہی کر سکتا ہے.."اس کے لہجے میں سچائی تھی..

"ویری گڈ! لیکن ماہم..."اس سے پہلے کہ وہ اپنی بات مکمل کرتا ٹیبل پر رکھا سکندر کا ذرا سا آواز کر کے چپ ہو گیا.. موبائل پر دکھتے نمبر کو دیکھ کر سکندر چونکا تھا..

"کس کا فون تھا..؟"حماد نے بھی شاید اس کا چونکا نوٹس کر لیا تھا..

"شیرنی کا.."سکندر کا انداز شرارتی تھا..

"شیرنی..؟"حماد نے ناسمجھی سے اسے دیکھا..

"My would be wife!"اسی وقت اس کا موبائل دوبارہ بجنے لگا..اس نے اسکرین کو دیکھا جہاں ماہم کالنگ چمک رہا تھا..

"اسپیکر پر لگاؤ.."حماد کی بات پر اس نے گھور کر اسے دیکھا..

"ارے کون سا تم دونوں رومانٹک بات کرنے والے ہو، چلو آن کرو اسپیکر، میں بھی تو

دیکھوں کیا بات کرے گی یہ شیرنی اپنے would be husband سے.."

اپنی ہی بات پر وہ زور سے ہنسا تھا..

"کٹ ہو گیا.." سکندر نے بیزاری سے موبائل واپس ٹیبل پر رکھ دیا..

"تو تم کال کر لو، دیکھو کیا بات کرنی ہے اسے.." اسے موبائل واپس رکھتے دیکھ کر وہ جلدی سے بولا..

"آفس جا کر بات لوں گا"..

"نہیں ابھی کرو کال، یہ لڑکیوں کی سوچ بڑی عجیب ہوتی ہے، اگر آپ اسے کال بیک نہیں کریں گے تو یہ بعد سو طعنے سنائے گی بس ایک کال کو لے کر.." حماد کے جلے کٹے انداز پر سکندر نے زوردار قہقہہ لگایا تھا..

"لگتا ہے تمہاری والی یہ سو طعنے دے چکی ہے.." وہ مزے سے بولا..

"ایسی کوئی بات نہیں ہے.." اس نے منہ بنایا..

"ایسی ہی بات ہے جناب تبھی تو اتنا زبردست ایکسپرئینس بول رہا ہے.." اس کے ہونٹ اب بھی مسکرا رہے تھے..

"کوئی ایکسپر ئینس نہیں بول رہا، وہ تو بس میں نے ایسے ہی بول دیا تھا، اچھا تم اسے کال کرو ابھی میرے سامنے.." اس کے دوبارہ ضد کرنے پر سکندر نے تھک کر موبائل اٹھایا اور ماہم کے نمبر کو انگوٹھے سے ٹچ کیا، رنگ جا رہی تھی، فون اسپیکر پر تھا، دوسری رنگ پر دوسری طرف سے کاٹ دیا گیا، سکندر نے نظر کر اسے دیکھا جس کے چہرے پر پریشانی تھی..

"دیکھا ناراض ہو گئی نا، میں کہہ رہا تھا کال کرو، اچھا دوبارہ ملاؤ"..

"رہنے دو میں بعد میں بات کر لوں گا.." وہ لاتعلقی سے بول کر سیدھا ہو بیٹھا..

"لاؤ میں ملاتا ہوں.." اس کے ہاتھ سے موبائل لے کر اس نے ماہم کے نمبر پر دوبارہ فون لگایا، دوسری بار بھی کاٹ دیا گیا، وہ بھی ضد میں آ چکا تھا جبکہ سامنے بیٹھا سکندر کرسی ٹیک لگائے اسے ہی دیکھ رہا تھا، حماد نے تیسری بار فون لگایا، گھنٹی جا رہی تھی، چار گھنٹی کے بعد فون اٹھا لیا گیا، ٹیک لگا کر بیٹھا سکندر تیزی سے آگے جھکا، دوسری طرف سے کچھ بولا نہیں گیا تھا، وہ سمجھ گیا کہ یہ لڑکی غصے میں ہے!...

کافی کامگ اپنے سامنے ٹیبل پر رکھے وہ اس وقت کیفیٹیریا کے قدرے سنسان حصے میں بیٹھی تھی جہاں لوگوں کا رش بالکل نہ کے برابر تھا، چونکہ لنچ ٹائم شروع ہونے میں ابھی کافی وقت تھا اس لئے بس اکا دکا لوگ کچھ کچھ ٹیبل پر بیٹھے گپے مارتے نظر آرہے تھے، ایسے میں وہ بھی سکندر کے نہ آنے کی وجہ سے اپنا خالی وقت یہاں بیٹھ کر گزارنے کی کوشش کر رہی تھی کیونکہ حمنہ کا بھی آفس تھا اس وقت، تو گھر جا کر بور ہونے سے اچھا تھا کہ یہیں بور ہو لے..

کافی کامگ ہونٹوں سے لگاتے ہوئے اس کی نظر اپنے موبائل پر گئی جو کسی لاوارث کی طرح ٹیبل پر پڑا ہوا تھا جس میں سکندر کا نمبر بھی محفوظ تھا، وہ یہی سوچ کر کیفیٹیریا میں آئی تھی کہ سکندر سے بات کرے گی لیکن اس کی ہمت نہیں ہو رہی تھی کہ کیسے بات کرے، کچھ دیر وہ اسی کشمکش میں گھری موبائل کو گھورتی رہی پھر مگ ٹیبل پر رکھ کر موبائل اٹھالیا، آن کرنے پر سامنے ہی سکندر کا نمبر اس کے نام کے ساتھ دکھا، اس نے ہمت کر کے اسے کال لگایا، تھوڑی دیر بعد رنگ جانا شروع ہی ہوئی تھی کہ اس نے جھٹکے سے فون کاٹ کر موبائل واپس ٹیبل پر رکھ دیا، اس نے آس پاس نظریں دوڑائیں کوئی اس کی طرف متوجہ نہیں تھا اس نے دوبارہ موبائل اٹھا کر فون ملایا، رنگ جا رہی

تھی لیکن وہ اٹھا نہیں رہا تھا، تیسری رنگ کے بعد اس نے فون کاٹ دیا اور بیگ میں رکھ کر اٹھ گئی..

اب وہ باہری دروازے کی طرف رہی تھی، بلڈنگ سے باہر نکل کر ٹیکسی تلاش کرنے کے بجائے وہ اس نے پیدل ہی جانے کا ارادہ کیا، وہ شاید کسی سوچ میں تھی، الجھن کا شکار، اس کے بابا آخر کیوں اس کی سکندر سے شادی کرانا چاہتے ہیں؟ وہ کون لوگ ہیں جو اس کے اور اس کے بابا کی جان کے دشمن بنے ہوئے ہیں؟ اور سب سے بڑی اور اہم بات، یہ اچانک سکندر اور اس کے بابا کنکشن کیسے بن گیا؟ پوری زندگی اس کے بابا نے کسی سکندر یا کسی جہانگیر کا ذکر نہیں کیا تو یہ اچانک کہاں سے اس کی زندگی آدھمکا..؟

اپنی سوچ میں گھری وہ آفس ایریا سے باہر نکل رہی تھی کہ اچانک بیگ میں رکھا اس کا موبائل بجنے لگا، نکال کر دیکھا تو سکندر کالنگ لکھا نظر آرہا تھا، اس نے غصے سے کاٹ دیا اور دوبارہ بیگ میں رکھ دیا، ابھی وہ دو ہی قدم آگے بڑھی تھی کہ دوبارہ فون بجنے لگا، وہ بہری بنی ناک کی سیدھ میں چلی جارہی تھی، فون مسلسل بجے جارہا تھا، ایک کے بعد دو، دو کے بعد تین، وہ چلتے چلتے رکی اور فون نکال کر غصے سے اسے گھورا جہاں اب بھی سکندر کالنگ چمک رہا تھا..

"پورا ڈھیٹ آدمی ہے یہ!" غصے سے بڑبڑا کر اس نے فون اٹھا کر کان سے تو لگا لیا لیکن کچھ بولی نہیں..

"موبائل کا ایجاد اسی لئے کیا گیا تھا کہ ایمرجنسی میں ہم دور بیٹھے انسان سے بات کر سکیں.." دوسری طرف سے کافی ضبط کا مظاہرہ کیا گیا..

"اور جب کوئی دور بیٹھا انسان فون نہ اٹھائے تو سمجھ لینا چاہیے کہ وہ بات کرنے کے موڈ میں نہیں ہے.." وہ بھی دوٹوک انداز میں بولی..

"فون کس لئے کیا تھا..؟" مطلب کی بات پر وہ آیا..

"غلطی سے لگ گیا تھا.." اس نے جھوٹ بولا..

"غلطی صرف ایک بار ہوتی ہے دو بار یا بار بار نہیں "..

"دونوں بار غلطی سے لگا تھا، اب خوش.." اس کے انداز سے دوسری طرف موجود سکندر سمجھ گیا کہ وہ نہ صرف غصے میں ہے بلکہ شدید غصے میں ہے..

"میں ابھی آفس آرہا ہوں، پھر بات کرتے ہیں.." انداز مصلحانہ تھا..

"اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے.." وہ اتنی تیزی سے بولی جیسے کہ وہ ابھی آجائے گا..

"کیوں..؟"وہ چونکا تھا..

"کیونکہ میں آفس میں نہیں ہوں"..

"کہاں ہو پھر..؟"اس کے سوال پر اس نے آس پاس نظریں دوڑائیں تو تھوڑے فاصلے پر ایک چھوٹا سا ٹی اسٹال نظر آیا..

"گونگی ہو گئی ہو کیا..؟"جواب نہ ملنے پر دوسری طرف سے ٹوکا گیا تو اس نے ٹیڑھا میڑھا منہ بنایا..

"آفس کے پاس والے ٹی اسٹال کے پاس"..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"وہاں کیا کر رہی ہو..؟"ایک اور سوال پوچھا گیا..

"ڈیٹ پر آئی ہوئی ہوں اپنے بوائے فرینڈ کے ساتھ.."اس کے جل کر بولنے پر دوسری طرف وہ شاید مسکرایا تھا..

"وہیں رکو میں آکر خبر لیتا ہوں تمہارے بوائے فرینڈ کی.."فون کٹ ہونے کی آواز پر اس نے فون کو کان سے ہٹا کر اسے ایسے گھورا جیسے وہ سکندر ہو..

"وہیں رکو..ایسے حکم کر رہا ہے جیسے میں اس کی غلام، میں نہیں رکنے والی.."سر

جھٹک کر وہ پہلے کے سے انداز میں چلنے لگی، ٹی اسٹال کے پاس لمحے بھر کو رکی پھر آگے بڑھ گئی..

جونہی اس نے موڑ مڑ کر آگے قدم بڑھایا سامنے سے آتی بلیک SUV پر نظر پڑی جو تیزی سے اس کی طرف بڑھتی ایک جھٹکے سے اس کے بالکل پاس آکر رکی تھی..وہ جو آگے بڑھنے کا ارادہ رکھتی تھی گاڑی کو اپنے پاس رکتا دیکھ وہ بھی رک گئی تھی..

ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھول کر وہ باہر نکلا اور سیدھا اس کی طرف بڑھا جو رخ موڑے اب دوسری طرف دیکھ رہی تھی..

"یہاں کیا کر رہی ہو..؟" سختی سے پوچھا..

"آپ سے مطلب..." اس کا انداز سکندر کو مزید تپا گیا تھا..

"میں نے کہا تھا اسٹال کے پاس ہی رہنا تو یہاں کیوں آئی "..

"مجھے گھر جانا تھا اس لئے.." وہ آرام سے بولی..

"گاڑی میں بیٹھو میں تمہیں ڈراپ کر دیتا ہوں "..

"جی نہیں، میں ٹیکسی سے چلی جاؤں گی آپ کو زحمت کرنے کی کوئی ضرورت نہیں

ہے"..

"تو پھر اتنی دیر سے کس کا انتظار کر رہی تھی، کر لیتی ٹیکسی، چلی جاتی گھر..اوہ ہاں یاد آیا، کہاں ہے تمہارا وہ بوائے فرینڈ جس کے ساتھ ڈیٹ کر رہی تھی، ڈر کر بھاگ گیا کیا.."اس کے طنز پر اس نے گھور کر اسے دیکھا..

"میں کسی کا انتظار نہیں کر رہی تھی اور نہ ہی میرا کوئی بوائے فرینڈ ہے، ایسے چیپ کام میں نہیں کرتی.."اس کے جواب پر وہ دھیرے سے مسکرا دیا..

"اچھا چلو گاڑی میں بیٹھو ورنہ میں زبردستی تمہیں اٹھا کر گاڑی میں ڈال دوں گا.." اسے ڈرانے کے لئے وہ باقاعدہ اس کی طرف بڑھا تو وہ بدک کر پیچھے ہوئی..

"آپ..آپ ایسا بالکل نہیں کریں گے.."اس نے انگلی اٹھا کر وارننگ دی..

"ٹھیک ہے میں ایسا کچھ نہیں کروں گا اگر تم سیدھی طرح سے گاڑی میں بیٹھ جاؤ.."وہ بالکل اس کے قریب آ رکا تھا، اتنا کہ اس کے وجود سے اٹھتی کلون کی مسحور کن خوشبو اس کے اعصاب پر حاوی ہو رہی تھی، وہ مزید دو قدم پیچھے ہوئی تاکہ فاصلہ برقرار ہو، وہ بھی اس کے دو قدم کے فاصلے کو ایک قدم میں طے کرتا دوبارہ اس کے قریب ہوا، اس

نے گڑبڑا کر جیسے ہی دوبارہ قدم پیچھے کی طرف کھسکایا اس کی پشت کسی چیز سے جا لگی، چونک کر پیچھے کی طرف دیکھا جہاں گاڑی کا پچھلا دروازہ تھا، گھورنے کی غرض سے جوں ہی اس نے نظر اٹھا کر سکندر کی طرف دیکھا اسے خود کی طرف متوجہ پا کر وہ اپنی جگہ ساکت ہو گئی، اتنی شفاف اور چمکدار گرے آنکھیں اس نے زندگی میں پہلی دفعہ دیکھی تھیں، نظریں بھٹک کر اس کی ستواں ناک کی طرف گئیں، پھر ناک سے ہونٹ، پھر داڑھی، پھر گردن، گردن کے پاس جا کر اس کی آنکھیں ٹھہری تھیں، داہنے کان کی لو کے پیچھے کچھ تھا، شاید کوئی ٹیٹو، بھنویں سکیڑ کر نظریں مزید کان کی طرف مرکوز کیں..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ایسے کیا دیکھ رہی ہو.." سنجیدگی سے پوچھا گیا، آنکھیں ہنوز اس کے چہرے پر جمی ہوئی تھیں جس پر گھبراہٹ کے ساتھ الجھن کے بھی آثار تھے, اس نے گڑبڑا کر نظریں جھکا لیں..

"مم.. مجھے گھر جانا ہے.." دھیمی آواز میں بولی..

"گاڑی میں بیٹھو.." ہاتھ بڑھا کر اگلی سیٹ کا دروازہ کھول کر وہ دو قدم پیچھے ہوا، وہ جلدی سے اندر جا بیٹھی، انداز قید سے آزاد ہوئے مجرم جیسا تھا..

ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھول کر وہ اندر بیٹھا، ایک نظر اسے دیکھا جو نظریں جھکائے شاید کچھ سوچ رہی تھی، پھر گاڑی کا انجن آن کر کے اسٹیئرنگ وہیل سنبھال لی..

"فون کیوں کیا تھا..؟" وہی سوال دہرایا جو پہلے پوچھ چکا تھا..

"غلطی سے لگا تھا.." اس نے بھی وہی جھوٹ بولا جو پہلے بول چکی تھی، سکندر نے لمبی سانس لے کر خود کو پر سکون کیا..

"اگر تم نے صحیح جواب دیا تو میں تمہیں گھر ڈراپ نہیں کروں گا.." اس کے دھمکی آمیز لہجے پر اس نے چونک کر اس کی طرف دیکھا جو ونڈ اسکرین کی طرف دیکھ رہا تھا..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"یہ کیا بات ہوئی"..

"یہ میرا طریقہ ہے، اور میں کچھ بھی کر سکتا ہوں.." لہجہ سنجیدہ تھا..

"مجھے.." اسے دیکھتے وہ لمحے بھر کو رکی، سمجھ نہیں آ رہا تھا کیا بولے کیسے پوچھے..

"آپ میرے بابا کو کیسے جانتے ہیں..؟" پہلا سوال کیا..

"تمہارے بابا نے کل بتا دیا تھا شاید "..

"مجھے آپ کے منہ سے سننا ہے"..

"میرے منہ سے بھی وہی نکلے گا جو تمہارے بابا کے منہ سے نکلا تھا.." کہہ کر ایک نظر اسے دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی..

"آپ جھوٹ بول رہے ہیں.." اس کا لہجہ سخت تھا..

"اس کا مطلب تمہارے بابا بھی جھوٹ بول رہے ہیں"..

"وہ مجھ سے کچھ چھپا رہے ہیں"..

"تو یہ سوال تم اپنے بابا سے جا کر پوچھو"..

"وہ مجھے نہیں بتائیں گے.." اس کے لہجے میں بیچارگی تھی..

"That's not my problem.."

لاتعلقی سے کندھا جھٹک کر اسے دیکھا جو پریشان تھی اور افسردہ بھی..

"آپ مجھ سے شادی کیوں کرنا چاہتے ہیں..؟" آنکھیں میچے ضبط سے دوسرا سوال کیا..

"کیونکہ تمہارے بابا چاہتے ہیں.." سادگی سے جواب دیا..

"آپ کی اپنی مرضی شامل اس میں..؟"استفہام یہ نظروں سے اسے دیکھا جو بالکل آرام دہ انداز میں بیٹھا سکون سے ڈرائیونگ کر رہا تھا،اس کے برعکس وہ بالکل بے سکون تھی،الجھنوں سے گھری ہوئی..

"اس کا جواب میں فالحال ابھی نہیں دے سکتا.."اس کے جواب پر ضبط سے بیٹھی ماہم کو غصہ آیا تھا..

"اس کا مطلب آپ کچھ نہیں بتائیں گے مجھے..؟"انداز تیکھا تھا..

"تمہارے بابا نے منع کیا ہے.."کندھا آچکا کر معزرت خواہانہ انداز میں اسے دیکھا جس کے چہرے پر بیچارگی تھی،لاعلم ہونے کی بیچارگی!..

"مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی.."ناراضگی سے منہ موڑ لیا،اس کے انداز پر وہ مسکرا دیا..

"کل سے شادی کی تیاری شروع کر دینا.."اس کی غیر متوقع بات پر ماہم نے چونک کر اس کی طرف دیکھا..

"کیا مطلب..؟"

"مطلب کل سے شاپنگ وغیرہ شروع کر دینا"..

"کس لئے..؟"

"شادی کے لئے"..

"مجھے بھی پتا ہے لیکن اتنی جلدی کیوں..؟"ضبط سے پوچھا..

"کیونکہ مس ماہم اگلے ہفتے آپ کی شادی ہے مجھ ناچیز سے "..

"اگلے ہفتے..؟اتنا جلدی..؟پر کیوں..؟"وہ حیران ہوئی تھی..

"اب یہ اپنے بابا سے پوچھو کیونکہ وہ ہی چاہتے ہیں ایسا،ان کی خواہش سے میں یہ سب کر رہا ہوں "..

"بابا نے آپ سے خود کہا ایسا..؟"مشکوک نظروں سے اسے گھورا..

"تو کیا میں اپنی مرضی سے کر رہا ہوں یہ سب..؟"اس نے بھی جواب میں اسے گھورا لیکن انداز مصنوعی تھا..

"کیا پتا آپ تو کچھ بھی کر سکتے ہیں.."کھڑکی کی طرف منہ کر کے دھیمی آواز میں بڑبڑائی..

"میں سن رہا ہوں "..

"آپ میرے بابا سے کب ملے بائی داوے..؟"دوسرا شک ابھرا..

"آج صبح..جب تم نے فون کیا تھا میں انہیں کے پاس تھا.."بنا کسی ہچکچاہٹ کے وہ مہارت سے جھوٹ پر جھوٹ بول رہا تھا..

"مجھے یقین نہیں ہو رہا.."آنکھیں سکیڑ کر اسے دیکھا..

"میرے پاس تمہارے شک کا علاج نہیں ہے،اور تمہیں نہیں لگتا مس ماہم کہ تم بیوی بننے سے پہلے ہی بیویوں والے ایکٹ کرنے لگی ہو.."اس کی بات پر وہ گڑبڑائی،پھر اپنے انداز پر غور کرنے لگی..

"جی نہیں،ایسا تو بالکل نہیں ہے.."نظریں چرائی تھیں..

"ایسا ہی ہے،اور اگر تمہیں مجھ پر شک ہے تو اپنے بابا سے سب کلئیر کر لینا،کم از کم وہ تو تمہاری نظر میں جھوٹے نہیں ہوں گے.."انداز تلخ تھا،اس کا کسی غیر انسان کا اس کے اوپر یوں فوقیت دینا تاؤ دلا رہا تھا..

"میں نے ایسا بھی نہیں کہا تھا.."وہ دھیرے سے بولی تو وہ غصے سے سر جھٹک کر گاڑی

کی اسپیڈ مزید تیز کر گیا..

✨✨✨✨✨✨✨✨✨

ٹی وی اسکرین کے سامنے وہ پچھلے پندرہ منٹ سے ادھر سے ادھر چکر کاٹ رہی تھی جبکہ صوفے پر پالتی مار کر بیٹھی ٹراؤزر اور ٹی شرٹ پہنے حمنہ ضبط سے اسے اس بکواس مارچ پاسٹ میں مگن دیکھ رہی تھی، اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اٹھے اور اس کے ہاتھ پاؤں دونوں باندھ کر اسے کمرے میں بند کر دے، جب سے اس کی اچانک شادی کی بات شروع ہوئی تھی تب سے وہ اسی طرح کی الٹی سیدھی حرکتیں کر کے خود تو ٹینس میں رہتی ساتھ میں حمنہ کو بھی ضبط کے مراحل سے گزرنے پر مجبور کرتی، مجبوری ہی تو تھی کہ وہ اپنی اتنی پیاری دوست پر غصہ نہیں کر سکتی تھی وہ بھی ایسے وقت میں جب اس کی زندگی نے اچانک ہی رنگ بدلنا شروع کر دیا تھا..

"ایسا کیا کہہ دیا سکندر نے ڈراپ کرتے وقت کہ تمہارے پیروں میں پہیے فٹ ہو گئے.." آخر کار اس کی زبان کھل ہی گئی، ضبط جواب دے گیا..

"حمنہ مجھے مزید غصہ مت دلاؤ میں پہلے ہی بہت غصے میں ہوں.." وہ ہنوز اسی طرح چکر کاٹتے ہوئے بولی..

"میں تمہیں غصہ دلا رہی ہوں.. ایکسکیوزمی مس ماہم! ایسے مارچ پاسٹ کر کے تم مجھے غصہ دلا رہی ہو، ہٹو آگے سے مجھے شو دیکھنے دو، اگر اتنا ہی واک کرنے کا شوق ہے تو صبح جلدی اٹھ کر پارک چلی جایا کرو، واک بھی ہو جائے گی اور موڈ بھی سہی ہو جائے گا جو آج کل سڑا ہوا ہی رہتا ہے.." اس کی بات پر ماہم نے رک کر صدمے سے اسے دیکھا..

"اب ایسے کیا دیکھ رہی ہو، ہٹو آگے سے.." اسے وہیں جما دیکھ کر وہ دوبارہ بولی، انداز اکسانے والا تھا..

"میں یہاں اتنی پریشان ہوں اور تمہیں شو دیکھنے کی پڑی ہوئی ہے"..

"کیا کروں، اتنی امیر نہیں ہوں کہ لائیو شو دیکھ سکوں اسی لئے ٹیلی کاسٹ سے ہی دل بھر رہی ہوں "..

"حمنہ تمہیں ذرا بھی میری پریشانی کا احساس نہیں ہے.." اس کے لہجے میں حیرانی تھی..

"کس بات کی پریشانی بھئی، تمہیں تو خوش ہونا چاہیے، بلکہ بھانگڑا ڈالنا چاہیے کہ

تمہاری شادی انڈیا کے موسٹ ایلیجیبل بیچلر اور موسٹ ہینڈسم بزنیس ٹائکون سے ہو رہی ہے، انڈیا کی لڑکیوں کو تو اس کے نائٹ مئیرز آتے ہیں، اگر میں تمہاری جگہ ہوتی تو ابھی سے خود کو مسز سکندر بنانے کی پریکٹس میں لگ جاتی.." اس کی بات پر ماہم کا پارہ ہائی ہوا تھا، تن فن کرتی اس کی طرف بڑھی اور ایک دھموکا اس کے کندھے پر جڑا..

"تم ذرا بھی مجھے سیریس نہیں لے رہی، اگر اتنا ہی شوق ہے مسز سکندر بننے کا تو تم ہی کر لو اس سے شادی اور آزاد کرو مجھے اس ٹینشن سے"..

"شاید آپ بھول رہی ہیں مس ماہم کہ دی گریٹ سکندر نے آپ کو شادی کے لئے پرپوز کیا ہے نہ کہ مجھے، تو اس لئے منہ بند کر کے اچھی لڑکیوں کی طرح شادی کر لو بعد میں زندگی ڈزنی لینڈ کی طرح لگے گی.." آخر میں اسے خوابیدہ انداز میں دیکھتے ہوئے اس نے آنکھیں پٹپٹائیں..

"یہ کیا اس کھڑوس کی طرح مس ماہم مس ماہم لگا رکھا ہے "..

"اوہ میرے بولنے کے انداز سے تمہیں اپنے would be husband کی یاد آ رہی ہے، ڈونٹ وری ڈارلنگ بہت جلد ہی وہ آپ کے پاس ہو گا، بس چند ہفتوں کی بات ہے.." شرارتی انداز میں اسے چھیڑا..

"چند ہفتوں کی نہیں چند دنوں کی بات ہے.."اس کے کچکچا کر کہنے پر حمنہ نے چونک کر اسے دیکھا، ساری غیر سنجیدگی ہوا میں اڑنچھو ہو گئی تھی..

"کیا مطلب..؟"

"اگلے ہفتے شادی ہے میری.."وہ روہانسی ہوئی تھی..

"کس نے کہا ہے..؟"ہونقوں کی طرح اسے دیکھا..

"کس نے کہا ہو گا، اس کھڑوس نے کہا ہے"..

"تو یہ وجہ تھی تمہارے مارچ پاسٹ کرنے کی، ڈونٹ وری ڈارلنگ شادی تو ویسے بھی ہونی ہی ہے، چاہے چند ہفتوں میں ہو یا چند دنوں میں، بننا تو تمہیں مسز سکندر ہی ہے.." ہلکے پھلکے انداز میں وہ دوبارہ مزے سے بولی، لاپرواہی پھر سے لوٹ آئی تھی..

"تمہیں یہ سب عجیب نہیں لگتا حمنہ.."اس کے انداز پر حمنہ نے گڑبڑا کر اسے دیکھا..

"کون سی بات تمہیں عجیب لگنے لگی"..

"یہ اچانک اتنا سب کچھ کیسے بدل سکتا ہے، کچھ ہی دن پہلے تو اس کا آفس جوائن کیا تھا، ایکسپرئینسڈ نہ ہونے کے باوجود اس کا یوں مجھے اپنی آفس میں رکھنا، پھر ایکسیڈینٹ، بابا

کے دشمن، بابا اور اس کا کنکشن، یہ شادی، یہ سب... سب بالکل عجیب ہے، چونکا دینے والا، غیر یقینی، کوئی بھی یقین نہیں کرے گا اس بات پر، میں بھی نہیں.."اس نے اپنی الجھن، اپنے شکوک کا برملا اظہار کیا تھا, سنجیدہ نظروں سے اس کو دیکھتی حمنہ نے نرمی سے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے پاس بٹھایا..

"کچھ اچانک نہیں ہو رہا، کچھ بھی غیر یقینی نہیں ہے، اسے قسمت کہتے ہیں، یہ سب قسمت کا کھیل ہے، اور قسمت جب اپنا کھیل کھیلنا شروع کرتی ہے تو انسان بس حیران ہی رہ جاتا ہے، اسے کسی بات پر یقین ہی نہیں ہوتا، سب آنکھوں کا دھوکا لگتا ہے، بالکل کسی خواب کی مانند، تمہارا بھی حال بالکل ایسا ہی ہے، تم نے اپنی زندگی میں ہمیشہ ایک ہی انسان کو دیکھا، ایک ہی انسان تمہاری خوشیوں، غموں کا ساتھی رہا، اس کے علاوہ تم نے کبھی کسی کا تصور ہی نہیں کیا، کسی کی ضرورت ہی محسوس نہیں کی، سکندر بہت اچھا ہے ماہم، انکل کو اس پر بہت اعتماد ہے، اس اعتماد کی بھی کوئی ٹھوس وجہ ہے جو وہ فالحال تمہیں نہیں بتا سکتے، کبھی کبھی خود کو قسمت کے ہاتھوں چھوڑ دینا چاہئے، زندگی کے بدلنے کا بھرپور ایکسپرئینس لینا چاہیے، آج تم ماہم انصاری ہو، کل مسز ماہم سکندر ہو جاؤ گی، کبھی سوچنا سکندر ہی کیوں؟ کیوں وہ تمہارے لئے بیسٹ ہے؟ کیوں اسے

قسمت نے تمہارے لئے چنا؟ کیوں اسے ہر کسی پر فوقیت دی گئی؟ اور اس کیوں کا جواب تمہیں تب ملے گا جب تم اسے اپنی زندگی کا حصہ بناؤ گی، جب تم اس کی زندگی کا حصہ بنو گی، انگلش میں ایک بہت ہی خوبصورت بات کہی گئی ہے don't judge a book by it's cover، یہ صرف کتابوں کے لئے نہیں کہی گئی، یہ بات انسانوں سے بھی جڑی ہوئی ہے، ضروری نہیں انسان جیسا باہر سے دکھتا ہے ویسا اندر سے بھی ہو، سکندر باہر سے برا دکھتا ہے کیا پتا اندر سے وہ بہت اچھا ہو، اس لئے میری جان اسے اس کے باہری تاثرات سے مت پرکھو، اس کے اندر جھانکو پھر کوئی لیبل دو اسے، سکندر پر نہ سہی انکل پر تو بھروسہ ہے نا تمہیں.." اس کے سنجیدگی سے پوچھنے پر اس نے دھیرے سے سر اثبات میں ہلا دیا، اس کے دونوں ہاتھ اب بھی حمنہ کے ہاتھ میں قید تھے، نرمی سے، اپنائیت سے!..

"او گاڈ!" اس کے اچانک چیخنے پر وہ جو گہری سوچ میں ڈوبی ہوئی تھی اچھل پڑی اور چونک کر اسے دیکھا جو اپنی جگہ سے کھڑی ہو گئی تھی اور پریشانی سے انگلیاں مسل رہی تھی..

"کیا ہوا"..

"کچھ ہی دنوں میں تمہاری شادی ہے اور میرے پاس کوئی ڈیزائنر ڈریس نہیں ہے، اب کیا ہو گا.." اب نئ ٹینشن سوار ہوئی اس پر، ماہم نے کوفت سے سر جھٹکا تھا..

"میں نے سوچا کوئی بہت بڑی بات ہو گئی ہے"..

"بڑی بات ہی تو ہے یہ، تمہاری شادی سکندر سے ہو رہی ہے، سکندر دی گریٹ سے، اور میں تمہاری اکلوتی دوست پلس بہن ہوں، بڑے بڑے لوگ ہوں گے تمہاری شادی میں، کیا پتا سیلیبریٹیز بھی ہوں، میرا بھی تو امپریشن اچھا ہونا چاہیئے ان کے سامنے، مجھے ابھی سے اپنی ڈریسیز کی فکر شروع کر دینی چاہیئے، تمہارے سکندر کا کیا پتا، کل ہی شادی کر لے.." اس کا 'تمہارا سکندر' پر اس نے کھا جانے والی نظروں سے اسے گھورا جو اس کی گھورتی نظروں کی پرواہ کئے بغیر اب اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی تھی...

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

"تو کیسا رہا ایکسپیرئینس.." حماد کی شرارتی آواز موبائل اسپیکر سے گونجی..

"کس بات کا ایکسپیرئینس.." وہ نا سمجھی سے بولا، انگلیاں کھٹا کھٹ لیپ ٹاپ کے کی-

پیڈ پر حرکت کر رہی تھیں، شفاف گرے آنکھیں لیپ ٹاپ اسکرین پر جمی ہوئی تھیں جبکہ کان بیڈ سائڈ ٹیبل پر رکھے موبائل کے اسپیکر سے ابھرتی حماد کی بکواس پر لگے ہوئے تھے، پاس ہی جہانگیر بیڈ پر بیٹھا اپنے کھلونوں سے کھیل رہا تھا جبکہ آئمہ کسی کام سے اپنے شوہر کے ساتھ باہر گئی ہوئی تھی..

"ہونے والی بیوی سے بات کرنے کا ایکسپیرئینس "..

"جیسا تمہارا ہوتا ہے اس سے بالکل مختلف.."اس کے ہونٹ مسکرائے تھے..

"مطلب..؟"اسپیکر سے ابھرتی اس کی آواز میں نا سمجھی تھی..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سکندر نے مسکرا کر جہانگیر کی طرف دیکھا جو اپنے ہاتھ میں ہیلی کاپٹر والا کھلونا لئے اسے اڑانے کے لئے کہہ رہا تھا..

"اسے اڑا دوں..؟"اس کے ہاتھ سے کھلونا لے کر اس نے پوچھا، اب وہ باقاعدہ اس کی گود پر چڑھ کر بیٹھ گیا تھا..

"کیا اڑا رہے ہو..؟"دوسری طرف سے حماد کی حیرانی میں ڈوبی آواز ابھری..

"کبوتر.."سکندر نے اپنی مسکراہٹ ضبط کر کے ہاتھ میں پکڑے ہیلی کاپٹر کے نیچے

موجود چھوٹا سا سرخ بٹن دبایا..

"کبوتر..؟ کبوتر کہاں سے آ گیا..؟ کیا بکواس کر رہے ہو..؟" ہیلی کاپٹر کو ہوا میں اڑتا دیکھ اس کی گود میں بیٹھا جہانگیر خوشی سے ہنس کر تالیاں بجانے لگا، ساتھ میں وہ بھی ہنس رہا تھا اسے خوش دیکھ کر..

"ہنس کیوں رہے ہو..؟" اسے الجھن ہونے لگی تھی..

"کوئی پابندی ہے میرے ہنسنے پر.." موبائل اٹھا کر اب کان سے لگا لیا تھا..

"نہیں جناب کوئی پابندی نہیں ہے، لیکن مجھے بھی بتا دیں تاکہ میں بھی آپ کی ہنسی میں شامل ہو سکوں.." جلے کٹے انداز میں وہ بولا، ابھی تک سکندر نے اس کے سوال کا جواب نہیں دیا تھا..

"جیلسی کی بو آ رہی ہے مجھے"..

"کس بات کی جیلسی جناب، میں کوئی جیلس نہیں ہو رہا، تم مجھے بتاؤ کل کیا ہوا تھا"..

"وہ ہوا تھا جو تم تصور بھی نہیں کر سکتے.." لہجہ شرارتی ہو گیا تھا..

"زیادہ سسپینس کرئیٹ مت کرو اور سیدھی طرح سے بتاؤ.." اسے تاؤ آنے لگا تھا

سکندر کے بات ٹرخانے پر..

"ہم شادی کر رہے ہیں.." وہ مسکرا رہا تھا..

"مجھے بھی پتا ہے تم دونوں شادی کر رہے ہو، کل والی بات بتاؤ"..

"اگلے ہفتے ہماری شادی ہے"..

"ہاں یہ بھی پتا ہے اگلے ہفتے تمہاری شادی ہے، کام کی بات بتاؤ یار، میرا ضبط مت آزماؤ.." اس نے شاید غور نہیں کیا تھا اس کی بات پر..

"تم نے شاید غور سے میری بات نہیں سنی"..

"کون سی بات..؟"

"یہی کہ ہم اگلے ہفتے شادی کر رہے ہیں.." اس نے ٹھہر ٹھہر کر پر زور انداز میں اپنی بات کہی، دوسری طرف خاموشی چھا گئی تھی..

"وہ مان گئی.." بے یقینی سے پوچھا گیا..

"سکندر کی بات سے کوئی انکار نہیں کر سکتا"..

"تم نے اس کے ساتھ زبردستی کی..؟"

"ہاں تھوڑی بہت کرنی پڑی، مجبور کر دیا تھا اس نے.." لاتعلقی سے وہ بولا..

"کیا کیا تھا تم نے اس کے ساتھ سکندر..؟" وہ بے چین ہوا تھا..

"یہ میرا ذاتی میٹر ہے، اب بعد میں بات کرتے ہیں، میری شادی کی تیاریاں شروع کرو، اور جارج کے ساتھ جا کر ماہم کو شاپنگ کرا دینا شادی کی"..

"میں کیوں کراؤں..؟" تنک کر بولا..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کیونکہ تم میرے دوست ہو"..

"کام کروانے کے لئے دوست، اور کچھ پوچھو تو ذاتی میٹر کہہ کر اگنور کر دیتے ہو، میں نہیں کرنے والا کچھ اب.." غصے سے کہہ کر اس نے فون کاٹ دیا..

"ڈرامے باز!" فون رکھ کر وہ دھیرے سے ہنس دیا اور جہانگیر کی طرف متوجہ ہو گیا جو اب اس کے لیپ ٹاپ کے آگے بیٹھا الٹے سیدھے بٹن دباتا کھیل رہا تھا..

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

"ناراض ہے میری بیٹی مجھ سے.." انصاری صاحب نے محبت بھری نظروں سے اپنے

سامنے بیٹھی ماہم کو دیکھا جو بظاہر سیب کاٹنے میں بزی تھی لیکن وہ جانتے تھے کہ وہ اس سے ناراض ہے، وہ اس کے حقیقی باپ نہیں تھے لیکن اس کی پرورش اپنے ہی ہاتھوں سے کی تھی، اس کے ہر موڈ ہر انداز سے وہ واقف تھے..

"کس بات کی ناراضگی.." مصروف سے انداز میں بولی، نظریں ہنوز جھکی ہوئی تھیں..

"تمہاری مرضی جانے بغیر تمہاری زندگی کا اتنا بڑا فیصلہ کر لیا میں نے.." ان کے لہجے میں پشیمانی تھی..

"آپ میرے بابا ہیں، اور باپ کا اپنی اولاد پر اتنا تو حق ہوتا ہے کہ وہ اس کی بہتری کے لئے کوئی بھی فیصلہ لے سکے، آپ نے جو بھی کیا میری خوشی کے لئے کیا ہے بابا، میں نادان ہوں لیکن ناسمجھ نہیں.." سیب کی ایک قاش اٹھا کر ان کی طرف بڑھایا، ہونٹ مسکرا رہے تھے..

"اللہ تمہیں ہمیشہ خوش رکھے میری گڑیا.." ان کے دل سے دعا نکلی تھی اس کے لئے..

"مجھے آپ سے کچھ پوچھنا ہے بابا.." سیب دانت سے کترتے ہوئے اس نے ہچکچا کر

انہیں دیکھا..

"ہاں پوچھو بیٹا"..

"کیا آپ کی خواہش پر شادی کی ڈیٹ اگلے ہفتے فکس ہوئی ہے..؟"اس کے سوال پر انصاری صاحب نے چونک کر اسے دیکھا..

"کس نے کہا یہ تم سے"..

"سکندر نے.."لہجہ دھیما تھا،انصاری صاحب کی نظریں گہری سوچ میں ڈوبی ہوئی تھیں،انہیں یاد نہیں آرہا تھا کہ انہوں نے ایسی کوئی خواہش سکندر کے سامنے ظاہر کی تھی..

"آ..ہاں..!میرے کہنے پر ہی اس نے ایسا کیا ہے،میں چاہتا ہوں کہ تم جلد سے جلد اپنے گھر کی ہو جاؤ تمہیں کوئی اعتراض ہے بیٹا.."سنبھل کر اسے دیکھا،وہ نہیں چاہتے تھے کہ وہ سکندر سے بد ظن ہو یا اسے لے کر کسی شک میں مبتلا ہو،سکندر جو بھی کر رہا تھا اس کی بہتری کے لئے ہی کر رہا تھا..

"اتنی جلدی کیوں..میرا مطلب ہے مہینے بھر بعد بھی تو کر سکتے ہیں،میں تو راضی ہو

گئی نا،اب شادی اتنی جلدی..."اندر ہی اندر وہ جھنجھلا رہی تھی،اتنی جلدی شادی کا اس نے سوچا بھی نہیں تھا،اس کا خیال تھا بس منگنی ہو گی فالحال،لیکن یہاں تو اس کے بابا ہی ہوا کے گھوڑے پر سوار تھے..

"اگر تم نہیں چاہتی تو ہم دو تین ہفتے بعد کی تاریخ رکھ دیتے ہیں.."وہ سہولت سے بولے تو اس نے اثبات میں سر ہلا دیا،حالانکہ ان کو سکندر کا جلد شادی کا فیصلہ بالکل درست لگا تھا لیکن ماہم کو پش و پیش میں دیکھ کر وہ اس پر کوئی دباؤ نہیں ڈالنا چاہتے تھے..اپنے سامنے بیٹھی ماہم کو دیکھتے انہوں نے دل ہی دل میں سکندر سے بات کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا،وہ اس کے ہر فیصلے اور ہر اگلے قدم سے آگاہ ہونا چاہتے تھے تاکہ کل کو ماہم کو یہ نہ لگے کہ سارا حکم سکندر کا تھا،وہ تو صرف کٹھ پُتلی تھے جسے وہ اپنی انگلیوں سے ہلا رہا تھا..

✨✨✨✨✨✨✨✨

"تم سے ایک بات شئیر کرنی تھی آئمہ..!"کمرے کے دروازے پر کھڑے ہو کر اس نے بیڈ پر بیٹھی آئمہ کو دیکھا جو جہانگیر کو گود میں لیے سلا رہی تھی..

"جی بھائی کیا بات کرنی ہے،آپ اندر آیئے نا.."آئمہ نے سر اٹھا کر اپنے بھائی کی

طرف دیکھا جو دروازے کے فریم میں کھڑا اشش و پنج کا شکار لگ رہا تھا..

وہ سست قدموں سے چلتا ہوا دیوار سے لگے صوفے پر آ بیٹھا اور سر جھکائے بات کو آغاز کرنے کا سرا تلاش کرنے لگا، بیڈ پر بیٹھی آئمہ منتظر نظروں سے اسے دیکھتی جہانگیر کو بیڈ پر لٹا کر اس پر چادر ڈالتی بیڈ سے اتر کر اس کے پاس صوفے پر آ بیٹھی..

"آپ پریشان ہیں بھائی..؟" اپنے ہاتھ اس کے باہم جڑے ہاتھوں پر رکھ کر اس نے نرمی سے پوچھا..

"ارے نہیں یار.. بس تمہیں ایک بات بتانی تھی.." وہ دھیرے سے مسکرا دیا اس کے فکر مند ہونے پر.. ایک یہی تو اس کی اپنی تھی جو اس کی فکر میں راتوں کو جاگ جایا کرتی تھی، ایک یہی تو تھی جس کی موجودگی کی وجہ سے وہ گھر پر ٹک جایا کرتا تھا، آئمہ اور جہانگیر یہی دونوں تو اسے گھر کی طرف کھینچتے تھے..

"میں نے ایک فیصلہ کیا ہے.." کچھ لمحے بعد جب وہ بولا تو لہجہ سنجیدہ اور ٹھوس تھا..

"کیسا فیصلہ..؟" وہ الجھی تھی..

"میں شادی کر رہا ہوں"..

"پر کیوں..؟" بے دھیانی میں اس کے منہ سے نکلے لفظ پر سکندر نے حیرانی سے اسے دیکھا..

"کیا مطلب..؟ تم نہیں چاہتی کہ میں شادی کروں..؟ کیسی عجیب بہن ہو تم.." اس کی بات پر آئمہ شرمندگی سے سر نفی میں ہلانے لگی، اسے اپنی بے دھیانی پر ہنسی آ رہی تھی..

"آئی ایم سوری بھائی، میں پتا نہیں کس دھیان میں تھی، اوہ مائی گاڈ! آپ واقعی میں شادی کر رہے ہیں.." اس کے خوشی سے کھلکھلاتے لہجے پر وہ دھیرے سے ہنس دیا..

"اگر تم نہیں چاہتی تو نہیں کرتا شادی.." انداز ہلکا پھلکا تھا..

"ایسا ظلم تو اب مجھ پر بالکل نہ کریں، اللہ میرا تو خواب ہے آپ کو دولہے کی ڈریس میں دیکھنا"..

"جو میں بالکل بھی نہیں پہننے والا.." آئمہ نے چونک کر اسے دیکھا..

"کیا مطلب..؟"

"میں ان ٹیپکل دیسی دولہوں کی طرح شیروانی وغیرہ نہیں پہن سکتا.." اس نے

باقاعدہ کانوں کو ہاتھ لگایا..

"تو کیا پہننے کا ارادہ ہے جناب کا "..

"وہی جو میری ڈریسنگ ہے، تھری پیس سوٹ، سمپل بٹ ایلیگینٹ.."صوفے پر آرام سے بیٹھتا ہوا سکون سے بولا..

آئمہ نے گھور کر خود سے بارہ تیرہ سال بڑے بھائی کو دیکھا جس سے ہر کوئی ڈرتا تھا لیکن اس پر اس کی رعب کا اثر تھوڑا کم ہوتا تھا..

"بالکل کارٹون لگیں گے آپ.."سکندر قہقہہ لگا کر ہنسا تھا اس کے انداز پر..

"لڑکی کون ہے..؟ کہیں وہ چڑیل تو نہیں.."اس نے اب تفتیش شروع کی..

"کون چڑیل..؟"سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا..

"وہی جو آپ کی کمپنی میں کام کرتی ہے، "..bossy type اس کا انداز سکندر کو الجھا گیا تھا..

"Bossy type..چڑیل..؟ "

وہ اب بھی سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ آئمہ کس لڑکی کی بات کر رہی ہے..

"وہی لڑکی جس کی ہمیشہ حماد بھائی سے لگی رہتی ہے.." نئی خبر فراہم کی..

"اریبہ کے علاوہ حماد کی کس سے لگی رہتی ہے بھلا، کوئی اور لڑکی بھی ہے کیا میرے آفس میں جو حماد کو برداشت نہیں ہے"..

"اریبہ بھابھی تو اتنی نائس ہیں بھائی، میں اس میک اپ کی دکان کی بات کر رہی ہوں"..

"مس ربیعہ کی بات کر رہی ہو تم.." اس کے لہجے میں حیرانی تھی..

"مس تو نہ بولیں اس چڑیل کو.." صدمے سے اس نے سکندر کو دیکھا تو وہ دوبارہ ہنس دیا..

"کس اینگل سے تمہیں وہ چڑیل لگتی ہے، میری کمپنی کی سب سے ذہین لڑکی ہے.." صوفے کی پشت پر ہاتھ پھیلاتا ہوا اریبہ کے حق میں بولا..

"اور چالباز بھی.." آئمہ نے منہ بنا کر لقمہ دیا..

"تم کب سے حماد کی زبان بولنے لگی ہو یار.." اسے ہنسی آرہی تھی آئمہ کی باتیں سن کر..

"سیریسلی بتائیں بھائی کون ہے وہ لڑکی"..

"تمہارے سر کی قسم کھا کر کہتا ہوں چڑیل بالکل نہیں ہے.." باقاعدہ اس کے سر پر اپنا داہنا ہاتھ رکھ کر عملی مظاہرہ کیا..

"شکر ہے.."اس نے سکون کا سانس خارج کیا..

"اتنی اچھی تو ہے وہ چڑیل،اس کے بارے میں بھی سوچا جا سکتا ہے.. تمہیں کیوں وہ اتنی ناپسند ہے.."شرارتی نظروں سے اسے دیکھتے اپنی مسکراہٹ ضبط کی تھی..

"بہت زیادہ ایٹی ٹیوڈ ہے اس میں.."ناک بھنویں سکیڑ کر بولی..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"تم اسے جانتی ہو"..

"کیسے..؟"چونک کر پوچھا..

"جس سے میں شادی کرنے جا رہا ہوں"..

"کہیں آپ اس شیرین سے تو نہیں شادی کرنے جا رہے ہیں..؟"اس نے نیا خدشہ ظاہر کیا جبکہ سامنے بیٹھے سکندر نے نا سمجھی سے منہ بنایا،نئی نئی لڑکیوں کا ذکر آج اسے سننے کو مل رہا تھا..

"اب یہ شیرین کون ہے..؟"

"آپ شیرین کو نہیں جانتے..؟"آنکھیں میچ کر اسے دیکھا..

"نہیں.." نفی میں سر ہلایا..

"اچھی بات ہے،اسے نہ ہی جانیں تو بہتر ہو گا،اب زیادہ پہیلیاں نہ بجھائیں سہی سے نام بتائیں اس خوش نصیب لڑکی کا جس سے میرے اتنے چہیتے بھائی کی شادی ہونے والی ہے"..

"خوش نصیب یا بد نصیب..؟" بائیں ابرو کو سوالیہ انداز میں اونچا کیا..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"بد نصیب کیوں بھلا،خوش نصیب ہی ہو گی وہ لڑکی جسے آپ جیسا کیئر نگ انسان شوہر کی شکل میں ملے گا"..

"افففف یہ مکھن بازیاں! میں تمہاری باتوں میں نہیں پھسلنے والا اور اس لڑکی کا نام ماہم ہے جو بقول تمہارے خوش نصیبی سے میری بیوی بنے گی"..

"ماہم...!!"ماہم نام پر آئمہ نے ذہن پر زور ڈالنے کی کوشش کی..

"کچھ یاد آیا..؟"

"عدیل انکل کی بیٹی جو گمشدہ ہو گئی تھی، میں کیسے بھول سکتی ہوں اسے، اتنے سالوں تک آپ کو اس کی تلاش میں سر گرداں دیکھا ہے.. کیا وہ مل گئی آپ کو...؟ "

"ہاں مل گئی.." سکون ہی سکون تھا اس کے لہجے میں..

"مبارک ہو بھائی، دیکھئے گا میں آپ کی شادی کس دھوم دھام سے کرواتی ہوں.." وہ اس کے کندھے سے لگتی ہوئی بولی..

"اچھا! یہ دھوم دھام تب ہو گا جب مام راضی ہوں گی.." نئے طریقے سے ڈرایا..

"ارے جب میاں بیوی راضی تو کیسے نہیں مانیں گی مام قاضی"..

"ٹھیک ہے تب تم ہی انہیں راضی کرنا"..

"کیا...؟" بدک کر اس سے ایسے دور ہوئی جیسے کرنٹ لگ گیا ہو..

"یہ تو وہی بات ہوئی، آ بیل مجھے مار والی.." لہجے میں پریشانی تھی..

"تو کیا تم مام کو بیل رہی ہو..؟" مزے سے پوچھا..

"ارے نہیں نہیں، میں نے تو بس مثال دی ہے.." وہ جلدی سے بولی..

"بیل ہی والی مثال دینی تھی"..

"کیا کروں بھائی، مام کو دیکھ کر مجھے اکثر بیل کی ہی یاد آتی ہے، وہ بھی غصے سے چنگھاڑتی ہوئی بیل.."اس کی معصومیت سے کہی گئی بات پر سکندر کا چھت پھاڑ قہقہہ بلند ہوا تھا جس پر بیڈ پر گہری نیند میں سویا جہانگیر نیند میں اچھل گیا تھا..

"اچھا اب میں چل رہا ہوں تم مام سے کل ہی بات کر لینا، کیونکہ اگلے ہفتے شادی ہے"..

"اتنی جلدی...؟"حیرانی سے اسے دیکھا..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"بہت ضروری ہے.."لہجے میں سنجیدگی در آئی..

"اگر مام نہیں مانی تو..؟"اس نے خدشہ ظاہر کیا..

"تب بھی میں یہ شادی کروں گا، مجھے ان کے ماننے نہ ماننے سے کوئی فرق نہیں پڑتا.." سرد مہری سے کہتا اسے اپنی جگہ سوچ میں ڈوبا چھوڑ کر وہ کمرے سے باہر نکل کر اپنے پیچھے دروازہ بند کر گیا..

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

اپنے کمرے میں آکر اس نے بیڈ پر لاوارث پڑا اپنا موبائل اٹھایا اور حماد کا نمبر ڈائل کرنے لگا..

"کہاں ہو تم..؟" دوسری طرف سے ہیلو کی آواز سن کر اس نے سنجیدگی سے پوچھا..

"شریف لڑکے اس وقت گھر پر ہی پائے جاتے ہیں، کیوں تم کیا اپنی ہونے والی بیوی کے ساتھ ہو..؟" ہمیشہ کی طرح بے تکا سا جواب ملا، سکندر نے بیزاری سے منہ بنایا..

"میرا ایک کام کروا بھی اور اسی وقت.." حکم جاری کیا گیا..

"ارے یار سکندر! رات کے اس پہر میں کسی کو پک اینڈ ڈراپ کرنے کے موڈ میں نہیں ہوں.." وہ بور سے کہنے میں بولا، شاید منہ پھاڑ کر جماہی بھی لی تھی..

"کیا مطلب..؟" نا سمجھی سے پوچھا..

"تم یہی چاہتے ہو نا کہ رات کے اس پہر میں تمہاری ہونے والی بیوی کو تمہارے پاس سے پک کر کے اس کے گھر ڈراپ کر دوں.. ہے نا..؟ بائی داوے تم دونوں ہو کہاں اس وقت.." اپنی سوچ کے مطابق بولتا ہوا آخر میں رازداری آواز دھیمی کر کے پوچھا..

"بکواس بند کرو اور میری بات سنو سنجیدگی سے.."غصے سے اسے ٹوکا..

"اچھا ہو گیا سنجیدہ،اب بولو"..

"میڈیا والوں کو خبر کر دو"..

"کیا خبر کر دوں..؟"سوال کیا گیا..

"شادی کی خبر"..

"کیا..؟تو پاگل ہو گیا ہے..؟میڈیا میں خبر دینا مطلب پورے انڈیا میں ڈھنڈھورا پیٹنا.."دوسری طرف اس کی بات سن کر وہ شاید اپنی جگہ سے چونک کر اٹھ بیٹھا تھا..

"یہی تو میں چاہتا ہوں"..

"مجھے لگتا ہے تو سچ میں پاگل ہو گیا ہے سکندر،ایسے تو اس نبیل شیرازی کو بھی پتا چل جائے گا تیری شادی کا.."دل ہی دل میں اس کی عقل پر باقاعدہ ماتم کیا تھا..

"یہی تو میں چاہتا ہوں کہ اسے بھی خبر ہو،وہ جو بالکل خاموش بیٹھا کوئی شدید قدم اٹھائے اور میں اسے دبوچ لوں"..

"اس سے بہتر ہے کہ ہم اس کے اڈے پر چھاپا مار دیں"..

"وہی اڈے جو ایک کے بعد ایک بدلتے رہتے ہیں.. آخر تم کتنے اڈوں پر چھاپا مارو گے ذرا یہ تو بتانا مجھے.." اس کی بات پر دوسری طرف بیٹھا حماد چپ ہو گیا تھا، صحیح تو کہہ رہا تھا سکندر، پچھلے چند ہفتوں سے اسے نبیل شیرازی کے جتنے بھی اڈوں کی خبر ہوئی وہاں جانے پر وہ خالی پائے جاتے، جیسے ان کے آنے کی خبر اسے پہلے ہی چل جاتی تھی..

"لیکن جو تم کرنا چاہتے ہو وہ بہت خطرناک ہے، وہ کچھ بھی کر سکتا ہے، ماہم کو نقصان پہنچانے کا تم خود اسے موقع دے رہے ہو سکندر.." سنجیدگی سے بولا..

"تمہیں کیا لگتا ہے کہ میں اسے ایسا کرنے دے دوں گا، بس تم میرا اتنا سا کام کر دو، باقی میں خود سنبھال لوں گا"..

"ٹھیک ہے میں کر دیتا ہوں انفارم میڈیا والوں کو، لیکن آگے جو بھی کرنا مجھے بتا کر کرنا، زیادہ ہیرو بننے کی کوشش مت کرنا"..

"ہاں جیسے کسی چیز کی خبر ہی نہیں دیتا تمہیں.." اتنا کہہ کر اس نے حماد کا جواب سنے بغیر فون کاٹ دیا اور بیڈ پر آ کر لیٹ گیا، ابھی اسے صبح دو دو محاذ کا سامنا کرنا باقی تھا جس کے لئے اسے بھرپور نیند اور سکون کی ضرورت تھی...

سکندر کی شادی کی خبر راتوں رات کسی جنگل کی آگ کے مانند پورے شہر میں پھیل گئی تھی، ہر کوئی اپنی اپنی جگہ ششدر اور حیران تھا، ہر کسی کو اس لڑکی پر رشک آرہا تھا جو اس کی بیوی بننے والی تھی، جن لڑکیوں کے دل پر سکندر راج کرتا تھا ان کے دل میں اب اس مخصوص لڑکی کے لئے بعض اور کینہ بھرنے لگا تھا، سکندر کے بزنس پارٹنرز جن کی نظریں سکندر پر اپنی جوان بیٹیوں کے لئے جمی ہوئی تھیں اس خبر کے ملتے ہی افسوس کرتے رہ گئے، انہیں لوگوں میں کچھ لوگ ایسے بھی تھے جو اس جوڑے کی خوشیوں کے دل سے حامی تھے.. نیوز چینلز، نیوز پیپرز، میگزین اور سوشل میڈیا سے ہوتی ہوئی یہ خبر مزنہ بیگم تک بھی پہنچ گئی تھی، انہیں امید نہیں تھی کہ سکندر ایسا بھی کرنے والا تھا، اس کے لئے تو انہوں نے اپنی کسی دوست کی بیٹی کو پسند کر رکھا تھا جس کے لئے وہ کچھ ہی دنوں میں اس سے بات کرنے والی تھیں، لیکن ان کے کوئی قدم اٹھانے سے پہلے ہی ہمیشہ کی طرح سکندر اپنے لئے فیصلہ کر چکا تھا، اگر انہیں اس بات کی ذرہ برابر بھی خبر ہوتی یا انہیں سکندر کے ارادے معلوم ہو جاتے تو وہ پہلے ہی اسے اس لڑکی کی تلاش سے روک دیتیں، انہیں کیا خبر تھی کہ وہ اپنے مرحوم باپ کی

خواہش پوری کرتے کرتے اپنی زندگی کا اتنا اہم فیصلہ بھی کر لے گا، لیکن پھر بھی انہوں نے ہار نہیں مانی، خبر ملتے ہی سکندر ولا جانے کے لئے تیار ہونے لگیں، ابھی زیشان اور اس کے باپ کو اس بات کی خبر نہیں لگی تھی تبھی تو ماحول بالکل ٹھنڈا تھا ورنہ بمباریاں شروع ہو چکی ہوتیں دونوں باپ بیٹوں کی طرف سے!...

"سکندر! سکندر!" امید کے مطابق وہ غصے سے چنگھاڑتی ہوئیں گھر میں داخل ہوئی تھیں، تولیے سے بال خشک کرتے ہوئے اس نے دیوار گیر گھڑی کی طرف دیکھا جہاں ابھی صبح کا ساڑھے آٹھ ہی بجا تھا، یہ اس کی مام کے ورک آؤٹ کا وقت تھا، وہی امیر عورتوں کے چونچلے، جوان اور فٹ دکھنے کی جدوجہد، وہ تلخی سے سر جھٹکتا وارڈروب کی طرف آیا، اس کے کان اب بھی نیچے سے آنے والی آوازوں کی طرف لگے ہوئے تھے..

کچن میں ملازم کو ہدایات دیتی آئمہ ان کی آواز سن کر باہر آئی، چہرے پر حیرت اور خوشی کے ملے جلے تاثرات تھے..

"ارے مما! کیا بات ہے! آپ یہاں اور وہ بھی اتنی صبح صبح..اب آپ آ ہی گئی ہیں تو ہمارے ساتھ بریک فاسٹ بھی کر لیجئے"..

"میں کسی بریک فاسٹ کے لئے نہیں آئی یہاں،اور اچھا ہوا تم بھی یہاں موجود ہو، بلا ناذرا اپنے بھائی کو، بہت زیادہ اپنی من مانیاں کرنے لگے ہیں.."ان کا انداز آج بالکل علیحدہ تھا، آئمہ نے چونک کر نا سمجھی سے اپنی ماں کو دیکھا جو بے انتہا غصے میں تھیں..

اوپر کمرے میں موجود سکندر سست روی سے شرٹ پہنتا اپنی ماں کے لہجے کے اتار چڑھاؤ کو بغور سن رہا تھا، چہرہ بالکل سپاٹ، ہونٹ بھنچے ہوئے اور شفاف گرے آنکھیں برف کے مانند سرد تھیں..

"کیا ہو گیا ہے مما، آپ اتنا غصے میں کیوں ہیں، کیا کر دیا ہے بھائی نے..؟"وہ واقعی میں بالکل انجان تھی، اسے یہ تو خبر تھی کہ وہ ماہم سے شادی کرنے جا رہا ہے، لیکن اس بات سے بے خبر تھی کہ اس کی ماں کو اس بات کا علم ہو چکا تھا، وہ تو سوچے بیٹھی تھی کہ سکندر کے آفس جانے کے بعد وہ مام سے بات کرے گی.. لیکن یہاں سب کچھ اس کی سوچ کے بالکل برعکس چل رہا تھا، سکندر نے اسے اس مشکل کام سے خود ہی آزاد کر دیا تھا، سب کچھ اسکی پلاننگ کے مطابق ہو رہا تھا!!...

"تمہارے لاڈلے بھائی نے اتنا بڑا فیصلہ کر لیا اور اپنی ماں کو بتانا ضروری بھی نہیں سمجھا.."اس نے چونک کر انہیں دیکھا..

"آپ کو پتا چل گیا کیا..؟"

"اوہ تو تمہیں بھی پتا ہے، حماد کو بھی یقیناً پتا ہو گا، اور جو سب سے پہلے جاننے کا حق رکھتا تھا اسے سب سے آخر میں پتا چلتا ہے اور وہ بھی میڈیا سے.." ان کا پارہ مزید ہائی ہوا تھا..

"میڈیا سے..؟ میڈیا میں یہ خبر کیسے آئی جبکہ بھائی نے تو کل رات ہی مجھے بتایا"..

"تو مجھے بھی کل رات بتا سکتا تھا نا جس طرح تمہیں بتایا، لیکن نہیں میں تو اس کی کچھ لگتی ہی نہیں ہوں، سگی تو صرف تم اور وہ حماد ہیں اس کے، مجھے کیوں بتانے لگا"..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ایسی بات نہیں ہے مما، وہ آپ سے بات کرنے والے تھے لیکن ڈیڈ اور ذیشان کی وجہ سے ہمت نہیں ہوئی اس لئے مجھ سے کہا تھا کہ میں آپ سے بات کروں.." وہ اس کے دفاع میں بولی تو کمرے میں موجود سکندر اپنی شرٹ کے کف لنکس لگاتا مسکرا دیا، جبکہ مزنہ بیگم نے غصے سے سر جھٹکا تھا..

"ہاں تم تو اس کی طرف سے بولو گی ہی"..

"آپ غصہ کس لئے ہیں مما، آپ کو تو خوش ہونا چاہئے کہ بھائی نے فائنلی شادی کرنے

کا سوچ ہی لیا، لیکن نہیں آپ کو تو غصہ اس بات کا ہے کہ انہوں نے اسی لڑکی کو کیوں چنا جو آپ کو ناپسند تھی، بلکہ آپ تو چاہتی تھیں کہ وہ آپ کی دوست کی بیٹی شیرین سے شادی کر لے تاکہ آپ کے شوہر کے بزنس میں فائدہ ہو، لیکن افسوس آپ کی پلاننگ بیکار گئی اور تب بھی بیکار ہی جاتی جب ماہم سکندر بھائی کو نہ ملتی کیونکہ وہ ماہم کے علاوہ کسی بھی لڑکی سے شادی کرنے کے لئے کبھی بھی راضی نہ ہوتے.." آئمہ کی بات پر مزنہ بیگم نے بے اختیار نظریں چرائی تھیں، سیڑھیوں پر کھڑے سکندر نے ناگواری سے اپنی ماں کو دیکھا، اسے یہ نئی خبر ان سے اور بدظن کر گئی تھی، غصے سے کھولتا وہ تیزی سے نیچے اترا..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کہئے کیا بات کرنی ہے آپ کو، میں حاضر ہوں.." بے تاثر لہجے میں بولتا وہ مزنہ بیگم اور آئمہ کے بیچ آ کھڑا ہوا، اسے یوں اچانک اپنے سامنے کھڑا دیکھ وہ لمحے بھر کو گھبرائی تھیں..

"بھائی آپ جائیں یہاں سے، میں بات کرتی ہوں مام سے.." آئمہ نے اسے اس سیچویشن سے دور کرنے کی کوشش کی اس بات سے بے خبر کہ وہ ساری باتیں سن چکا ہے..

"نہیں آئمہ آج میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ مجھے تکلیف دینے کے لئے یہ کیا کچھ کر سکتی ہیں.."اس کے کاٹ دار لہجے پر مزنہ بیگم نے تکلیف سے اسے دیکھا، سامنے کھڑا نوجوان ان کا بیٹا تھا جسے وہ اپنے ہاتھوں سے خود سے دور کر چکی تھیں، جس کا احساس انہیں اس کی آنکھوں کی سرد مہری اور اجنبی پن دیکھ کر ہوا تھا، یہ احساس ہونے میں بھی کافی دیر ہو گئی تھی..

"بولئے مام کیا بات کرنی تھی، یہی کہ میں اس شادی سے انکار کر دوں؟ یا یہ کہ اس لڑکی کو چھوڑ دوں مرنے کے لئے؟ یا یہ کہ اپنے مرتے ہوئے باپ سے کئے گئے وعدے سے منہ موڑ لوں؟ یا یہ کہ اپنی محنت سے کمائی گئی پراپرٹی بھی آپ کے شوہر اور بیٹے کے نام کر دوں..؟ آج آپ بول ہی دیجئے مام، میں بھی تو دیکھوں میری ماں کو مجھ سے کتنی نفرت ہے، مجھے خوش دیکھ کر اسے کتنی تکلیف ہوتی ہے.."سخت انداز میں بولتے ہوئے اس کا لہجہ آخر میں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہونے لگا تھا، اس کا صبر جواب دینے لگا تھا، اس کا دل تکلیف اور دکھ کے کس مرحلے سے گزر رہا تھا یہ صرف وہ اور اس کا خدا جانتا تھا، آئمہ نے آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ مضبوطی سے تھام لیا تھا، ایک وہی تو تھی جو اس کی تکلیف کو سمجھتی تھی، اس کی ضبط سے سرخ ہوتی آنکھوں میں چھپے آنسوؤں کو

محسوس کر سکتی تھی، ہمیشہ کی طرح آج بھی وہ اس کی تکلیف محسوس کر رہی تھی، وہ نہیں رو رہا تھا لیکن اس کی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ ٹوٹ کر گر رہے تھے..

"تم غلط سمجھ رہے ہو سکندر، میری intentions یہ نہیں تھی بیٹا.." ہمت کر کے وہ اپنے دفاع میں بولیں، ایک بودا سا دفاع!..

"آپ کی intentions کبھی بھی غلط نہیں ہوتی مام، میں ہی ہمیشہ غلط رہا، غلط ٹائم پر پیدا ہوا، غلط انسان کا بیٹا بنا، غلط خواہشیں پالیں، غلط فیصلے لئے، غلط کام کئے، اور اب غلط لڑکی سے شادی کر رہا ہوں، ساری intentions میری ہی غلط ہیں.." سر جھٹک کر وہ تلخی سے ہنسا تھا..

"تم نے کبھی بھی مجھے سمجھنے کوشش نہیں کی، تمہاری نظر میں ہمیشہ میں ہی غلط رہی، میں ہی مجرم رہی"..

"کیا سمجھتا میں، کیسا سمجھتا میں آپ کو..؟ آپ ہی بتایئے مام ایک آٹھ سالہ بچہ اپنی ماں کو اس کے باپ سے یہ کہتا سنے کہ ان کا رشتہ ایک بوجھ ہے، ایک زبردستی کا رشتہ ہے تو بچہ کیا سوچے گا، اس کی ماں اس کے بارے میں یہ کہے کہ وہ ایک انچاہی اولاد ہے تو اس کے دل پر کیا بیتے گی کبھی سوچا ہے آپ نے، آپ نے کبھی میرے ڈیڈ کو سمجھنے کی

کوشش نہیں کی نہ ان سے محبت کی تو میں کیسے آپ کو سمجھ سکتا ہوں میرے دل میں آپ کے لئے محبت کیسے ہو سکتی ہے.. میرے دل میں آپ کے لئے کوئی جزبہ نہیں ہے مام، اور ایک بات اور دھیان سے سن لیں، میں ماہم سے ہی شادی کروں گا چاہے آپ اس شادی میں شرکت کریں یا نہ کریں، میری طرف سے آپ بالکل آزاد ہیں.." ایک نظر ان کے جھکے سر کو دیکھ کر اس نے نرمی سے اپنا ہاتھ آئمہ کی گرفت سے آزاد کیا جواب تک بالکل خاموش تھی، اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا باہر کی طرف بڑھ گیا..

آئمہ ایک نظر اپنی ماں کو دیکھا جو شاید آج یقینی طور پر شرمندہ ہوئی تھیں، اسے تکلیف ہوئی تھی انہیں یوں سر جھکائے کھڑا دیکھ کر لیکن وہ غلط تھیں، ہمیشہ کی طرح آج بھی غلط تھیں، ان کو آئینہ دیکھنا ضروری ہو گیا تھا، سکندر نے جو کچھ بھی ان سے کہا وہ بہت کم تھا اگر اس کی جگہ وہ ہوتی تو ان کی عزت اور رتبے کا لحاظ بھی بھول جاتی، جس طرح ان کے لئے آئینہ دیکھنا ضروری تھا اسی طرح سکندر کے لئے بھی اپنے دل میں چھپے تکلیف دہ احساسات کو باہر نکالنا ضروری ہو گیا تھا، اگر وہ ایسا نہ کرتا تو کبھی بھی اپنی زندگی کے لئے فیصلہ کرنے کی ہمت نہ کر پاتا..

مزنہ بیگم یوں ہی جھکے سر کے ساتھ مڑیں اور بنا کوئی لفظ بولے ہارے ہوئے قدموں

سے دروازے کی طرف بڑھ گئیں، پیچھے کھڑی آئمہ نے انہیں یوں جاتا دیکھ تکلیف سے آنکھیں بند کر لیں..

✨✨✨✨✨✨✨✨

وہ گہری نیند میں سوئی ہوئی تھی کہ کسی نے اسے بری طرح جھنجھوڑ کر رکھ دیا، وہ ہڑ بڑا کر اٹھی اور آنکھیں پھاڑ کر اپنے سامنے کھڑی حمنہ کو دیکھا..

"کیا ہوا..؟ چور آ گیا کیا..؟ کہیں وہ غنڈے یہاں تو نہیں آ گئے..؟" گہری نیند سے بیدار ہونے کی وجہ سے اس کا ذہن اب بھی سویا ہوا تھا اسی لئے جو بھی پہلا خیال اس کے ذہن میں آیا وہ اس کے لبوں سے ادا ہو گئے..

"نہ کوئی چور آیا ہے نہ کوئی غنڈہ..اٹھو جلدی مجھے تمہیں کچھ دکھانا ہے.." وہ بہت جلدی میں تھی جیسے..

"اتنی رات کو تم مجھے کیا دکھانا چاہتی ہو..؟" اس نے گھڑی دیکھنے کی تکلیف نہیں کی جہاں صبح کے پانچ بجے تھے، کمرے کا بلب روشن تھا جبکہ کھڑکیوں پر ڈلے پردے کمرے میں خاصی تاریکی پھیلائے ہوئے تھے..

"او نیند کی دیوی! رات نہیں صبح ہو رہی ہے، گھڑی دیکھو پانچ بج رہے ہیں.." سامنے کھڑی حمنہ نے ماتھا پیٹ کر جیسے اس کی عقل کا ماتم کیا تھا..

"حیرت ہے اتنی صبح صبح تم کیسے اٹھ گئی، اور ابھی تو صرف پانچ بجے ہیں جو بھی دکھانا ہے صبح دکھانا، نیند مت خراب کرو میری، آفس بھی جانا ہے مجھے.." ایک نظر گھڑی کی طرف دیکھ کر وہ دوبارہ سونے کا ارادہ کر رہی تھی کہ حمنہ نے اسے پکڑ کر جھٹکے سے کھڑا کر دیا..

"جو چیز میں تمہیں دکھانا چاہتی ہوں نا اسے دیکھ کر تمہارے ہوش ایسے اڑیں گے کہ نیند بھی بھول جائے گی "..

"ایسی کیا قیامت آگئی ہے.." اس نے حیرت سے حمنہ کو دیکھا جو تقریباً اسے کھینچتے ہوئے کمرے سے باہر لے جا رہی تھی..

"قیامت تو اب آئے گی، یہ دیکھو ذرا میڈم..!" ڈرائنگ روم میں لے جا کر اس نے دیوار سے لگے ٹیبل پر رکھے ٹیلیویژن کی طرف اشارہ کیا جہاں سرخیوں میں چند خبریں بار بار دہرائی جا رہی تھیں، چونکہ ٹیلیویژن کی آواز بند تھی اس لئے براڈکاسٹر کیا بول رہی تھی اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔ ٹیلیویژن پر نظریں گاڑے وہ مزید آگے بڑھی،

سرخیوں میں لکھے الفاظ اب اس کی نظروں میں صاف واضح ہوئے تھے..

"مشہور و معروف بزنس ٹائیکون سکندر نے لیا شادی کا اچانک فیصلہ، ہزاروں لڑکیوں کے دلوں کی دھڑکن سکندر نے کیا اپنے لئے ہمسفر کا انتخاب، سکندر کے شادی کی افواہ کتنی سچ کتنی جھوٹ.." ساری نیند غائب ہو چکی تھی، ہوش واقعی میں اڑ چکے تھے، اس نے حیران نظروں سے مڑ کر حمنہ کی طرف دیکھا جو صوفے پر آرام سے بیٹھی بھنویں اچکائے اسے ہی دیکھ رہی تھی..

"ہوش باقی ہیں یا سارے کے سارے اڑ گئے.." زبان میں کھجلی ہوئی، اس کی یہ ہکا بکا سی حالت اسے بہت لطف دے رہی تھی..

"یہ.. یہ خبر میڈیا والوں کو کیسے ملی..؟" اسی حیرانی سے سوال کیا..

"کمال کرتی ہو تم یار، وہ سکندر ہے، اس کی کوئی خبر میڈیا والوں سے مخفی رہ سکتی ہے بھلا، اور ویسے بھی سکندر کی شادی ہے، کوئی عام انسان کی نہیں کہ میڈیا انجان رہے"..

"لیکن میڈیا والوں کو کیسے پتا چلا..؟" اس کی سوئی اب بھی وہیں اٹکی ہوئی تھی..

"پتا چل گیا ہو گا اس کے کسی جاننے والے سے.." لاپرواہی سے کندھے اچکائے..

"یہ بات تو صرف ہم پانچ لوگوں کے بیچ میں تھی تو پھر کسی اور کو کیسے خبر ہوئی.."

فکر مندی سے اس نے دوبارہ ٹیلیویژن کی طرف دیکھا..

"تم کیا سوچتی ہو کہ جس طرح یہ فیصلہ صرف ہم پانچ لوگوں کے بیچ میں ہوا ہے اسی طرح یہ شادی بھی ہم پانچ کے بیچ میں ہی ہو گی تو تم غلطی پر ہو مس ماہم..! سکندر مطلب اسکینڈل..! لوگوں کے پاس اسکینڈلز چل کر جاتے ہیں اور سکندر خود اسکینڈلز پیدا کرتا ہے.." وہ اٹھ کر اس کے سامنے آ کھڑی ہوئی..

"تو تم کہنا چاہتی ہو کہ یہ خبر سکندر نے خود لیک کی ہے..؟" بے یقینی سے اسے دیکھا..

"واہ یار..! ذہین انسان سے شادی ہو رہی ہے تو تم بھی ذہین ہوتی جا رہی ہو"..

"میں اس وقت مزاق کے موڈ میں نہیں ہوں حمنہ.." ضبط سے وہ بولی..

"تم ویسے بھی کبھی مزاق کے موڈ میں نہیں رہتی ماہم.. میں نے صرف خیال ظاہر کیا ہے، یا تو سکندر یا پھر اس کا وہ دوست، کیا نام ہے اس کا میں بھول گئی، خیر چھوڑو، افسوس کی بات تو یہ ہے کہ ساری اٹینشن تو اس نے خود بٹور لی تمہارا نام تو میڈیا میں آیا

ہی نہیں،اس کا مطلب سمجھتی ہو نا.."اس کی نئ بات پر ماہم نے الجھ کر نا سمجھی سے اسے دیکھا

"اس کا مطلب کہ میڈیا والے مجھ سے بے خبر ہیں،انہیں صرف شادی کی خبر دی گئ ہے،لیکن سکندر ایسا کیوں کرے گا جبکہ اس نے تو کہا تھا کہ یہ شادی مخفی ہو گی.."وہ الجھن کا شکار ہو رہی تھی..

"اس نے اپنے منہ سے کہا تھا کیا،مجھے تو ایسی کوئی بات نہیں یاد"..

"نہیں لیکن مجھے ایسا لگا کہ وہ شادی مخفی رکھنا چاہتا ہے"..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ایسے بکواس خیالات صرف تمہارے ہی اندر آ سکتے ہیں ماہم..سوچنے کی بات تو یہ ہے کہ اس نے خبر لیک کیوں کی..؟"وہ دوبارہ اسے اپنے مطلب کی بات پر لانے کی کوشش کرنے لگی..

"میں پوچھوں گی اس سے آخر اس نے ایسا کیوں کیا،جبکہ بابا بھی یہ شادی مخفی رکھنا چاہتے تھے"..

"ہاں پوچھنا،ضرور پوچھنا،اور ساتھ میں یہ بھی پوچھنا کہ تمہارے بارے میں میڈیا کو

کیوں نہیں بتایا"..

"اچھا ہے نا نہیں بتایا میرے بارے میں"..

"جی نہیں کوئی اچھی بات نہیں ہے، سراسر ناانصافی ہے یہ.."اس کے چہرے پر افسردگی کے آثار تھے..

"ناانصافی..؟ کیسی ناانصافی..؟"وہ الجھی تھی..

"ناانصافی ہی تو ہوئی، تمہارا نام دے دیتا تو تم بھی مشہور ہو جاتی اور ساتھ میں بھی، کمپنی میں میری پروموشن ہو جاتی، خاص پروٹوکول ملنے لگتا مجھے.."وہ اپنے ہی ہوائی قلعے بنائے بیٹھی تھی..

"اور ایسا کیوں ہونے لگتا.."لہجے میں بیزاری تھی..

"ارے سکندر کی ہونے والی بیوی کی اکلوتی دوست ہوں، ایک رشتے سے سالی ہوئی نا میں"..

"حمنہ!!!! تمہارے دماغ میں ایسے بکواس خیالات آتے کیسے ہیں..."زبردستی سے اسے نوازتی وہ پیر پٹختی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی..

"اب اس میں بکواس کیا ہو گیا بھئی.." دھیرے سے بڑبڑا کر وہ صوفے پر دوبارہ بیٹھ گئی اور فکر مندی سے سامنے چلتے گونگے بہرے ٹیلیویژن کو دیکھنے لگی..

✨✨✨✨✨✨✨✨✨

خلافِ معمول وہ وقت سے کافی پہلے آفس آچکی تھی، آفس کا عموماً ایریا خالی تھا، سبھی ایمپلائز ابھی آئے نہیں تھی، اسے شدت سے سکندر کے آنے کا انتظار تھا جو نہ جانے کب آنے والا تھا..

اپنے مخصوص ٹیبل پر بیٹھ کر اس نے پرس سے موبائل نکالا اور سکندر کے نمبر پر دوبارہ کال کیا، اس سے پہلے وہ نیوز دیکھنے کے بعد کمرے میں داخل ہو کر اسے فون ملایا تھا جو دوسری گھنٹی پر کاٹ دیا گیا تھا، غصے سے دوبارہ ملایا تو فون آف جا رہا تھا، اب ٹیبل پر بیٹھی بے چینی سے نظریں ادھر ادھر دوڑاتی فون پر مسلسل جاتی رنگ کو ضبط سے سن رہی تھی کہ اس کی گردش کرتی نظریں سیڑھیوں کے پاس کھڑی ربیعہ پر پڑی جو کچھ آفس کولیگز کے نرغے میں کھڑی بات کر رہی تھی، چہرے پر حیرت، پریشانی، بے چینی اور نہ جانے کون کون سے تاثرات یکے بعد دیگرے جھلک دکھا رہے تھے، بھنویں بھینچ کر اس نے بغور انہی۔ دیکھا، باقی کولیگز بھی کسی بات پر حیرانی ظاہر کر رہے تھے، نہ جانے

کیوں اس کے ہاتھوں سے پسینے چھوٹنے لگے، کان سے لگے موبائل کے دوسری طرف جاتی رنگ کب کی بند ہو چکی تھی، اس نے سستی سے موبائل والا ہاتھ نیچے گرالیا..

وقت تیزی سے گزر رہا تھا لیکن سکندر آنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا، اس نے نہ جانے کتنی مرتبہ اس سے رابطہ کرنے کی کوشش کی لیکن دوسری طرف موجود انسان جیسے آج اس کا ضبط آزما رہا تھا، خلافِ معمول آج ربیعہ نے بھی اس سے زبردستی کوئی جھگڑا مول نہیں لیا تھا، وہ جیسے اس کی موجودگی کو بالکل فراموش کر گئی تھی، نہ جانے اسے کس بات کی اتنی ٹینشن تھی کہ میٹنگ میں اس کی غیر موجودگی پر اس نے کوئی طنزیہ بات اس سے نہیں کہی بلکہ وہ یکسر اسے نظرانداز کر گئی تھی..

سکندر کے انتظار میں وہ کبھی اس کے لیبن جاتی تو کبھی کینٹین تو کبھی کانفرنس روم نیز پورے آفس کا چکر کاٹتی وہ محض اپنا وقت گزار رہی تھی، اور اسی وقت گزاری میں آفس کا وقت بھی ہونے کو تھا کہ وہ کوفت سے اپنا سامان سمیٹتی گھر جانے کی غرض ست آہنی دروازے کی طرف بڑھی لیکن تھوڑے ہی فاصلے پر کھڑے شخص کی مسکراتی شکل دیکھ کر اس کا پارہ لمحوں میں ساتویں آسمان پر پہنچا تھا، اسی طرح غصے سے کھولتی وہ ایک ایک قدم اٹھاتی آگے بڑھنے لگی..

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

سارا دن کنسٹرکشن سائٹ پر گزارنے کے بعد آفس ٹائم ختم ہونے سے ایک گھنٹہ پہلے ہی وہ آفس پہنچا تھا، ابھی اس نے بلڈنگ کے اندر قدم رکھا ہی تھا کہ سامنے سے آتی مس ربیعہ کو دیکھ کر اسے آئمہ کے کہے گئے الفاظ یاد آئے، غور سے اس نے ربیعہ کے پرکشش چہرے کو دیکھا جو واقعی میں میک اپ کی دبیز تہوں سے اٹا ہوا تھا، ایک ادا سے چلتی ہوئی وہ ٹھیک اس کے سامنے آ کھڑی ہوئی..

"گڈ مارننگ سر.." لہجہ کھنکتا ہوا تھا..

"گڈ مارننگ مس ربیعہ.. کیسا رہا آج کا شیڈول میرے بغیر.." عام سے لہجے میں آفس کے کام کے بارے میں دریافت کیا..

"بہت اچھا رہا سر، آپ کی غیر موجودگی میں سارا کام میں نے پوری ذمے داری سے کیا.. کوئی بھی کام پینڈنگ نہیں رہا، مسٹر کپور کی کمپنی کے ساتھ میٹنگ بھی کامیاب رہی، روہی نے کافی اچھا پریزینٹیشن دیا، حماد سر ہمیشہ کی طرح آپ کی غیر موجودگی کا فائدہ اٹھا کر غائب رہے اور مس ماہم نے بھی کافی مایوس کیا مجھے.." وہ جو ربیعہ کی دی گئی فائل کو سرکاری نظروں سے دیکھنے میں بزی تھا ماہم کے نام چونک کر اس کی طرف

دیکھا..

"ایسا کیا کام کر دیا مس ماہم نے"..

"میرا کوئی حق نہیں بنتا کہنے کا لیکن سر مجھے نہیں لگتا کہ یہ لڑکی کسی کام کو سیریس بھی لیتی ہے، صرف وقت گزاری کرنے کے لئے آفس آجاتی ہے، معصوم سی شکل کا فائدہ اٹھا کر آپ کی ہمدردی حاصل کرتی ہے، میٹنگ کے وقت آپ کے آفس میں نہ جانے کیا تلاش کرتی رہی تھی، میرے پوچھنے پر بہت روڈلی جواب دیا.." سکندر نے بھنویں سکیڑ کر مس ربیعہ کو غور سے دیکھا جیسے اس کے دل کی بات جاننے کی کوشش رہا ہو..

اسی لمحے اس کی نظر سست قدموں سے سیڑھیاں اترتی ماہم پر پڑی، جس کے چہرے سے بیزاری جھلک رہی تھی، اس کی نظروں کا تاثر تھا کہ ماہم نے بھی نظر اٹھا کر اسے دیکھا، چند لمحوں کے لئے دونوں ساکت سے رہ گئے، پھر اس نے ماہم کی رنگت کو بدلتے دیکھا، چہرے پر پھیلی بیزاری کی جگہ غصے نے لے لی تھی، وہ تیز تیز قدم اٹھاتی ایک ہاتھ سے کندھے سے لٹکتے بیگ کو مضبوطی سے تھامے اسی کی طرف بڑھ رہی تھی.. سکندر نے نظروں کا زاویہ واپس ربیعہ کی طرف موڑ لیا حالانکہ جسم کا سارا عضو دور سے آتی ماہم کی طرف ہی متوجہ تھا سوائے آنکھ کے!..

"میڈیا والوں سے پتا چلا کہ آپ شادی کر رہے ہیں..؟ کیا یہ واقعی میں سچ ہے یا صرف افواہ..؟" جو بات وہ اتنی دیر سے کرنا چاہتی تھی وہ اب جا کر اس کے زبان سے نکلی تھی، پاس آتی ماہم نے بھی اس کا سوال سن لیا تھا اس لئے خونخوار نظروں سے سکندر کو گھورا جس کے ہونٹوں پر دلچسپ مسکراہٹ تھی..

"سکندر کے بارے میں کوئی خبر افواہ نہیں ہوتی مس ربیعہ، جو ہوتا ہے وہی میڈیا میں پھیلتا ہے "..

"یعنی آپ واقعی شادی کر رہے ہیں..؟" اسے جیسے یقین نہیں آ رہا تھا اس بات کا..

"جی بالکل مس ربیعہ، میں واقعی میں شادی کر رہا ہوں، اکیلے لائف کافی بورنگ ہو گئی تھی تو سوچا کیوں نہ تھوڑا ایڈونچر کیا جائے لائف میں.." ایک نظر اس لڑکی کی طرف بھی دیکھا جو تھوڑے فاصلے پر کھڑی خود کو لاتعلق ظاہر کرتی گاہے بگاہے اسے گھوری سے بھی نواز دیتی..

"آپ کے نزدیک شادی ایک ایڈونچر ہے..؟" نارملی انداز میں پوچھتی وہ اندر ہی اندر افسوس بھی کر رہی تھی اتنے مالدار انسان کے ہاتھ سے نکل جانے پر..

"فالحال تو ایڈونچر ہی ہے، اب آگے دیکھا جائے گا کہ آنے والی لڑکی میری زندگی کو ایڈونچر بناتی ہے یا "....

"مجھے آپ سے بات کرنی ہے.."اس کا ضبط جواب دے گیا تھا سکندر کی بکواس سن کر اسی لئے اس کی بات کے بیچ میں ہی بول اٹھی..

"یہ کیا طریقہ ہے بات کرنے کا مس ماہم، اپنے بڑوں سے کوئی ایسے بات کرتا ہے، صحیح کہتے ہیں لوگ کہ ان مڈل کلاس لڑکیوں کو ذرا بھی تمیز نہیں ہوتی بات کرنے کی، جس ماحول میں پلی بڑھی رہتی ہیں ویسا ہی بولنے کا انداز ہوتا ہے ان کا.."اس کی بات ماہم نے غصے سے اسے گھورا، آنکھیں ضبط سے سرخ ہو گئی تھیں، سکندر تو حیران رہ گیا تھا اس کے منہ سے ایسی باتیں سن کر، وہ جو ذہین اور اسمارٹ سمجھتا تھا آج اسے احساس ہوا تھا کہ وہ اتنی بدزبان ہے..

"آپ کو نہیں لگتا مس ربیعہ کہ آپ کچھ زیادہ ہی اوور بی ہیو کر رہی ہیں اور آپ کی زبان شاید آپ کے ہائی کلاس ماحول کو شو کر رہی ہے، بدتمیز اور بداخلاق تو آپ بھی ہوئیں مس ربیعہ ایسی باتیں بول کر، you really disappointed me، کچھ زیادہ ہی باس بننے کی کوشش کر رہی ہیں آپ، یہاں باس میں ہوں اور میں

ذرا بھی برداشت نہیں کروں گا کہ میری اسسٹنٹ سے کوئی اس انداز میں بات کرے سوائے میرے اور وہ بھی میری موجودگی میں.. آج برداشت کر لی آپ کی بدتمیزی لیکن آئندہ کے لئے نہیں، اور آپ سے بہتر مجھے کوئی نہیں جانتا یہ تو میں بہت اچھے سے جانتا ہوں.." اس کے سخت تنبیہی لہجے پر جہاں ربیعہ کی زبان کو تالا لگا تھا وہیں ماہم نے حیرانی سے اس شخص کو دیکھا جو پہلی بار اس کے حق میں بولا تھا وہ بھی اپنی اس ایمپلائی کے سامنے جس کی تعریف کرتے وہ کبھی تھکتا نہیں تھا..

اسے یک ٹک اپنی طرف حیران نظروں سے دیکھتا وہ اس کی طرف مڑا، نظریں سپاٹ تھیں..

"اور آپ مس ماہم میرے کیبن میں آئیں جو بھی بات کرنی ہے.." حکم دے کر وہ آگے بڑھا پھر کچھ خیال آنے پر دوبارہ ان دونوں کی طرف مڑا..

"مس ربیعہ! آپ پارٹی ہال میں میٹنگ کی ارینجمنٹ کریں اور سارے ایمپلائز سے کہیں ٹھیک ایک گھنٹے بعد وہاں موجود رہیں سکندر کو کچھ ضروری اعلان کرنا ہے.." جس طرح وہ آیا تھا اسی طرح اپنی بات ختم کر کے وہ واپس مڑ کر لفٹ کی طرف بڑھ گیا..

سکندر کے جاتے ہی ربیعہ غصے سے کھولتی اس کی طرف مڑی جو گم صُم سی کھڑی ٹک یک اسی لفٹ کی طرف دیکھ رہی تھی جس کے اندر وہ ابھی او جھل ہوا تھا..

"کروادی نا میری انسلٹ، کر دیا نا سکندر کو مجھ سے متنفر، یہی چاہتی تھی نا تم کہ کسی بھی طرح سکندر مجھ سے دور ہو جائے.." اس کی بے تکی بکواس پر ماہم نے چونک کر نا سمجھی سے اسے دیکھا جو غصے بے حال ہوئی جا رہی تھی..

"کیا بکواس کر رہی ہو تم"..

"اچھا تو میں بکواس کر رہی ہوں اب، ہم دونوں کو باتیں کرتے دیکھ کر تم سے برداشت نہ ہوا اسی لئے یہ ڈرامہ کرئیٹ کر دیا تا کہ تم سکندر کو مجھ سے دور کر سکو، ایسا کر کے تمہیں کچھ بھی فائدہ نہیں ہونے والا کیونکہ کسی اور سے شادی کر رہا ہے، اگر وہ میرا نہ ہو سکا تو تمہارا بھی نہیں ہے.." وہ اپنے دل کی بھڑاس اس پر نکال رہی تھی جبکہ سامنے کھڑی ماہم نے حیرانی سے اسے دیکھا، جس کی شکل غصے سے کافی خوفناک ہو گئی تھی..

"سکندر کی شادی کی خبر کا صدمہ کچھ زیادہ ہی لے لیا ہے تم اس لئے میری ایک نیک صلاح ہے چھٹی لو اور کچھ دن کے لئے اس شہر سے دور چلی جاؤ، ذہن کو سکون ملے گا ورنہ عنقریب یہ صدمے سے پھٹ بھی سکتا ہے، یا تم پاگل بھی ہو سکتی ہو، اسٹریس جو

اتنا زیادہ لے رہی ہو..اور رہی بات سکندر کی تو وہ کس کا مقدر ہے یہ تو وقت ہی بتائے گا،اس لئے زیادہ سوچو مت تمہارا تو وہ بالکل نہیں ہے اور دور دور تک ایسی کوئی امید بھی نہیں ہے..."ایک جاندار مسکراہٹ اچھال کر اس کے غصے کو مزید ہوا دیتی وہ اسی لفٹ کی طرف چل دی جس میں کچھ دیر پہلے سکندر گیا تھا،چلنے کا انداز فاتحانہ تھا،جیسے بہت بڑی جنگ جیت کر آئی ہو..

✨✨✨✨✨✨✨✨✨

"کہئے کیا بات کرنی ہے آپ کو..؟ "نارمل انداز میں بولتے ہوئے وہ دوبارہ 'تم' سے 'آپ' پر آ گیا تھا،یہ اس کے 'تم سے آپ' تک کے سفر کی منتق وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی اس لئے خشمگیں نظروں سے اسے چند لمحے گھورتی رہی جو آرام سے اپنی سیٹ پر بیٹھا داہنے ہاتھ کے مکے پر ٹھوڑی ٹکائے کافی فرصت سے اسے دیکھ رہا تھا..

"یہ کیا حرکت کی ہے آپ نے..؟"وہ جب بولی تو لہجہ ضبط کی عکاسی کر رہا تھا جبکہ چہرہ سرخ انگارہ بنا ہوا تھا..یہ پہلی بار تھا جب سکندر اسے اتنا غصے میں دیکھ رہا تھا..

"کون سی حرکت..؟ابھی میں نے کوئی حرکت کی ہی کہاں ہے.."انداز محظوظ کن تھا جیسے وہ اس کے غصے سے لطف لے رہا ہو..

"میں میڈیا والی حرکت کی بات کر رہی ہوں، کیوں بتایا میڈیا والوں کو.." غصے سے پھنکارتی وہ مزید دو قدم آگے بڑھی..

"صرف میڈیا ہی نہیں سوشل میڈیا، میگزینز سب جگہ یہ خبر پھیلنے والی ہے.." اسی سکون سے بولتا وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا..

"آپ ایسا کچھ بھی نہیں کریں گے.." وہ قدم قدم اسے اپنی طرف بڑھتا دیکھتی رہی..

"میں ایسا کر چکا ہوں ڈیئر وائف.." وائف لفظ کو پر زور انداز میں ادا کرتا اس کے چہرے پر پھیلتے ناگواری کے تاثرات کو دلچسپی سے دیکھ رہا تھا..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"میں آپ کی وائف نہیں ہوں.." سخت لہجے میں اسے ٹوکا تو وہ دھیرے سے مسکرا دیا، مسحور کن مسکراہٹ، ایسی مسکراہٹ جو کسی کو بھی اپنے حصار میں لے سکتی تھی، ماہم نے اس کی مسکراہٹ سے بمشکل نظریں چرائیں..

"ہونے والی تو ہو.." دو قدم کے فاصلے پر کھڑا وہ اس عام سے حلیے والی لڑکی کو غور سے دیکھ رہا تھا، کچھ تو تھا اس میں خاص جو سکندر جیسے مرد کو پگھلا دیا تھا، محض ماضی کی وجہ سے وہ اس کی طرف راغب نہیں ہوا تھا یہ تو طے تھا..

"میں انکار کر دوں گی.." ہمت کر کے دوبارہ اس کی طرف دیکھا..

"تمہارے انکار کی کوئی اہمیت نہیں ہو گی"..

"میرے بابا میری مرضی کے خلاف کچھ نہیں کرتے.." ایک مان تھا اس کے لہجے میں اپنے بابا کے لئے..

"کوشش کر کے دیکھو، منہ کی کھاؤ گی.." وہ اسے چیلینج کر رہا تھا..

"منہ کی میں نہیں منہ کی آپ کھائیں گے"..

"ایک انکار تمہارے بابا کی جان خطرے میں بھی ڈال سکتا ہے..." وہ اب نئے حربے سے اسے ڈرا رہا تھا..

"ایسا کچھ بھی نہیں ہو گا.." بظاہر مضبوطی سے وہ اس کے سامنے کھڑی تھی، لیکن آنکھوں سے جھلکتا خوف سکندر کی زیرک نظروں سے چھپا نہیں رہا تھا..

"ایسا ہی ہو گا، سب کچھ میری ہی مرضی سے ہوتا آیا ہے.." وہ مزید اس کے قریب ہوا تھا، اتنا کہ اس کی گرم سانسیں ماہم کے چہرے سے ٹکرا رہی تھیں..

"آپ میرے بابا کو کچھ نہیں کر سکتے.." آنکھوں کے ساتھ ساتھ لہجے سے بھی خوف

جھلکنے لگا تھا، سکندر کے ہونٹ لمحے بھر کو پھڑ پھڑائے تھے..

"ایک بار انکار کرو پھر دیکھنا میں کیا کچھ کر سکتا ہوں، تمہارے بابا کی زندگی اور موت میرے ہاتھوں میں ہے، مجھ سے کھیلنے کی کوشش مت کرنا ماہم، میں بہت خطرناک انسان ہوں، افواہیں کہیں نہ کہیں سچ بھی ہوتی ہیں.." گہرے لہجے میں بولتا وہ اس کی دھڑکنوں کو خوفزدہ انداز میں دھڑکنے پر مجبور کر گیا تھا ..

"افواہیں کبھی کبھی سچ بھی ہوتی ہیں میری جان!" ذہن کی کھڑکیوں میں کہیں دور سے حمنہ کی آواز گونجی تھی..

"ایسا کیوں کر رہے ہیں آپ..؟" اس نے سہم کر اپنے مقابل کھڑے سکندر کی شفاف گرے آنکھوں میں دیکھا جو کسی مقناطیس کی مانند اسے اپنی طرف کھینچ رہی تھیں..

"تمہیں حاصل کرنے کے لئے.." لہجہ مزید گہرا ہوا، آواز مدھم، اثر میں ڈوبی ہوئی..

"کیوں..؟" خوف سے اس کی آواز کپکپا گئی تھی..

"اس سوال کا جواب صرف مسز ماہم سکندر کو ملے گا.." اسے سوالوں میں گھرا چھوڑ کر ایک آخری گہری نظر اس پر ڈال کر وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا کیبن سے باہر نکل گیا جبکہ

پیچھے کھڑی ماہم اب کسی سحر کے زیر اثر اپنے سامنے خالی جگہ کو دیکھ رہی تھی جہاں کچھ دیر پہلے سکندر تھا!!!!...

✨✨✨✨✨✨✨

اپنے کیبن سے باہر نکل کر وہ تیزی سے سیڑھیاں پھلانگتا ساتویں فلور پر موجود پارٹی ہال کی طرف بڑھ رہا تھا جو عموماً کمپنی میں ہونے والی پارٹیز کے لئے یا کبھی کبھی کسی ایمپلائی کی برتھ ڈے سیلیبریشن کے لئے استعمال کیا جاتا تھا، ہال کے دروازے کے پاس ہی اسے حماد چہل قدمی کرتا دکھ گیا تھا جو شاید کسی سے فون پر بات کر رہا تھا، چہرے پر سنجیدگی تھی, جبکہ پوری بلڈنگ میں پھیلے سناٹے سے صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ آفس کا سارا عملہ اسی حال کے اندر اس کا منتظر ہے سوائے ان تین نفوس کے جو اپنے اپنے کاموں میں مگن تھے، ویسے بھی وہ چاہتا تھا کہ ماہم اس میٹنگ میں آئے لیکن پھر بھی اس نے اس سے کچھ نہیں کہا تھا..

"کل آفس کیوں نہیں آئے تھے..؟" اس کی آواز پر حماد نے چونک کر اسے دیکھا پھر فون رکھ کر اس کی طرف بڑھ گیا جو دروازے کے پاس ہی رکا ہوا تھا..

"تمہارے ہی کام میں بزی تھا اور کچھ ڈیڈ کے آفس کے کام بھی نپٹانے تھے اس لئے

نہیں آسکا، لگتا ہے میری شکایت لگائی گئی ہے.." تفصیل سے آگاہ کرتے ہوئے آخر میں اس کا لہجہ مشکوک ہوا تھا..

"تمہاری شکایت لگانے کی کسی میں ہمت نہیں ہے.." اس کی صحیح قیاس آرائی پر وہ کان کھجانے کے بہانے اپنی مسکراہٹ چھپانے لگا..

"برا مت ماننا لیکن ربیعہ چڑیل میں ہے یہ ہمت.." اس کے چبھتے ہوئے لہجے پر سکندر زیادہ دیر خود پر ضبط نہ کر سکا اور قہقہ لگا کر ہنس دیا..

"تم نے ہی نا یہ ربیعہ چڑیل والی خناس میری معصوم سی بہن کے دماغ میں ڈالی ہے.." اپنی ہنسی پر بریک لگا کر آواز کو مصنوعی طور پر سخت کرنے کی کوشش کی..

"ہاں تو، وہ ہے ہی چڑیل، اور اسی نے میری شکایت لگائی یہ میں guaranteed کہہ سکتا ہوں، یہ الگ بات کہ تم اپنی لاڈلی کو بری الزمہ ظاہر کرو.." وہ منہ بنا کر دوبدو بولا تھا..

"ایک تو تم دونوں کے دماغ میں نہ جانے یہ بات کیسے آگئی کہ میں ربیعہ کو پسند کرتا ہوں.." اس کا دل کیا کہ حماد کو دو ہاتھ لگا دے لیکن بس گھورنے پر اکتفا کیا..

"کون دونوں..؟اور کس نے کہا کہ تم ربیعہ کو پسند کرتے ہو.."حماد کے لہجے کے ساتھ ساتھ انداز میں بھی حیرانی تھی..

"تم اور آئمہ، تم دونوں کا انداز بتاتا ہے کہ تم دونوں میرے اور ربیعہ کے بارے میں کیا کچھ الٹا سیدھا سوچتے ہو,اس لئے بہتر ہو گا کہ یہ بکواس اپنے بھی دماغ سے نکالو اور آئمہ کے بھی"..

"اگر کچھ ہے نہیں تو کیوں ہر وقت اس کی تعریف کرتے رہتے ہو وہ بھی اپنی ہونے والی بیوی کے سامنے.."بولنے کا انداز لڑاکا بیویوں جیسا تھا..

"تمہیں کس نے بتایا..؟"بھنویں اچکا کر اسے دیکھا..

"آپ کی ہونے والی بیوی نے بذات خود"..

"اور کیا کیا بتایا ہے میرے بارے میں ذرا مجھے بھی تو بتاؤ.."اس نے دلچسپی ظاہر کی..

"فالحال تو میں اتنا ہی بتا سکتا ہوں، باقی باتیں ہم دونوں بھائی بہنوں کے بیچ کی ٹاپ سیکریٹ ہیں،اس لئے نہیں بتا سکتا سوری.."وہ صاف مکر گیا..

"بھائی بہن...!واااہ..!اتنا مضبوط رشتہ بھی بنالیا تم دونوں نے میری پیٹھ پیچھے.."

انداز چبھتا ہوا تھا..

"بول تو ایسے رہے ہو جیسے کوئی معاشقہ لڑا رہے ہیں ہم دونوں.." وہ بھی اسی کے انداز میں بولا..

"معاشقہ لڑا کر تو دیکھو میری والی سے تمہاری گردن مروڑ دوں گا"..

"تمہاری والی سے معاشقے لڑانے کا کوئی شوق بھی نہیں ہے مجھے، میری والی اس کام کے لئے کافی ہے.." یہ کہہ کر حماد نے جیسے ناک سے مکھی اڑائی تھی..

"ہاں چڑیل نے تو اس کام میں پی۔ایچ۔ڈی کر رکھی ہے.." ہمیشہ کی طرح اس نے حماد کو سلگانے والی بات بولی تھی..

"خبردار اگر میری والی کو چڑیل کہا، یہ اس ربیعہ پر زیادہ سوٹ کرتا ہے"..

کیوں بیچاری کو بدنام کر رہے ہو.." حماد کے جلے کٹے انداز میں بولنے پر وہ دھیرے سے ہنس دیا، نہ جانے اسے ربیعہ سے ایسی کون سی دشمنی تھی جو اسے الٹے سیدھے لقب دے بیٹھا تھا..

"کوئی بیچاری نہیں ہے وہ، کل جب صاحبِ بیوی والے ہو جانا تو اپنی بیوی سے پوچھنا

ذرا اس چڑیل کے بارے میں"..

"اچھا چھوڑو اسے، یہ بتاؤ سب تیاری کر دی..؟" سر جھٹک کر وہ اہم موضوع پر آیا تھا..

"ہاں سب کچھ پرفیکٹ ہے بس نکاح کرنا باقی ہے وہ بھی میرا، یار تو کیسا دوست ہے اکیلے ہی شادی کر رہا ہے، میری ماں کو راضی کر دے.." وہ بھی چہرے پر سنجیدگی سمیٹے اپنا رونا رونے سے بعض نہیں رہا تھا..

"اس کام کے لئے تم اپنی بہن سے کیوں نہیں کہتے"..

"ہاں یہ آئیڈیا اچھا ہے، ویسے یہ میٹنگ کس لئے رکھی ہے..؟" آنکھوں میں الجھن لئے سوالیہ انداز میں اسے دیکھا..

"اپنی شادی کا اعلان کرنے کے لئے.." سنجیدگی سے جواب دیا..

"اچھا ہوا ماہم نہیں آئی ہے آج ورنہ اس میٹنگ کا سن کر اس کا ری ایکشن دیکھنے لائق ہوتا، ویسے میں نے سوچا تھا کہ تو یہ شادی خفیہ طور پر کرے گا.." اسے بھی ماہم کی طرح سکندر کے ارادے سمجھ نہیں آ رہے تھے..

"کس نے کہا ہم نہیں آئی ہے، وہ آئی ہے اور فالحال میرے کیبن میں ہے اور میں چاہتا ہوں کہ وہ اس میٹنگ میں رہے تاکہ وہ اس بات کو تسلیم کرے کہ وہ میری ہونے والی ہے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے، اور رہی بات شادی کو خفیہ رکھنے کی تو سکندر نے کبھی کوئی کام خفیہ طور پر نہیں کئے، کسی کو موت کے گھاٹ اتارا بھی ہے تو ڈنکے کی چوٹ پر، پھر تو یہ میری شادی ہے، سکندر کی شادی، وہ بھی اس کی من چاہی لڑکی سے تو اعلان تو بنتا ہے، یاد رکھنا خفیہ کام وہی لوگ کرتے ہیں جن کے دل میں چور ہوتا ہے، سکندر کے دل میں کوئی چور نہیں ہے، نہ تھا اور نہ کبھی ہوگا.." اپنی بات ختم کر کے وہ ہال کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا اور اس کے ساتھ حماد بھی کہ وہ ہمیشہ اس کے ہمقدم رہا تھا، پھر تو آج وہ ایک اہم اعلان کرنے والا تھا، اس کے ہمقدم چلتے ہوئے حماد کے ذہن میں ایک سوال ابھرا تھا جسے وہ میٹنگ کے بعد پوچھنے کا ارادہ رکھتا تھا..

ان کے ہال میں قدم رکھتے ہی ہال میں موجود آفس کا تمام عملہ ان دونوں کی طرف متوجہ ہو گیا، ذہن میں بہت سارے سوالات لئے وہ سکندر کو منتظر نظروں سے دیکھ رہے تھے جو اب ہال کے اس اسٹیج نما حصے کی طرف بڑھ رہا تھا جہاں دو سیڑھیاں عبور کر کے ایک ڈائس پر چھوٹا سا مائک فٹ تھا، سکندر کے شادی کی خبر آفس کے تمام عملہ

کو میڈیا کے ذریعے بخوبی مل گئی تھی جس پر تصدیق کی مہر ربیعہ نے لگادی تھی پھر بھی وہ سکندر کی زبانی اس خبر کی تصدیق سننا چاہتے تھے،اس لئے اس میٹنگ ہال میں موجود تمام عملہ منتظر نظروں سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا جو اب ڈائس کے پیچھے کھڑا شاید کسی کی آمد کا انتظار کر رہا تھا،اسی وقت میٹنگ ہال کا دروازہ دوبارہ کھلا، سکندر کے ساتھ ساتھ اس کے پیچھے کھڑے حماد کی بھی نظر دروازے کی سمت اٹھی جہاں پیازی رنگ کا سادہ سا سوٹ پہنے دوپٹے کو سلیقے سے شانے پر پھیلائے گہرے سیاہ بال کو ڈھیلے ڈھالے جوڑے کی شکل میں قید کئے جارج کی ہمراہی میں وہ ہال میں داخل ہوئی تھی، چہرہ سپاٹ تھا جبکہ سرخ آنکھیں اس کے رونے کی گواہی دے رہی تھیں..

"مس ماہم شاید آپ بھول رہی ہیں کہ آپ کو میرے ساتھ ہونا چاہئے.." ہال میں پھیلے سکوت کو اس کی سنجیدہ آواز نے توڑا تھا،لہجے کی معنی خیزی پر جہاں ماہم نے اسے خشمگیں نظروں سے گھورا وہیں حماد نے تاسف سے سر جھٹکا تھا جبکہ ہمشہ چہرے پر سختی سجائے رکھنے والے جارج نے اپنی مسکراہٹ چھپانے کے لئے رخ پھیر لیا تھا جو ساتھ چلتی ماہم سے چھپی نہیں رہ سکی تھی..

بادل ناخواستہ وہ تیز تیز قدم اٹھاتی اس کے ساتھ آکر کھڑی ہو گئی کہ وہ مزید کسی تماشے

کی خواہشمند نہیں تھی..

"آپ لوگوں کو یقیناً میری شادی کی خبر مل ہی گئی ہو گی، جسے میرا خیال ہے مس ربیعہ کی طرح آپ لوگوں نے بھی محض ایک افواہ سمجھا ہو گا، کیونکہ سبھی جانتے ہیں کہ سکندر اور افواہوں کا کافی گہرا رشتہ ہے، میں زیادہ تمہید نہیں باندھتا اور نہ ہی زیادہ بولنے کا عادی ہوں، so coming to the point، ہاں میں شادی کر رہا ہوں، its not just a rumour، میڈیا میں خبر میرے ہی آدمی نے دی تھی، ہمیشہ میڈیا جھوٹا نہیں ہوتا کبھی کبھی سچ بھی بول دیتا ہے، تو میں یہ کہہ رہا ہوں کہ میں، یعنی کہ سکندر، آپ لوگوں کا سکندر واقعی میں شادی کر رہا ہے وہ بھی کل..." وہ جو دم سادھے اس کی بات سن رہے تھے اس کی آخری بات پر ہکا بکا سے رہ گئے..

"اتنی جلدی سر..؟" کسی ایمپلائی کی حیرت میں ڈوبی آواز ابھری..

"Come on guys, I am 32, I'm not too young.."

ہلکے پھلکے انداز میں بول کر وہ دھیرے سے ہنسا تو حماد بھی مسکرا دیا جبکہ ماہم کے چہرے پر بیزاری اور غصے کے ملے جلے تاثرات تھے..

"ہمیں بھی تو بتائیں اس خوش نصیب لڑکی کے بارے جس سے آپ شادی کر رہے ہیں سر، کوئی گرل فرینڈ نہیں تھی آپ کی جہاں تک ہم لڑکیوں کی ریسرچ کہتی ہے.." کسی فیمیل ایمپلائی کی بات پر ہال میں قہقہے گونجے تھے، سکندر نے بھی اس کے سوال کو کافی انجوائے کیا تھا، اس میٹنگ ہال کی خاصیت یہ بھی تھی کہ یہاں ہر کسی کو بولنے کی آزادی تھی، یہ بھی کمپنی کے ایک اصول میں سے تھا، اسی لئے سکندر نے میٹنگ کے لئے اس ہال کا چناؤ کیا تھا تاکہ اس کے ایمپلائز کھل کر اس سے بات کر سکیں، کوئی باس اور ورکر والی جھجھک ان کے بیچ میں نہ رہے..

"گرل فرینڈ تو نہیں کہنا چاہتا لیکن ہاں کچھ اٹیچمنٹ تھی ہم دونوں میں جس نے مجھے شادی جیسا فیصلہ لینے پر مجبور کر دیا.." ترچھی نظروں سے تھوڑے فاصلے پر کھڑی ماہم کو دیکھا جس کا چہرہ ضبط سے سرخ ہو گیا تھا، پھر مزید بولا "اور رہی بات آپ لڑکیوں کے ریسرچ کی تو میری ایک نصیحت ہے آپ لڑکیوں کے لئے، میرے ڈیڈ کہا کرتے تھے کہ لڑکیاں آبگینے کی طرح ہوتی ہیں، ذرا سا دھکا لگنے پر ٹوٹ کر بکھر جاتی ہیں، مگر آج کے ماڈرن زمانے کی لڑکیاں خود ہی خطرہ مول لے لیتی ہیں، پھر ٹوٹ جاتی ہیں، میرے جیسے لڑکوں پر ریسرچ کرنے، انہیں ٹرائی کرنے، انہیں ڈیٹ کرنے سے آپ

کو کوئی فائدہ نہیں، آپ آبگینے ہیں ٹوٹ جائیں گی، مت کھیلیں خود سے ورنہ درد ملے گا، احساسات کو ٹھیس لگے گی، اور جب کسی لڑکی کے احساسات ٹوٹتے ہیں تو دوبارہ بہت مشکل سے جڑتے ہیں یا پھر جڑتے ہی نہیں، تو مت کھیلیں خود سے، آپ مختلف ہیں، آپ کو مختلف بنایا گیا ہے، آپ کو جن احساسات اور خوبیوں سے نوازا گیا ہے وہ ہم مردوں میں نہیں ہے، so don't play with fire otherwise you'll burn, you'll get hurt، یہ جو کھیل کھیلنے کا شوق لگا ہے نا آپ لوگوں کو وہ نہ ہی کھیلیں تو بہتر ہے، اس میں رسوائی ہے آپ کی، آپ کے والدین کی، ہم مردوں کا کچھ نقصان نہیں ہوتا، ایک جائے گی تو دوسری آجائے گی، لیکن لڑکیوں کے معاملے میں ایسا نہیں ہے، ایک جب چلا جاتا ہے تو دوسرا بہت مشکل سے آتا ہے اور کبھی کبھی آتا ہی نہیں ہے، اس میں رسوائی صرف آپ کی ہے، اس لئے مجھ پر یا کسی اور پر ریسرچ کرنا بند کریں، جو آپ کا ہے وہ خود چل کر آپ کے پاس آجائے گا، and trust me it will be the best reward of your patience، بس صبر کریں.."اس کے سحر زدہ الفاظ سے نہ صرف ماہم ہی متاثر ہوئی تھی بلکہ ہال میں موجود تمام عملہ بھی اس کی اتنی حساس تقریر سے متاثر ہوئے تھے، کچھ لڑکیوں نے شرمندگی سے اپنے سر جھکا لئے تھے جن میں سر فہرست ربیعہ

بھی تھی، سکندر کے الفاظ اسے آئینہ دکھا گئے تھے لیکن پھر بھی کہیں نہ کہیں اس کے دل میں ایک کسک باقی رہ گئی تھی، ایک خلش رہ گئی تھی کہ سکندر اس کا نہیں ہو سکے گا..

"کل میرا نکاح ہے جو کہ بالکل سادگی سے ہو گا صرف فیملی ممبرز ہوں گے، سنڈے کو ریسیپشن ہے میرا اور میری خواہش ہے کہ میری زندگی کے اتنے اہم موقعے پر میرے ساتھی، میرے ورکرز، میرے کولیگز، ایمپلائز، اسٹاف، پیون، شیف، میری تمام کمپنیز کے تمام فرد جن کی مدد سے وہ معمولی سا سکندر آج اتنی بڑی ہستی بننے میں کامیاب ہوا ہے، وہ سب لوگ وہاں موجود ہوں، میری خوشی میں شامل ہوں، ڈیڈ کہتے تھے کہ ہمیشہ انہیں اپنے ساتھ لے کر چلو جو تمہاری کمزوری میں تمہارے ساتھ رہے، مجھے بہت خوشی ہو گی اگر آپ لوگ میری خوشی میں شریک ہوں گے اس لئے میں خود آپ لوگوں کو انوائیٹ کرنا چاہتا تھا.." اپنی بات ختم کر کے ایک لمبی سانس ہوا میں خارج کرتا وہ ڈائس سے پیچھے ہٹ گیا، زندگی میں پہلی مرتبہ وہ اتنا زیادہ بولا تھا، اتنی لمبی تقریر کر کے اس کا گلا جیسے سوکھ گیا تھا..

"ہم آپ کی خوشیوں میں ضرور شریک ہوں گے سر.." کسی ایمپلائی کی یقین دہانی پر

وہ دھیرے سے مسکرا دیا، آنکھوں میں نرمی تھی...

"میں اب چلتی ہوں.." ہال سے لوگوں کو نکلتا دیکھ کر اس نے بھی بھاگنے کی نیت کی..

"آپ کہاں جا رہی ہیں، کل نکاح ہے آپ کا.." اس سے پہلے کہ وہ آگے بڑھتی سکندر نے پھرتی سے اس کا ہاتھ پکڑ کر روک لیا..

"مجھے معلوم ہے، بار بار یاد دلانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے.." ضبط کرتی اپنا ہاتھ اس کی مضبوط گرفت سے چھڑانے کی کوشش کرنے لگی..

"ساری کوششیں بیکار جائیں گی کیونکہ ایک بار سکندر کوئی ہاتھ تھام لیتا ہے تو تاحیات اسے چھوڑتا نہیں، اور ویسے بھی یہ کوئی معمولی ہاتھ نہیں بلکہ مسز سکندر کا ہاتھ ہے، اتنی آسانی سے تو چھوڑنے والا نہیں.." آج تو اس کا انداز ہی نرالا تھا، حماد اس کا یہ انداز دیکھ کر ہکا بکا رہ گیا تھا، اسے نہیں پتا تھا کہ سکندر ایسی حرکتیں بھی کر سکتا ہے، اس نے ہمیشہ سکندر کا سرد و سپاٹ انداز ہی دیکھا تھا...

"آئی تھنک مجھے اور جارج کو اس ایکسٹریملی پرائیویٹ سین سے باہر نکل جانا چاہئے.." گلا کھنکار کر سکندر کو اپنی موجودگی سے آگاہ کرتا جارج کو سر کے جنبش سے باہر نکلنے کا

اشارہ کر کے خود بھی آگے بڑھ گیا...

"میں تم سے بعد میں بات کرتا ہوں حماد فالحال ایک بہت ضروری کام نپٹانا ہے "..

حماد اور جارج کے جانے کے بعد صرف وہ دونوں ہی ہال میں اکیلے رہ گئے تھے..

"چھوڑیں میرا ہاتھ مجھے بابا کو ہاسپٹل سے پک کرنے جانا ہے.."دوسرے ہاتھ سے اپنے بازو پر موجود اس کے مضبوط ہاتھ کو ہٹانے کی ناکام کوشش کی..

"تمہارے بابا تمہارے گھر سے نکلنے کے بعد ہی ہاسپٹل سے گھر ڈراپ کر دیئے گئے ہیں"..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کک..کیسے..؟"اس نے حیرانی سے اسے دیکھا..

"میرے کہنے پر میرے آدمیوں نے انہیں صحیح سلامت تمہارے گھر ڈراپ کر دیا ہے، گھبراؤ مت انہیں کچھ نہیں ہو گا، میں تمہارے بابا کو کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا..."اس کا لہجہ سپاٹ تھا، پہلے والی نرمی اب مفقود تھی...

"آپ چاہتے کیا ہیں..؟"

"کل نکاح ہے تمہارا جس کے لئے تمہیں ایک ڈریس کی ضرورت ہو گی، کیونکہ میں

نہیں چاہتا کہ سکندر کی ہونے والی بیوی کا امیج اس کی فیملی کی نظروں میں خراب ہو،اس لئے تمہیں میرے ساتھ شاپنگ پر چلنا ہو گا.."سنجیدگی سے نیا حکم دیا..

"مجھے نہیں کرنی کوئی شاپنگ.."لہجے میں بیزاری تھی..

"میں نے پوچھا نہیں حکم دیا ہے اگر تم چاہتی ہو کہ تمہارے بابا صحیح سلامت رہیں تو سیدھے طریقے سے تیار ہو جاؤ کیونکہ تمہارے بابا اب بھی میرے ہی آدمیوں کی نگرانی میں ہیں وہ بھی تمہارے ہی گھر میں.."اس نے بے یقینی سے اسے دیکھا جس کی گرے آنکھوں میں کرختگی تھی..

"آپ کوئی بھی کام بنا دھمکائے نہیں کر سکتے کیا.."ناگواری سے اسے دیکھا تو وہ نفی میں سر ہلاتا دھیرے سے مسکرا دیا..

"دھمکا کر کام کرنے کا الگ ہی مزہ ہے.."اس کے لہجے کے اتار چڑھاؤ کو وہ خاصا انجوائے کر رہا تھا..

"صرف ایک گھنٹہ،پھر میں گھر چلی جاؤں گی.."اسے ہار ماننی پڑی کہ جانتی تھی کہ ہو گا وہی جو سکندر چاہے گا،اس لئے بہتر یہی تھا کہ اس کی بات مان لی جائے..

"دیکھا جائے گا.." یہ کہہ کر وہ اس کا ہاتھ پکڑے گیٹ تک پہنچا لیکن جب باہر نکلا تو ماہم کا ہاتھ اس کی گرفت سے آزاد تھا، دوبارہ وہ دونوں دنیا والوں کی نظر میں صرف باس اور اسسٹنٹ بن گئے تھے.. باہر نکل کر اس نے حماد کو اپنی روانگی کا میسج کیا اور اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گیا ساتھ ماہم بھی تھی..

کہنے کو تو وہ صرف ایک گھنٹے کے لئے راضی ہوئی تھی لیکن سکندر نے اس کے ایک گھنٹے کو پانچ گھنٹوں میں تبدیل کر دیا، اس لئے پچھلے پانچ گھنٹوں تک وہ اس کے ساتھ نہ جانے کس کس ڈیزائنر کے شوروم کے چکر لگاتی برائیڈل ڈریسز کے سیلیکشن کے لئے خوار ہو رہی تھی، لیکن سکندر تھا کہ بہت آرام سے اس کی ہر چوائس کو منہ بنا کر رد کر دیتا، وہ اپنے معیار کے مطابق ڈریس سیلیکٹ کرتی تو وہ ناپسندیدگی سے منہ پھیر لیتا، اور جب سکندر اپنی پسند کا کوئی ڈریس دکھاتا تو وہ اس میں سو کیڑے نکال دیتی، آخر میں تھک ہار کر اسے وہی ڈریس لینی پڑی جو سکندر نے پسند کی تھی کیونکہ وہ سمجھ گئی تھی کہ اگر اس نے اگلی صبح تک بھی کوئی ڈریس سیلیکٹ نہیں کی تو وہ تب تک اسے شوروم کے چکر لگواتا رہے گا، کیونکہ وہ ایک مستقل مزاج بندہ تھا، ایک بار جو ٹھان لیتا وہ پورا کر کے ہی بیٹھتا، اور اس نے اپنی پوری زندگی میں سکندر جیسا مستقل مزاج بندہ کبھی

نہیں دیکھا تھا، یہاں تک کہ اس کے بابا بھی اتنے مستقل مزاج نہیں تھے...

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

آج اس کا نکاح تھا سکندر سے جو کہ ہونا تو بالکل سادگی سے تھا لیکن پھر بھی وہ گھبرائی ہوئی تھی، گھبراہٹ تو ہونی لازمی تھی، اچانک ہی اس کی خوشحال اور سادہ سی زندگی نے ایک ایسا موڑ کاٹا تھا کہ سب کچھ الٹ پلٹ ہو کر رہ گیا تھا، اگر اس کی جگہ کوئی دوسری لڑکی ہوتی تو اس کا بھی یہی حال ہونا تھا یا حالات ایسے سنگین اور حیران کر دینے والے نہ ہوتے تو بھی وہ گھبراہٹ کا شکار رہتی کہ اس کی شادی سکندر جیسے انسان سے ہو رہی ہے..

وہ جو اس شادی سے انکار کرنے کا سوچ رہی تھی اپنے بابا کے چہرے پر پھیلے سکون اور اطمینان کو دیکھ کر خود کو حالات کے حوالے کر دیا تھا، وہ نہیں چاہتی تھی کہ اس کے بابا مزید تکلیف میں مبتلا ہوں، کہیں کہیں سکندر کی دھمکیوں نے بھی اس کی زبان کو تالا لگا دیا تھا، گو کہ اسے یقین تھا کہ وہ اس کے بابا کو کچھ نہیں کرے گا لیکن پھر بھی اس کے دل میں خدشہ لگا رہتا تھا..

دروازے کی طرف پشت کئے بیڈ پر پالتی مارے بیٹھی وہ اضطراب میں گھری انگلیاں چٹخا

رہی تھی کہ اس کی سماعت سے کمرے کا دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آواز ٹکرائی، پھر بھی وہ اپنی جگہ سے ٹس سے مس نہ ہوئی..

"یوں پنڈتوں کی طرح بیٹھی تم کون سے مہورت کے آنے کا انتظار کر رہی ہو، سارے الٹے سیدھے خیالات کو لپیٹ کر کچرے میں پھینکو اور جلدی سے تیار ہو، آپ کے دولہے میاں بس آرہے ہوں گے.." نکاح کی ڈریس بیڈ پر رکھ کر وہ اس کی طرف بڑھی جواب بھی اسی طرح بیٹھی ہوئی تھی...

"ماہم تم سن بھی رہی ہو یا میں ممی کو بھیجوں.." لہجے کو تھوڑا سخت بنا کر اس کے کندھے کو ہلایا..

"میں یہ شادی نہیں کرنا چاہتی حمنہ.." پچھلے ایک ہفتے سے وہ اس کے منہ سے یہی ایک جملہ سن سن کر اس کی عادی ہو گئی تھی..

"تمہارے پاس اس کے علاوہ کوئی راستہ ہے تو بتاؤ میں تمہاری مدد کر دوں گی.." وہ کوفت سے بولی..

"سارے راستے بند ہو چکے ہیں تم کوئی راستہ نکالو اس شادی کو روکنے کا.." مایوسی اور

امید کے ملے جلے تاثرات چہرے پر سجائے اس نے سامنے کھڑی حمنہ کو دیکھا جو چہرے سے ہی بیزار لگ رہی تھی.. وہ جو سوچ رہی تھی کہ اس کی دوست اسے اس مشکل سے نکال دے گی، اس کے بابا کو اس شادی کو روکنے کے لئے راضی کر لے گی وہی دوست اس شادی کے سب سے زیادہ حق میں تھی، اس نے تھک کر حمنہ کی ممی کو اپنا حامی بنانا چاہا تو اس نے نہ جانے انہیں ایسی کیا پٹی پڑھائی کہ انہیں اس کے لئے سکندر سب سے سہی بندہ لگنے لگا، حالانکہ وہ اس سے کبھی ملی بھی نہیں تھیں پھر بھی انہیں سکندر بہت پسند تھا.. پچھلے دو دن سے وہ حمنہ سے بالکل قطع تعلق کئے بیٹھی تھی ناراضی کے اظہار میں تاکہ وہ اس کے حق میں ہو جائے لیکن اس کی ناراضگی کا اثر تو نہ ہوا الٹا وہ بڑھ چڑھ کر اس کی شادی کی تیاریاں کرنے لگی..

"میرے پاس کوئی راستہ نہیں ہے اور نہ ہی میں کسی ایسی خفیہ جگہ کو جانتی ہوں جہاں تمہیں محفوظ رکھ سکوں، اس لئے تمہاری حفاظت کے لئے بہتر یہی ہے کہ تم سکندر سے شادی کر لو، مت بھولو ماہم کہ تمہاری زندگی کے ساتھ انکل کی زندگی بھی داؤ پر لگی ہوئی ہے، اپنے لئے نہ سہی کم از کم اپنے بیمار و لاچار بابا کے لئے یہ شادی کر لو، ان کی خوشی تمہاری حفاظت اور تمہاری زندگی ہے، جب سے وہ گھر آئے ہیں تب سے ان کے

چہرے پر ایک سکون آور مسکراہٹ پھیلی ہوئی ہے، پلیز ان سے ان کا یہ سکون، ان کی یہ مسکان مت چھینو ماہم، میرے اور انکل کی نظر میں سکندر سے بہتر اور مضبوط محافظ ابھی تو فالحال کوئی نہیں ہے اور یہ بات تم بھی بہتر جانتی ہو.." اس کے سامنے بیٹھی اس کے دونوں ہاتھوں کو مضبوطی سے تھامے وہ اسے آسان لفظوں میں سمجھا رہی تھی ٹھیک اسی طرح جس طرح سکندر چاہتا تھا، وہ چاہتا تھا کہ حمنہ اس کی برین واشنگ کرے کیونکہ وہ جانتا تھا کہ حمنہ کے علاوہ کوئی اسے سمجھا نہیں سکتا یہاں تک کہ انصاری صاحب بھی نہیں..

"لیکن میرا دل نہیں مانتا حمنہ.." وہ بے بسی کی حد پر تھی..

"یار کیسا دل ہے تمہارا، اپنے دل کو سمجھاؤ، اس کو عادت ڈلواؤ سکندر کے بارے میں سوچنے کی، اس سے کہو کہ سکندر تمہارا شوہر ہے لہذا اس کے علاوہ کسی اور کا خیال اپنے اندر پیدا نہ کرے.." ہلکے پھلکے انداز میں بولتی وہ دھیرے سے ہنس دی تو ماہم نے اسے خشمگیں نظروں سے گھورا..

"یہاں میں پریشان ہوں اور تمہیں مزاق سوجھ رہا ہے"..

"پریشان تو اب سکندر ہونے والا ہے بس ایک بار یہ شادی ہو جانے دو"..

"تمہارے کہنے کا مطلب ہے کہ میں ایک پریشانی ہوں..؟"

"تم نہیں لیکن تمہارے وہ دشمن اس کے لئے پریشانی بن سکتے ہیں، سوچو ذرا وہ کتنا خطرہ مول لے رہا ہے صرف تمہیں محفوظ رکھنے کے لئے، گولی کھا کر وہ اپنی مضبوطی کا ثبوت بھی دے چکا ہے، ایسے انسان کے لئے ماہم تمہارے دل میں کوئی احساس نہیں ہے جو تمہارے لئے گولی کھا چکا ہے، آخر کیا رشتہ ہے تمہارا اس سے..؟ کیوں کر رہا ہے وہ یہ سب..؟ کیا فائدہ ہوگا اسے تم جیسی لڑکی سے شادی کر کے..؟ کبھی سوچا ہے..؟ یہ سب جاننے کا دل نہیں کرتا تمہیں.." اس کی برین واشنگ کرتے ہوئے وہ اسے نیا سوال دے گئی تھی، نئی الجھن میں مبتلا کر گئی تھی، اس کے سامنے نئی پہیلی کھڑی کر گئی تھی جسے بوجھنا اس کے لئے بے حد ضروری لگنے لگا تھا..

"یہی تو میں جاننا چاہتی ہوں کہ آخر اس کا مجھ سے رشتہ کیا؟ کیوں وہ میری حفاظت کرنا چاہتا ہے؟ "

"جاننا چاہتی ہو نا اس سوال کا جواب تو اس کے لئے تمہیں اس کے قریب رہنا ہوگا، اور قریب رہنے کے لئے تمہیں یہ شادی کرنی ہوگی، کیونکہ یہی ایک واحد راستہ ہے، اور کیا پتا یہ شادی تمہاری زندگی کے کچھ بند دروازوں کو کھول دے، ایسے دروازے جن

سے تم ابھی تک لاعلم ہو، کیا پتا سکندر تمہارے لئے بہت اہم ہو، اور اس اہم انسان کے قریب رہنے کے لئے تمہیں شادی کرنی ہو گی اور شادی کرنے کے لئے تمہیں جلدی سے ریڈی ہونا ہو گا کیونکہ دولہے میاں آنے ہی والے ہوں گے.."اسے الجھن کا شکار ہوتا دیکھ اس نے زبردستی اٹھا کر است باتھروم کی طرف دھکا دیا تو اس نے گھور کر اسے دیکھا پھر منہ پھلا کر باتھروم کا دروازہ زوردار آواز کے ساتھ بند کر دیا...

✨✨✨✨✨✨✨✨✨

"بارات آگئی ہے، جلدی سے ماہم کا گھونگھٹ ڈالو قاضی صاحب کے ساتھ کچھ لوگ آرہے ہیں نکاح کی رسم کے لئے.."حمنہ کی ممی کمرے میں داخل ہو کر بولیں..

"بس ریڈی ہو گئی ماہم، آپ دوپٹہ دیں مجھے.."ان کے ہاتھ سے دوپٹہ لے کر اس نے ماہم کے سر پر رکھا اور آگے سے ہلکا سا گھونگھٹ کے انداز میں لٹکا دیا..

"بابا کہاں ہیں..؟"اس کی گھبراہٹ میں ڈوبی آواز گھونگھٹ کے اندر سے ابھری..

"وہ بس آرہے ہیں تم گھبراؤ مت بیٹا، سب انشاءاللہ صحیح ہو گا.."حمنہ کی ممی نے اس کے سر پر ہلکے سے ہاتھ رکھ کر جیسے اس کے خوف کو کم کرنے کی کوشش کی..

تھوڑی ہی دیر بعد انصاری صاحب قاضی اور باقی گواہین کو لئے اندر داخل ہوئے اور اس کے پاس آکر بیٹھ گئے، ایک ہاتھ اس کی گود میں رکھے دونوں ہاتھوں پر رکھا جبکہ دوسرے ہاتھ سے اس کے کندھے کو تھام کر اپنی موجودگی کا احساس دلایا تھا.. اس کے چہرے کے آگے اوپر سے نیچے ایک دبیز چادر تنی ہوئی تھی جس کے دوسری طرف قاضی صاحب اور باقی افراد اس کی ایک قبول ہے سننے کے لئے کھڑے تھے..

"ماہم شیرازی ولد عدیل شیرازی کیا آپ کو سکندر ولد جہانگیر احمد سے دس لاکھ حقِ مہر کے عوض یہ نکاح قبول ہے..؟" وہ اتنی گھبرائی ہوئی تھی کہ قاضی صاحب کے جملے پر غور نہ کر سکی، اس کے کان سائیں سائیں کر رہے تھے، دل تیزی سے دھڑک رہا تھا، انصاری صاحب کے ہاتھ کے نیچے موجود اس کے ہاتھ بری طرح لرز رہے تھے، اس سے کچھ بولا نہیں جا رہا تھا، زبان جیسے گونگی ہو گئی تھی، قاضی کے تیسری دفعہ پوچھنے پر بھی جب وہ کچھ نہ بولی تو انصاری صاحب نے بے چینی سے اس کے جھکے ہوئے سر کو دیکھا، پاس کھڑی حمنہ کے ساتھ ساتھ پردے کے پیچھے موجود حماد کا بھی کچھ یہی حال تھا..

"بیٹا جواب دو، قاضی صاحب کیا پوچھ رہے ہیں.." اس کے کندھے پر موجود اپنے بازو

کے حلقے کو انہوں نے مزید تنگ کر کے اپنی موجودگی سے اسے آگاہ کیا..

"قبول ہے.." تھوڑی دیر بعد جب وہ بولی تو اس کی آواز رندھی ہوئی تھی، دل جیسے کسی گہری کھائی میں جا گرا تھا..

"شکریہ میرے بچے..." انصاری صاحب نے خوش ہو کر اس کے سر پر بوسہ دیا، وہ اپنے دل کی حالت بیان کرنے سے قاصر تھے، کتنا سکون اور کتنی طمانیت کا احساس ہو رہا تھا انہیں، جیسے کوئی بہت اہم اور مشکل امتحان پاس کر لیا تھا، وہ مطمئن ہو گئے تھے اس بات سے کہ آخرت میں وہ سر اٹھا کر جہانگیر صاحب کا سامنا کرنے کے قابل ہو گئے تھے، سکندر نے جیسے ان کے سر سے بہت بڑا بوجھ اتار دیا تھا، وہ بوجھ جس سے وہ کچھ سالوں کے لئے غافل ہو گئے تھے..

دوسری طرف ماہم کا ذہن جیسے ماؤف ہو گیا تھا، کوئی احساس نہیں رہا تھا، نہ خوشی نہ خوف کچھ بھی وہ محسوس نہیں کر پا رہی تھی، انصاری صاحب باقی فرد کو لئے اب سکندر کے پاس جا رہے تھے، اس کی قبولیت کے لئے، وہ یونہی جھکے سر کے ساتھ ساکت بیٹھی تھی، حمنہ شاید اس سے کچھ بول رہی تھی، شاید مبارکباد دے رہی تھی، اسے صاف سنائی نہیں دے رہا تھا، شاید وہ بہری ہو گئی تھی، باہر سے شور کی آواز اندر آ رہی تھی،

شاید نکاح ہو گیا تھا، یقیناً مبارکباد کا دور شروع ہو گیا تھا، گھونگھٹ میں اچانک اس کا دم گھٹنے لگا تھا، سانس جیسے اکھڑنے لگی تھی، اس نے لمبی سانس کھینچ کر اپنے فنا ہوتے ہوئے حواس قابو کرنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہی، ذہن بجھنے لگا تھا، آنکھوں کے آگے اندھیرا چھانے لگا تھا، اس نے ہمت کر کے گھونگھٹ ہٹانے کی کوشش کی لیکن اس میں بھی ناکام رہی، اس کی حالت سے بے خبر حمنہ اسے جوس کا گلاس تھمانے کی کوشش کر رہی تھی جو کسی بھی طرح اس کی گرفت میں آ نہیں رہا تھا..

"ماہم تم ٹھیک تو ہو نا.." حمنہ کی گھبرائی ہوئی آواز اس کی سماعت سے ٹکرائی جو شاید اس کے کانوں سے ٹکرانے والی آخری آواز ثابت ہوئی تھی، اس کا ذہن اب مکمل طور پر جواب دے چکا تھا، آنکھیں بند ہو چکی تھیں، جسم ہلکا پھلکا سا ہو کر بیڈ پر گر گیا تھا...

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

جب اس کی آنکھ کھلی تو خود کو ایک جہازی سائز بیڈ پر لیٹا ہوا پایا، وہ ہڑبڑا کر اپنی جگہ سے اٹھ بیٹھی سر بری طرح درد کر رہا تھا، ایک ہاتھ سے دکھتے سر کو تھامے سر اٹھا کر اس نے کمرے کا جائزہ لینے کی کوشش کی ہی تھی کہ ایک سنجیدہ سی مردانہ آواز اس کی سماعت سے ٹکرائی..

"میرا اتنا خوف کہ بیہوش ہو گئی، کیا میں اتنا ڈراؤنا ہوں یا یہ سمجھوں کہ شادی کی خوشی تم سے برداشت نہیں ہوئی "..

ماہم نے گردن موڑ کر آواز کی سمت دیکھا جہاں وہ ایک دروازے کے فریم میں کھڑا اسے ہی دیکھ رہا تھا، ماتھے پر بکھرے گہرے سیاہ بالوں سے ٹپکتی پانی کی بوندیں اس کے خوبصورت چہرے پر پھسل رہی تھیں، وہ باتھ روم تھا جہاں سے وہ برآمد ہوا تھا، اس کا گیلا وجود اس کے تازہ شاور کی گواہی دے رہا تھا، بلیک ٹی شرٹ اور ٹراؤزر زیب تن کئے ہونٹوں پر شرارتی مسکراہٹ سجائے وہ اب بیڈ کی طرف بڑھ رہا تھا..

"میں یہاں کیسے آئی..؟" اجنبی کمرہ اور سکندر کی موجودگی سے وہ یہ بات سمجھ گئی تھی کہ وہ اپنے گھر پر نہیں بلکہ سکندر کے گھر پر، اس کے کمرے میں بیٹھی ہے..

"اوہ ڈیئر وائف کیا تمہیں بالکل بھی یاد نہیں کہ کس طرح میں اپنے ان مضبوط بازوؤں میں اٹھا کر تمہیں گاڑی تک لایا، کس طرح سارے راستے بیہوشی کی حالت میں میرے کندھے پر سر رکھے تم آرام سے سفر کرتی رہی، کس طرح تم میرے کمرے میں اپنی اصل جگہ تک پہونچی ہو، کیا تمہیں کچھ بھی یاد نہیں.." وہ اس کی حالت سے محظوظ ہوتا بیڈ پر اس کے پاس آکر بیٹھ گیا، وہ حیرانی سے نفی میں سر ہلاتی اپنی جگہ سے پیچھے کھسکی

تھی،اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ اس کے بابا نے اس کی بیہوش حالت کی فکر کئے بنا ہی اسے اس حال میں رخصت کر دیا تھا..

"آپ مجھے اس طرح یہاں نہیں لا سکتے.."خوفزدہ سی وہ بولی تو وہ مسکراتا ہوا بیڈ کراؤن سے ٹک کر دلچسپی سے اسے دیکھنے لگا..

"تم مانو یا نہ مانو تم یہاں آچکی ہو، تمہیں ہر حال میں یہیں آنا تھا میرے پاس، تمہارے یہ بیہوشی کے ڈرامے بھی تمہیں اپنے اصل مقام تک لانے سے روک نہیں سکے، کم از کم میں تو ایسا بالکل بھی ہونے نہیں دے سکتا تھا، ویسے تمہیں افسوس کس بات کا ہے، تمہارے بابا نے اپنی مرضی سے رخصت کیا ہے تمہیں، ان کا یہ فیصلہ سراسر ذاتی تھا میں نے کوئی فورس نہیں کیا.."اس نے ہاتھ بڑھا کر بیڈ پر پھیلے اس کے دوپٹے کو پکڑ کر اپنی طرف کھینچا جس سے اس کے سر پر جما ہوا دوپٹہ ڈھلک کر کندھے پر آ گرا، اگر وہ سرعت سے اپنے دوپٹے کو نہ پکڑتی تو وہ پوری طرح اس کے وجود سے سرک جاتا..

"آپ جھوٹ رہے ہیں، آپ نے انہیں فورس کیا تھا ورنہ میرے بابا کبھی میری مرضی کے بنا مجھے خود سے دور نہ کرتے..."ناگواری سے اسے دیکھا جو اپنے داہنے ہاتھ میں دوپٹے کو ایک کونے سے لپیٹے گہری نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا، گرے

شفاف آنکھوں کی چمک آج بالکل الگ ہی تھی..

"میں جھوٹ نہیں بولتا اور نہ ہی میں وعدہ خلاف ہوں، اس کا احساس میری سنگت میں رہ کر بہت جلد ہو جائے گا"..

"مجھے آپ کے ساتھ نہیں رہنا، آپ جھوٹے ہیں، مکار ہیں، دھوکے باز ہیں، میرے معصوم سے بابا کو دھمکی دے کر یہ شادی تو کر لی لیکن مجھے حاصل نہیں کر پائیں گے.." تیکھے لہجے میں بولتی ایک جھٹکے سے اس کے ہاتھ سے اپنے دوپٹے کو کھینچا اور اپنا بھاری ڈریس سنبھالتی بیڈ سے اترنے لگی..

"تو ایسا کیا کریں گی مسز سکندر خود کو مجھ سے دور رکھنے کے لئے ذرا مجھے بھی تو بتائیں.." خلافِ معمول آج اس کا انداز کافی نرم تھا، عموماً تو وہ ایسی باتوں پر غصے سے آگ بگولہ ہو جایا کرتا تھا، لیکن اپنے سامنے کھڑی ٹخنوں تک جاتی لال فراک پر بھاری کامدار دوپٹے کو مضبوطی سے تھامے اس معصوم سی ضدی لڑکی کو دیکھ کر اس کا سارا غصہ ہوا ہو گیا تھا، وہ اس لڑکی پر غصہ کرنے کی ہمت خود میں نہیں رکھتا تھا، اس کی گرے شفاف آنکھیں اس کی ناک میں جھولتی سادہ سی نتھلی پر ٹکی ہوئی تھی جو اس کے بولنے یا حرکت کرنے پر اس کے سرخ لپ اسٹک سے رنگے ہونٹوں سے مس ہو جاتی،

اس کی نتھلی اور ہونٹوں کا یہ ملن اس کے جذبات کو اتھل پتھل کر رہا تھا، اس کا دل کیا ہاتھ بڑھا کر اس کی حرکت کرتی نتھلی کو چھوئے، پہلی بار اس کا دل کسی لڑکی کو دیکھ کر باغی ہو رہا تھا، وہ بھی اس لڑکی کو دیکھ کر جس پر وہ اپنا پورا حق رکھتا تھا، ایک لمبی سانس کھینچ کر اپنے باغی دل کو لگام لگانے کی کوشش کی، ورنہ ذرا سی حرکت پر سامنے کھڑی لڑکی اس سے اور بد ظن ہو سکتی تھی..

"میں جا رہی ہوں دوسرے کمرے میں.." اس کی نظروں کی تپش سے خود کو بمشکل آزاد کراتی وہ کمرے کے دروازے کی طرف مڑ گئی..

"باہر نکلنے سے پہلے یہ تو سن لو کہ اس گھر میں سوائے میرے کمرے کے کوئی دوسرا کمرہ نہیں ہے"..

"اور آپ نے سوچ بھی کیسے لیا کہ میں آپ کی بات کا یقین کر لوں گی.." وہ دروازہ کھول کر باہر نکلی پیچھے سکندر بھی تھا جو سکون سے دروازے کے فریم سے ہی ٹک گیا تھا، یہ وہ گھر نہیں تھا جہاں سکندر رہتا تھا بلکہ یہ دوسرا گھر تھا جسے سکندر نے خاص طور سے اس موقعے پر استعمال کرنے کے لئے بنوایا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ ماہم آسانی سے اس کے ساتھ رہنے کے لئے راضی نہیں ہو گی..

وہ تیزی سے چلتی ہوئی اس دروازے کی طرف آئی جو سکندر کے کمرے کے بعد تھا،اس نے دروازہ کھول کر اندر جھانکا،اندر کافی اندھیرا تھا..

"وہ اسٹڈی روم ہے.." سکندر کی آواز اس کی سماعت سے ٹکرائی،وہ سر جھٹکتی اندر داخل ہوئی،کافی مشکل سے سوئچ بورڈ ملا،بتیاں روشن ہوتے ہی کمرے کا منظر واضح ہوا،یہ واقعی اسٹڈی روم تھا جہاں چاروں طرف دیوار گیر شیشے کی الماریوں سے کتابیں اور فائلیں جھانک رہی تھیں،ایک کونے پر بڑا سا اسٹڈی ٹیبل تھا جس پر دو آدمی آرام سے بیٹھ کر کام کر سکتے تھے،کمرے کے وسط ایک لکڑی کا ٹیبل تھا جس کی اوپری سطح شیشے کی تھی،اس ٹیبل کے چاروں طرف ون سیٹر صوفے رکھے ہوئے تھے،یہ جگہ اس کے سونے کے بالکل قابل نہیں تھی،کتابوں سے اسے خاص رغبت بھی نہیں تھی کہ انہیں کے شوق میں یہاں رات گزاری جاسکے،وہ منہ کمرے سے باہر نکلی،سکندر ابھی تک اپنے کمرے کے دروازے پر اسی انداز سے کھڑا تھا..

"کیا ہوا،مل گیا روم..؟" اس کے سوال کو نظر انداز کرتی وہ دوسرے دروازے کی طرف بڑھی..

"وہ میرا ایکسر سائز روم ہے،آج سے وہ تمہارا بھی ہوا.." اس سے پہلے کہ وہ دروازہ

کھولتی وہ بول اٹھا، دروازہ کھول کر اندر جھانکا جہاں مدھم روشنی جلی ہوئی تھی، ایکسر سائز کے سارے ساز و سامان سے بھرا یہ کمرہ اسے کوفت میں مبتلا کر گیا تھا، زوردار انداز میں دروازہ بند کر کے لمحہ اپنی جھنجھلاہٹ کا اظہار کیا..

"اچھا نہیں لگا کیا روم..؟" دوبارہ چھیڑا..

جواب میں اس نے گھور کر اسے دیکھا تو وہ اپنی مسکراہٹ ضبط کر گیا، آج کی رات اس کی زندگی کی سب سے انٹرٹینمنٹ والی رات ثابت ہونے والی تھی..

اب وہ نیچے کو جاتی سیڑھیوں کی طرف بڑھی کہ اوپر والے فلور کے سارے کمرے اس کی شان کے خلاف ثابت ہوئے تھے، سکندر کے کمرے کے داہنی جانب بھی ایک سیڑھی تھی جو شاید اوپر ٹیرس کو جاتی تھی..

سیڑھیاں پھلانگتی وہ نیچے کی طرف آئی، گھر میں اس وقت ان دونوں کے علاوہ کوئی بھی نہیں شاید، اس نے گھر میں پھیلے سناٹے سے اندازہ لگایا تھا، جبکہ اوپر موجود سکندر اسے نیچے جاتا دیکھ دروازے سے ہٹ کر ریلنگ سے لگ کر کھڑا ہو گیا تھا جہاں سے نیچے کا منظر صاف دکھتا تھا..

"وہ کچن کا دروازہ چاہو تو اس کا بھی جائزہ لے لو.."اس کی آواز پر دروازے کے ہینڈل کی طرف بڑھتے ہاتھ بیچ راستے میں ہی رک گئے تھے،اس نے ناامیدی سے اس کی طرف دیکھ کر آس پاس نظریں دوڑائیں، بڑے سے ڈرائینگ روم کے ایک کونے میں شیشے کا ڈائننگ ٹیبل لگا جبکہ دوسرے حصے کی مشرقی دیوار پر بڑا سا ٹیلیویژن لگا ہوا تھا،ٹو سیٹر صوفے اتنے چھوٹے تھے کہ وہ اس پر آسانی سے فٹ بھی نہ ہو پاتی،وہ اس کی ساری چالاکی سمجھ رہی تھی،اس کا دل کیا سکندر کا سر پھاڑ دے، نظریں بھٹکتی ہوئی ایک اور دروازے کی طرف گئی،اس نے امید سے اسے دیکھا اور آگے بڑھ گئی،اس بار سکندر کچھ نہیں بولا،دروازہ کھولنے پر اندھیرے نے اس کا سواغت کیا،اس کی ہمت نہیں ہوئی اندر جانے کی..

"یہ کون سا کمرہ ہے..؟"مجبوراً اس سے پوچھا جو ریکنگ پر بیٹھا اس کی حرکتوں سے لطف اندوز ہو رہا تھا..

"اسٹور روم ہے، یہاں تم رہ سکتی ہو، تمہارے دوست بھی یہیں رہتے ہیں"..

"کیسے دوست..؟"نا سمجھی سے سر اٹھا کر اسے دیکھا جس کی آنکھوں میں شرارتی چمک تھی..

"چوہے، چھپکلی، کاکروچ، اور کیا پتا مینڈک بھی ہوں.." اس نے غصے سے اسے گھورا اور اس آخری دروازے کی طرف بڑھ گئی جو کافی کونے میں تھا..

"وہ ملازمہ کا کمرہ ہے.." وہ جلدی سے بولا..

"تو کیا ہوا میں یہیں رہوں گی.." وہ آرام سے بولی، اسے خوشی ہوئی تھی کہ چلو کوئی تو کمرہ اس کے رہنے کے لائق ملا ورنہ سکندر کے ساتھ ایک ہی کمرے میں رہنا اسے خوف میں مبتلا کر رہا تھا..

"آر یو شیور.." بے یقینی سے اسے دیکھا..

"بالکل"..

"وہاں ملازمہ کا شوہر بھی ہوتا ہے، اگر تم پھر بھی رہنا چاہتی ہو تو میری طرف سے پوری اجازت ہے.." سکندر نے جیسے اس کے سر پر بم پھوڑا تھا، اس نے بے یقینی سے اسے دیکھا جو سینے پر بازو لپیٹے اسے ایسی نظروں سے دیکھ رہا تھا جیسے کہہ رہا ہو 'اب کہاں جاؤ گی مجھ سے بچ کر، رہنا تو میرے ہی کمرے میں پڑے گا'

اس نے غصے سے پیر پٹخا اور دھپ دھپ کرتی ڈرائینگ روم کے صوفے پر آ کر ٹک گئی،

بے بسی ہی بے بسی تھی..

"اگر تمہارا وہیں سونے کا ارادہ ہے تو ٹھیک ہے، لیکن ایک بات میں بتانا چاہتا ہوں کہ ملازمہ کے شوہر کو رات میں چلنے کی بیماری ہے اور اکثر وہ جلتا ہوا باہر بھی آجاتا ہے، سوچ لو.." اسے نئی الجھن اور خوف میں مبتلا کر کے وہ آرام سے اپنے کمرے میں چلا گیا..

وہ یونہی وہاں بیٹھی کبھی سکندر کے کمرے کو دیکھتی تو کبھی ملازمہ کے، پھر سر جھٹک کر صوفے پر بے آرام سی لیٹ گئی، ابھی اسے اونگھ آنا شروع ہی ہوئی تھی کہ کھٹاک سے کچھ بولا، پٹ سے اس کی آنکھیں کھلیں، خوف سے ادھر ادھر نظریں دوڑائیں، کوئی نہیں تھا، پھر کچھ کھٹاک سے بولا تو وہ جھٹکے سے اپنی جگہ سے اٹھ گئی، اب اس کے اوسان خطا ہونے لگے تھے، ایسا لگ رہا تھا جیسے کبھی بھی ملازمہ کے کمرے کا دروازہ کھول کر اس کا شوہر باہر نکل سکتا تھا، اسے کبھی بھی کھلے میں سونے کی عادت نہیں تھی، اسے خوف آتا تھا، اور نئی جگہوں پر تو وہ کبھی بھی اکیلی نہیں سوتی تھی ہمیشہ اس کے ساتھ حمنہ ہوتی تھی جو کہ اس بار نہیں تھی، اس سے پہلے کہ وہ خود کے مارے دوبارہ بیہوش ہو جاتی وہ سرپٹ سیڑھیوں کی طرف بھاگی اور تیزی سے سیڑھیاں

پھلانگ کر سکندر کے کمرے کا دروازہ کھول بغیر کچھ سوچے اندر داخل ہو گئی..

"کمال ہے آدھے گھنٹے بھی تم اکیلی نہیں رہ پائی، آ گئی نا میری یاد.." بیڈ پر نیم دراز وہ سکون سے بولا..

کچھ دیر وہ یونہی دروازے سے لگ کر کھڑی اپنی سانسوں کو بحال کرتی رہی، ذرا سا سکون ملنے پر ایک نظر بیڈ پر موجود سکندر پر ڈالی پھر وارڈروب کی طرف بڑھ گئی..

"میں نہیں چاہتی تھی کہ نئی نویلی دلہن کو باہر سوتا دیکھ کر گھر کے ملازموں کے سامنے اس کے مالک کی امیج خراب ہو.." وہ جیسے احسان جتا رہی تھی..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اوہ واؤ..! اتنی ذہین ہو تم، کبھی تمہاری اس خوبی کا مجھے ادراک ہی نہیں ہوا.." وہ بھی سکندر تھا جواب دینے میں ماہر..

"یہ میرا چھپا ہوا ٹیلینٹ ہے جو خوش نصیب لوگوں پر ہی کھلتا ہے"..

"اور وہ پہلا خوش نصیب شاید میں ہی ہوں.." وہ مسکرایا تھا اس کے جواب پر..

"قسمت قسمت کی بات ہے.." اتنا کہہ کر وہ باتھروم کی طرف بڑھ گئی..

تھوڑی دیر بعد جب وہ نکلی تو دلہن والے لباس سے آزاد ہو چکی تھی، جیولری اتارنے کی

غرض سے وہ ڈریسنگ ٹیبل کی طرف بڑھی ہی تھی کہ بیڈ پر لیٹے سکندر نے آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ پکڑا سے اپنی طرف کھینچا تو وہ اپنا توازن برقرار نہ رکھ پانے کی وجہ سے اس کے اوپر لڑھک گئی، یہ حملہ بالکل اچانک ہوا تھا، اسے سکندر سے ایسی کسی حرکت کی امید نہیں تھی..

"یہ کیا کر رہے ہیں آپ..؟" اسے اتنے قریب دیکھ کر وہ گھبراہٹ کا شکار ہو رہی تھی..

"اپنی بیوی کو دیکھ رہا ہوں.." یونہی لیٹے ہوئے اس کی کمر پر اپنے بازوؤں کا گھیرا ؤ مزید تنگ کیا تو مزید اس کے قریب ہو گئی تھی، اتنا قریب کہ اس کے سینے میں تیزی سے دھڑکتے دل کی آواز وہ باآسانی سن سکتا تھا، وہ اس کے اتنا قریب تھا کہ بے ترتیب سانسوں کے زیر و بم کو بخوبی گن سکتا تھا، وہ اس کے اتنا قریب تھا کہ اس کے وجود سے اٹھتی گرمائش وہ اپنے وجود پر محسوس کر سکتا تھا، وہ اس کے اتنا قریب تھا کہ اس کے ناک سے جھولتی نتھلی کو اپنے ہونٹ کی ذرا سی حرکت سے چھو سکتا تھا، اس کی قربت کی وجہ سے اس کے چہرے پر آتے جاتے حیا کے رنگ اس سے چھپے نہ رہ سکے تھے، پلکوں کی لرزش، ہونٹوں کی کپکپاہٹ، رخساروں پر پھوٹتی حیا کی سرخی، نیز کچھ ہی

منٹوں کی قربت میں وہ اتنا کچھ دیکھ چکا تھا کہ تازنگی وہ اس کے اتنے ہی قریب رہنے کی تمنا کر بیٹھا تھا، یہ وہ پہلی لڑکی تھی جو اس کی زندگی کا حصہ بنی تھی، اس کے اتنا قریب ہوئی تھی، جس کے سامنے وہ بالکل مختلف ہو جاتا تھا، جس کی معصومیت کا وہ شیدائی تھا، آج اس کے چہرے پر پھیلے حیا کے رنگ نے مزید اس کا اسیر بنا دیا تھا..

اس کے جھکے سر کو محبت پاش نظروں سے دیکھتے ہوئے بے اختیار ہو کر سکندر نے اپنا پہلا حق اس پر استعمال کیا..

اپنی پیشانی پر اس کے گرم ہونٹوں کا لمس محسوس کر کے ماہم نے شرم سے آنکھیں میچ لیں، سکندر کے چوڑے سینے پر جمے اس کے نرم مخملیں ہاتھ نے بے اختیار ہو کر اس کی ٹی شرٹ کو مٹھیوں میں قید کر لیا، اس کا تیزی سے دھڑکتا دل جیسے باہر نکلنے کو بے تاب تھا، وہ بس کسی طرح ان لمحوں سے آزاد ہونا چاہتی تھی، بس کسی سکندر کی قید سے آزاد ہونا چاہتی تھی..

"جاؤ چینج کر کے سو جاؤ، اب نہیں تنگ کروں گا "..مسکرا کر کہتے ہوئے اپنے بازوؤں کی قید سے اسے آزاد کیا تو وہ سرعت سے اس سے نہ صرف دور ہوئی بلکہ رخ موڑ کر اپنی جیولری اتارنے کے بہانے اس سے نظریں چرا رہی تھی، اس کی ہمت نہیں

ہو رہی تھی سکندر کا سامنا کرنے کی..

اسے جیولری اتارتا دیکھ وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھا اور اسے لاک کر دیا، پھر دوبارہ اس کے قریب آیا اور جھک کر ڈریسنگ ٹیبل کی دراز سے کچھ نکالنے لگا، جب وہ سیدھا ہوا تو اس کے ہاتھ میں مخملیں سا ایک جیولری باکس تھا، اسے جیولری کی قید سے آزاد ہوتا دیکھ اس نے باکس کھول کر اندر سے ایک لاکٹ نکالا جس میں ہیرے کا خوبصورت سا پینڈینٹ لٹک رہا تھا، لاکٹ ہاتھ میں پکڑے وہ اس کی طرف بڑھا جو آنکھیں پھاڑے اسے دیکھ رہی تھی..

"پیچھے گھومو"..

"میں.. میں خود پہن لوں گی.." لڑکھڑاتی ہوئی آواز میں بولی..

"میں نے کہا پیچھے گھومو.." تحکم بھرے لہجے میں بولا تو وہ چار و ناچار پیچھے گھوم گئی، ہاتھ میں پکڑا لاکٹ اس کے گلے میں ڈال میں سامنے آئینے میں اس کے عکس کو دیکھا، وہ بھی آئینے میں اسے ہی دیکھ رہی تھی، لمحے بھر کو نظروں کا ملن ہوا، پھر اس نے نظریں جھکا لیں..

"اب آرام سے سو جاؤ، کوئی ڈرامہ مت کرنا اور صوفے پر سونے کی کوشش بھی مت کرنا ورنہ میں بہت بری طرح سے پیش آؤں گا.." سخت لہجے میں تنبیہہ کرتا وہ دوبارہ اپنی جگہ پر جا بیٹھا تو وہ بھی ساری جیولری دراز میں رکھ سر جھکائے بیڈ کے دوسری طرف آ لیٹی کہ بات نہ ماننے کی صورت میں وہ کیا کچھ کر سکتا ہے اس کا ٹریلر وہ کچھ دیر پہلے ہی دیکھ چکی تھی، مزید فلم دیکھنے کی اس میں اتنی ہمت نہیں تھی..

اسے فرمانبرداری سے بیڈ کے دوسری طرف آ کر لیٹتا دیکھ وہ مسکرا دیا اور لائٹ آف کرتا اس کے پاس ہی لیٹ گیا کہ نئی زندگی کا آغاز ہو چکا تھا، بس دعا تھی کہ وہ اپنے وعدے پر قائم رہے...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

✨✨✨✨✨✨✨✨✨

فریش ہو کر جب وہ باتھروم سے باہر نکلا تو وہ ہنوز بے خبر بیڈ پر پھیل کر سوئی ہوئی تھی، وہ جو اس کے قریب آنے پر اتنا سہمی تھی، حیا سے سمٹ کر رہ گئی تھی، نیند کی وادی میں جاتے ہی سارا خوف بھول کر اس کے کندھے سے لگی ساری رات سوتی رہی.. صبح بھی جب سکندر کی نیند کھلی تو اسے خود کے قریب لیٹا ہوا پایا تھا..

تولیے سے بال خشک کرتا وہ چلتا ہوا بیڈ تک آیا اور جھک کر نیند کی وادی میں گم اس

معصوم دوشیزہ کی پیشانی پر اپنے محبت کی نشانی چھوڑ دی، وہ ہلکا سا کسمسا کر دوبارہ سو گئی تھی، وہ ہنوز اسی طرح جھکا اسے دیکھ رہا تھا کہ بیڈ سائڈ ٹیبل پر رکھا اس کا فون بجنے لگا، ہاتھ بڑھا کر فون اٹھایا اور اسے سائلنٹ کر دیا کہ کہیں موبائل کے شور سے اس کی نیند نہ کھل جائے، موبائل واپس ٹیبل پر رکھ کر وہ اس کے پاس سے ہٹ گیا اور وارڈ روب کھول کر ٹی شرٹ نکالنے لگا تھا کہ اسی وقت موبائل دوبارہ بج اٹھا، موبائل کی اسکرین پر نظر پڑتے ہی اس کے چہرے پر سنجیدگی آ گئی تھی، اس نے سرعت سے فون اٹھایا اور کمرے سے باہر نکل گیا..

"بولو کیا بات کرنی ہے..؟" بنا آواز کئے کمرے کا دروازہ بند کر کے ایکسرسائز روم کی طرف بڑھتے ہوئے دوسری طرف موجود شخص سے پوچھا..

"اس لڑکی کے سائن لئے..؟" دوسری طرف موجود شخص نے اسی سنجیدگی سے سوال کیا..

"نہیں ابھی نہیں"..

"کب لو گے؟ جب وہ نبیل شیرازی کے ہاتھ لگ جائے گی تب..؟ اگر وہ اس کے ہاتھ لگ گئی تو تم اسے کھو دو گے.." دوسری طرف موجود شخص کی جھنجھلائی ہوئی آواز

اسپیکر میں گونجی جس پر سکندر نے ناگواری سے منہ بنایا تھا..

"تم کب سے حماد کی طرح باتیں کرنے لگے، حماد بھی یہی کہتا ہے، پہلے یہ بتاؤ تم نے پولیس ریکارڈ سے وہ فائلز نکلوائیں..؟"

"میں اپنے سارے کام کر چکا ہوں مگر تم کافی سست ہو گئے ہو.." اسے مزید کھری کھوٹی سنائی گئی، حماد کے بعد یہ وہ پہلا شخص تھا جو اس سے اس انداز میں بات کرنے کی ہمت رکھتا تھا..

"یہ پیپرز اتنے بھی ضروری نہیں ہیں.." وہ تحمل سے بولا..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"جی نہیں سکندر صاحب! یہ پیپرز بھی اتنے ہی ضروری ہیں جتنی کہ وہ لڑکی، تم شاید بھول رہے ہو کہ نبیل اس کے پیچھے کیوں لگا ہوا ہے؟ کیوں اس نے اس کے ماں باپ کا قتل کیا؟ اور کیوں تمہارے ڈیڈ اس کی حفاظت کرتے ہوئے مارے گئے.." اس شخص کی بات پر وہ لمحے بھر خاموش رہ گیا تھا..

"مجھے سب کچھ یاد ہے، لیکن یہ سب اتنا آسان نہیں ہے، وہ میرا یقین نہیں کرے گی.." وہ ضبط سے بولا..

"تم اسے سب کچھ بتادو، انصاری کا بھی یہی کہنا ہے، پھر جو ہو گا دیکھا جائے گا، لیکن پہلے اس کے سائن ضروری ہیں.." اس کے ایک ہی بات پر چار بار زور دینے پر سکندر نے جھنجھلاہٹ کے اظہار کے لیے اپنے ہلکے نم بالوں میں ہاتھ پھیرا، فالحال وہ اس شخص کو برداشت کرنے کے علاوہ اور کچھ نہیں کر سکتا تھا..

"ہاں میں لے لوں گا اس کے سائن، تم زیادہ میرے باس مت بنو"..

"شاید تم بھول رہے ہو سکندر کہ میں ہی باس ہوں، تمہارے سارے گھناؤنے راز میں ہی چھپاتا آیا ہوں.." اس کا انداز طنزیہ لیکن چھیڑنے والا تھا..

"اتنے بھی گھناؤنے راز نہیں رکھتا میں جتنا تم مجھے دھمکاتے رہتے ہو"..

"اس حماد کی بھی شادی کرادیتے اپنے ساتھ، بیچارہ ہر وقت روتا رہتا ہے.." دوسری طرف موجود شخص نے بات کا رخ پلٹا تھا..

"اس بیچارے نے حرکت ہی ایسی کی ہے کہ آنٹی فالحال اس کی شادی کے موڈ میں ہی نہیں آرہیں.." وہ اپنی ہی بات سے لطف اندوز ہوتا دھیرے سے ہنسا تو دوسری طرف موجود شخص کا بھی قہقہہ بلند ہوا تھا..

"ویسے یہ آنٹی کچھ زیادہ ہی ظالم سماج والا رول پلے نہیں کر رہی ہیں"..

"شام کو پارٹی میں آؤ گے ناتب آنٹی کو سمجھا دینا تم.."مفت مشورے سے نوازا..

"میرا آنا ضروری نہیں ہے.."لاتعلقی سے جواب دیا گیا..

"تمہارا آنا اتنا ہی ضروری ہے جتنا کہ میرا اس فنکشن میں موجود ہونا،اگر تم نہیں آئے تو میں حماد کو بھیج دوں گا تمہارے پاس.."اس نے دھمکی آمیز لہجہ اختیار کیا تو اسپیکر سے مقابل شخص کے ہنسنے کی آواز ابھری..

"نہیں یار اس حماد کو مت بھیجنا وہ آنٹی سے زیادہ خطرناک ہے،میں کوشش کروں گا"..

"کوشش نہیں کرنی تمہیں آنا ہے،تم جانتے ہو تم اور حماد میرے لئے کتنے اہم ہو.."
اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی..

"اتنا ہی اہم تھا تو میرے بغیر نکاح نہ کرتے"..

"تمہاری بیوی تھی نا تمہارے بدلے"..

"اب میں سمجھا کہ تم نے میری شادی اس چھپکلی سے کیوں کرائی تاکہ میرے بغیر تم ہر

کام آسانی سے کر سکو"..

"میں تمہیں پہلے ہی بتا چکا تھا نکاح کے بارے میں اب تمہاری غلطی کہ آفس کے کام کو مجھ سے زیادہ ضروری سمجھا"..

"یار ادھر حماد کی ممی ظالم سماج ہیں ادھر میرا باپ، بس دو دن کا ٹرپ بول کر دو ہفتے کے لئے لندن بھیج دیا.." وہ روہانسا ہوا تھا..

"اچھا چل ناراض نہ ہو زیادہ"..

"میں نے جارج کے ہاتھ وہ فائل بھیج دی ہے تم یاد سے سائن لے لینا میڈم کی.." آخر میں وہ تنقید کرنا نہ بھولا..

فون رکھ کر جب وہ واپس اپنے کمرے میں آیا تو بیڈ خالی تھا جبکہ باتھروم سے پانی گرنے کی آواز آرہی تھی، بنا کوئی آواز کئے وہ آگے بڑھا اور جھک کر بیڈ سائیڈ ٹیبل کی دراز سے اپنا موبائل چارجر نکال کر باہر نکل گیا..

✨✨✨✨✨✨✨✨✨

صبح اس کی نیند کافی دیر سے کھلی تھی، سکندر کمرے میں موجود نہیں تھا، شکر ادا کرتی وہ

بیڈ سے اٹھی اور وارڈروب کھول کر سادہ سا سوٹ تلاش کرنے لگی..

"جلاد نے ایک بھی سوٹ سادہ نہیں بنوایا میرا، سارے کے سارے ماڈرن ہیں.."

بڑبڑا کر اس نے ایک گلابی کلر کا فراک نکالا جو آگے سے اونچا اور پیچھے سے لمبا اور کافی گھیر دار تھا، جو باقی ڈریسیز کی نسبت کچھ سادہ لگا تھا اسے..

ڈریس لے کر وہ واشروم میں گھس گئی، ایک لمبا اور سکون بخش شاور لے کر جب باہر نکلی تو ملازمہ کو کمرے میں اپنا منتظر پایا..

"جی کہئے..؟"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اسلام وعلیکم بھابھی صاحبہ..!" ملازمہ کے بھابھی صاحبہ کہنے پر اس نے چونک کر اسے دیکھا..

"وعلیکم السلام..آپ کا نام کیا ہے..؟"

"جی رضوانہ"..

"رضوانہ آپ مجھے بھابھی صاحبہ مت کہئے گا پلیز.." ملازمہ نے حیرانی سے اس کی شکل دیکھی..

"لیکن کیوں بھابھی صاحبہ..؟"

"کیونکہ مجھے نہیں پسند.." دوٹوک انداز میں بول کر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی ہو گئی..

"لیکن میں تو آپ کو اسی طرح مخاطب کروں گی.." سادگی سے جواب دیا گیا..

"لیکن کیوں..؟ جب میں نے کہہ دیا کہ آپ مجھے اس نام سے نہیں پکاریں گی تو بس نہیں پکاریں گی"..

"سکندر صاحب کا حکم ہے، اور ہم اپنے صاحب کی حکم عدولی نہیں کرتے.." ملازمہ کے دوٹوک انداز پر اس کے سر پر حیرت کا پہاڑ ٹوٹا تھا، سکندر کے نام پر اس کے چہرے پر ناگواری پھیلی تھی ساتھ ہی رات والا منظر بھی سرعت سے یاد آیا تھا..

"سکندر صاحب آپ کا ایکسرسائزروم میں انتظار کر رہے ہیں.." اس کی اگلی بات پر اس نے حیرانی سے اسے دیکھا..

"تو کیا یہاں رواج ہے کہ نئی نویلی دلہن ایکسرسائزروم میں اپنے شوہر کے ساتھ ناشتہ کرتی ہے.." اپنے بے تکے سوال کو کافی حیرانگی سے پوچھا..

"جی نہیں بھابھی صاحبہ..!انہیں آپ سے کچھ کام ہے"..

"کیسا کام..؟"وہ جیسے سارا کچھ اسی سے معلوم کر لینا چاہتی تھی، جیسے وہی سکندر کا رائٹ ہینڈ ہو..

"یہ صاحب نے نہیں بتایا،اور آپ جلدی سے جائیں اس سے پہلے کہ وہ یہاں آجائیں"..

"میں تمہارے صاحب سے نہیں ڈرتی، کہہ دو ان سے کہ میں ابھی سو رہی ہوں.." سر جھٹک کر کہتی گیلے بالوں کو تولیے سے رگڑنے لگی..

"نہیں کہہ سکتی"..

"کیوں..؟"یہ ملازمہ بھی اپنے مالک سے کم ضدی نہیں ثابت ہوئی تھی..

"کیونکہ انہیں پتا ہے کہ آپ جاگ رہی ہیں.."کندھے اچکا کر کہتی وہ دروازے کی طرف بڑھ گئی..

"جلدی سے آجائیں ورنہ آپ جانتی ہیں صاحب کو.."باہر قدم رکھنے سے پہلے وہ دوبارہ اسے تنبیہہ کرنے سے بعض نہیں آئی تھی..

اس کے جاتے ہی وہ غصے سے بال جھٹکتی دوپٹے کو سر پر رکھ کر کندھے پر پھیلاتی دھپ دھپ کرتی کمرے سے باہر نکل کر ایکسر سائز روم کی طرف بڑھ گئی..

"آپ کے ملازم بھی آپ کی طرح نہایت بد تمیز اور ہٹ دھرم ہیں.." وہ سیدھا اس کے سر پر جا کر غصے سے دبی دبی آواز میں چیخی تھی..

ٹریڈ مل پر دوڑتے سکندر نے گردن موڑ کر اسے دیکھا پھر اتر کر اس کے سامنے آ گیا..

"تم نے ہی کوئی ضد کی ہو گی ورنہ میرے ملازم میری ہی طرح نہایت تمیز دار ہیں اگر ان سے ضد نہ کی جائے تو.." تولیے سے اپنے چہرے سے ٹپکتے پسینے کو صاف کرتا وہ اسے دلچسپی سے دیکھ رہا تھا..

"ہاں دنیا میں صرف ایک میں ہی تو ضدی رہ گئی ہوں باقی سب تو نہایت ہی سمجھدار ہیں.." جلے کٹے انداز میں ہاتھ ہلا کر بولی تو وہ دھیرے سے مسکرا دیا اور ہاتھ بڑھا کر اس کے سر سے ڈھلکتے دوپٹے کو دوبارہ سر پر ٹکانے لگا..

"ہوش میں رہ کر بات کیا کرو، مانا کہ تم ضدی بہت ہو لیکن یہ ضد کمرے میں زیادہ بہتر کام کرے گی، جا رج وہ فائلز ادھر دو اور جاؤ یہاں سے.." وہ جو اس کے قریب آنے پر

دم بخود سی اسے دیکھے جا رہی تھی جارج کے نام پر چونک کر آس پاس نظریں دوڑائیں، اسے کمرے میں سکندر کے علاوہ کسی کی موجودگی کا احساس ہی نہیں ہوا تھا..

"گڈ مارننگ بھابھی..!" شرمندگی کے حصار میں وہ اس قدر قید ہوئی تھی کہ جارج کا بھابھی کہنا بھی اس نے نوٹ نہیں کیا تھا، جبکہ سامنے کھڑے سکندر نے ایک نظر اسے دیکھ کر انگلی کے اشارے سے جارج کو جانے کا حکم دیا..

"تمہیں یہی ڈریس ملی تھی شادی کی پہلی صبح پہننے کے لئے.." اس کے ہلکے کام والے گلابی ڈریس پر ایک گہری نظر ڈال کر وہ جارج کی دی گئی فائل کھولتا ہوا کمرے کے ایک کونے میں رکھے ٹیبل کی طرف بڑھ گیا..

"کیا خرابی ہے اس ڈریس میں، مجھے تو یہی سب سے اچھا لگا پورے وارڈروب میں.." منہ بنا کر اسے دیکھا جو پسینے سے تر ٹی شرٹ میں صوفے پر بیٹھا اب فائلز کی ورق گردانی کر رہا تھا..

"میری بہن آ رہی ہے تم سے ملنے، کل رات تمہارے ڈرامے کی وجہ سے تم سے مل نہیں پائی تھی.." اس کے سرسری انداز میں بتانے پر وہ چونکی تھی..

"آپ کی کوئی بہن بھی ہے..؟"حیرانی سے پوچھا..

"ہاں خوش قسمتی سے.."وہی سرسری انداز..

"آپ نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا..؟"

"کیوں..؟کیا کر لیتی جان کر..؟تمہیں تو ویسے بھی مجھ میں کوئی دلچسپی نہیں ہے تو میری بہن میں کیوں دلچسپی لے رہی ہو.."نہ جانے کیوں اس کا لہجہ طنزیہ ہوا تھا،وہ خاموش ہو گئی تھی،چہرہ بجھ سا گیا تھا...

"مراقبے سے باہر نکلیں میڈم اور ان پیپرز پر سائن کر دیں.."اسے یونہی خاموش کھڑا دیکھ کر اس نے ٹوکا،اس کا خیال تھا کہ وہ جواب دے گی،جب سے شادی کی بات طے ہوئی تھی تب سے وہ اس کا نیا ہی روپ دیکھ رہا تھا،ضدی اور روٹھا ہوا لیکن معصومیت تب بھی اس میں نمایاں تھی،اس کا یہی انداز اسے چھیڑنے پر اکساتا تھا،اس بار بھی اس کا یہی ارادہ تھا لیکن اس کی خاموشی دیکھ کر اسے اپنے کڑوے لہجے کا احساس ہو گیا تھا،اسے افسوس ہوا تھا اس بات کا..

بنا کچھ بولے وہ اس کے پاس بیٹھی،اس کے ہاتھ سے قلم اور فائل لے کر دھڑا دھڑ

سائن کرنے لگی یہ دیکھے بغیر کہ وہ پیپرز کیسے تھے اور کس لئے سکندر اس کی سائن لے رہا تھا، دوسری طرف سکندر اسے حیرانی سے سائن کرتا دیکھتا رہا..

"یہ لیں کر دیئے سائن.." فائلز بند کر کے قلم اور فائل اس کی طرف کھسکایا جسے وہ نظر انداز کئے اسے ہی دیکھ رہا تھا..

"تم نے ایک بار بھی یہ دیکھنا ضروری نہیں سمجھا کہ اس فائل میں کیا لکھا ہے اور کیوں میں تمہاری سائن لے رہا ہوں.." اسی حیرانی سے پوچھا، نظریں ہنوز اس کے چہرے پر ٹکی ہوئی تھیں..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"دیکھنے کی کوئی ضرورت ہی نہیں تھی کیونکہ مجھے آپ پر بھروسہ ہے.." لاپرواہی سے کندھے اچکا کر کہتی وہ اس کے پاس سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی، اتنی بڑی بات وہ اتنے نارمل انداز میں کیسے بول گئی تھی ماہم کو خود بھی احساس نہیں تھا اس بات کا، اس سے پہلے کہ وہ دروازے کی طرف بڑھنے کے لئے قدم اٹھاتی صوفے پر بیٹھے سکندر نے اس کا ہاتھ پکڑ کر روک لیا، ماہم نے سوالیہ نظروں سے پہلے اسے پھر اس کی گرفت میں موجود اپنے ہاتھ کو دیکھا..

"جاننا نہیں چاہو گی کہ یہ پیپرز کیسے ہیں..؟" لہجہ گہرا ہوا تھا جیسے کوئی اہم بات ہو..

"چلئے بتا دیجئے کیا ہے ان پیپرز میں.." وہی لاپرواہ انداز..

"تمہیں مجھ پر اتنا بھروسہ کیوں ہے..؟ "اس کے سوال پر وہ لمحے بھر کو سٹپٹائی تھی..

"بس ایسے ہی"..

"ایسے نہیں، مجھے صحیح صحیح جواب دو، مجھ پر اتنا بھروسہ کیوں ہے..؟"اپنے سوال کو دہراتا وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا..

"کیونکہ میرے بابا کو آپ پر بھروسہ ہے"..

"حالانکہ پہلے تو نہیں تھا بھروسہ، کل رات ہی تم نے مجھے فراڈ، دھوکے باز اور نہ جانے کیا کچھ کہا تھا، اور اب مجھ پر اتنا بھروسہ..؟ایک ہی رات میں اتنی تبدیلی کیسے آگئی مسز سکندر..؟ کہیں میری قربت کا اثر تو نہیں.."شرارتی انداز میں بائیں آنکھ کا گوشہ دبا کر اسے چھیڑا تو اس نے غصے سے منہ موڑ لیا..

"ہاتھ چھوڑیں میرا، مجھے بھوک لگی ہے.."اپنا ہاتھ اس کی گرفت سے آزاد کرنے کی کوشش کی جو کافی مضبوط ہو گئی تھی..

"پہلے جان تو لو کہ اس پیپر میں کیا ہے، یہ تمہاری آزادی کا پروانہ ہے، تمہیں یہ شادی

نہیں منظور تھی نا،اس لئے میں تمہیں آزاد کر رہا ہوں.."اس نے ایک جھٹکے سے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا،وہ جو سکتے کے عالم میں اسے آنکھیں پھاڑ کر دیکھ رہی تھی اس کے اس طرح اچانک ہاتھ چھوڑنے پر لڑکھڑا سی گئی،اس بار سکندر نے اسے نہیں تھاما تھا کیونکہ لڑکھڑاہٹ دینے والا بھی وہی تھا..

"آپ..آپ جھوٹ بول رہے ہیں.."وہ اب بھی بے یقینی سے کبھی اسے تو کبھی اس کے ہاتھ میں موجود فائل کو دیکھ رہی تھی جس کا چہرہ بالکل سپاٹ تھا..

"اتنی حیرانی کیوں ہو رہی ہے،تم یہی تو چاہتی تھی "..

"آپ..آپ میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے،دکھائیں مجھے پیپر،آپ جھوٹ بول رہے ہیں.."اس نے جھپٹنے کے انداز میں اس کے ہاتھ میں موجود فائل کو لینے کی کوشش کی جسے سکندر نے ہاتھ اونچا کر کے اس کی پہنچ سے دور کر دیا..

"آہاں..اب تو سائن کر دی،پہلے دیکھنا تھا نا.."اسے فائل کے لئے جدوجہد کرتے دیکھ کر سکندر نے اپنی بے ساختہ امڑنے والی مسکراہٹ کو بمشکل چھپایا تھا،ماہم کے چہرے پر پھیلی پریشانی اسے بہت کچھ باور کرا رہی تھی..

"سکندر آپ جھوٹ بول رہے ہیں نا، پلیز کہہ دیں کہ آپ جھوٹ بول رہے ہیں.."

اس کی آنکھیں نم ہوئی تھیں جس سے وہ یکسر بے خبر تھی، سکندر دلچسپی سے اس کے چہرے کے پل پل بدلتے تاثرات کو دیکھ رہا تھا، وہ یہی تو دیکھنا چاہتا تھا، وہ جاننا چاہتا تھا کہ جو لڑکی اس سے نفرت کا اتنا اظہار کرتی ہے کیا واقعی اس کی زندگی میں وہ کوئی اہمیت نہیں رکھتا تھا یا یہ صرف ایک سوتی غصہ تھا اس کا..

"تم نے ہی تو کہا تھا کہ تمہیں مجھ سے نفرت ہے "..

"کہنے کا مطلب یہ نہیں ہوا کہ مجھے آپ کے ساتھ نہیں رہنا.." ماہم کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس کے ہاتھ سے فائل جھپٹ کر پھاڑ ڈالے، وہ اس کے ساتھ ایسا کیسے کر سکتا تھا اسے یقین ہی نہیں آ رہا تھا..

"یعنی کہ تم میرے ساتھ رہنا چاہتی ہو..؟"

"ہاں.." گھبراہٹ میں اس کی زبان سے پھسلا..

"کیوں..؟ حالانکہ تم اس شادی کے لئے راضی نہیں تھی"..

"نہیں تھی راضی، لیکن میرے بابا کی خوشی اسی میں ہے کہ میں آپ کے ساتھ

رہوں.."اس کے جواب پر سکندر نے ناپسندیدگی سے منہ بنایا، یہ وہ جواب نہیں تھا جو وہ سننا چاہتا تھا..

"تو تم صرف اپنے بابا کی وجہ سے میرے ساتھ رہنے کے لئے راضی ہوئی ہو"..

"ہاں.."یک لفظی آیا..

"تو پھر بھول جاؤ کہ میں تمہیں اپنے پاس رکھوں گا.."اس کے جد وجہد کرتے دونوں ہاتھوں کو اپنے ایک ہاتھ کی گرفت میں قید کر کے اسے خود سے قریب کیا..

"کیا مطلب..؟"اس نے چونک کر سکندر کی طرف دیکھا..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"مطلب یہ مسز ماہم سکندر کہ میں صرف اپنے لئے جینا پسند کرتا ہوں، کسی کی خوشی دکھ کا مجھ پر کوئی اثر نہیں ہوتا، میں کسی کو زبردستی اپنا پابند بنانا پسند نہیں کرتا.."اس کا لہجہ سنجیدہ اور آنکھوں میں تپش تھی..

"تو پھر میری حفاظت کے لئے اس شادی کے لئے راضی کیوں ہوئے آپ..؟"اس کے سینے سے لگی وہ بمشکل بولی..

"کیونکہ تم صرف میری ہو، کل بھی تھی اور ہمیشہ میری ہی رہو گی، اور رہی بات ان

پیپرز کی سو ڈونٹ وری ڈیئر وائف ! یہ پراپرٹی کے پیپرز ہیں، سکندر کی عادت نہیں ہے محنت سے حاصل کی گئی چیز کو اتنی آزادی سے گنوا دینا، اور تمہارا تو معاملہ ہی بالکل الگ ہے، تم میرے لئے کیا اہمیت رکھتی ہو یہ دھیرے دھیرے احساس ہو جائے گا تمہیں.." اسے یونہی حیران کھڑا چھوڑ کر وہ لمبے لمبے قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل گیا..

"بھابھی..!" کسی نسوانی آواز پر اس نے چونک کر دروازے کی سمت دیکھا جہاں ایک خوبصورت سی لڑکی لانگ شرٹ پر جینز پہنے گود میں گول مٹول بچے کو لئے مسکراتے ہوئے اسے ہی دیکھ رہی تھی، ماہم نے انجان نظروں سے انہیں دیکھا، ذہن پر کافی زور ڈالنے کے باوجود بھی اسے وہ پہچان نہیں پائی تھی..

"زیادہ حیران نہ ہوں، ہم پہلی بار مل رہے ہیں حالانکہ میں آپ کے بارے میں ہمیشہ سے سنتی آئی ہوں.." وہ اب دروازے سے ہٹ کر اندر داخل ہو گئی تھی، لہجے میں اپنائیت تھی..

"سوری میں نے آپ کو پہچانا نہیں.." وہ شرمندگی سے بولی اور ہاتھ بڑھا کر اس کی گود میں موجود اس گول مٹول سے بچے کے گال کو نرمی سے چھوا، اسے بچے بہت پسند

تھے..

"آپ نہیں تم کہیں مجھے، میں آئمہ ہوں، سکندر بھائی کی چھوٹی بہن اور آپ کی اکلوتی نند، اور یہ چھوٹے سرکار میرے صاحب زادے ہیں.." وہ شاید بولنے کی بہت شوقین تھی، اور ہر کسی سے آسانی سے گھل مل جانے والی تھی، اسے حیرت ہوئی، سکندر کی بہن اس سے بالکل منفرد تھی..

"بہت پیارا ہے تمہارا بیٹا، نام کیا ہے اس کا.." اس نے دوبارہ اس بچے کے گال کو چھیڑا تو وہ مسکرا دیا..

"جہانگیر، بھائی نے رکھا ہے اس کا نام "..

"سوری، تم کل رات مجھ سے ملنے آئی اور میں... سکندر نے مجھے بتایا تھا.." وہ مزید شرمندہ ہوئی تھی..

"کوئی بات نہیں ایسا ہوتا ہے، میں بھی اپنی رخصتی کے وقت بیہوش ہو گئی تھی اس لئے بھائی نے اگلے دن مجھے رخصت کیا تھا.." وہ اپنی شادی کی بات یاد کر کے کھلکھلائی تھی جبکہ اس کی بات سن کر ماہم کو دل ہی دل میں سکندر پر تاؤ آیا تھا..

"میں آپ کو یہاں لینے آئی تھی، بھائی ہم لوگوں کا ڈائننگ ٹیبل پر انتظار کر رہے ہوں گے.." وہ اس کے ساتھ ہی کمرے سے باہر نکل گئی دل میں مصمم ارادہ کرتے ہوئے کہ سکندر سے بدلہ ضرور لے گی، پہلے صبح والی بات کا پھر اب رخصتی کی بات پر..

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

"سکندر، سکندر سکندر، جینا حرام کر دیا ہے اس سکندر کے بچے نے.." اخبار کے پہلے صفحے پر موجود سکندر کی شادی کی خبر پڑھ کر وہ غصے سے دہاڑا تھا..

"اور تم لوگ، ایک کام بھی تم لوگوں سے ڈھنگ سے نہیں ہوتا، ایک لڑکی کا پتہ نہیں لگا پائے اور وہاں وہ سکندر اس لڑکی سے شادی کر بیٹھا، ہمیشہ کی طرح آج بھی وہ مجھ سے دو قدم آگے نکل گیا صرف اور صرف تم لوگوں کی کاہلی کی وجہ سے.." قہر آلود نظروں سے اس نے ایک نظر اپنے ان آدمیوں کو دیکھا جو پر سنالٹی سے غنڈے کم دھرتی کا بوجھ زیادہ لگ رہے تھے..

"ہماری کیا غلطی ہے باس، ہم تو آپ کے غلام ہیں، آپ جیسا کہتے ہیں ویسا کرتے ہیں.." ایک آدمی نے ہمت کر کے منہ کھولا تو وہ غصے سے اس کی طرف بڑھا اور ایک زوردار طمانچہ اس کے کان کی پیک سے بھرے منہ پر جڑ دیا..

"صرف ٹھونسنے کا کام تم لوگوں سے ڈھنگ سے ہوتا ہے، سکندر صحیح کہتا ہے، میں نے غنڈوں کی نہیں آلسی گدھوں کی فوج پال رکھی ہے جو ہر وقت کھانے کے ہی بارے میں سوچتے رہتے ہیں"..

"اب ایسا بھی نہیں ہے باس، ہم کام بھی بہت کرتے ہیں"..

"اچھا، کیا کام کیا ہے اب تک، کوئی ایک کام ایسا بتا دو جو میرے فائدے کے لئے کیا ہو"..

"سکندر کو گولی ہم ہی لوگوں نے ماری تھی آپ شاید بھول رہے ہیں باس"..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"تو کیا تمہاری گولی سے وہ مر گیا گدھے، اگر وہ اس دن مر جاتا تو آج اس لڑکی کی ساری پراپرٹی میرے پاس ہوتی، کتنے سالوں سے میں اس پراپرٹی کو حاصل کرنے کے خواب دیکھ رہا ہوں یہ تم لوگوں کو نہیں پتا، اسے حاصل کرنے کے لئے میں نے کیا کچھ نہیں کیا، اپنے بھائی بھاوج تک کو موت کے گھاٹ اتار دیا.." اس کے چہرے پر ہمیشہ والی بے رحمی کا تاثر پھیل گیا تھا..

"ماننا پڑے گا باس آپ کا بھائی تھا بہت ذہین، اپنی ساری پراپرٹی اس چھوٹی بچی کے نام

کر گیا.. "دوسرا آدمی بولا..

"کہہ تو تو بالکل ٹھیک ہی رہا ہے، تھا بہت ذہین وہ، اتنی بڑی پراپرٹی اکیلے بنالی، کیا تھا اگر مجھے ذرا سا حصہ دے دیتا، کم از کم آج وہ زندہ تو ہوتا.. "ایسا کہتے ہوئے اس کے چہرے ذرا بھی افسوس نہیں آیا تھا، وہی بے رحمی اور سنگدلی تھی جو اس کی شخصیت کا خاصہ تھی، وہ اور سکندر بالکل ایک جیسی شخصیت کے مالک تھے لیکن سکندر اچھوں کے ساتھ اچھا اور بروں کے ساتھ بہت ہی برا تھا، یہی وہ خاصیت تھی جو سکندر کو اس سے الگ اور قدرے اچھا ظاہر کرتی تھی..

"تو کیا آپ ذرا سے میں خوش ہو جاتے.. "اس کے آدمی نے ٹٹولنے والے انداز میں اسے دیکھا..

"یہی تو بات ہے، نبیل ذرا سے میں کبھی خوش نہیں ہوتا، اسے ہر چیز پوری چاہیئے ہوتی ہے".."

"اسی لئے آپ اب اس لڑکی کو مارنا چاہتے ہیں تاکہ ساری جائداد آپ کے ہاتھ لگ جائے"..

"تم لوگ کیا سوچتے ہو یہ بہت آسان کام ہے، وہ جہانگیر بہت چالاک تھا، پراپرٹی کے سارے کاغزات، کمپنی کے سارے پیپرز اپنے دوستوں کے ساتھ مل کر اس نے قانونی طور پر حاصل کر لئے تھے، ارے اتنی محنت سے اسے راستے سے ہٹایا لیکن یہ سکندر، یہ اپنے باپ سے بھی زیادہ چالاک نکلا، رانی پر ہاتھ جما کر بیٹھ گیا.." اسے رہ رہ سک در پر تاؤ آرہا تھا جو ہر قدم پر اسے مات دیتا آرہا تھا..

"مجھے تو پہلے ہی شک ہو گیا تھا کہ یہ سکندر کچھ ایسا ہی کرنے والا ہے، ورنہ کوئی اتنی آسانی سے کسی کے لئے گولی نہیں کھاتا.." وہی آدمی دوبارہ بولا جسے نبیل نے تھپڑ مارا تھا..

"اگر تجھے ایسا لگا تھا تو مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا.." دوبارہ اس کے منہ پر زوردار طمانچہ مارا تھا، اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ کس طرح سکندر کو شوٹ کر کے قصہ ہی ختم کر دے، کیونکہ سکندر ہی اس کے لئے سب سے بڑی پریشانی تھا..

"ارے باس مجھے صرف شک تھا، شکوک کی بنا پر تو ہم کسی کو نہیں مار سکتے نا"..

"اچھا، اتنی سمجھداری والی بات تو کب سے کرنے لگا، ابھی تک جتنے لوگوں کو موت کے گھاٹ اتارا وہ کیا تھے، تیرے دشمن، آیا بڑا فلسفہ جھاڑنے والا، میرے سامنے اپنی

یہ کالی کلوٹی زبان کم ہی کھولا کر تو، جب بھی بولتا ہے بکواس ہی بولتا ہے.." گھور کر اسے دیکھتا وہ کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا..

"کیوں غصہ کرتے ہیں باس، جس طرح باقیوں کو موت کے گھاٹ اتارا ہے اسی طرح سکندر کو بھی موت کے گھاٹ اتار دیں گے نا، ٹینشن کیوں لیتے ہیں، سب آپ کی مرضی کے مطابق ہی ہو گا.." دوسرے آدمی نے اس کے غصے کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی..

"مرضی کے مطابق، ہاں مرضی کے مطابق ہی ہونا چاہیئے اب سب کچھ، اور اس بار میں خود میدان میں اتروں گا اور اس سکندر کا سامنا کروں گا، بہت شاطر سمجھتا ہے نا خود کو، دیکھتے ہیں میرے سامنے کیسے اس کی چالاکی چلتی ہے.." اندر ہی اندر وہ کسی زبردست پلان کو ترتیب دیتے ہوئے شاطرانہ انداز میں بولا، آنکھوں میں مخصوص درندگی تھی..

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

آئمہ کے جانے کے بعد وہ کمرے میں آرام کرنے کی نیت سے واپس آئی تو اپنے موبائل کو بجتا ہوا پایا، دوڑ کر ٹیبل پر رکھے موبائل کے پاس گئی، اٹھا کر دیکھا تو انصاری

صاحب کے چار مسڈ کالز تھے، جلدی سے فون ملا کر دوسری طرف جاتی گھنٹی کو بے چینی سے سننے لگی..

"ہیلو بابا کیسے ہیں آپ..؟" فون اٹھتے ہی اس نے ترنت سوال کیا..

"ہاہاہاہا..! آرام سے بیٹا میں کہیں بھاگ نہیں رہا.." دوسری طرف انصاری صاحب اس کی ہڑبڑاہٹ پر ہنس دیئے تھے..

"پہلے آپ میرے سوال کا جواب دیں کیسی طبیعت ہے آپ کی..؟"

"بالکل ٹھیک، تم کیسی ہو..؟ کوئی پریشانی تو نہیں ہے..؟ سکندر کیسا ہے..؟" اس کے ایک سوال کے بدلے میں انہوں نے سوالوں کی برسات کر دی تھی..

"میں آپ سے ناراض ہوں.." رات والی بات پر ناراضگی ظاہر کرنا ضروری سمجھا..

"کیوں بھلا..اب میں نے کیا کر دیا.." وہ حیران ہوئے..

"میری مرضی کے بنا مجھے رخصت کر دیا وہ بھی بیہوشی کی حالت میں.." تنک کر بولی تو دوسری طرف لمحے بھر کو خاموشی چھا گئی..

"حالات کا تقاضا یہی تھا بیٹا، اور تمہیں ویسے بھی تو جانا ہی تھا اس گھر میں.." وہ سہولت

سے بول رہے تھے..

"تو اس کا مطلب یہ نہیں تھا کہ مجھے بیہوشی میں وداع کر دیں، ہوش میں آنے کا انتظار کر لیتے میرا.." اس کی بات پر وہ دھیرے سے ہنس دیئے..

"اب میں کیا کہوں، سکندر نے ضد باندھ لی تھی، تم ضدی ہو تو وہ بھی کم ضدی نہیں ہے.." انصاری صاحب کی بات پر وہ ٹھٹکی تھی..

"سکندر کے کہنے پر کیا تھا..؟"

"اب تم جھگڑنے مت لگ جانا اس سے، پہلے ہی وہ تمہارے لئے اتنا کچھ کر چکا ہے، یہ بتاؤ تم کیسی ہو..؟" ان کے تنبیہہ کرنے پر وہ مزید ناراض ہوئی تھی...

"میں بالکل ٹھیک ہوں بابا، آپ فکر مت کریں میری اور یہ بتائیں مجھ سے ملنے کب آ رہے ہیں.." چہرے پر مسکراہٹ سجائے وہ سکون سے بولی جیسے کہ وہ سامنے بیٹھے اسے دیکھ رہے ہوں..

"شام میں آؤں گا نا تمہارے ریسیپشن پہ"..

"شام کی نہیں میں ابھی کی بات کر رہی ہوں.." لہجہ ضدی تھا..

"ابھی..؟ابھی کیسے آؤں گا بیٹا،اچھا نہیں لگتا اس طرح بیٹی کے گھر جاتے ہوئے"..

"اچھا تو اب میں پرائی ہو گئی ہوں"..

"بیٹیاں تو پرائی ہی ہوتی ہیں"..

"اپنے فلسفے اپنے پاس رکھیں اور حمنہ کے ساتھ جلدی سے آئیں.."وہ منہ بنا کر بولی تو دوسری طرف وہ مسکرا دیئے..

"حمنہ آفس گئی ہے،اسے کچھ ضروری کام تھا،جب آئے گی تو میں آجاؤں گا"..

"پکاناں"..

"ہاں بابا پکا،چلو میں رکھتا ہوں،تم اپنا خیال رکھنا اور سکندر کا بھی.."ان کی نصیحتوں پر اس نے منہ بنا کر تابعداری سے سر ہلا دیا،فون رکھ کر جب وہ بیڈ پر سیدھی ہو کر بیٹھی تو بیڈ کی دوسری سائڈ پر سکندر کو بیٹھا ہوا پایا..

"آپ کو آفس نہیں جانا.."اسے یوں آرام سے بیٹھا ہوا دیکھ کر اس نے دیوار گیر گھڑی کی طرف دیکھا جہاں صبح کے گیارہ بج رہے تھے جو کہ عموما اس کے آفس کا ٹائم تھا..

"کس بیوقوف انسان کو تم نے شادی کے اگلے دن ہی آفس جوائن کرتے ہوئے دیکھا

ہے..؟"بظاہر تو وہ موبائل میں بزی تھا لیکن اس کا سارا دھیان اسی پر تھا..

"کم از کم ایک کمپنی ہولڈر کو میں نے شادی کے اگلے دن کیا شادی والے دن بھی آفس کے کام میں مصروف پایا ہے.."وہ بس اسے یہاں سے فارغ کرنا چاہتی تھی..

"تب تو وہ یقیناً ایک نہایت ہی بیوقوف اور بدذوق انسان تھا جو اتنا زبردست موقع ملنے پر بھی آفس کے چکروں میں لگا رہا،اور ایسے بیوقوف لوگ تمہارے ہی آس پاس دیکھنے کو ملتے ہیں کیا..؟"آرام سے اس کی سنگت کو بیوقوفوں کی لسٹ میں ڈال کر سوالیہ انداز میں اسے دیکھا جو اس کی بات کا مطلب سمجھ کر اب اسے گھور رہی تھی..

"آپ کا مطلب ہے کہ میں بیوقوفوں سے دوستی کرتی ہوں"..

"یہ کی نا تم نے ذہانت والی بات.."اسے دیکھ کر اپنی مسکراہٹ ضبط کی تھی..

"آپ خود کو سمجھتے کیا ہیں.."اب وہ پوری طرح سے اس کی طرف مڑ گئی تھی جیسے لڑنے کے موڈ میں ہو..

"سکندر! کیوں تمہیں کچھ اور لگتا ہوں کیا..؟"وہ بھی ذرا قریب ہوا تھا..

"آپ کو لگتا ہے کہ آپ بہت ذہین ہیں"..

"وہ تو میں ہوں.." کندھے اچکا کر اسے مزید تپایا..

"اتنے ہی ذہین ہیں تو مجھ جیسی بیوقوف لڑکی سے شادی کیوں کی"..

"ہاہاہاہا..! مائی ڈیئر innocent wife..! آپ بیوقوف نہیں ہیں، کم از کم میری نظر میں تو بالکل بھی نہیں.." ہنستے ہوئے اس کے چہرے پر جھولتی لٹ کو کان پیچھے کرتے ہوئے وہ اس کے تپے ہوئے انداز سے لطف لے رہا تھا..

"تو کیا ہوں میں آپ کی نظر میں، آج آپ مجھے بتا ہی دیں.." وہ ہاتھ منہ دھو کر اس کے پیچھے پڑ گئی تھی..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ساری باتیں ایک ہی دن میں بتانے کے لئے نہیں ہوتیں ڈیئر وائف.. کچھ باتیں فرصت سے کرنے کے لئے ہوتی ہیں.." اس کے چہرے پر نظریں جمائے وہ گہرے لہجے میں بولا، لیکن سامنے بھی ماہم تھی، حمنہ کے مطابق کوڑھ مغز، جو سکندر کے بدلتے لہجے کو سمجھ ہی نہ پائی..

"نہیں آپ مجھے بتا ہی دیں کہ کیوں شادی کی مجھ سے.." اس کے ضدی انداز پر سکندر نے منہ بنا کر موبائل کی طرف دیکھا جہاں حماد کا میسیج چمک رہا تھا، لمحے بھر وہ چونکا پھر

سنبھل گیا..

"کافی ضدی ہو تم، بعد میں بتاؤں گا، ابھی تو فالحال کچھ ضروری کام سے جارہا ہوں باہر، ملتے ہیں آپ کی ریسیپشن میں.." اس کے چہرے کو نرمی سے تھپتھپا کر وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا، جبکہ اس کے چھونے پر ماہم اپنی جگہ جم سی گئی تھی، اس کے دل کوئی نیا احساس بیدار ہوا تھا جسے وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی..

"کہاں جارہے ہیں, آفس..؟" بے دھیانی میں دوبارہ سوال کیا..

"جی نہیں، میں ان بیوقوفوں کی طرح نہیں ہوں، کسی دوسرے کام سے جارہا ہوں، رات میں ملتے ہیں، تھوڑی دیر میں آئمہ تمہاری ڈریس اور بیوٹیشن کے ساتھ آجائے گی، اچھے سے تیار ہونا اور اکیلے گھر سے نکلنے کی کوشش بھی مت کرنا ورنہ میں بہت بری طرح سے پیش آؤں گا، ابھی تم نے میرا جلالی روپ نہیں دیکھا ہے.." آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر خود پر پرفیوم اسپرے کرتے ہوئے اس نے ایک نظر بیڈ پر بیٹھی اس ضدی لڑکی کو دیکھا جو چہرہ اونچا کئے اسے ہی دیکھ رہی تھی، ہر طرح کے میک اپ سے پاک چہرے پر بلا کی معصومیت تھی..

"وہ تو پہلے ہی دیکھ چکی ہوں.." سر جھکا کر دھیرے سے بڑبڑائی..

"کیا کہا تم نے"..

"کچھ نہیں، وہ، مجھے بابا کے پاس چھوڑ دیں گے.."اس کے مطالبے پر کوٹ پہنتے سکندر نے بھنویں اچکا کر اسے دیکھا..

"نہیں.."یک لفظی جواب دے کر وہ رخ موڑ گیا..

"لیکن مجھے بابا سے ملنا ہے"..

"شام میں آئیں گے تو مل لینا.."ہنوز اسی انداز میں بولا..

"نہیں مجھے ابھی ملنا ہے، آپ مجھے ان کے پاس ڈراپ کر دیں میں حمنہ کے ساتھ واپس آجاؤں گی.."اس کے سامنے جا کر وہ ضدی لہجے میں بولی، جبکہ کوٹ کی کالر درست کرتے سکندر نے فرصت سے اس کے ضدی انداز کو دیکھا..

"تم کتنی ضدی ہو گئی ہو یار، بچپن میں تو ایسی نہیں ہوا کرتی تھی.."اتنا کہہ کر وہ کمرے سے باہر نکل گیا، جبکہ پیچھے کھڑی ماہم اس سوچ میں ڈوبی رہی کہ وہ اسے کیسے جانتا تھا..؟

"کہو کس لئے بلایا ہے..؟" ریسٹورنٹ کے قدرے علیحدہ حصے میں موجود ٹیبل کی کرسی کھینچ کر بیٹھتے ہوئے اس نے بے چینی سے حماد دیکھا جو آرام سے بیٹھا کافی کے سپ لے رہا تھا..

"میں نے بلایا ہے تمہیں..؟" حیرانی سے اسے ایک نظر دیکھا پھر دوبارہ اپنے کام میں بزی ہو گیا..

"حماد زیادہ بکواس مت کرو، ماہم کو گھر پر اکیلا چھوڑ کر آیا ہوں میں.." وہ ضبط سے بولا، اگر وہ ریسٹورنٹ میں نہ ہوتا تو کب کا اس کے منہ پر دو تین مکے جڑ چکا ہوتا..

"کیا یار حماد کیوں بیچارے کو پریشان کر رہے ہو، نئی نئی شادی ہوئی ہے جناب کی، انجوائے کرنے دو، آخر یہی تو دن ہیں انجوائے کرنے کے.." اپنے پشت سے آتی جانی پہچانی کی آواز پر اس نے چونک کر پیچھے مڑ کر دیکھا پھر حیرت سے کھڑا ہو گیا..

"عباد تم..؟ اس وقت..؟ تم تو کل آنے والے تھے.." آگے بڑھ کر مسکراتے ہوئے اسے گلے سے لگایا..

"ہاں آنے والا تو کل تھا لیکن کچھ مسئلے کی وجہ سے جلدی آنا پڑا، اور ویسے بھی تمہارے

نکاح میں نہیں شامل ہو سکا تو کیا ولیمے میں بھی نہ آتا.."اس کے ساتھ والی کرسی کھینچ بیٹھتے ہوئے اس نے ایک نظر کافی میں بزی حماد کو دیکھا جو ایسے لاتعلقی ظاہر کر رہا تھا جیسے وہ دونوں یہاں موجود ہی نہ ہوں..

"کیسا مسئلہ..؟"سکندر نے چونک کر اسے دیکھا..

"تم پریشان مت ہو میں آگیا ہوں اب سب سنبھال لوں گا.."وہ ہلکے پھلکے انداز میں بولا،انداز ٹالنے والا تھا..

"ہاں جیمس بانڈ جو ٹھہرے.."حماد منہ بنا کر بولا..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اسے کیا ہوا ہے،یہ کیوں منہ پھلائے بیٹھا ہے..؟"عباد نے حیرانی سے پہلے حماد کو پھر اسے دیکھا..

"بیچارے کی شادی نہیں ہو رہی،مجھ سے پہلے منگنی کر کے بھی اب تک کنوارہ ہی گھوم رہا ہے.."سکندر اور عباد قہقہہ لگا کر ہنسے تھے..

"ہاں ہنس لو،ہنس لو،میرا بھی دن آئے گا تم پر ہنسنے کا "..

"بلے کو خواب میں چھیچھڑے نظر آرہے ہیں،بیٹا تمہاری یہ مراد انشاءاللہ مرنے کے

بعد ہی پوری ہو گی.."عباد اپنا قہقہہ ضبط کرتا ہوا شرارت سے بولا..

"یار تم لوگ کیسے دوست ہو،ذرا بھی مجھ پر رحم نہیں آتا تمہیں.."رونی صورت بنا کر ان دونوں کو دیکھا جو اس کی حالت سے لطف لے رہے تھے..

"بالکل بھی نہیں آتا،جس طرح منگنی کے لئے آنٹی کو راضی کیا تھا اسی طرح شادی کے لئے بھی راضی کر لو.."عباد نے صاف ہاتھ کھینچا تھا،سکندر تو پہلے ہی اس کی مدد نہیں کر رہا تھا..

"تم لوگ کسی بھی کام کے نہیں"..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"الحمدللہ.."دونوں دوبارہ ہنس دیئے..

"آئمہ کو پتا ہے تمہارے آنے کا..؟"سکندر نے عباد سے پوچھا..

"اس چھپکلی کو بتا کر مجھے اپنی موت نہیں بلانی تھی.."ڈرامائی انداز میں اپنے کانوں کو ہاتھ لگا کر بولا،سکندر نے گھور کر اسے دیکھا..

"تمیز سے"..

"آہ! بڑے بھائی کو برا لگ گیا.."عباد کے ہاتھ پر ہاتھ مار کر حماد قہقہہ لگا کر ہنسا..

ظاہر سی بات ہے، تم میری بہن کو کچھ زیادہ ہی تنگ کرتے ہو"..

"جی نہیں، تمہاری بہن مجھے تنگ کرتی ہے، بچوں جیسی حرکتیں کرتی رہتی ہے ہر وقت"..

"ہاں تو بچی ہی تو ہے.."سکندر کے مسکرا کر کہنے پر عباد نے گھور کر اسے دیکھا..

"دو سال کے بچے کی ماں ہے وہ، یار تم نے سچ میں ایک بچی میرے پلے باندھ دی ہے.."وہ تنک کر بولا تو سکندر اور حماد ہنس دیئے، کیونکہ ان دونوں کی ہی وجہ سے اس کی شادی آئمہ سے ہوئی تھی ورنہ وہ شادی جیسی بلا سے دور بھاگنے والا بندہ تھا..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اب جیسی بھی ہے تمہاری بیوی ہے، بھگتنا تو پڑے گا.."حماد مزے سے بولا..

"تمہاری شادی ہو گی نا تو میں بتاؤں گا"..

"اس کی شادی ہو گی تب نا.."سکندر شرارت سے ہنسا تھا..

"ارے ہاں میں تو بھول ہی گیا تھا بیچارے کی ممی ظالم سماج بنی ہوئی ہیں اس کی لو اسٹوری میں.."دونوں کو دوبارہ شروع ہوتے دیکھ کر حماد خفگی سے منہ پھلا کر بیٹھ گیا تھا..

✨✨✨✨✨✨✨✨

سکندر کے جانے کے بعد وہ کچھ دیر تو اس کی کہی گئی بات پر دماغ لڑاتی رہی لیکن جب کوئی سرا ہاتھ نہ لگا تو سر جھٹک کر حمنہ کو فون کرنے لگی جو کہ آف جا رہا تھا، وہ سمجھ گئی تھی کہ وہ بزی ہے اس لئے کچن میں جا کر تھوڑی پیٹ پوجا کرنے کے بعد کمرے میں آکر سونے کے لئے لیٹ گئی، وہ ایسی ہی تھی، کسی بھی بات کو زیادہ دیر تک اپنے سر پر سوار نہیں کرتی تھی، حمنہ کے مطابق یہی اس کی سب سے اچھی عادت تھی..

جب وہ سو کر اٹھی تو سکندر کے کہے کے مطابق آئمہ اس کی ریسیپشن ڈریس اور بیوٹیشن کے ساتھ موجود تھی، تھوڑی دیر آئمہ کے بیٹے جہانگیر کے ساتھ کھیلنے کے بعد فریش ہو کر وہ ریڈی ہونے کے لئے بیوٹیشن کے سامنے آکر بیٹھ گئی..

"ہیلو لیڈیز..!" کسی کی زوردار آواز پر آئمہ کے ساتھ اس نے بھی چونک کر دروازے کی طرف دیکھا جہاں حمنہ کھڑی مسکراتی نظروں سے انہیں دیکھ رہی تھی..

"کیسا لگا میرا سرپرائز..؟" جوش و خروش سے بولتی وہ اب کمرے میں داخل ہو رہی تھی..

"تم یہاں کیسے..؟" اس نے آنکھیں پھاڑ کر حمنہ کو دیکھا، جو بلیک رنگ کا بھاری کام

والا سوٹ پہنے بہت خوبصورت لگ رہی تھی، حیرانی کے ساتھ ساتھ وہ خوش بھی ہوئی تھی اسے ایسے موقعے پر اپنے پاس دیکھ کر..

"بس میرے دل نے کہا کہ میری دوست مجھے یاد کر رہی ہے اور میں اڑ کر چلی آئی.." شرارت سے مسکراتے ہوئے آگے بڑھ کر ڈریسنگ ٹیبل پر رکھی انگوٹھیوں کے ڈھیر میں سے ایک انگوٹھی اٹھا کر اس کے داہنے ہاتھ کی انگلی میں ڈالنے لگی..

"زیادہ ڈائلاگ مت مارو سیدھے سے بتاؤ یہاں کیسے آئی، میں نے تمہیں ایڈریس بھی نہیں بتایا تھا، اور نہ ہی تم نے میرے اتنے کالز کا جواب دیا، کہاں تھی تم.." گھور کر اسے دیکھا..

"افففف، کتنے سوال ہوتے ہیں تمہیں ماہم.." ہمیشہ کی طرح وہ اس کے سوالوں سے تنگ ہوئی تھی..

"یقیناً میرے بھائی پر بھی ایسے ہی سوالوں کی بمباری کی ہو گی.." ان دونوں کی باتوں سے لطف اندوز ہوتی پاس کھڑی آئمہ بھی اس میٹھی سی چھیڑ چھاڑ میں شامل ہو گئی تھی..

"کوئی شک نہیں ہے یار، میں تو شرط لگا سکتی ہوں اس بات پر.." اپنی بات کا مزا لیتی وہ زور سے ہنسی تو بیوٹیشن کے رحم و کرم پر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے جم کر بیٹھی ماہم نے ناراضگی سے اسے گھورا...

"بہت بری ہو تم حمنہ، ویسے ان سے ملو، یہ ہے میری نند آئمہ.." مسکرا کر آئمہ کا تعارف کرایا..

"میں تو کل ہی مل چکی ہوں سویٹی، تمہارا ہی تعارف سب سے آخر میں ہو رہا ہے.." اس بار حمنہ کے قہقہے میں آئمہ کی بھی ہنسی شامل تھی..

"مطلب میں سچ میں بیوقوف ہوں.." منہ بنا کر ان دونوں کو دیکھا..

"ہائے ماہم! تمہیں بہت جلدی احساس ہو گیا اس بات کا، لگتا ہے سکندر نے بہت اچھے سے ساری رات یہ بات سمجھائی ہے.." شرارتی انداز میں بائیں آنکھ کا گوشہ دبا کر اس کے کندھے پر ٹھوکا دیا تو آئمہ کے ساتھ اس کو تیار کرتی بیوٹیشن نے بھی اپنی امڑتی ہوئی ہنسی کا بمشکل گلا دبایا تھا..

"بھابھی آپ کی دوست بہت زبردست ہے ماشاءاللہ.." ان دونوں کی دوستی کو ستائشی

نظروں سے دیکھتی آئمہ کے کہنے پر وہ دونوں مسکرا دیں..

"میں تو ہوں ہی زبردست ماشاءاللہ ماشاءاللہ، نظر نہ لگ جائے مجھے کسی جل ککڑی کی.." صاف اشارہ ماہم کی طرف تھا جو اس کی بات کا مطلب بخوبی سمجھ گئی تھی..

"بکو مت اور بتاؤ اچھے سے کہ کیسے پہونچی یہاں تم"..

"یار تمہاری سوئی ابھی تک یہیں اٹکی ہوئی ہے، تمہارے شوہر سے ایڈریس مانگا تھا، اچھا یہ بتاؤ کیسی لگ رہی ہے میری ڈریس، اسپیشل آرڈر پر بنوائی ہے.." وہ جو حمنہ کی بات پر حیرانگی کے سمندر میں غوطہ زن ہونے والی تھی کہ حمنہ کے اپنی ڈریس کی طرف متوجہ کرنے پر چونک کر واپس آگئی..

"بہت خوبصورت ہے اور تم بھی بہت پیاری لگ رہی ہو.." مسکرا کر دل سے تعریف کی تھی..

"آپ لوگ باتیں کیجئے میں ذرا جہانگیر کو دیکھ کر آتی ہوں، وہ اٹھنے ہی والا ہوگا.." ان دونوں کو باتوں میں مصروف چھوڑ کر آئمہ کمرے سے نکل گئی..

"تو کیسی گزری رات..؟" رازداری سے پوچھتی وہ اس کی طرف جھکی..

"جیسی تم سوچ رہی ہو ویسی بالکل بھی نہیں گزری.." ماہم نے گھور کر اسے دیکھا..

"کیسے سڑے ہوئے مزاج کی لڑکی ہو تم، مجھے تو سکندر کے لئے ہمدردی محسوس ہونے لگی ہے"..

"اتنا بھی معصوم نہیں ہے وہ کہ اس کے لئے ہمدردی محسوس کی جائے.." بیوٹیشن کی موجودگی کو یکسر بھول کر وہ دونوں پھر شروع ہو گئی تھیں..

"اتنا بھی برا نہیں ہے وہ کہ پہلی ہی رات میں اس کے سارے ارمانوں کا گلا گھونٹ دیا جائے.." حمنہ کا سکندر کے حق میں بولنا اسے مزید تپا رہا تھا..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"بول تو ایسے رہی ہو جیسے وہ کوئی ابلا ناری ہو"..

"جسے ابلا ناری سمجھ کر اس نے شادی کی وہی اس کا تبلا بجا رہی ہے"..

"اب منہ بند کر لو حمنہ ورنہ ایک ہاتھ جڑ دوں گی تمہیں"..

"اپنے سارے ارمان آج کے بعد پورے کرنا، ہل ہل کر بیچاری بیوٹیشن کو پریشان کر رہی ہو.." اس کے ہاتھ اٹھا کر اشارہ کرنے پر حمنہ نے پاس کھڑی بیوٹیشن کو دیکھا جو کچھ بول تو نہیں رہی تھی لیکن اس کے چہرے سے صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ اسے

ڈسٹربنس ہو رہی ہے..

"اوہ سوری..سب تمہاری وجہ سے ہو رہا ہے.."ماہم شرمندگی سے سیدھی ہو کر بیٹھ گئی لیکن حمنہ کو گھورنے سے باز نہیں آئی..

"ہاں جیسے کہ میں نے ہی تو یہ شادی کروائی ہے.."کندھے جھٹک کر بولتی وہ جہازی سائز بیڈ پر لیٹنے کے سے انداز میں بیٹھ گئی..

"میرا دماغ مت کھاؤ اور منہ بند کر کے بیٹھو"..

"نہیں بند ہو رہا میرا منہ،ویسے کمرہ کافی خوبصورت ہے بالکل کمرے کے مالک کی طرح.."کمرے کے چاروں طرف نظر دوڑاتی اس کی آرائش وزیبائش کو سراہا..

"میں کچھ نہیں بول رہی..."خفگی سے منہ پھیر لیا،نہ حمنہ کا چہرہ دیکھے گی نہ اس کی الٹی سیدھی باتوں کا سامنا کرنا پڑے گا..

"بڑی مہربانی ہو گی.."مسکرا کر اس کے خفگی سے پھولے ہوئے چہرے کو دیکھا اور موبائل نکال کر گیم کھیلنے لگی..

کافی دیر سے اسٹیج پر بیٹھی وہ بور ہو رہی تھی، حمنہ اور آئمہ کچھ دیر اس کے ساتھ بیٹھی رہیں پھر وہ دونوں بھی پارٹی کا مزا لینے کے لئے ادھر ادھر گھومنے پھرنے لگیں، ایک وہی تھی جو ایک ہی جگہ چپک کر رہ گئی تھی، بھاری کا مدار دوپٹہ سر پر جمائے، سیاہ رنگ کا بھاری گاؤن زیب تن کئے، ہلکی پھلکی ڈائمنڈ کی جیولری اور سادہ سے میک اپ میں اس کا معصوم حسن کافی دمک رہا تھا، ناک میں موجود کالے رنگ کی باریک سی نوز رنگ اس کے سادہ حسن کو چار چاند لگا رہی تھی، یونہی اپنی جگہ بیٹھے اس نے گردن گھما کر آس پاس دیکھا، ہر ذی نفس سیاہ لباس میں تھا جس سے اسے اندازہ ہوا کہ پارٹی کا تھیم بلیک ہے اور کچھ سکندر کو بھی سیاہ رنگ سے زیادہ رغبت تھی، آفس کا کوئی بھی جانا پہچانا چہرہ اس کی نظر میں نہیں آیا سوائے حماد کے، اریبہ اور ربیعہ بھی اسے کہیں نہیں دکھی تھیں، یونہی اس کی نظر ٹہلتی ہوئی سیاہ رنگ کے ٹکسیڈو کے پینٹ کی جیب میں ہاتھ اڑسا کر کھڑے سکندر پر گئی جو ہنس ہنس کر کسی سے بات کر رہا تھا، ہلکی بڑھی ہوئی شیو اس کی سرخ و سفید رنگت کو اور بھی زیادہ وجیہہ بنا رہی تھی، شفاف گرے آنکھوں کی سرد مہری آج غائب تھی، اسے دیکھنے میں وہ اتنا محو تھی کہ اپنے پاس آکر بیٹھی حمنہ کی موجودگی کو بھی محسوس نہ کر سکی..

"دیکھو دیکھو، مزے سے دیکھو، آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھو، تمہاری ہی پراپرٹی ہے، حق ہے تمہیں اسے دیکھنے کا، لیکن بھری محفل میں تو نہ دیکھو، ایک دن کی دلہن ہیں میڈم آپ، کچھ تو شرم کریں.." حمنہ کی آواز پر وہ اپنے دھیان سے چونکی اور گڑبڑا کر نظریں ادھر ادھر پھیرنے لگی..

"کک.. کیا بکواس کر رہی تم، میں کسی کو نہیں دیکھ رہی تھی"..

"ہاں ہاں میں تو ہمیشہ بکواس ہی کرتی رہتی ہوں.." اس نے منہ بنایا..

"بابا کہاں ہیں، وہ ابھی تک نہیں آئے، اور انکل آنٹی، ابھی تک نہیں آیا کوئی، حالانکہ انہیں سب سے پہلے یہاں ہونا چاہیے تھا.." آس پاس نظریں دوڑاتی وہ بے چینی سے بولی..

"آرہے ہیں انکل بھی ممی پاپا بھی، سب ساتھ میں آرہے ہیں، سکندر نے اپنا ڈرائیور بھیجا ہے"..

"وہ کب سے اتنا ذمے دار ہو گیا ہے..؟" حیرانی سے سوال کیا..

"وہ ہمیشہ سے ہی ذمے دار ہے، تمہیں احساس نہیں اس بات کا.." اس سے پہلے کہ وہ

اپنا سکندر نامہ دوبارہ شروع کرتی اسٹیج پر چڑھتے حماد نے گلا کھنکار کر اپنی موجودگی سے آگاہ کیا اس کے ساتھ اریبہ بھی تھی جو آنکھیں پھاڑے حیرانی سے دلہن بنی ماہم کو دیکھ رہی تھی، ماہم نے حماد کو دیکھ کر ناراضگی سے منہ پھیر لیا تھا، یہ دیکھ کر حماد دھیرے سے ہنس دیا..

"ارے یار چھوٹی شیرنی ناراض ہے کیا مجھ سے.." وہ مسکرا کر اس کے قریب آ کر بیٹھ گیا جبکہ اریبہ یونہی منہ پھاڑے اسے دیکھ رہی تھی، شاک ہی اتنا زبردست لگا تھا..

"بولو مت مجھ سے، میرے ساتھ دوستی کا ڈرامہ کیا.." وہ ناراضگی سے بولی، اس کا بس چلتا تو ہاتھ بڑھا کر اس کے بالوں کو اپنی مٹھیوں میں جکڑ لیتی جو کافی اسٹائلش انداز میں سیٹ کئے گئے تھے..

"ڈرامہ..!" شاک بھری نظروں سے اسے دیکھا..

"میری مخلص دوستی کو تم ڈرامہ کہہ رہی ہو ماہم، اتنا بھی بڑا ڈرامے باز نہیں ہوں میں، ہاں مانتا ہوں کہ میں ان سب میں شروع سے شامل تھا، لیکن قسم سے میری دوستی کے جذبات سچے تھے، ہیں اور انشاءاللہ ہمیشہ رہیں گے.." اس کا ہاتھ پکڑ کر وہ اپنائیت سے بولا، ماہم نے اس کی آنکھوں میں سچائی کی چمک دیکھ لی تھی، ویسے بھی وہ اس سے زیادہ

ناراض نہیں رہ سکتی تھی بس ناراضگی دکھا کر اپنے دل کا بوجھ ہلکا کرنا چاہتی تھی..

"سوچ کر بتاؤں گی کہ تمہاری باتوں کا یقین ہے یا نہیں.." امڑنے والی مسکراہٹ کو بمشکل ضبط کر کے وہ لاتعلقی سے بولی تو حماد ٹیڑھے میڑھے منہ بنانے لگا..

"آخر یہ چل کیا رہا ہے..؟" شاک کی کیفیت سے باہر نکل کر اریبہ بمشکل بولی..

"کیا چل رہا ہے، ولیمہ چل رہا ہے، یہ دلہن ہے اور سکندر دولہا.." حماد نے ہنستے ہوئے آرام سے تفصیل بتائی تو ماہم کے دوسری طرف بیٹھی حمنہ بھی دھیرے سے ہنس دی..

"یہ سب کیسے ہوا..؟ تمہیں تو سکندر سے نفرت تھی نا، تو پھر یہ شادی کیسے ہو گئی تم دونوں کی، مجھے کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا.." اریبہ نے الجھ کر ماہم کو دیکھا تو کندھے اچکا کر اس نے لاعلمی ظاہر کی..

"اسی سے پوچھو کیا چل رہا ہے، میں تو خود الجھن کا شکار ہوں.." سارا ملبہ مسکراتے ہوئے بیٹھے حماد پر ڈال دیا..

"یہ پہلے سے سب کچھ جانتا تھا..؟" حیرانی سے حماد کو دیکھا جو گڑبڑا کر ادھر ادھر دیکھنے لگا تھا..

"حماد تم مجھ سے بچو گے نہیں، اتنا سب کچھ کر لیا اور مجھے ہوا تک نہ لگنے دی"..

"تمہیں بتا کر کیا فائدہ ہو جاتا، کسی کو بھی نہیں پتا تھا، ویسے بھی تم دونوں ہی سکندر کو ناپسند کرتی ہو"..

"ایسا بالکل بھی نہیں ہے، کم از کم مجھے تو جاننے کا حق تھا "..

"اب بتا چل گیا نا، میرا سر مت کھاؤ اور پارٹی انجوائے کرو "..

"ویسے جو بھی ہوا اچھا ہوا، اس ربیعہ کا چہرہ دیکھنے لائق ہو گا.. "وہ مزے سے بولی تو ماہم بھی مسکرا دی..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"لو بھئی چڑیل کا نام لیا اور چڑیل حاضر، میں ذرا اسے چھیڑ کر آتا ہوں.. "دروازے سے اندر داخل ہوتی ربیعہ کو دیکھ کر حماد اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا، آنکھوں میں مخصوص شرارت ناچ رہی تھی..

"حماد نہیں، ایسا کچھ بھی مت کرنا.. "ماہم نے اسے روکنے کی کوشش کی لیکن وہ رکا نہیں آگے بڑھ گیا..

"میں بھی چلتی ہوں تمہارے ساتھ، دونوں مل کر اس کی درگت بناتے ہیں.. "ایک

نظر دلہن بنی بیٹھی ماہم پر ڈال کر اریبہ بھی حماد کے ساتھ ہولی..

"یہ دونوں باز نہیں آئیں گے اپنی حرکتوں سے.."ماہم دھیرے سے بڑبڑائی..

"اچھی جوڑی ہے دونوں کی.."حمنہ نے ستائشی نظروں سے دور جاتے حماد اور اریبہ کو دیکھا جو ایک جگہ رک کر جوس پیتے ہنس ہنس کر باتیں کرنے لگے تھے...

"ہاں یہ تو ہے،اللہ ان دونوں کو ہمیشہ خوش رکھے.."ماہم نے دل سے ان دونوں کے لئے دعا کی جس پر حمنہ نے بھی آمین کہا تھا ..

"سکندر کی دلہن کی بہت تعریف سنی ہے میں نے پچھلے ایک ہفتے سے،کیا میں بھی اس سے مل سکتی ہوں.."کسی عورت کی آواز پر ان دونوں نے چونک کر آواز کی سمت دیکھا جہاں ایک عورت چہرے پر مشفقانہ مسکراہٹ سجائے انہیں ہی دیکھ رہی تھی..

"جی آنٹی یہی ہے سکندر کی دلہن،اب آپ فیصلہ کریں تعریف کے قابل ہے یا نہیں.."شرارتی نظروں سے اسے دیکھ کر حمنہ ان کے استقبال کے لئے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی تو وہ بھی اپنی جگہ سے اٹھنے لگی..

"ارے بیٹا بیٹھیں آپ لوگ،بلاوجہ خود کو تکلیف نہ دیں پلیز.."لہجے میں مٹھاس

سمائے وہ بھی ان کے ساتھ صوفے پر آکر بیٹھ گئیں..

"سوری آنٹی پر میں نے آپ کو پہچانا نہیں.."شرمندگی سے وہ بولی..

"ارے اس میں شرمندہ ہونے کی کیا بات ہے، ہم پہلی مرتبہ مل رہے ہیں، اس لڑکے کو یقیناً جانتی ہو گی تم.."ہاتھ اٹھا کر بھیڑ میں موجود کسی وجود کی طرف اشارہ کیا، ان دونوں نے ایک ساتھ اس طرف دیکھا، وہ حماد تھا..

"جی ہاں، وہ حماد ہے، میرا کلیگ"..

"اور میرا نالائق بیٹا.."ان کی بات پر اس نے حیرانی سے ان کے چہرے کی طرف دیکھا، حماد نے شاید انہیں کا نین نقش چرایا تھا..

"آپ حماد کی ممی ہیں.."اس کے سوال انہوں نے اثبات میں سر ہلا دیا..

"اور بد قسمتی سے میں ان کا چھوٹا بھائی لگتا ہوں.."کسی مردانہ آواز نے ان دونوں کو اپنی طرف متوجہ کیا، وہ دونوں انجان نظروں سے اسے دیکھنے لگیں..

"میں اپنے ڈیڈ پر گیا ہوں اس لئے زیادہ غور نہ کریں مجھ پر.."ان دونوں کو یک ٹک اپنی طرف دیکھتا پا کر وہ شاید جز بز ہوا تھا، ان دونوں نے گڑ بڑا کر اپنی نظریں اس پر سے

ہٹالیں..

"آپ سے مل کر خوشی ہوئی"..

"مجھے بھی بیٹا، ایک تمنا تھی تمہیں دیکھنے کی، تم بالکل اپنی ماں پر گئی ہو بیٹا، سکندر نے تم سے شادی کر کے سب سے بہترین کام کیا ہے.."ان کی بات پر اس نے الجھن بھری نظروں سے انہیں دیکھا تھا..

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

حمنہ کے جاتے ہی کوئی صوفے پر اس کے قریب آ کر بیٹھا تھا..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"آخر کار سکندر کی زندگی میں تم آ ہی گئی.."اس نے حیرانی سے اپنے قریب بیٹھی عورت کو دیکھا جس کی آنکھوں میں اس کے لئے ناپسندیدگی تھی..

"پچھلے پندرہ سال سے وہ تمہاری تلاش میں پاگل بنا رہا، کیا بات ہے تم میں جو اس میری چنی گئی لڑکی پر تمہیں فوقیت دی، صرف یہی کہ اس کے باپ نے اس سے وعدہ لیا تھا تمہاری حفاظت کرنے کا، اور بھی کئی راستے تھے حفاظت کرنے کے اس شادی کے علاوہ، آخر اتنے سالوں تک اس انصاری کے پاس بھی تو تم محفوظ ہی رہی تھی.."

زہریلے لہجے میں بولتی ہوئی وہ مزید اس کے قریب ہوئی تھیں،ان کا انداز اتنا دوستانہ تھا کہ دیکھنے والا یہ بھی نہ سمجھ پاتا کہ وہ کس نوعیت کی بات کر رہی ہیں..

"میں کچھ سمجھی نہیں،آپ کیا کہہ رہی ہیں.."ان کی باتوں سے وہ الجھن کا شکار ہو رہی تھی،اسے گھبراہٹ ہونے لگی تھی،دل خوف سے لرزنے لگا تھا..

"افف یہ نادانی!اب میں سمجھی کہ میرا بیٹا تمہارا دیوانہ کیسے ہوا،اسی معصومیت کو ہتھیار بنا کر میرے اچھے خاصے بیٹے کو میرے خلاف کر دیا.."ان کی بات پر وہ نفی میں سر ہلانے لگی،بولنے کی ساری ہمت ختم ہو گئی تھی اس میں..

"مام..!"قریب سے آتی سکندر کی آواز پر مزنہ بیگم چونک کر سیدھی ہوئی تھیں..

"اوہ سکندر!لگتا ہے تمہاری بیوی نے مجھے پہچانا نہیں.."مسکرا کر ایک نظر حراس بیٹھی ماہم کو دیکھا،سکندر بھی اسے ہی دیکھ رہا تھا،جس کی آنکھیں نم اور ہاتھ بری طرح لرز رہے تھے..

"پہچانے گی کیسے،آپ نے اپنا تعارف کرایا ہی نہیں اسے.."سرد لہجے میں کہتا وہ ماہم کی طرف بڑھا اور اس کے دوسری جانب صوفے پر آ کر بیٹھ گیا،محافظ کی طرح ...

"ماہم یہ ہیں میری مام، بتایا تھا نا تمہیں ان کے بارے میں.." سکندر کے لہجے میں چھپے طنز کو محسوس کر کے مزنہ بیگم نے گڑبڑا کر ان دونوں کو دیکھا، جبکہ گھبراہٹ کا شکار ماہم مسکرا بھی نہ سکی تھی..

"اوہ تو تم میرے بارے میں اپنی بیوی کو بتا چکے ہو"..

"جی ہاں، سب کچھ، میں سچ چھپانے کا عادی نہیں ہوں.." وہ اپنی بات پر زور دے کر بولا..

"لیکن میں اپنا انٹروخود دینا زیادہ پسند کرتا ہوں.." سکندر کے ساتھ ماہم نے بھی چونک کر اسٹیج کو آتی سیڑھیوں کی طرف دیکھا جہاں پر وہ کھڑا چہرے پر استہزائیہ مسکراہٹ سجائے ان دونوں کو ہی دیکھ رہا تھا ساتھ ایک ادھیڑ عمر شخص تھے جن کے چہرے پر سرد مہری تھی، پیچھے آئمہ بھی تھی جو شاید انہیں آتا دیکھ کر اس طرف لپکی تھی، اس کی آواز اتنی تیز تھی کہ سکندر اور ماہم کے ساتھ اسٹیج کے آس پاس موجود لوگ بھی اس کی طرف متوجہ ہو گئے تھے..

"ہیلو ڈیئر بھابھی! میں ہوں آپ کا اکلوتا بگڑا دیور ذیشان اور یہ ہیں میرے ڈیڈ دلاور خان، امید ہے سکندر نے ہمارا تعارف نہیں کرایا ہو گا.." وہ اب اس کے سامنے جھکا

مسکرا کر اس سے مخاطب ہوا تھا، آنکھوں میں ستائش تھی لیکن چہرے پر سرد مہری، ماہم نے گڑبڑا کر نفی میں سر ہلا دیا، جبکہ پاس بیٹھا سکندر ضبط کے مراحل سے گزرتا بس اسے گھورے جا رہا تھا..

"دیکھا مام، میں نے کہا تھا نا کہ آپ کا لاڈلا بیٹا نہیں چاہتا کہ ہم اس کی شادی میں شرکت کریں.." وہ اب ماہم کے دوسری طرف بیٹھی مزنہ بیگم سے شکوہ کرنے لگا جو نظروں ہی نظروں میں اسے چپ ہونے کی التجا کر رہی تھیں، جبکہ پیچھے کھڑی آئمہ گھبراہٹ سے ادھر ادھر نظریں دوڑا رہی تھی..

"شرم آ رہی ہو گی بیچارے کو اپنی مڈل کلاس بیوی سے تمہارا تعارف کرانے میں.." دلاور خان کی بات پر وہ دھیرے سے ہنس دیا جبکہ آئمہ نے افسوس سے اپنے باپ کو دیکھا..

"ڈیڈ پلیز.." لہجے میں ایک التجاء تھی، دلاور خان نے سر جھٹک کر مزنہ بیگم کے پاس آ کر بیٹھ گئے، ان سارے میں صرف ایک ماہم تھی جو اپنے احساسات کو بیان نہیں کر پا رہی تھی، الجھن، حیرانی، گھبراہٹ، بے چینی کیا کچھ نہیں تھا جو وہ ان لمحوں میں محسوس کر رہی تھی، سکندر موجودگی میں بھی وہ خوف کا شکار تھی..

"شاید آپ کی فیملی یہاں ڈرامہ کرنے کے لئے آئی ہے.." سکندر نے ناراضگی سے اپنی ماں کو دیکھا جو پشیمانی میں گھری اپنے شوہر کو دیکھ رہی تھیں، کچھ دیر پہلے کی تیز تراری ساری ہوا ہو گئی تھی، انہیں بھی شاید امید نہیں تھی کہ وہ دونوں یہاں یہ سب کرنے آئے ہیں..

"دلاور انکل آپ کو آپ کے بزنس پارٹنرز یاد کر رہے ہیں.." عباد کی آواز پر سب نے چونک کر اس کی طرف دیکھا لیکن وہ سکندر کو دیکھ رہا تھا..

"آہ بہنوئی صاحب! آپ کب آئے، آئمہ تمہارا شوہر تو آؤٹ آف سٹی تھا.." ذیشان نے سوالیہ نظروں سے اپنی جڑواں بہن کو دیکھا جو خود بھی عباد کو یہاں دیکھ کر حیران تھی..

"شام کو آیا ہوں.." ایک نظر آئمہ کو دیکھ کر وہ ذیشان کی طرف متوجہ ہو گیا، کافی دیر سے وہ اسے اسٹیج پر دیکھ رہا تھا، سکندر کے چہرے پر پھیلی سرد مہری اور آنکھوں کی تپش اسے بہت کچھ بتا رہی تھی، اسی لئے وہ سب انتظامات چھوڑ کر فوراً اسٹیج کی طرف آ گیا تاکہ معاملے کو سنبھال سکے، جبکہ حماد اور اریبہ اب بھی ربیعہ کے پاس ہی تھے، حماد بھی کچھ نہ کر پاتا کیونکہ جس طرح ذیشان سکندر کو ناپسند کرتا تھا اسی طرح حماد بھی اسے

پسند نہیں تھا، صرف آئمہ کی وجہ سے وہ عباد کو برداشت کر لیتا اور عباد اس کو..

"چلو ذیشان.." دلاور صاحب کے اسٹیج پر سے اترنے کے بعد مزنہ بیگم بھی اپنی جگہ سے اٹھی تھیں..

"آپ جائیں میں آرہا ہوں.." اسے تنبیہی نظروں سے دیکھنے کے بعد وہ بھی اسٹیج سے اتر گئیں..

"ویسے تمہارا ٹیسٹ بہت ہی خراب ہے سکندر، مجھے بہت حیرانی ہوئی تمہاری وائف کو دیکھ کر"..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ذیشان پلیز.. مما تمہیں یہاں اسی لئے نہیں لائی تھیں.." آئمہ نے سختی سے ذیشان کو ٹوکا، وہ دیکھ رہی تھی کہ کس طرح سکندر اسے برداشت کر رہا ہے، اگر وہ زیادہ دیر یہاں رہا تو یقیناً ہنگامہ برپا ہو سکتا ہے کیونکہ دونوں ہی ایک جیسی طبیعت کے مالک تھے..

"تم چپ رہو سکندر کی چمچی، ویسے کیا دیکھ کر تمہارے بھائی نے اس مڈل کلاس لڑکی سے شادی کی ہے، اس سے تو لاکھ گنا اچھی تو وہ لڑکی تھی جسے مام نے اس کے لئے چنا

تھا، لیکن کیا ہے نا کہ سکندر کو ہائی کلاس چیزوں کی پرکھ ہے ہی نہیں اسی لئے اتنا لو کلاس ماڈل سیلیکٹ کیا لائف پارٹنر کے طور پر.." سر جھکائے بیٹھی ماہم کو دیکھ کر ایک استہزائیہ مسکراہٹ ضبط سے بیٹھے سکندر کی طرف اچھالی، ارادہ اسے بولنے کے لئے اکسانا تھا..

"اپنی بکواس بند بھی کرو اب ذیشان.." عباد نے مداخلت کرنا ضرور سمجھا..

"مما پلیز آپ اس سے کہیں کہ چپ ہو جائے.." آئمہ کی آواز پر ذیشان نے گردن موڑ کر اپنے پیچھے کھڑی مزنہ بیگم کو دیکھا جو اسے ابھی تک اسٹیج پر موجود دیکھ واپس آگئی تھیں..

"بس بہت ہو گیا ذیشان، اب چلو بھی یہاں سے.." اس کا ہاتھ پکڑے اسے زبردستی نیچے اتارنے کی کوشش کرنے لگیں، سکندر کی ذیشان پر جمی شعلہ بار نظریں انہیں بہت کچھ باور کرا رہی تھیں..

"مام کے کہنے پر جا رہا ہوں، یہ مت سوچنا کہ تم سے ڈر گیا، تمہاری طرح نہیں ہوں ماں کو دکھ دے کر اپنی زندگی خوشحال بناؤں"..

"کون کیسا ہے یہ میں اچھے سے جانتا ہوں، اس لئے منہ بند کر کے جتنی دیر رہنا ہے رہو اور پھوٹو یہاں سے.." سنجیدگی سے بولتا وہ ضبط کے کس مرحلے سے گزر رہا تھا یہ بس وہی جانتا تھا..

"شادی مبارک ہو سکندر.." اسٹیج سے اترنے سے پہلے وہ ندامت سے اسے دیکھ کر بولیں..

"مبارکباد کے طور پر آپ اپنے بیٹے کو جتنا جلدی ہو سکے یہاں سے لے جائیں، یہی میرے لئے کافی ہوگا ".. سرد مہری سے کہتا وہ ان کی طرف سے رخ موڑ گیا تھا..

"بھابھی آپ ٹھیک تو ہیں نا، میں آپ کے لئے کچھ پینے کے لئے لاتی ہوں.." آئمہ کے فکر مندی سے پوچھنے پر وہ محض سر اثبات میں ہلا سکی تھی..

"تم اپنی بیوی کو سنبھالو میں اور آئمہ مہمان کو دیکھتے ہیں، اور برائے مہربانی اسٹیج سے اترنے کی ہمت بھی مت کرنا.." عباد اسے نرمی سے سمجھاتا آئمہ کے ساتھ نیچے اتر گیا..

"تم ٹھیک ہو ماہم..؟" ان دونوں کے جانے کے بعد وہ اس کے پاس آکر بیٹھا، جھک کر

اسے دیکھنے لگا..

"نہیں.."اس کی رندھی ہوئی آواز سکندر کی سماعت سے ٹکرائی،اسے بہت افسوس ہوا تھا،اور ساتھ غصہ بھی کہ اتنے اہم موقعے پر وہ اسے اکیلا چھوڑ بیٹھا تھا..

"ماہم یہ لو جوس پیو.."حمنہ کی آواز پر جہاں وہ سیدھا ہوا تھا وہیں ماہم نے بھی اپنے جذبات پر قابو کر کے سر اٹھا کر حمنہ کی طرف دیکھا تھا..

"بابا ابھی تک نہیں آئے.."لہجے میں اک آس تھی، سکندر بغور اسے دیکھ رہا تھا..

"آ گئے ہیں انکل،مزنہ آنٹی سے بات کر رہے ہیں،مجھے لگتا ہے آپ کو وہاں جانا چاہیئے.."حمنہ کا چہرہ حد سے زیادہ سنجیدہ تھا، سکندر نے چونک کر اسے دیکھا، پھر ہال میں موجود بھیڑ میں نظریں دوڑانے لگا، جبکہ ماہم کے چہرے پر ایک سایہ آ کر گزر گیا تھا..

"حمنہ تم ماہم کے پاس ہی رہنا، میں ابھی آیا.."وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا..

"گھبرایئے مت،ایک بار اسے اکیلا چھوڑنے کی غلطی کر چکی ہوں،دوبارہ نہیں کروں گی،اور میرے خیال سے وہاں آپ کی زیادہ ضرورت ہے.."حمنہ کا سنجیدہ لہجہ ان

دونوں کو بہت باور کرا گیا تھا، ایک نظر ان دونوں کو دیکھ کر وہ اسٹیج سے نیچے اتر گیا..

"تم نے ساری بات سن لی تھی..؟" وہ سر جھکائے بولی..

"ہاں بد قسمتی سے اسٹیج کے قریب ہونے کی وجہ سے میرے ان گناہگار کانوں اور آنکھوں نے سب کچھ سن اور دیکھ لیا تھا، مجھے حیرت ہو رہی ہے کہ سکندر جیسے مہذب انسان کی ماں اور بھائی اتنے عجیب کیسے ہو سکتے ہیں، کم از کم ماں کو تو ایسا نہیں ہونا چاہئے"..

"تم اب بھی سکندر کو اچھا کہہ رہی ہو..؟"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"برا کس وجہ سے کہوں..؟"

"اس کے ماں اور بھائی، حتی کہ سوتیلے باپ نے اس کے سامنے اس کی بیوی کی اتنی انسلٹ کی اور وہ کچھ نہیں بولا، پھر بھی تمہیں اس کی کوئی غلطی نظر نہیں آ رہی"..

"تو تم چاہتی تھی کہ وہ تمہارے ڈیفینڈ میں بولے، کس حق سے ماہم؟ تم نے تو اسے دل سے شوہر تسلیم کیا ہی نہیں ہے، تو پھر وہ کس حق سے تمہارے فیور میں بولتا، کیا تم نے اسے وہ اعتماد دیا ہے ماہم جو ایک شوہر کا اس کی بیوی پر ہوتا ہے..؟ اور ایسا کرنے سے

فائدہ نہیں نقصان ہی ہوتا"..

"کیسا نقصان..؟"

"ماہم تمہیں انسان کو پرکھنے کی صلاحیت نہیں ہے،اس کا بھائی ایک فسادی قسم کا آدمی ہے،اگر سکندر تمہارے حق میں بول دیتا تو جو بات اس نے صرف سات لوگوں کے بیچ میں کہی تھی وہ اس لوگوں سے بھرے ہال میں چیخ چیخ کر کہتا،اور اس سے نہ صرف تمہاری ذات پر انگلی اٹھتی بلکہ سکندر کے اثر ورسوخ کو بھی نشانہ بنایا جاتا،اس لئے سکندر کے لئے اپنے دل سے منفی خیالات مٹادو،اب وہ تمہارا شوہر ہے،تمہارا سارا رشتہ، سارے احساسات اس سے جا کر ملتے ہیں،صرف اس کے لئے ہیں،سچ کو سمجھنے کی کوشش کرو،سچ کو تلاش کرو،کیا پتا بہت ساری باتوں سے تم لاعلم ہو"..

"کیا تم کچھ جانتی ہو؟کچھ ایسا جو صرف میں نہیں جانتی اور باقی سب جانتے ہیں؟کچھ ایسا جس کو میرا جاننا بہت ضروری ہو؟سکندر کی ماں بھی بہت عجیب باتیں کر رہی تھیں، ایسی جیسی کہ میں ان سب کی وجہ ہوں،جیسے سکندر مجھے برسوں سے جانتا ہو،حمنہ پلیز میری مدد کرو،ورنہ میں پاگل ہو جاؤں گی،یہ سب جو ہو رہا ہے بہت عجیب ہو رہا ہے"..

"تم چاہتی ہو کہ میں تمہاری مدد کروں تو ہاں میں بہت کچھ ایسا جانتی ہوں جسے تمہارا جاننا بہت ضروری ہے، لیکن"...

"لیکن کیا حمنہ"..

"اس کے لئے تمہیں سکندر سے بات کرنی ہو گی کیونکہ وہی ہے جو تمہیں اچھے سے سمجھا سکتا ہے، سنبھال سکتا ہے"..

"لیکن تم کیوں نہیں بتا سکتی مجھے، تم جانتی ہو میں کبھی بھی اس سے ایسے کسی معاملے میں بات نہیں کر سکتی"..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کیوں نہیں کر سکتی ماہم، وہ تمہارا شوہر ہے، اور سکندر ہی وہ واحد شخص ہے جو سب کچھ جانتا ہے، تمہیں کسی اور کے ذریعے جو کچھ بھی معلوم ہو گا یا تو وہ ادھورا ہو گا یا پھر جھوٹ ہو گا"..

"لیکن حمنہ"..

"کوئی بہانہ کوئی بلیک میلنگ نہیں ماہم، اگر تم چاہتی ہو کہ انکل تندرستی کی طرف واپس آئیں تو تمہیں سکندر سے بات کرنی ہو گی کیونکہ انکل بھی یہی چاہتے ہیں"..

"میں بابا سے بات کروں گی، وہ مجھے سب کچھ بتادیں گے"..

"اگر انہیں تمہیں بتانا ہوتا تو وہ کبھی بھی تمہاری شادی سکندر سے نہ کراتے، اس شادی کے پیچھے بھی ایک مصلحت ہے ماہم، اور تمہارا کام ہے اس مصلحت کو جاننا، میری ایک بات اپنے ذہن میں بیٹھالو ماہم، سکندر جو کچھ کہے گا اس پر یقین کر لینا خدارا، اسی میں سب کی بھلائی ہے"..

"مجھ سے یہ سب نہیں ہو پائے گا حمنہ"..

"انشاءاللہ ضرور ہو گا، اب چہرے پر بشاشت لاؤ کیونکہ لوگ تمہیں ہی دیکھ رہے ہیں"..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

"ہیلو مائی ڈیئر ربیعہ..!" ایک ادا سے اس کے سامنے جھک کر حماد نے اس کا استقبال کیا تھا، جس پر ساتھ کھڑی اریبہ کے منہ کے زاویے بگڑے تھے..

"یہ کیا طریقہ ہے مسٹر حماد"..

"آپ شاید بھول رہی ہیں کہ ہم ایک پارٹی میں ہیں نہ کہ آفس کی کسی بلڈنگ میں،

میں نے آپ کو اسی طریقے سے ویلکم کیا جیسے باقی مہمانوں کو کیا ہے کیونکہ سکندر کا یہی حکم ہے.."اس کی بات پر ربیعہ نے اسے عجیب نظروں سے دیکھا،اریبہ نے اپنی مسکراہٹ چھپانے کے لئے رخ موڑ لیا..

"کہاں ہیں مسٹر سکندر، کہیں دکھ نہیں رہے.."اس نے آس پاس نظریں دوڑائیں..

"وہ سامنے اسٹیج پر اپنی دلہن کے ساتھ، تمہیں شاید انہیں ایسے دیکھنے کی توقع نہ ہو گی.."حماد کے ہاتھ کا اشارہ تو اسٹیج کی طرف تھا لیکن آنکھیں سامنے کھڑی ربیعہ کے چہرے پر ہی ٹکی ہوئی تھیں جو کافی مہارت سے اپنے تاثرات چھپائے ہوئے تھی..

"کیا مطلب..؟تم کہنا کیا چاہتی ہو..؟"اسٹیج کی طرف جاتی ہوئی نظریں چونک کر واپس حماد کی طرف مڑ گئیں..

"کچھ بھی تو نہیں، آپ چلیں ناں، سکندر کب سے آپ کا انتظار کر رہے ہیں.."وہ جلدی سے بولا..

"مسٹر سکندر میرا انتظار کر رہے ہیں، وہ کس لئے.."وہ بے یقینی سے بولی..

"ارے تم ہی تو ہو ان کے کمپنی کی سب سے ہونہار ایمپلائی، ابھی کچھ دیر پہلے ہی تو وہ

اپنے کچھ بزنس پارٹنرز اور جاننے والوں سے تمہاری تعریف کر رہے تھے، ہم بیچاروں کے نام تو ان کی زبان پر آنے کو ترس گئے تھے.." حماد کو ہارتا دیکھ اب اریبہ میدان میں اتری تھی اپنی مکھن ملائی جیسی زبان کے ساتھ..

"کیا واقعی...؟"

"ایک تو مس ربیعہ آپ کی بہت بری عادت ہے کسی کی بات پر جلد یقین نہ کرنے کی، ہماری توبہ جو ہم نے جھوٹ بولا ہو، ہم تو یہاں اسی لئے کھڑے تھے کہ سکندر نے کہا تھا کہ آپ جیسے ہی آئیں فوراً ان کے پاس آپ کو پیش کیا جائے.." اس کے بے یقینی سے دیکھنے پر حماد اندر ہی اندر جز بز ہو رہا تھا..

"دراصل وہ تمہیں اپنی بیوی سے اسپیشلی ملوانا چاہتے ہیں.." اریبہ نے مسکرا کر اسے دیکھا..

"ویسے کون ہے وہ لڑکی؟ کوئی ریلیٹو؟ دوست؟ گرل فرینڈ؟ آپ تو بہتر جانتے ہوں گے مسٹر حماد کہ آپ کے بیسٹ کی لائف پارٹنر آخر ہے کون..؟" انداز محتاط لیکن کریدنے والا تھا..

"آپ خود ہی چل کر دیکھ لیجئے، میں کیا کہوں اس بیچاری کے بارے میں.."ڈرامائی انداز میں بولا..

"بیچاری..؟"حماد کے بیچاری کہنے پر وہ چونکی تھی..

"ہاں بیچاری ہی تو ہے، سکندر نے ہمدردی میں اس سے شادی کی ہے، ورنہ آپ تو جانتی ہیں سکندر کسی لڑکی کو آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا کجا کہ شادی کا فیصلہ"..

"تو یہ شادی ان کی مرضی سے نہیں ہوئی.."وہ مزید حیران ہوئی,اسے لگ رہا تھا کہ سکندر نے پسند کی شادی کی ہے..

"بالکل نہیں،اس کی مام نے ایموشنل بلیک میلنگ کی تھی،اب ماں کی بات سے کیسے انکار کرتا.."حماد کے لہجے میں اک درد کے لئے ہمدردی ہی ہمدردی تھی..

"اوہ سیڈ! مجھے نہیں پتا تھا کہ مسز دلاور ایسی ہیں"..

"اس سے پہلے کہ سکندر آپ کو تلاش کرتا ہوا یہاں آجائے ہمیں چلنا چاہئے.."وہ جلدی سے بول کر انہیں ہاتھ کے اشارے سے آگے چلنے کو کہا..

اس سے پہلے کہ وہ بھی ان کے ساتھ آگے بڑھنے کے لئے قدم اٹھاتا کسی نے کہنی سے

پکڑ کر اسے پیچھے کی طرف کھینچ لیا جبکہ اریبہ اس کی غیر موجودگی سے بالکل انجان ربیعہ کو لئے اسٹیج کی طرف بڑھ گئی جہاں سکندر ماہم کے آگے جھک کر کچھ اس انداز سے بیٹھا تھا کہ اس کا چہرہ بالکل چھپ گیا تھا اور ساتھ حمنہ بھی تھی..

"ابے سالے یہ کیا الٹی سیدھی بک رہا تھا.." عباد نے کہنی سے پکڑ کر اسے اپنے سامنے کھڑا کر کے پوچھا، ساتھ جہانگیر کو گود میں لئے آئمہ بھی کھڑی تھی جس کے لبوں پر محظوظ کن مسکراہٹ تھی..

"ابے یار بس دیکھتا رہ، ماہم کو سکندر کی دلہن کے روپ میں دیکھ کر اس چڑیل کو کتنی زور کا دھچکا لگتا ہے، ہائے بیچاری! زندگی میں پہلی بار مجھے اس سے ہمدردی ہو رہی ہے.." وہ مزے سے لطف لیتا ہوا بولا۔

"کیا مطلب..؟"

"ارے یار آئمہ اپنے اس کوڑھ مغز شوہر کے بھیجے میں کچھ سینس بھرو.." چڑ کر عباد کو دیکھا..

"کوڑھ مغز کسے بولا سالے"..

"تجھے اور کسے.." انداز چھیڑنے والا تھا..

"اور تو خود کیا ہے، بیچارہ ابلا نارا، جس کی لو اسٹوری بیچ راستے میں ہی آ کر اٹک گئی.."
عباد کے جوابی حملے پر جہاں حماد کے مسکراتے لب سکڑے تھے وہیں آئمہ کھلکھلا کر ہنس دی تھی..

"یہ بیچارہ کسے بولا.." گھور کر پہلے عباد کو پھر آئمہ کو دیکھا..

"تجھے اور کسے، اب زبان نہیں چلے گی تیری، کیسے پٹر پٹر بول رہا تھا کچھ دیر پہلے.."
اب ہنسنے کی باری عباد کی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اچھا اب بس بھی کرو، کیوں میرے معصوم سے بھائی کو تنگ کرتے رہتے ہیں.."
آئمہ نے اس کے لال بھبھوکا ہوتے چہرے کو دیکھ کر اپنی مسکراہٹ سمیٹی اور تنبیہی نظروں سے اپنے شوہر کو دیکھا..

"اسی معصوم بھائی نے کچھ دیر پہلے کسی کے کان بھرے ہیں بھولو مت"..

"ارے وہ تو میں اپنے حساب پورے کر رہا تھا.." وہ جلدی سے بولا..

"کیسے حساب.." بھنویں اچکائیں..

"یہ ربیعہ چڑیل ہمیشہ سکندر سے میری شکایت کر دیا کرتی تھی.." خشمگیں نظروں سے اسٹیج پر چڑھتی پر ربیعہ کو دیکھ کر وہ غصے سے بولا..

"کس سلسلے میں، کوئی تو وجہ ہو گی.." وہ بھی عباد تھا، سکندر کا بہنوئی، اسی کی طرح بات کی جڑ میں جانے والا..

"کوئی وجہ نہیں ہوتی تھی، حسد کی ماری ہے یہ لڑکی، پوچھو اپنی بیوی سے، سکندر کو پھنسانے کی کوشش کر رہی تھی چڑیل"..

"پوچھنے پر میری بیوی وہی بتائے گی جو تم نے اس کے کان میں بھرے ہوں گے"..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"یار تم میرے دوست ہو یا اس ربیعہ چڑیل کے.." عباد کی بات پر اس نے صدمے سے اسے دیکھا..

"چڑیل تو نہ بول اتنی خوبصورت لڑکی کو.." جلدی میں عباد کے منہ سے پھسلا جس کا احساس اسے آئمہ کی گھوریوں سے ہوا..

"اآاااا! بیوی کے سامنے کسی غیر عورت کی تعریف کرتے ہوئے تمہیں ذرا بھی شرم نہیں آتی، اور بیوی بھی وہ جو میری بہن ہو، سوچو آئمہ جب یہ تمہارے سامنے کسی لڑکی

کی تعریف کر سکتا ہے تو تمہارے پیٹھ پیچھے نہ جانے کیا کیا گل کھلائے ہوں گے اس نے.."حماد نے موقعے کا بخوبی فائدہ اٹھا کر آئمہ کے کان بھرے، جو کہ ہمیشہ اس کے بھرنے میں آ ہی جاتی تھی..

"ابے سالے! آگ لگا رہا ہے، میرا ایسا کوئی مطلب نہیں تھا.."عباد جلدی سے اپنے دفاع میں بولا کہ کہیں لینے کے دینے نہ پڑ جائیں..

"تمہارا کیا مطلب تھا یہ تو میں گھر جا کر پوچھوں گی ابھی فالحال مجھے میرے بھائی کی شادی انجوائے کرنے دیں، اور سنبھالیں اپنے اس ببر شیر کو، میں جا رہی ہوں.."غصے سے بولتی جہانگیر کو اس کی گود میں زبردستی تھما کر تن فن کرتی وہاں سے چلی گئی، حماد اپنے مقصد کی کامیابی پر مزے سے یہ منظر دیکھتا ہنس رہا تھا..

"یہ کیا کیا تو نے.."غصے سے اسے گھورا..

"اسے کہتے ہیں آگ لگانا، اور اڑاؤ میرے کنوارے پن کا مزاق، اب نتیجہ بھگتو، ناراض ہو گئی نا تیری بیوی، پھر آ گئی میرے کہے پر، اور لو پنگا، چل جہانگیر ہم نانا کے پاس چلتے ہیں.."ہاتھ جھاڑ کر شرارتی نظروں سے اسے دیکھا، پھر جہانگیر کو اس کی گود سے لے کر وہاں سے نکل گیا..

✨✨✨✨✨✨✨✨✨

وہ جونہی اسٹیج سے اتر کر انصاری صاحب کی طرف بڑھنے لگا سامنے سے اسے ربیعہ اریبہ کے ساتھ ربیعہ آتی ہوئی دکھائی دی، جو مسکرا کر اسے ہی دیکھ رہی تھی اس لئے احتراماً وہ وہیں رک گیا اور نظر داخلی دروازے کے قریب کھڑے انصاری صاحب پر ڈالی جو چہرے پر سنجیدگی لئے مزنہ بیگم کو سن رہے تھے، یہ منظر دیکھ کر اس کی کنپٹی کی رگیں غصے سے پھڑکنے لگیں، اسے شدت سے اپنی ماں پر غصہ آرہا تھا، ایک لمحے کو اسے افسوس بھی ہوا انہیں انوائیٹ کرنے کے اپنے فیصلے پر جسے وہ اگلے ہی پل سر جھٹک کر ان دونوں کی طرف متوجہ ہو گیا..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ہیلو مسٹر سکندر! شادی مبارک!" ربیعہ نے مسکراتے ہوئے ایک ادا سے اس سے مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھایا جسے سکندر نے لمحے بھر کے لئے پکڑا اور چھوڑ دیا..

"تھینک یو مس ربیعہ! ہمیشہ آفس میں ٹائم پر موجود رہنے والی لڑکی آج اتنے اہم موقعے پر اتنی لیٹ، حیرت کی بات ہے، کیوں اریبہ.." ہشاش بشاش سا وہ ان دونوں سے مخاطب تھا، اس کے چہرے سے کوئی بھی اخذ نہیں کر سکتا تھا کہ کچھ سیکنڈز پہلے وہ شدید اشتعال میں تھا..

"کبھی کبھی ہوتا ہے سر، میں نے سنا ہے کہ کچھ ایمپلائز اپنے باس سے اتنا زیادہ اٹیچڈ ہوتے ہیں کہ ان کی شادی جیسی اہم خبر پر بھی افسردہ ہو جاتے ہیں، ایسا نہیں ہے کہ وہ اپنے باس کی شادی سے ناخوش ہوتے ہیں بلکہ ان کی اٹیچمنٹ اتنی زیادہ ہوتی ہے کہ وہ اپنی خوشی کا اظہار خوش ہو کر نہیں کر پاتے، یا شاید وہ کنفیوز ہو جاتے ہیں کہ کیا ریئکشن دیا جائے، کیسے کانگریچولیٹ کیا جائے، شاید یہی مسلہ مس ربیعہ کے ساتھ بھی ہوا ہو کیونکہ سبھی جانتے ہیں کہ وہ آپ سے کتنی زیادہ اٹیچڈ تھیں.." اریبہ کی بات پر جہاں ربیعہ نے اسے حیرانگی سے گھورا تھا وہیں سکندر نے بھی اچنبھے سے بھنویں بھینچی تھیں..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کیا واقعی ایسا ہوتا ہے..؟" اس نے باری باری ان دونوں لڑکیوں کو دیکھا، ربیعہ نے لاعلمی سے کندھے اچکا دیئے..

"میں نے تو بس اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے، اب مس ربیعہ جانیں کہ ان کے دل میں کیا ہے.." معنی خیزی سے ربیعہ کو دیکھا جو اپنی جگہ جز بز سی کھڑی اسے دیکھ رہی تھی..

"اینی ویز! آپ کی باتیں آپ ہی کی طرح عجیب و غریب ہیں، چلئے مس ربیعہ اسٹیج کی طرف چلتے ہیں، میں ویسے کافی دیر سے آپ کا انتظار کر رہا تھا.." اس کی بات پر ان

دونوں نے حیرانی سے اسے دیکھا اور اس کے ساتھ اسٹیج کی طرف بڑھ گئیں..

اسٹیج پر چڑھتے ہی ربیعہ کی نظر جوں ہی ماہم پر گئی، اس کے قدم اپنی جگہ پر جم سے گئے، ایسا لگا زمین پر بھونچال آگیا ہو، وہ حیرت سے آنکھیں پھاڑے سیاہ ڈریس میں ملبوس دلہنوں کی سی شان سے بیٹھی ماہم کو دیکھ رہی تھی جو اسے دیکھ کر مسکرادی تھی، سکندر شاید اس سے کچھ کہہ رہا تھا جو اسے سنائی نہیں دے رہا تھا..

"یہ.. یہ تو ماہم ہے.." وہ بمشکل اتنا ہی بول پائی، نظریں ہنوز ماہم پر جمی ہوئی تھیں..

"جی ہاں، یہ ماہم ہے.." سکندر کے جواب پر اس نے تین چار مرتبہ پلکیں جھپکائیں کہ شاید اس کی نظروں کا دھوکہ ہو، دلہن کوئی اور ہو، لیکن نہیں، ہر بار آنکھیں کھولنے پر اسے ماہم ہی نظر آتی تھی، اور اس کے مسکراتے لب!..

"آپ نے ماہم سے شادی کی ہے.." لہجے میں بے یقینی تھی، اس کی حیرت سے پھٹی آنکھیں اور شاکڈ چہرے کو غور سے دیکھتی اریبہ کا دل کیا قہقہہ لگا کر ہنسے اور ساتھ میں بھانگڑا بھی ڈالے، حماد کی تلاش میں آس پاس نظریں دوڑائیں لیکن وہ کہیں بھی نہیں تھا، ہر مزے دار موقعے پر وہ کہیں نہ کہیں غائب ہی ہو جایا کرتا تھا، دل ہی دل میں اس پر غصہ ہوتی وہ دوبارہ ربیعہ کی طرف متوجہ ہو گئی تھی..

"جی ہاں! میں نے ماہم سے شادی کی ہے.." نرمی سے جواب دیتا وہ دوبارہ اسی جگہ پر جا بیٹھا جہاں کچھ دیر پہلے بیٹھا تھا..

"لیکن کیسے..؟"

"کیا مطلب کیسے..؟" نا سمجھی سے اسے دیکھا..

"میرا مطلب آپ نے میٹنگ میں تو کہا تھا کہ آپ جس لڑکی سے شادی کر رہے ہیں اسے ہمیشہ سے جانتے ہیں.." الجھن ہی الجھن تھی..

"جی ہاں میں ماہم کو ہمیشہ سے جانتا ہوں.." ایک مان تھا اس کے لہجے میں..

"لیکن ماہم کو تو کمپنی جوائن کئے بمشکل چار مہینے ہی ہوئے ہوں گے"..

"ہمارا رشتہ چار مہینوں کا نہیں چار صدیوں کا ہے مس ربیعہ! میں ماہم کو تب سے جانتا ہوں جب وہ محظ چھ سال کی تھیں.." اس کے جواب پر ماہم نے چونک کر اسے دیکھا، دل کیا ایک مکا اس کے مسکراتے چہرے پر جڑ دے اس بیہودہ مذاق پر..

"مطلب آپ اس سے بچپن سے محبت کرتے ہیں.." آنکھوں میں مزید حیرانی سمیٹے ان دونوں کو دیکھا جو ساتھ بیٹھے پرفیکٹ کپل لگ رہے تھے..

"ہاں کچھ کچھ ایسا ہی ہے.." ماہم کی گھورتی نظریں اپنے اوپر جمی محسوس کر کے اس نے بمشکل اپنی مسکراہٹ ضبط کی..

"یہ کیا بکواس کر رہے ہیں "..وہ اس کے قریب ہو کر کان میں دھیرے سے پھنکاری تھی..

"کیا بکواس کی ہے میں نے.." صاف انجان بنا..

"یہی بچپن کی محبت، یہ بیہودہ لقب مجھے ہی دینا تھا.." غصے سے اس ترچھی نظروں سے گھورا جو اپنی مسکراہٹ ضبط کرتا سامنے دیکھ رہا تھا لیکن سماعت پوری طرح اس کی طرف متوجہ تھی..

"بیہودگی کیا ہوئی اس میں، تمہیں اپنا بچپن یاد ہے.." سوالیہ انداز میں ایک نظر اسے دیکھا جو اس کے سوال پر لمحے بھر کو سوچ میں ڈوب گئی تھی..

"مجھے کیا کسی کو بھی اپنا بچپن یاد نہیں ہوتا.." تھوڑی دیر بعد اپنے دفاع میں منہ بنا کر بولی..

"مجھے یاد ہے اپنا بھی اور تمہارا بھی.." گہری نظریں اس پر جمائے اس نے سرگوشی کی،

اس کے چہرے کو دیکھتی ماہم اس کی گرے شفاف آنکھوں میں جیسے ڈوب سی گئی تھی جو اس وقت بہت کچھ بول رہی تھیں..

"پرفیکٹ کپل.."عباد کی آواز پر سب چونک کر اس کی طرف متوجہ ہو گئے,ایک دوسرے کی نظروں میں ڈوبے سکندر اور ماہم بھی..

"کیا خیال ہے حماد.."آنکھوں کی آنکھوں میں حماد کو اشارہ کیا جسے سکندر نے نا سمجھی سے دیکھا..

"تم دونوں تھے کہاں..؟"سنجیدگی سے سوال کیا..

"یہیں آس پاس ہی تھے، تمہیں ہماری یاد آگئی، خیر تو ہے.."حماد نے مسکرا کر اسے چھیڑا..

"حماد تمہارے دماغ میں جو کچھ بھی چل رہا ہے اسے اندر ہی رکھنا.."ان دونوں کے مسکراتے چہرے اسے خطرے کا الارم دے رہے تھے..

"یار سکندر تم نے میرا تو انٹرو نہیں کرایا اپنی بیوی سے حالانکہ میں زیادہ قریب ہوں اس سے رشتے میں.."عباد کی بات پر ماہم نے سوالیہ نظروں سے سکندر کو دیکھا..

"ہاں ہاں، اٹھالو فائدے اپنے قریب ہونے کے، لیکن یہ مت بھولنا کہ میں بھی حماد ہوں، پھاپھے کٹنی ٹائپ کی فطرت ہے میری.." حماد کے منہ بنا کر کہنے پر عباد اور سکندر کے ساتھ باقی سب بھی ہنس دیئے تھے، ربیعہ ان سب کو مگن دیکھ کر ایک نظر سکندر کے پہلو میں بیٹھی مسکراتی ہوئی ماہم پر ڈال کر اسٹیج سے اتر کر تیزی سے موبائل پر انگلیاں چلاتی بھیڑ میں گم ہو گئی، اس کا جانا کسی نے بھی نوٹس نہیں کیا تھا..

"ماہم حمنہ اس سے ملو یہ ہے میرا بہنوئی اور آئمہ کا شوہر عباد"..

"اور جگری یار کون بتائے گا، یہ بھی شریکِ جرم ہے ماہم اس سارے کھیل میں، صرف میں ہی اکیلا گناہگار نہیں ہوں.." سکندر کے آدھے ادھورے انٹرو پر تیزی سے حماد بولا ایسے جیسے کہ ٹرین چھوٹ رہی ہو اس کی، ماہم نے اس کی بات کا مطلب سمجھ کر گھورتی نظروں سے ساتھ بیٹھے سکندر اور عباد کو دیکھا جو نا سمجھی سے حماد کو دیکھ رہے تھے، ان دونوں کی طرح اریبہ اور حمنہ بھی اس کی بات کا مطلب نہیں سمجھ پائی تھیں..

"کیا مطلب؟ میں کچھ سمجھا نہیں "..

"لڑائی کروا رہا ہوں، جسے سمجھنا تھا وہ سمجھ گیا.." شرارتی نظروں سے ان دونوں کو

دیکھا جو تھوڑا تھوڑا اس کی بات کو سمجھ گئے تھے..

"اچھا میں مطلب سمجھ گیا، جو شخص اس شادی والے پلان میں شریک تھا وہ سب تمہاری نظر میں مجرم ہیں، کیوں بیگم صاحبہ..؟" سوالیہ نظروں سے ساتھ بیٹھی ماہم کو دیکھا پھر اس کے پیچھے بیٹھی حمنہ کو نظروں سے اشارہ کیا..

"منہ سے نہیں بولے گی، ناراض جو ہے.." ماہم کی خاموش گھوری پر حماد نے لقمہ دیا، ماہم کو دیکھتا سکندر اس کے ناراضگی سے پھولے ہوئے منہ کو دیکھ کر مسکرا دیا تھا..

"کیا خیال ہے حمنہ، کچھ راز عیاں کر دیئے جائیں..؟" اس کے سوال پر جہاں حمنہ نے سٹپٹا کر سر نفی میں ہلایا تھا وہیں ماہم نے بے یقین نظروں سے اپنی بچپن کی دوست کو دیکھا، اسے سکندر کی بات کا ذرا بھی یقین نہیں آ رہا تھا لیکن یہ بات بھی سچ تھی کہ سکندر کی زبان کبھی جھوٹ نہیں بولتی تھی..

"ایک کی بیوی کو بد ظن کر کے تمہیں چین نہیں ملاناں.." عباد نے گھور کر اریبہ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کھڑے حماد کو دیکھا جو اس منظر سے کافی لطف اندوز ہو رہا تھا..

"بالکل بھی نہیں، دولہے میاں کی بیوی زیادہ اہم تھی.." حماد مزے سے بولا..

"اور تیری بیوی کہاں ہے..؟"عباد نے ایک نظر اریبہ کو دیکھا، حماد اس کا اشارہ سمجھ گیا تھا..

"یہ رہی..."حماد کی انگلی کا اشارہ اپنی طرف دیکھ کر آرام سے ان کی نوک جھونک کا مزا لیتی اریبہ گڑبڑائی تھی، اور کندھے پر موجود حماد کا ہاتھ تیزی سے جھٹک کر اس سے دور ہوئی تھی..

"مطلب ہونے والی بیوی.."حماد کے منہ بنا کر اریبہ کو گھورنے پر عباد قہقہہ لگا کر ہنسا تھا، ان دونوں کے اشاروں سے تنگ آ کر اریبہ خجل ہوتی اسٹیج سے اتر گئی..

"تم لوگ انجوائے کرو میں ایک مہمان نپٹا کر آتا ہوں.."خوش گپیوں میں مشغول حماد اور عباد سے کہہ کر وہ اپنی جگہ سے اٹھا پھر خاموش بیٹھی ماہم کی طرف جھکا، سب ان دونوں کو ہی دیکھ رہے تھے، حماد نے اسے دیکھ کر شرارتا سیٹی بجائی..

"جیسا تم سوچ رہی ہو ویسا بالکل بھی نہیں ہے ڈیئر وائف.."جھک کر اس کے کان میں دھیرے سے بول کر وہ سیدھا ہوا، ایک گہری نظر اس کے چہرے پر ڈالی جہاں حیا کے رنگ پھیل گئے تھے سب کو اپنی طرف متوجہ دیکھ کر، اور اسٹیج سے نیچے اتر گیا..

مزنہ بیگم پر نظریں جمائے وہ تیزی سے آگے بڑھ رہا تھا جو ابھی تک انصاری صاحب کے راستے میں حائل بولے جا رہی تھیں اس بات کی فکر کئے بغیر کہ ان کے ساتھ دو اور نفوس بھی موجود ہیں جو کہ بد قسمتی سے حمنہ کے ماں باپ تھے اور سکندر سے قریبی مہمان تھے، چہرے پر اب نرمی کے بجائے سختی آگئی تھی، ہونٹ بھینچ گئے تھے، آنکھوں میں بے تحاشہ سرد مہری تھی..

"میرے ساتھ آؤ آئمہ.." کسی مہمان سے باتوں میں مصروف آئمہ کو بازو سے تھاما اور معذرت خواہ نظروں سے مہمان کو دیکھ کر آگے بڑھنے لگا..

"کیا بات ہے بھائی؟ کوئی پرابلم ہو گئی ہے کیا.." آئمہ نے حیرانی سے اسے دیکھا جو حد سے زیادہ سنجیدہ دکھ رہا تھا، ابھی کچھ دیر پہلے تو اس نے اسے حماد اور عباد کے ساتھ اسٹیک پر قہقہہ لگاتے ہوئے دیکھا تھا، اچانک ایسا کیا ہو گیا تھا جو وہ اتنا سنجیدہ ہو گیا تھا..

گردن موڑ کر اس نے دور اسٹیک کی طرف دیکھا جہاں حماد اور عباد اب بھی ماہم اور حمنہ کے ساتھ بیٹھے ہنسی ٹھٹھولیاں کر رہے تھے..

"بھائی کیا ہوا ہے پلیز بتائیں مجھے.." اس کی طرف سے جواب نہ پا کر اس نے دوبارہ استفسار کیا..

"سامنے دروازے کی طرف دیکھو سب سمجھ میں آجائے گا.."اسی سنجیدگی سے جواب دیا گیا..

اس نے دروازے کی طرف نظریں دوڑائیں، تھوڑی تگ ودو کے بعد اس کی نظر مزنہ بیگم پر گئی جو کسی مرد سے کچھ کہہ رہی تھیں، مرد اکیلا نہ تھا اس کے ساتھ ایک مرد اور ایک عورت بھی تھے، جن کے چہرے پر اضطراب پھیلا ہوا تھا..

"یہ مما کس سے بات کر رہی ہیں..؟"اس نے سوالیہ نظروں سے سکندر کو دیکھا..

"ماہم کے بابا.."اس کے مختصر سے جواب پر اسے حیرانی کا جھٹکا لگا تھا، انصاری صاحب سے وہ ذاتی طور پر کبھی نہیں ملی تھی لیکن سکندر سے وہ اتنا کچھ سن چکی تھی کہ اس کے مختصر سے جواب نے اسے بہت کچھ سمجھا دیا تھا، وہ دونوں اب ان کے قریب پہنچ گئے تھے، مزنہ بیگم کی ان کی طرف پشت تھی اس لئے وہ ان دونوں کو آتے ہوئے نہیں دیکھ سکی تھیں جبکہ سکندر کو دیکھ کر انصاری صاحب اور ان کے ساتھ موجود مہمانوں کے چہرے پر سکون پھیلا تھا..

"کیا باتیں ہو رہی ہیں یہاں..؟"اس کی اچانک آمد پر مزنہ بیگم بولتے ہوئے چونکی تھیں..

"کک..کچھ نہیں، میں انصاری سے اس کی خیریت معلوم کر رہی تھی، آفٹر آل یہ ہمارے کافی وفادار ملازم تھے، ویسے کافی اچھی پرورش کی ہے تم نے ایک یتیم لڑکی کی.." وہ سنبھلتے سنبھلتے بھی طنز کا تیر چلانے سے باز نہ رہی تھیں..

"ماہم یتیم نہیں ہے.." ان کو ضبط سے سنتے انصاری صاحب کی بھی برداشت جواب دے گئی..

"تو کیا تمہاری بیٹی ہے، نہیں، وہ عدیل اور جویریہ کی بیٹی ہے، تم تو لاولد تھے، بیوی بانجھ تھی تمہاری، مت بھولو کہ تم جہانگیر کے ایک ادنی سے ملازم تھے جسے اس نے سر پر چڑھا رکھا تھا، اور اسی کی وجہ سے تمہیں ماہم ملی ہے، اور جہاں تک مجھے لگتا ہے تم نے اس سے اس کا اصل ابھی تک چھپا رکھا ہے اور اس جرم میں میرا یہ کم عقل بیٹا بھی برابر کا شریک ہے.." حقارت سے بولتے ہوئے انہوں نے آخر میں سکندر کو گھورا تھا جو ضبط سے کھڑا ان کی ساری بکواس سن رہا تھا..

سکندر نے ضبط سے انہیں دیکھا پھر ساتھ کھڑی آئمہ کو آنکھوں سے اشارہ کیا..

"آپ لوگ چلئے، ماہم آپ لوگوں کا کافی دیر سے انتظار کر رہی ہے.." حالات کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے آئمہ تیزی سے آگے بڑھی اور انصاری صاحب اور باقی دو مہمانوں

کو لے کر وہاں سے ہٹ گئی..

"یہ کیا حرکت تھی؟آپ یہاں اسی لئے آئی تھیں..؟"وہ کتنی ضبط سے بولا تھا یہ بس وہی جانتا تھا..

"میری بات نہ ماننے کا نتیجہ ہے یہ.."وہ آرام سے بولی تھیں..

"کیا واقعی؟زندگی میں ایسا کون سا کام ہے جو میں نے آپ کی مرضی سے کیا ہے مام ذرا بتائیں مجھے.."اس کے سنجیدگی سے پوچھنے پر وہ سوچ میں ڈوبی تھیں..

"یاد کرنے کی کوشش بیکار ہے مام، کیونکہ ایسا کوئی بھی کام میں نے اپنی زندگی میں نہیں کیا جس میں آپ کی مرضی ہو، آپ کی پسند شامل ہو، یہاں تک کہ میں اس دنیا میں بھی آپ کی مرضی سے نہیں آیا.."مزنہ بیگم نے چونک کر اسے دیکھا جو اتنی بڑی بات اتنے آرام سے کہہ گیا تھا..

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو سکندر، تم میرے بیٹے ہو، میں نے تمہیں پیدا کیا ہے"..

"میں وہی کہہ رہا ہوں جو آپ ہمیشہ سے کہتی آئی تھیں میرے باپ سے، میں وہی کہہ رہا ہوں جو ہمیشہ سے سنتا آیا تھا، دیکھتا آیا تھا، آپ کی مجھ سے سرد مہری، مجھ سے

لا تعلقی، مجھ سے اکھڑا اکھڑا انداز، سب محسوس کر رہا تھا میں مام، آپ لا تعلق تھیں مجھ سے نہ کہ میں، میں نے ہمیشہ آپ کو اپنی ماں سمجھا لیکن..." وہ رکا تھا، مزنہ بیگم نے سہم کر اپنے سامنے کھڑے اس وجیہہ شخص کو دیکھا تھا جو کہ ان کا بیٹا تھا لیکن وہ اس سے انکاری رہی تھیں، اسے ہمیشہ نظر انداز کیا تھا اور آج وہ انہیں نظر انداز کر رہا تھا، اس کی آنکھوں میں ان کے لئے وہی سرد مہری تھی، وہی لا تعلقی تھی جو برسوں سے وہ اس سے برتتی آئی تھیں، اور آج وہ شاید اپنے سارے حساب برابر کرنے کا ارادہ رکھتا تھا..

"لیکن کیا بیٹا..." سہم کر وہ بولی تھیں، آنکھوں میں خوف تھا، اسے کھو دینے کا خوف، جسے وہ شاید بہت پہلے ہی کھو چکی تھیں..

"جانے دیں مام، میں ہمیشہ سے بد قسمت رہا تھا، آج بھی زندگی کے اتنے اہم موقعے پر بھی بد قسمتی میرے قدموں کو جکڑے ہوئے ہے، خوش قسمت تو وہ ہے، آپ کا بیٹا ذیشان، میں تو کچھ بھی نہیں تھا آپ کے لئے.." اس نے ہاتھ اٹھا کر لوگوں کے ہجوم میں کھڑے ذیشان کی طرف اشارہ کیا جو ہنس ہنس کر سب سے باتیں کر رہا تھا، چہرے پر خوشی کی چمک تھی، مزنہ بیگم نے ایک نظر دور کھڑے ذیشان کو دیکھا پھر اسے، آج

انہیں احساس ہوا تھا کہ وہ اس کے ساتھ ناانصافی کرتی آ رہی تھیں، اس کے چہرے پر پھیلی افسردگی، لہجے کی ٹوٹ پھوٹ ان کے احساسات جھنجھوڑ گئی تھی، اس نے کبھی ان سے شکوہ نہیں کیا تھا لیکن آج جب بولا تو جیسے سارے بند ٹوٹ گئے تھے..

"خدارا اماں بن کر میری خوشیوں میں شریک ہو جائیں صرف آج کے لئے، اس کے بعد میں کبھی آپ سے کوئی مطالبہ نہیں کروں گا.." اس کے لہجے میں التجا تھی، اپنی بات ختم کر کے بنا ان کی طرف دیکھے وہ تھکے قدموں سے آگے بڑھ گیا جبکہ وہ اپنی جگہ پر کھڑی اسی سوچ میں ڈوبی رہیں کہ کب اس نے ان سے کسی چیز کا مطالبہ کیا تھا، یہی تو بات تھی کہ انہوں نے کبھی اس کے ساتھ ایک ماں اور بیٹے والا سلوک ہی نہیں کیا تھا کہ وہ ان سے کوئی مطالبہ کرتا، اور آج جب وہ ان سے کچھ مانگ رہا تھا تو لہجے میں التجا تھی..

✨✨✨✨✨✨✨✨✨

"بابا.." انصاری صاحب کو دیکھ کر وہ اپنی جگہ سے اٹھی اور ان کے سینے سے جا لگی..

"اتنی دیر کر دی آنے میں، کوئی باپ اپنی بیٹی کے ریسیپشن میں اتنی دیر سے آتا ہے بھلا.." اس کے شکوہ کرنے پر انصاری صاحب کے ساتھ باقی سب بھی مسکرا دیئے

تھے..

"ہمارے یہاں تو بیٹی کے گھر والے اتنی ہی دیر سے آتے ہیں تاکہ خاص پروٹوکول حاصل ہو "..

"اچھا،ایسا تو بالکل بھی نہیں ہوتا،میرے ممی ڈیڈی ٹائم سے پہلے ہی موجود تھے.." عباد کی بات پر آئمہ جلدی سے بولی..

"تمہارا بھائی بالکل آخر میں آیا تھا یہ مت بھولو.."عباد نے جتاتی ہوئی نظروں سے اسے دیکھا تو سٹپٹا گئی..

"سکندر بھائی تو تھے نا ٹائم پر"..

"سکندر مہمان نہیں تھا اور نہ ہی میں،ہم دونوں عباد کی طرف تھے اس دن.."حماد کے عباد کی حمایت میں بولنے پر آئمہ نے خشمگیں نظروں سے اسے گھورا..

"اچھا چلو،اب اس بات پر جھگڑے مت کرو،انکل بھی کیا سوچتے ہوں گے کہ ان کی بیٹی کے سسرال والے لڑنے کے موقعے تلاشتے رہتے ہیں.."ان سب کو محاذ تیار کرتے دیکھ کر اریبہ نے مداخلت کی اور ان سب کا دھیان اسٹیج پر موجود مہمان کی

طرف دوبارہ مبزول کیا..

"ارے نہیں بیٹا، شادیوں میں ہی تو ایسی چھڑ چھاڑ کرتا ہے لوگ، ورنہ شادی کا مزا ہی نہیں ہوتا.." اریبہ کی بات پر انصاری صاحب نے مسکرا کر ان سب کو دیکھا جن سے وہ شاید زندگی میں پہلی بار مل رہے تھے..

"ارے ماہم، انکل کو بیٹھنے بھی دو گی یا یونہی کھڑا رکھو گی.." حماد نے بڑی بوڑھیوں کے سے انداز میں انصاری صاحب سے لگ کر کھڑی ماہم کو ٹوکا تو عباد ہنس دیا اس کے انداز پر..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"انکل آپ لوگ اپنی بیٹی کے پاس بیٹھیں بات کریں، ہم چلتے ہیں باقی مہمانوں کو دیکھنے.." عباد کہہ کر اسٹیج سے اتر گیا تو حماد، اریبہ اور ماہم بھی وہاں سے ہٹ گئے، اب وہاں صرف ماہم، حمنہ، اس کے ماں باپ اور انصاری صاحب رہ گئے تھے..

"آپ لوگوں کو اتنا وقت کیوں لگا آنے میں بابا، کیا کوئی پرابلم ہو گئی تھی..؟" ان سب کے جانے کے بعد ماہم نے پریشانی سے انصاری صاحب کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہے تھے..

"ارے نہیں بیٹا، تم خوا مخواہ ہی پریشان ہو رہی ہو، بس ٹریفک کی وجہ سے ہمیں اتنی دیر ہو گئی، تم جانتی تو ہو ممبئی کی ٹریفک ایک بار لگ جاتی ہے تو سمجھو گھنٹہ دو گھنٹہ تو آپ کا ضائع ہی ہوا.." انصاری صاحب کی بجائے حمنہ کے بابا نے تفصیلاً جواب دیا تاکہ اس کی پریشانی دور ہو جائے..

"تمہیں کوئی پریشانی تو نہیں ہے نا ماہم بیٹا..؟" اس کے چہرے پر نظریں جمائے انصاری صاحب نے سنجیدگی سے سوال کیا، اس نے ایک نظر صوفے سے لگ کر کھڑی حمنہ کو دیکھا جس نے نفی میں سر ہلا دیا تھا..

"نہیں بابا، مجھے کوئی پریشانی نہیں ہے یہاں، سکندر مجھے بہت آرام سے رکھتے ہیں، اور ویسے بھی پریشانی کا بات کی، میرے تو عیش ہی عیش ہیں سکندر سے شادی کر کے "..

"سچ بول رہی ہو نا ماہم.." ان کے لہجے میں بے یقینی تھی..

"میں کبھی آپ سے جھوٹ بول سکتی ہوں بھلا.." اس کی بات پر انہوں نے سر ہلا دیا تھا..

"یہی تو بات ہے ماہم کہ تمہیں جھوٹ بولنا نہیں آتا اور نہ ہی جھوٹ کو پکڑنا، خیر سکندر

کی ماں کا سلوک کیسا ہے تمہارے ساتھ..؟"ان کے اگلے سوال پر اس کے ذہن میں مزنہ بیگم کی کہی بات گونجی تھی..

"سکندر کی ماں ہمارے ساتھ ہوتی ہی نہیں ہیں، میں آج ہی ان سے ملی ہوں، اچھی ہیں، بہت کم بولتی ہیں بالکل اپنے بیٹے کی طرح، شاید سکندر انہیں پر گیا ہے.."انصاری صاحب دیکھ رہے تھے کہ ایک رات میں ان کی بیٹی کتنی بدل گئی تھی، باتیں بنانے میں ماہر، اس بات سے بے خبر کہ اس کی معصوم آنکھیں اس کے جھوٹ کی گواہی دے رہی تھیں، لیکن وہ نہیں چاہتے تھے کہ ان کی بیٹی اپنی زندگی کے اس اہم مرحلے پر شروع میں ہی ہار جائے، وہ اسے جیتتے ہوئے دیکھنا چاہتے بالکل اسی طرح جس طرح سکندر کو جیتتے دیکھ رہے تھے...

"میری دعا ہے کہ تم دونوں ہمیشہ خوش اور سلامت رہو.."شفقت سے اس کے سر پر ہاتھ رکھا تو وہ سر جھکا گئی..

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

"اتنی دیر کیوں ہوئی آنے میں..؟"مہمانوں کی بھیڑ سے نکل کر وہ بالکنی میں کھڑا جارج سے پوچھ رہا تھا..

"سر راستے میں ایک گاڑی ہمارا پیچھا کر رہی تھی اور مجھے ڈر ہے کہ وہ یہاں تک بھی پہنچ گئے ہوں گے.." جارج کی بات پر وہ چونکا تھا..

"کون تھے وہ لوگ؟ تم نے دیکھا تھا انہیں؟ "

"نہیں سر، میں نے بس ایک گاڑی کو سارے راستے اپنی گاڑی کے پیچھے دیکھا تھا"..

"یہاں آنے کے بعد بھی تم نے انہیں دیکھا تھا.." اس نے آس پاس نظریں دوڑائیں..

"ابھی تک تو نہیں دکھے، میں دوبارہ چیک کرتا ہوں اور سیکیورٹی کو مزید ٹائٹ کرتا ہوں تاکہ آنے والے یہاں سے جانہ پائیں.." جارج کے کہنے پر وہ مطمئن انداز میں سر کو اثبات میں ہلانے لگا لیکن آنکھوں میں اب بھی اضطراب تھا..

"ہاں، جلدی کرو، اور مجھے ہر پل کی خبر دیتے رہنا.." اس سے پہلے کہ جارج وہاں سے جاتا عباد اور حماد اس کی تلاش میں وہاں آ پہنچے..

"کچھ ہوا ہے کیا..؟"

"آتے ہوئے جارج کی گاڑی کا کوئی پیچھا کر رہا تھا.." عباد کے سوال پر اس نے مختصراً

بتایا..

"اس کا مطلب وہ نبیل یہاں بھی پہنچ گیا.." حماد کی بات پر ان دونوں نے سوچ بھری نظروں سے اسے دیکھا تھا، ماحول میں اچانک ہی الجھن اور اضطراب پھیل گیا تھا، وہ نہیں جانتے تھے کہ کب کیا ہونے والا ہے..

"ابھی تک تو فالحال کچھ نہیں کہا جا سکتا کیونکہ اس کا کوئی آدمی ہمارے ہاتھ نہیں لگا ہے.." جارج نے دھیرے سے کہا..

"اگر واقعی نبیل اس پارٹی میں موجود ہے تو وہ ماہم کو چوٹ پہنچانے کی کوشش ضرور کرے گا.." حماد نے فکر مند لہجے میں کہا اور پیچھے مڑ کر اسٹیج کی طرف دیکھنے لگا، جہاں ماہم اور اس کی فیملی آنے والی مشکلات سے بے خبر بات کرنے میں مصروف تھے..

"کہہ تو تم ٹھیک رہے ہو.." سکندر بھی اسی طرف دیکھ رہا تھا، ماہم کے چہرے پر پھیلا سکون اسے مضطرب کر رہا تھا، وہ نہیں جانتا تھا کہ نبیل کا اگلا قدم کیا ہو گا، ہر حال میں وہ ماہم کی حفاظت کرنا چاہتا تھا..

"تو تم یہاں کیا کر رہے ہو، جاؤ اسٹیج پر ماہم کے پاس اور وہاں سے ہلنا بھی مت، ہم

دونوں باقی سب سنبھال لیں گے، تم بے فکر رہو.."عباد کے کہنے پر وہ اضطراب میں ڈوبا وہاں سے نکل گیا تو وہ دونوں بھی جارج کے ساتھ حالات کا جائزہ لینے کے لئے دروازے کی طرف بڑھ گئے...

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

"کیا حال ہے سکندر؟"سکندر کو اسٹیج پر چڑھتے دیکھ کر انصاری صاحب اپنی جگہ سے اٹھ کر اس کی طرف بڑھ گئے، ماہم نے ان دونوں کے چہروں کو باری باری دیکھا جہاں بالکل سنجیدگی تھی...

"مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے.."انصاری صاحب کی بات پر سکندر نے ان کے پشت میں صوفے پر بیٹھی ماہم کو دیکھا جو ان دونوں کی طرف ہی متوجہ تھی..

"کہئے کیا بات کرنی ہے.."اس نے نظریں ماہم پر سے ہٹا کر انصاری صاحب کو دیکھا..

"ہم کسی دوسری جگہ چل کر بات کرتے ہیں"..

"نہیں، ہم یہیں بات کریں گے، پورا ہال مہمانوں سے بھرا پڑا ہے، کوئی بھی ہماری بات سن سکتا ہے، یہی جگہ ٹھیک ہے، یہاں کوئی ہمیں نہیں سنے گا.."سنجیدگی سے

کہہ کر اس نے دوبارہ ماہم کی طرف دیکھا، چاہتا تھا کہ وہ اسے سنے، سمجھے، اور حالات سے لڑنے میں اس کی مدد کرے..

"تم نے ماہم سے بات کی..؟"

"ماہم سے میں نے ابھی تک کچھ نہیں کہا، کچھ نہیں بتایا"..

"لیکن کیوں؟ اس کا سچ جاننا ضروری ہے.." انصاری صاحب کی دھیمی آواز بھی اس کے کانوں سے ٹکرا رہی تھی، وہ چونکی تھی، ایسا کیا تھا جس سے وہ انجان تھی، کون سا سچ ہے جسے اس کا جاننا ضروری ہے..

"تو پھر آپ نے اسے سچ کیوں نہیں بتایا، کیوں اسے اندھیرے میں رکھا، کیوں اس سے اس کا ماضی، اس کا اصل چھپائے رکھا؟ وہ میری بات پر یقین نہیں کرے گی، لاکھ میں اس سے سچ بولوں وہ اسے فریب ہی سمجھے گی، کیونکہ اس کی نظر میں آپ اس کے باپ ہیں.." اس کی آواز بہت دھیمی تھی، اتنی دھیمی کہ لاکھ کوششوں کے باوجود بھی وہ اسے صاف سن نہیں پا رہی تھی، مہمانوں سے گھرے ہونے کی وجہ سے وہ اپنی جگہ سے اٹھ بھی نہیں سکتی تھی، لیکن اتنا تو وہ سمجھ گئی تھی کہ ان کی بات کا موضوع اسی کی ذات ہے..

"میں اسے کچھ نہیں بتایا کیونکہ مجھے ڈر تھا کہ میں اسے کھو دوں گا، وہ مجھے چھوڑ کر چلی جائے گی.." ان کے لہجے میں دکھ تھا خوف تھا اس اولاد کو کھو دینے کا جو ان کی تھی ہی نہیں، سکندر نے تاسف سے انہیں دیکھا، ان سے لاکھ ناراضگی سہی لیکن وہ ان کا بہت مشکور تھا کہ اتنے سال انہوں نے اس کے باپ سے کئے وعدے کو احسن طریقے سے نبھایا، وہ چاہتے تو ماہم کو نبیل کے حوالے کر کے خود کا گلا پاک کر سکتے تھے، لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا، اپنی زندگی کو داؤ پر لگا کر انہوں نے اپنے ضمیر کی بات سنی اور ماہم کے ساتھ سکندر کی بھی آنکھوں میں سرخرو ہو گئے..

"دور تو وہ اب بھی ہو جائے گی جب اسے پتا چلے گا کہ آپ اس کے باپ نہیں ہیں، چھوڑ تو وہ اب بھی دے گی آپ کو.." اس کا لہجہ بہت ٹھنڈا تھا، آواز بالکل صاف، اتنی صاف کہ ان کو دیکھتی ماہم بھی اس کو صاف سن چکی تھی، حیرت کا ایک شدید جھٹکا لگا تھا اسے، سن سی ہو گئی تھی وہ اس انکشاف پر، بے یقینی سے کبھی اسے تو کبھی انصاری صاحب کی پشت کو دیکھتی، آج کا دن اس کے لئے انکشافات کا دن ثابت ہوا تھا، مزنہ بیگم، ذیشان اور حماد کی ممی کی باتیں اس کے ذہن میں تیزی سے گڈمڈ ہو رہی تھیں، اسے دھیرے دھیرے ان کی ساری باتیں سمجھ آنے لگی تھیں، سکندر کے اشارے

کنایوں میں باتیں کرنا، اسے سب سمجھ آنے لگا تھا، لیکن پھر بھی وہ یہ سب سکندر کی زبان سے سننا چاہتی تھی، یہ تو وہ اچھے سے جانتی تھی کہ سکندر کبھی جھوٹ نہیں بولتا، لیکن پھر بھی اس کا خیال تھا کہ شاید اسے سننے میں غلطی ہو گئی ہو، شاید وہ کسی اور کے بارے میں بات کر رہے ہوں، وہ کمالِ مہارت سے خود پر ضبط کئے بیٹھی سب کی باتیں سن رہی تھی لیکن اس کا دل بری طرح رو رہا تھا، وہ بس کسی بھی حال میں یہاں سے غائب ہو جانا چاہتی تھی، کچھ پل سکون سے بیٹھ کر سوچنا چاہتی تھی، اس نے بے زاری سے نظریں ان دونوں پر سے ہٹا دیں، وہ مزید کچھ اور سننا نہیں چاہتی تھی، اس میں ہمت نہیں تھی مزید انکشافات کو سہنے کی..

"مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ اب اس کے ساتھ تم ہو گے، اسے سنبھال لو گے تم، اس کی حفاظت کر سکتے ہو تم، پہلے کوئی نہیں تھا جو اس کی حفاظت کر سکتا، تم بھی نہیں تھے، میں اسے سچ بتا کر اس کی جان خطرے میں نہیں ڈال سکتا تھا.." انصاری صاحب کے مطمئن انداز پر اس نے ایک نظر سر جھکائے بیٹھی ماہم کو دیکھا جس کا چہرہ بالکل سپاٹ تھا..

"اب بھی تو اس کی جان خطرے میں ہے، نبیل اب بھی اس کی تلاش میں ہے، ہو نہ ہو

وہ یہاں بھی موجود ہو، ہمیں دیکھ رہا ہو، پہلے ہی آپ اسے میرے حوالے کر دیتے تو یہ چیپٹر کب کا ختم ہو چکا ہوتا.." .."بھنویں بھینچے اسے دیکھتا وہ سنجیدگی سے بولا، انصاری صاحب چونکے تھے اس کی بات پر..

"میں مجبور تھا، میں نے اسے بیٹی مانا تھا، وہ میری زندگی بن گئی تھی، میرے جینے کا سہارا تھی، کیسے اسے خود سے دور کر سکتا تھا.." ان کے لہجے میں افسردگی تھی، سکندر نے سر جھٹک کر خود کو نارمل کیا تھا..

"خیر چھوڑیں ان سب باتوں کو بتائیں کیسی طبیعت ہے آپ کی، میں نے جس ڈاکٹر کا کہا تھا اس کا ٹریٹمنٹ شروع کیا یا اب بھی ان سرکاری ڈاکٹروں کے سہارے جینے کی چاہ ہے.." بات کا رخ تبدیل کر کے وہ ہلکے پھلکے انداز میں ان سے پوچھ رہا تھا..

"میرے جینے کی چاہ تو بس ماہم تھی، اسی کی وجہ سے تو میں نے اتنے سالوں اپنی سانسوں کو سنبھالے رکھا، اب سوچ رہا ہوں کہ الوداع لے ہی لوں.." ان کے لبوں پر مسکراہٹ رینگی تھی..

"اتنی بھی کیا جلدی ہے، پہلے اپنی بیٹی کا دماغ تو درست کر دیں، میری ایک بھی نہیں سنتی.." ماہم کی طرف بڑھ کر وہ بظاہر زور سے بولا تاکہ سوچ میں بیٹھی ماہم اپنے خول

سے باہر نکلے..

"ماہم یہ کیا کہہ رہا ہے سکندر...؟"انصاری صاحب کی آواز پر اس نے چونک کر سر اٹھایا اور نا سمجھی سے اپنے سامنے کھڑے سکندر کو دیکھا جس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی لیکن سنجیدہ آنکھیں اس کے چہرے پر جمی ہوئی تھیں..

"کیا ہوا بابا...؟"رخ موڑ کر سوالیہ نظروں سے انصاری صاحب کو دیکھا..

"سکندر کیا کہہ رہا ہے، تم اس کی بات نہیں مانتی..."ان کے سوال پر وہ گڑبڑائی تھی اور خشمگیں نظروں سے پاس کھڑے سکندر کو گھورا، باقی سب اس کے اس طرح گڑبڑانے پر مسکرا دیئے تھے..

"ایسا..ایسا بالکل بھی نہیں ہے بابا، ان ہی کی بات مان کر تو میں نے یہ بکواس سا ڈریس پہنا ہے آج"..

"بکواس! یہ ڈریس تمہیں بکواس لگ رہی ہے.."وہ مصنوعی حیرت سے بولا..

"تو اور نہیں تو کیا، اتنی بھاری ڈریس ہے، ڈھنگ سے چلا بھی نہیں جا رہا اس میں.." شکایتی نظروں سے اسے دیکھتی وہ بمشکل اپنی جگہ سے اٹھی..

"اچھی تو لگ رہی ہے ڈریس بیٹا، کیوں خوامخواہ اس کی برائی کر کے سکندر کا دل توڑ رہی ہو.." حمنہ کی ماں سراہتی نظروں سے اسے دیکھتی بولی تو وہ منہ بنائے کھڑی رہی..

"ماشاءاللہ، اللہ تم دونوں کی جوڑی کو ہمیشہ سلامت رکھے، ہر پریشانی سے محفوظ رکھے.." ان دونوں کو ساتھ کھڑے دیکھ کر انصاری صاحب مغموم سے لہجے میں بولے، سب نے ان کی بات پر آمین کہا، خود سکندر نے بھی اسے دیکھ کر دل سے آمین کہا تو اسے دیکھتی ماہم حیا سے سر جھکا گئی...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تقریب سے واپسی پر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا سکندر سنجیدگی سے ڈرائیو کرتے گاہے بگاہے اسے بھی دیکھ لیتا جو شال کو اردگرد لپیٹے شیشے کے باہر گزرتے منظر پر نظریں جمائے کسی گہری سوچ میں ڈوبی ہوئی تھی..

"ایسا کیا دکھ رہا ہے باہر جو تمہاری نظریں ہٹنے سے ہی انکاری ہیں "..

اس کی آواز پر وہ چونکی تھی، گردن موڑ کر اسے دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا، چہرے پر سنجیدگی تھی، شفاف گرے آنکھوں میں نرم گرم سا تاثر تھا..

"کچھ خاص نہیں..."انداز الجھا ہوا تھا..

"کوئی بات کرنی ہے..؟"اس نے کریدا، جبکہ اچھے سے جانتا تھا اس کے الجھن کی وجہ..

"کچھ پوچھنا ہے.."دھیمی آواز میں وہ بولی..

"ہاں پوچھو.."وہ ہمہ تن گوش ہوا ہمیشہ کی طرح..

"میں کون ہوں..؟"اس نے سنجیدگی سے سکندر کی طرف دیکھا جو اسٹیئرنگ وہیل تھامے سامنے دیکھ رہا تھا..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"تم ماہم ہو، اور میری بیوی ہو.."مسکرا کر اسے دیکھا، اس کے جواب پر ماہم کے ماتھے پر شکنیں نمودار ہوئیں، ناراضگی سے اسے دیکھا..

"میرے سوال کو ٹالیں مت اور بتائیں میں کون ہوں؟؟اور بابا کس سچ کا ذکر کر رہے تھے آپ سے..؟؟آپ کی مام کا رویہ میرے ساتھ اتنا عجیب کیوں تھا..؟"وہ جیسے پھٹ پڑی تھی..

"اور کچھ پوچھنا ہے..؟"سکندر نے سہولت سے اس کے بپھرے انداز کو دیکھا..

"سب کچھ، مجھے سب کچھ جاننا ہے، جویریہ کون ہے؟؟ نبیل شیرازی کیوں میرے پیچھے پڑا ہے؟؟ کیوں میری حفاظت ضروری ہے؟؟ آخر یہ سب کیا چل رہا ہے، سب سچ سے واقف ہیں ایک میں ہی ہوں جو لاعلم ہوں.." بے بسی سے اس نے اپنا سر دونوں ہاتھوں میں گرالیا..

"تمہاری لاعلمی کے پیچھے بھی ایک وجہ ہے "..

"کیا وجہ ہے، مجھے بتائیں سب، آپ نے وعدہ کیا تھا بابا سے کہ آپ مجھے سب بتادیں گے، آپ کو نہیں پتا پورے فنکشن میں خود کو میں کتنا ڈرا ہوا محسوس کر رہی تھی کہ کب کوئی آکر میرے وجود کو لے کر کوئی ایسی بات کہہ دے جس سے میں خود لاعلم ہوں، آپ کو نہیں پتا کتنی لاچاری کا احساس ہوتا ہے جب آپ اپنے بارے میں ہی کچھ نہ جانتے ہوں اور باقی سب واقف ہوں..." اس کے لہجہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھا، بے بسی، لاچاری، خوف کیا کچھ نہیں تھا اس کے لہجے میں، سکندر نے ضبط سے اسے دیکھا تھا..

"تمہاری طبیعت ابھی ٹھیک نہیں ہے ماہم، کل صبح ہم بات کریں گے"..

"نہیں مجھے ابھی جاننا ہے، میں بالکل ٹھیک ہوں.." انداز میں ضد تھی، سکندر نے کچھ

بولنے کے لئے منہ کھولا ہی تھا کہ ڈیش بورڈ پر رکھا اس کا موبائل بج اٹھا، ہاتھ بڑھا کر موبائل اٹھا کر اسکرین کی طرف دیکھا تو حماد کالنگ لکھا ہوا نظر آیا، گاڑی کی اسپیڈ دھیمی کر کے اس نے فون اٹھا کر کان سے لگا لیا..

"ہاں بولو..؟" سنجیدگی سے بول کر وہ دوسری طرف کی بات کو سننے لگا، جیسے جیسے وہ سنتا گیا ویسے ویسے پیشانی پر شکنوں کا جال بڑھتا گیا..

"کہاں ہے وہ اب..؟" سرد مہری سے پوچھتا وہ پھر رکا اور بات سننے لگا..

"میں تھوڑی دیر میں آرہا ہوں، تم لوگ وہیں رہنا.." اپنی بات ختم کر کے اس نے فون رکھ دیا اور سنجیدہ نظروں سے اسے دیکھا جو جواب کی منتظر اسے ہی دیکھ رہی تھی..

"ہم اس بارے میں کل بات کریں گے، اس لئے ساری فکریں ذہن سے نکال دو"..

"آپ مجھے ابھی کیوں نہیں سب بتا دیتے.." ماتھے پر شکنیں لئے اسے گھورا..

"کیونکہ وہ باتیں اتنے آرام سے بتانے والی نہیں ہیں.." وہ ضبط سے بولا، حماد کی بات سن کر اس کا دماغ خراب ہو چکا تھا..

"ایسا کیا ہے جو آپ مجھے ابھی نہیں بتا سکتے"..

"تمہیں مجھ پر بھروسہ ہے ماہم..."اس کے سنجیدگی سے پوچھنے پر وہ گڑبڑائی تھی..

"یہ کیسا سوال ہے"..

"تمہیں مجھ پر بھروسہ ہے یا نہیں.."اپنے سوال پر زور دے کر اسے دیکھا..

"ہا..ہاں.."دھیرے سے سر اثبات میں ہلا دیا..

"تو پھر میرا یقین کرو، میں تمہیں کل سب کچھ بتا دوں گا، تمہاری ساری الجھنیں دور کر دوں گا، بس ایک رات کا انتظار کر لو ماہم پلیز.."سنجیدگی سے کہتے ہوئے آخر میں اس کا لہجہ ملتجی ہوا تھا، وہ چپ ہو کر بیٹھ گئی تھی، باقی راستہ خاموشی سے کٹا، دونوں ہی اپنی اپنی سوچوں میں کھوئے ہوئے تھے..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

گاڑی پورچ میں روک کر وہ اسے لئے اندر داخل ہو گیا اور کمرے میں آ کر وارڈروب کھول کر اس میں کچھ تلاشنے لگا، پھر کوٹ کی اندرونی جیب میں کچھ رکھتا وہ کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا..

"آپ..آپ کہاں جا رہے ہیں..؟"اسے دوبارہ کمرے سے باہر نکلتا دیکھ وہ تیزی سے بولی..

"کوئی ضروری کام آ گیا ہے جسے نپٹانا بہت ضروری ہے.." دروازے پر رک کر وہ اس کی طرف مڑ گیا..

"اتنی رات کو کون سا کام آ گیا..؟" اس نے حیرانی سے دیوار گیر گھڑی کی طرف دیکھا جہاں رات کے ڈیڑھ بج رہے تھے..

"اب تم خالص بیویوں جیسے سوال کر رہی ہو، لیکن میں فالحال فرمانبردار شوہر بننے کے موڈ میں نہیں ہوں اس لئے اپنے یہ سوال کل صبح تک کے لئے باقی رکھو اور چینج کر کے آرام سے سو جاؤ.." پینٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالے دلچسپی سے اسے دیکھ کر مسکرایا..

"مجھے نیند نہیں آئے گی.." اس نے بہانہ گھڑا، سچ تو یہ تھا کہ وہ گھر میں اکیلی نہیں رہنا چاہتی تھی..

"حمنہ نے تو کہا تھا کہ ٹینشن میں تم حد سے زیادہ سوتی ہو.." ہونٹ بھینچ کر مسکراہٹ ضبط کرتا وہ بولا..

"نن.. نہیں، ایسی بھی میں نیند کی دیوی نہیں ہوں.." دل ہی دل میں حمنہ کو کوستی وہ اس کی طرف سے رخ پھیر کر ڈریسنگ ٹیبل کر طرف بڑھ گئی..

"تم کیا ہو یہ میں تم سے زیادہ جانتا ہوں، اچھا مجھے دیر ہو رہی ہے، تم سو جاؤ، اور خبر دار کمرے سے بلا ضرورت باہر مت نکلنا، میں ملازم کو ہدایات دے کر جا رہا ہوں.." آئینے میں دکھتے اس کے عکس کو دیکھتے ہوئے وہ سنجیدگی سے اسے تنبیہہ کر رہا تھا..

"اتنی رات کو میں بھلا جاؤں گی کہاں..؟" وہ منہ بنا کر بولی، اور ایک کر کے جیولری اتارنے لگی..

"تمہارا کوئی ٹھیک نہیں ہے کب تمہارے دماغ کے کل پرزے ہل جائیں.." وہ شرارت سے بولا..

"آپ مجھے بیوقوف کہہ رہے ہیں.." آئینے میں دکھتے سکندر کے عکس کو خشمگیں نظروں سے دیکھ کر وہ بولی، پہلے والی ناراضگی اب ختم ہو چکی تھی..

"میری اتنی ہمت بھلا، اچھا اجازت دو، میں چلتا ہوں.." گھڑی کی طرف نظر ڈال کر وہ عجلت میں بولتا باہر نکل گیا، تھوڑی دیر بعد پورچ میں اس کی گاڑی کا انجن اسٹارٹ ہونے کی آواز سنائی دی تو وہ دوڑ کر تیزی سے کھڑکی کی طرف آئی اور پردے ہٹا کر باہر دیکھنے لگی، جہاں وہ گاڑی کو ریورس کر رہا تھا، گاڑی موڑتے ہوئے اس کی نظر کھڑکی میں کھڑی ماہم پر پڑی تو وہ ہاتھ ہلاتا مسکرا دیا اور ذن سے گاڑی بھگا لے گیا، جبکہ کھڑکی

میں کھڑی ماہم اسے جوابی الوداع بھی نہ کہہ سکی..

✨✨✨✨✨✨✨✨✨

کمرے کا دروازہ کھول کر جب وہ اندر داخل ہوا تو اس کی نظر سامنے دیوار میں لگے hand cuffs کے ذریعے بندھے کھڑے دو آدمیوں پر پڑی جو ایک دوسرے سے کافی فاصلے پر تھے، جگہ جگہ سے پھٹے کپڑے شدید تشدد کی گواہی دے رہے تھے، چہرے سے تھکان ظاہر تھی اور آنکھیں بند تھیں جیسے بیہوشی کے مرحلے سے گزر رہے ہوں..

"مر گئے کیا دونوں..؟؟" ان پر نظریں جمائے اس نے سفاکی سے پوچھا..

"نہیں اتنا تشدد نہیں ہوا ہے ان پر کہ اتنی جلدی چین کی نیند سو جائیں، ابھی تو بہت کچھ برداشت کرنا باقی ہے.." کمرے کے ایک کونے میں رکھی کرسی پر بیٹھے عباد نے موبائل پر نظریں گاڑے آرام سے جواب دیا جبکہ کچھ ہی فاصلے پر رکھے ٹیبل کے گرد رکھی کرسیوں میں سے ایک کرسی پر بیٹھا حماد اپنے سامنے پزا کا ڈبہ کھولے لاپرواہی سے اپنی پیٹ پوجا کر رہا تھا..

"کچھ بتایا ان دونوں نے..؟" اس نے جارج کی طرف دیکھا جو ہاتھ میں چمڑے کا چابک پکڑے غصے سے ان دونوں کو ہی گھور رہا تھا..

"ابھی تک تو فالحال کچھ نہیں بولا لیکن کب تک اپنی زبان بند رکھ پائیں گے، میرا تشدد زیادہ دیر برداشت نہیں کر پائیں گے.." وہی سفاک انداز تھا جس کا نظارہ پہلے دن ماہم نے کیا تھا..

"پارٹی میں جم کر پیٹ پوجا کی ہو گی تبھی تو اتنی زبردست انرجی ہے ان میں، ان کمبختوں کی وجہ سے میں نے ڈھنگ سے کھانا نہیں کھایا تھا، کیا ہو جاتا اگر یہ کل آ جاتے یا پارٹی ختم ہونے کے بعد آ جاتے.." حماد کے اپنے ہی دکھڑے تھے..

"وہ تو تم اب بھی کھا رہے ہو، کیا گھاٹا ہوا تمہارا، مجھ سے پوچھو کل رات سے سونا نصیب نہیں ہوا ہے مجھے ان سب کے چکر میں.." داہنے ہاتھ کی انگلیوں سے کنپٹی مسلتے ہوئے عباد نے بیزاری سے ان دونوں قیدیوں کو دیکھا..

"تم لوگوں کی دہائیاں ختم ہو گئی ہیں تو کچھ کام بھی کر لو.." کوٹ اتار کر ٹیبل پر پھینکتے ہوئے اس نے باری باری ان دونوں کو دیکھا جن کے چہروں سے بیزاری اور تھکاوٹ ٹپک رہی تھی، اسے شرمندگی ہوئی تھی کہ اس کی وجہ سے یہ دونوں بھی اپنی لائف

ڈھنگ سے انجوائے نہیں کر پا رہے تھے..

"ہمیں کیا کرنا ہے، یہ ہے نا جارج، یہی سب کام کرے گا، ہمیں اپنا ہاتھ گندا نہیں کرنا.." حماد آرام سے ہاتھ جھاڑتا ہوا کوک کی بوتل منہ سے لگا کر گھونٹ بھرنے لگا، اس کی بات سن کر جارج کے چہرے پر سفاکانہ مسکراہٹ رینگی تھی، تشدد کرنا اس کا سب سے پسندیدہ عمل تھا، ان تینوں کو جب بھی کسی کا منہ کھلوانا ہوتا تو اسی سے رابطہ کرتے تھے کہ وہ اس کا ماہر تھا..

"میں شروع میں ہی ہاتھ صاف کر چکا ہوں ان پر، اب تم اپنی کسر پوری کر لو، تمہاری ہی بیوی کے پیچھے آئے تھے یہ لوگ، ذرا اچھے سے خبر لینا، ہمارا ابھی کچھ انٹرٹینمنٹ ہو جائے گا.." عباد نے مسکرا کر اسے دیکھا جس کا چہرہ بالکل سپاٹ تھا اور آنکھیں ان دونوں قیدیوں پر ہی جمی ہوئی تھیں..

"نرمی سے پوچھ رہا ہوں کس لئے آئے تھے اور کس نے بھیجا تھا..؟" ان دونوں قیدیوں میں سے ایک کے قریب جا کر اس نے سختی سے پوچھا...

"میں کچھ نہیں بتا سکتا.." سکندر کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بیزاری سے جواب دیا، آنکھوں کے گرد لگے زخم سے خون بہہ کر داڑھی کے بالوں میں جذب ہو رہا تھا..

"کیوں، کیا تمہارے باس نے منع کیا ہے کچھ بتانے سے؟ باس کا حکم تمہاری زندگی سے زیادہ قیمتی ہے..؟" لہجہ مزید سخت ہوا تھا..

"تم جو کچھ بھی کہہ لو لیکن میں ایک بھی لفظ زبان سے نہیں نکالوں گا.." لاتعلقی سے کندھا جھٹکا، کرسی پر بیٹھے عباد نے غصے سے جبڑے بھینچے..

"جارج اب تم اپنا کام کرو.." غصے سے اسے گھور کر پیچھے کھڑے جارج کو آواز دی تو وہ فوراً آگے بڑھا اور اس کے اوپر چابک سے تشدد کرنے لگا جیسے سکندر کے حکم کا ہی منتظر ہو، جبکہ اس منظر کو دیکھ کر تھوڑے ہی فاصلے پر بندھے دوسرے قیدی پر خوف کی کیفیت طاری ہونے لگی جو سکندر کو اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر مزید ہو گئی تھی..

"بھئی یہ تو کچھ بولے گا نہیں تم ہی بتا دو جو کچھ جانتے ہو، دیکھ تو رہے ہو جواب نہ دینے کی سزا، تم اس سزا سے خود کو محفوظ کر سکتے ہو، میں تمہیں اس سے دوگنی رقم دوں گا جتنی تمہارے باس نے دی ہے.." سکندر کو اپنے پاس دیکھ کر وہ خوف سے کانپنے لگا تھا، چہرے پر پسینے کی بوندیں نمودار ہونے لگی تھیں، اور آنکھیں سکندر کو دیکھنے سے انکاری تھیں، سکندر جیسے شاطر انسان کی زیرک نظریں اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ سے اس کے اندر کے خوف کو بھانپ گئی تھیں، وہ سمجھ گیا تھا کہ سامنے بندھا قیدی ابھی

اس کام میں بالکل کورا ہے، اسے اپنا مہرا مل گیا تھا، بس دام پھینکنے کی دیری تھی..

"مجھے صرف کہا گیا تھا کہ فلاں جگہ جانا ہے.." خوف سے کانپتے ہوئے وہ بمشکل بولا، نظریں دوسرے قیدی پر جمی ہوئی تھیں جس پر اب بھی تشدد ہو رہا تھا اور اس کی دلخراش چیخیں کمرے میں گونج رہی تھیں، کمرہ چونکہ ساؤنڈ پروف تھا اس لئے آواز کے باہر جانے کے کوئی امکانات نہیں تھے..

"اچھا اور تم اتنے نادان کہ بنا کچھ جانے اس جگہ پہنچ بھی گئے، اچھا چلو یہ بتا دو کس نے بھیجا تھا.." پیچھے بیٹھے نے حماد بیزاری سے سوال کیا..

"شوکت بولنا مت کچھ.." اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتا پہلے قیدی نے چیخ کر تنبیہہ کی..

"جارج...!" سکندر غصے سے دہاڑا..

"تم کیا سوچ رہے ہو کہ میں نہیں جانتا تمہارا باس کون ہے اور کس لئے تم لوگوں کو میرے یہاں بھیجا گیا تھا، میں سب کچھ جانتا ہوں، بس تمہیں موقع دے رہا تھا اپنی زندگی بچانے کا.." غصے سے بولتے ہوئے اس نے باری باری دونوں قیدیوں کو دیکھا..

"میں واقعی میں کچھ نہیں جانتا.." دوسرے قیدی نے ہارے ہوئے انداز میں جواب

دیا..

"پھر جھوٹ.. تمہاری فیملی میں کون کون ہے، جواب صحیح دینا ورنہ نتیجے کے ذمے دار تم خود ہو گے.." انگلی اٹھا کر باقاعدہ وارننگ دی گئی..

"دو چھوٹے بھائی، ایک بہن اور بیمار ماں"..

"بھائیوں کی پڑھائی، بہن کی شادی اور ماں کے علاج کے لئے یقیناً تمہیں پیسوں کی ضرورت ہو گی.." سکندر کے انداز پر عباد اور حماد نے الجھ کر اسے دیکھا، کچھ ایسا ہی حال اس قیدی کا بھی تھا جس سے وہ مخاطب تھا..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"جی"!..

"اور پیسہ کمانے کے لئے تم نے یہ راستہ چنا.." لہجہ کڑوا ہوا تھا..

"شوکت یہ تیرے جزبات سے کھیل رہا ہے.." پہلے قیدی نے دوبارہ مداخلت کی..

"اس کا منہ بند کرو جارج.." سکندر نے گھور کر پہلے قیدی کو دیکھا، جارج نے آگے بڑھ کر سختی سے اس کے منہ پر رومال باندھ دی تاکہ وہ مزید مداخلت نہ کر سکے..

"بولو، پیسہ کمانے کے لئے تم نے یہ راستہ چنا نا.." لہجہ ذرا نرم ہوا..

"مجھ جیسے جاہل کے لئے کوئی کام ہی نہیں تھا اس شہر میں.." سکندر کی نرمی سے وہ پگھلا اور اپنی کہانی سنانے لگا..

"کیوں، دیکھنے میں تو بالکل تندرست ہو، مزدوری کیوں نہیں کی..؟" چبھتی ہوئی نظروں سے اس کے تندرست و توانا بدن کو دیکھا جو کسی بھی طور سے مزدوری کرنے کے ناقابل نہیں لگتا تھا..

"کی تھی مزدوری لیکن جس کے انڈر کام کیا اس نے مزدوری دینے سے انکار کر دیا"..

"اگر میں تمہیں موقع دوں تو کیا تم کام کرو گے میرے لئے.." سکندر نے لوہا گرم دیکھ کر چوٹ کی..

"میں جاہل انسان ہوں سر، مشکل سے پانچ جماعتیں ہی دیکھی ہیں، میں آپ جیسے امیر انسان کے لئے کیا کام کر سکتا ہوں بھلا.." قیدی اس کے بہکاوے میں آنے لگا تھا، دوسرے قیدی نے غصے سے سر جھٹکا کہ کھیل اس کے ہاتھ سے نکلنے لگا تھا، وہ سمجھ رہا تھا کہ سکندر کیا کرنا چاہتا ہے کیونکہ وہ اس کام میں کافی پرانا اور ماہر تھا لیکن اس کی مہارت بھی آج سکندر کے سامنے صفر ثابت ہوئی تھی..

"یہی تو بات ہے شوکت، امیر انسان صرف اپنے بل بوتے پر اس اونچائی تک نہیں پہنچتا جس سے وہ امیر کہلاتا ہے، بلکہ اس کی امیری اس کی شہرت کے پیچھے تم جیسے کئی غریب اور جاہل لوگوں کی محنت، خون، پسینہ لگا ہوتا ہے تب کہیں جا کر وہ امیر کہلاتا ہے، ایک بات یاد رکھنا کہ تم کمزور نہیں ہو اور نہ ہی اکیلے، اب اگر تم میرے لئے کام کرنا چاہو گے تو یقین کرو تم اپنے ساتھی کے جیسے سلوک سے بچ جاؤ گے اور میں تمہاری ہر مشکلوں کو آسان کر دوں گا بس میرا ہاتھ تھام لو اور دیکھو یہ سکندر تمہیں کیا سے کیا بناتا ہے.." سکندر کی بات پر عباد نے تادیبی نظروں سے اسے دیکھا جبکہ حماد منہ کھولے ہونقوں کی طرح سکندر کو پینترا بدلتے دیکھ رہا تھا، اس کا خیال تھا کہ سکندر ان دونوں سے سب کچھ اگلوا کر پہلی فرصت میں ہی موت کے گھاٹ اتار دے گا لیکن یہاں تو کہانی کا پلاٹ ہی بدل گیا تھا..

"موقع اچھا ملا ہے بیٹے، فائدہ اٹھالو، ورنہ یہ سکندر پل میں فیصلہ بدلتا ہے، اور تم نہیں جانتے اس کا فیصلہ کتنا سنگین اور ظالمانہ ہوتا ہے خاص طور سے تم جیسے لوگوں کے لئے، اس لئے زیادہ دماغ نہ لڑاؤ اور جھٹ سے ہامی بھر دو، اپنے ساتھی کا حال تو دیکھ ہی رہے ہو، کہیں انکار کی صورت میں تمہارا اس سے برا حال نہ ہو جائے.." عباد نے سوچ میں

ڈوبے اس قیدی کو ڈرانا ضروری سمجھا..

"اور یقین جانو، یہ جو آدمی ہے نا اس کی ایک مار انسان کے چودہ کیا اٹھائیس طبق روشن کر دیتی ہے.." حماد کا وہی بیوقوفانہ انداز! عباد نے ناسمجھی سے اسے دیکھا تو وہ کندھے اچکا گیا، جبکہ ان دونوں سے لاتعلق کھڑا سکندر سنجیدہ نظروں سے اپنے سامنے بندھے قیدی کو دیکھ رہا تھا..

"زیادہ سوچو مت، میں تمہارے باس سے زیادہ تمہاری مدد کروں گا، تم جو مانگو گے وہ دوں گا، بس جیسا میں کہوں ویسا کر دو.." ایک نئی امید باندھی گئی..

"اور میرے دوست کا کیا ہو گا..؟" ڈرتے ڈرتے سوال کیا گیا..

"اس کا وہی حال ہو گا جو سکندر کی بات سے انکار کرنے والے کا ہوتا ہے، تم زیادہ اس کے بارے میں نہ سوچو اپنی زندگی کی فکر کرو.." عباد کی بات پر وہ اس طرح سے سر ہلانے لگا جیسے واقعی اسے بات سمجھ میں آ گئی ہو..

"میں، میں تیار ہوں سر، لیکن اگر میرے باس کو پتا چل گیا تو.." اس نے خدشہ ظاہر کیا..

"اسے بتائے گا کون تمہارے علاوہ.." سکندر نے سکون سے اسے دیکھا..

"کیا مطلب سر..؟" نا سمجھی سے اسے دیکھا..

"مطلب یہ کہ یہاں اور کون ہے جو اس بارے میں جانتا ہو سوائے اس مریل کے جو کچھ دیر بعد پوری طرح مر جائے گا.." حماد مزے سے بولتا ہوا اپنی جگہ سے اٹھا اور پہلے قیدی کے منہ پر بندھی رومال کھول دی..

"باس تمہیں چھوڑے گا نہیں شوکت، باس کسی کو نہیں چھوڑے گا، اس لڑکی کی موت تو طے تھی لیکن اب تم لوگوں کی بھی موت اسی کے ہاتھوں ہو گی.." رومال کھلتے ہی وہ غصے سے پھنکارا، جیسے رومال کھلنے کا ہی انتظار کر رہا ہو..

"کیا کہا، تمہارا باس مجھے مارے گا، میں کون ہوں تمہارا باس جانتا بھی ہے، سکندر ہوں میں، مجھے مارنا اتنا آسان نہیں ہے اور رہی بات میری بیوی کو مارنے کی تو ایک بات یاد رکھنا سکندر اپنی چیزوں کی حفاظت کرنا اچھے سے جانتا ہے، جب تک میں زندہ ہوں کوئی اسے ہاتھ بھی نہیں لگا سکتا، تمہارا وہ بزدل باس بھی نہیں جو ایک لڑکی کو حاصل نہ کر سکا ابھی تک.." سکندر غصے سے مٹھیوں میں جکڑے اس کی کالر کو جھٹک کر بولا..

"اس کا تو خاتمہ طے ہے، تم بولو شوکت کیا فیصلہ لیا، ڈیل منظور ہے یا تمہارا بھی اس کے جیسا حال کر دیں ہم لوگ.." عباد نے سوالیہ نظروں سے دوسرے قیدی کو دیکھا جو تھوڑے تذبذب کے بعد سر اثبات میں ہلا گیا..

"میں تیار ہوں سر، بس میری فیملی کو کچھ نہ ہونے پائے"..

"فکر مت کرو، تمہاری فیملی کی ذمے داری اب ہمارے ہاتھوں ہے، بس تم ہمارا یہ کام کر دو.." سکندر نے اسے یقین دلایا تو وہ سر ہلا گیا، تھوڑی بعد جارج پہلے قیدی کو کھول کر دوسرے کمرے میں لے کر چلا گیا، ادھر وہ تینوں سر جوڑے آگے کی پلاننگ کرنے لگے جبکہ دیوار سے لگی کرسی پر بیٹھا شوکت نامی قیدی سر جھکائے ان تینوں سے لاتعلق اس طرح بیٹھا تھا جیسے کسی گہری سوچ میں ڈوبا ہوا ہو..

✨✨✨✨✨✨✨✨✨

سکندر کے جانے کے بعد وہ ڈریس تبدیل کر کے باہر آئی اور سونے کے ارادے سے بیڈ پر آ کر لیٹ گئی، کافی وقت گزرنے کے بعد کروٹیں بدل بدل کر جب وہ تھک گئی تو اپنی جگہ سے اٹھ بیٹھی، رہ رہ کر اسے پارٹی میں ہونے والی ساری باتیں یاد آ رہی تھیں اور اسے نئی الجھنوں میں مبتلا کر رہی تھیں، سب سے زیادہ اس کے ذہن کو انصاری

صاحب کی باتوں نے متاثر کیا تھا،ایسا کیا تھا جو وہ نہیں جانتی تھی،ایسی کون سی سچائی تھی جو اس سے چھپی ہوئی تھی،کافی دماغ لڑانے کے بعد بھی جب اسے کوئی سرا ہاتھ نہ لگا تو تھک کر اس نے موبائل اٹھایا اور انصاری صاحب کو فون کرنے کا سوچنے لگی،پھر کچھ سوچ کر موبائل واپس ٹیبل پر رکھ دیا..

دونوں گھٹنوں کو موڑ کر ٹھوڑی اس پر ٹکائے وہ کسی گہری سوچ میں گم تھی کہ اچانک اس کے ذہن میں کچھ کلک ہوا،وہ چونک کر سیدھی ہوئی اور اپنی جگہ سے اٹھ کر وارڈروب کی طرف بھاگی،وارڈروب میں سر گھسائے وہ کسی ایسے چیز کی تلاش میں تھی جس سے یہ ثابت ہو جائے کہ آخر وہ کون ہے،کوئی پیپر،کوئی فوٹو،کچھ بھی..

تھوڑی دیر بعد تھک کر اس نے جب وارڈروب سے سر باہر نکالا تو چہرے پر مایوسی تھی،اسے ایسا کچھ بھی نہیں ملا تھا جو اس کی الجھن کو کم کر سکے،پھر وہ بیڈ سائیڈ ٹیبل کی طرف بڑھی اور جھک کر اس کی دراز کھنگالنے لگی،اس کی آنکھوں میں الجھن،

بے چینی،مایوسی کیا کچھ نہیں تھا بس نیند کا تاثر رائی برابر بھی نہیں تھا،تھوڑی دیر بعد جب وہ سیدھی ہوئی تو ہاتھ میں ایک چابی تھی جو شاید کسی لاکر کی تھی،وہ دوبارہ وارڈروب کی طرف بڑھی اور اسے کھول کر ہاتھ سے کچھ ٹٹولنے لگی پھر ہینگ کئے

ہوئے کپڑوں کو ایک طرف کھسکایا تو سامنے ایک چھوٹا سا لاکر دکھا جو شاید دیوار گیر تھا، حیرت انگیز طور پر سکندر جیسے انسان کے کمرے کا لاکر پاسورڈ والا نہیں بلکہ چابیوں والا تھا، اس نے تیزی سے ہاتھ میں موجود چابی کو اس کے لاک میں لگایا اور اسے کھولنے کی کوشش کرنے لگی، کلک کی آواز پر وہ چونکی، تھمی، پھر وارڈروب سے سر نکال کر کمرے کے دروازے کو مشکوک نظروں سے گھورا پھر وارڈروب سے نکل کر کمرے کے دروازے کی طرف بڑھی اور اسے لاک کر دیا، واپس آ کر لاکر پر لگے چھوٹے سے ہینڈل کو ڈرتے ڈرتے کھینچا تو چھوٹا سا دروازہ کھل گیا، باہر سے دیکھنے پر یہ ایک نہایت ہی چھوٹا سا لاکر تھا لیکن اندر سے یہ کافی گہرا اور بڑا تھا، اس نے آنکھیں پھاڑ کر لاکر کے اندر جھانکا جہاں فائیلوں اور دستاویزوں کا انبار سلیقے سے رکھا ہوا تھا..

"یہ کیا کر رہی ہے تو ماہم، یہ تو چوری ہوئی کسی کے پرسنل پر نظر رکھنا، بھلے ہی وہ تیرا شوہر ہے لیکن تجھے حق نہیں پہنچتا اس کے لاکر کو اس طرح اس کی غیر موجودگی میں کھنگالنے کا، یہ گناہ ہے، بند کر دے.." عادتاً وہ بآواز بڑبڑائی اور لاکر بند کرنے لگی..

"کیا کر رہی ہے ماہم، اگر تو نہیں دیکھے گی تو تجھے کیسے پتا چلے گا کہ سکندر اور بابا تم سے کیا چھپا رہے ہیں، وہ ایک چالاک انسان ہے، کبھی تجھے سچ نہیں بتائے گا، اگر بتانا ہوتا تو پہلی

ہی رات سب کچھ بتا دیتا، وہ تیرے ساتھ ساتھ بابا کو بھی دھوکا دے رہا ہے، تجھے سچ کا پتا لگانا ہی ہو گا، آج موقع ہے تجھے بھرپور فائدہ اٹھالے، بعد میں جو ہو گا دیکھا جائے گا.." دوبارہ بڑبڑائی اور بند لاکر کو دوبارہ کھول کر اس میں سے دستاویزات کا پلندہ اٹھائے زمین پر لے کر بیٹھ گئی اور ایک ایک کر کے انہیں کھنگالنے لگی، کافی دیر تک کھنگالنے کے بعد جب اسے کچھ نہ ملا تو تھک کر سر اٹھایا، چہرے پر تھکاوٹ تھی اور آنکھوں میں نیند، جسے وہ پلکیں جھپک جھپک کر خود پر حاوی ہونے سے روک رہی تھی...

"یا اللہ! یہ مجھے کہاں پھنسا دیا ہے آپ نے، مجھے سمجھ ہی نہیں آرہا ہے کہ کیا ڈھونڈوں کیا پڑھوں، کیا چیز تلاش کروں، کون سی چیز میرے کام کی ہے، اففف سکندر تم نہایت ہی برے انسان ہو.." اللہ تعالیٰ کو دہائیاں دیتے ہوئے آخر میں سکندر کو کوسنے لگی، پھر اٹھ کر لاکر سے فائلوں کا انبار نکالا اور زمین پر بیٹھ کر کافی دھیان سے ایک ایک فائل دیکھتی کچھ نہ ملنے پر سر جھٹک کر اسے سلیقے سے رکھ کر دوسری فائل کی طرف متوجہ ہو جاتی، اپنے کام میں اتنی مگن تھی کہ وقت کے گزرنے کا اسے احساس نہ ہوا، فائلوں کو کھنگالتے ہوئے اس کی آنکھ لگ گئی اور وہیں زمین پر پھیلی فائلوں اور دستاویزوں کے

ڈھیر میں گٹھری بنی سو گئی اور اس کی جیمس بانڈ والی فیلنگ بھی اس کے ساتھ ہی خراٹے بھرنے لگی..

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

تین بجے کے قریب جب وہ تھکا ہارا گھر آیا تو گہرے سناٹے نے اس کا استقبال کیا، اس نے شکر منایا کہ ماہم سوئی ہوئی ہے، ورنہ اس کا خیال تھا کہ وہ پوری رات سچ جاننے کے لئے جاگے گی اور اس کے گھر آنے پر بھوکی شیرنی بنی اس پر حملہ کر دے گی..

ایک ہاتھ میں کوٹ لئے دوسرے ہاتھ سے شرٹ کی کالر سے لٹکتے رِبن کو بیزاری سے کھینچتا سیڑھیاں پھلانگ کر اوپر آیا اور دھیرے سے اپنے کمرے کا دروازہ کھول کر اندر جھانکا تو حیران ہوا، کمرے میں کوئی بھی نہیں دکھا اسے، اسی حیرانی میں ڈوبا جب وہ کمرے میں پوری طرح داخل ہوا تو کمرے میں بے چینی سے گردش کرتی اس کی آنکھیں ایک جگہ جم کر رہ گئیں، وہ بھک سا رہ گیا تھا، اسی حیرانی اور پریشانی کی کیفیت میں وہ تیزی سے وارڈروب کی طرف بڑھا جہاں وہ نیند کی دیوی گٹھری بنی زمین پر آرام سے سو رہی تھیں، وہ پریشانی سے نیچے جھکا اور اس کے آس پاس پھیلے دستاویزات اور فائلوں کو پھٹی پھٹی نظروں سے دیکھنے لگا، پھر سر اٹھا کر کھلے وارڈروب کو دیکھا

جہاں سے اندر کا منظر صاف دکھ رہا تھا، کھلا ہوا الا کر، دستاویزات اور فائلوں کا انبار اور دنیا و مافیہا سے بے خبر سوئی ہوئی اپنی بیوی کو دیکھ کر وہ سب کچھ سمجھ گیا، سر جھٹک کر ہاتھ میں موجود کوٹ کو دوسری طرف اچھال کر وہ اس کی طرف جھکا اور دونوں ہاتھوں میں اس کے گٹھری بنے وجود کو اٹھا کر بیڈ تک لایا اور نرمی سے اسے بیڈ پر لٹا کر اس پر کمبل ڈال دیا، کچھ دیر کھڑا وہ اس کے معصوم چہرے کو یونہی دیکھتا رہا پھر سر جھٹک کر وارڈروب کو دیکھا..

"یہ لڑکی مجھے ایک منٹ بھی سکون سے نہیں رہنے دے سکتی.." تاسف سے زمین پر پھیلے اپنے قیمتی دستاویزوں اور فائلوں کو دیکھا کہ اب یہ پھیلاوا بھی اسے ہی سمیٹنا تھا..

ساری چیزیں اپنی جگہ پر رکھ کر وارڈروب بند کر کے جب وہ وہ سیدھا ہوا تو اس کی نظر دیوار گیر گھڑی پر گئی جہاں صبح کے چار بجنے والے تھے، تھکی تھکی سی سانس ہوا میں آزاد کر کے وہ بیڈ کی طرف بڑھا اور ماہم کے قریب آ کر لیٹ گیا، وہ دن بھر کا اتنا تھکا ہوا تھا کہ آنکھ بند ہوتے ہی نیند کی گہری وادی میں چلا گیا جہاں سکون ہی سکون تھا، جہاں صرف وہ اور ماہم تھے اور ان کی خوشیوں بھری زندگی!!..

صبح جب اس کی آنکھ کھلی تو خود کو نرم گرم بستر پر لیٹا ہوا پایا، وہ کسمسا کر اپنی جگہ سے اٹھی اور ہاتھ کی پشت سے آنکھ مسلتے ہوئے اپنے آس پاس نظر دوڑانے لگی، سامنے ہی اسے صوفے پر سکندر رات والے حلیے میں بیٹھا ہوا نظر آیا، چہرے پر سنجیدگی تھی، اور سپاٹ نظریں اسے ہی دیکھ رہی تھیں، اچانک ہی اسے اپنی رات والی ساری کرتوت یاد آئی، گڑبڑا کر وارڈروب کی طرف دیکھا جو بند تھا، پھر نظریں پھسل کر زمین پر گئیں جہاں کچھ بھی نہیں تھا نہ کوئی فائل اور نہ ہی دستاویز..

"کمرے کے معائنے سے فرصت مل گئی ہو تو ذرا اٹھ کر میرے پاس آئیں گی محترمہ.." اسی سنجیدگی سے اسے مخاطب کیا گیا، تھوک نگلتی وہ اپنی جگہ سے اٹھی اور سست قدموں سے چلتے ہوئے اس کے پاس صوفے سے تھوڑے فاصلے پر جا کر کھڑی ہو گئی..

"خود ہی بیٹھیں گیں یا میں ہاتھ پکڑ کر اپنے پاس بیٹھاؤں.." اس کی بات پر وہ جھٹ سے آگے بڑھ کر اس کے پاس صوفے پر جا کر ٹک گئی، نظریں جھکی ہوئی تھیں، دونوں ہاتھ ایک دوسرے میں باہم بندھے ہوئے تھے، گھبراہٹ میں دونوں پاؤں ہلائے جا رہی تھی، اس پر نظریں جما کر بیٹھے سکندر نے ایک نظر اسے پھر اپنے اور اس کے بیچ

موجود فاصلے کو دیکھا پھر کھسک کر اس کے قریب ہوا..

"میرا لاکر کیوں کھولا تھا..؟" جھک کر اسے دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے سوال کیا..

"نن.. نہیں تو.. میں نے نہیں کھولا تھا آپ کا لاکر.." جھوٹ بولتے ہوئے وہ یہ بھول گئی تھی کہ اس کے نیند میں ڈوبے گٹھری بنے وجود کو بیڈ تک لانے والا کوئی اور نہیں سکندر ہی تھا..

"اچھا، تو پھر رات میں تمہاری آتمازمین پر فائلوں اور دستاویزوں کے بیچ لیٹی خراٹے مار رہی تھی.." سکندر کی بات پر اس نے شرمندگی سے آنکھیں میچ لی تھیں..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"یوں کبوتر کی طرح آنکھیں بند کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے، جواب دو میری بات کا"..

"وہ میں.. مم.. میں کک.. کچھ تلاش کر رہی تھی.." ہکلاتے ہوئے جواب دیا، نظریں ہنوز جھکی ہوئی تھیں..

"کیا تلاش کر رہی تھی.." ابرو اچکا کر اس کے جھکے ہوئے سر کو دیکھا..

"پتا نہیں.." آواز کافی دھیمی تھی پھر سکندر جیسے تیز سماعت والے بندے نے آسانی

سے سن لی..

"کیا مطلب پتا نہیں.. تم نے میرا لاکر کس لئے کھولا تھا ماہم، صحیح صحیح جواب دو.."

اس بار آواز کو ذرا سخت کیا گیا..

"میں سچ جاننا چاہتی تھی.." وہ اس کی طرف دیکھ کر بولی، آواز میں پہلے والی گھبراہٹ نہیں تھی..

"کیسا سچ..؟" مزید کریدا..

"وہی جو آپ مجھ سے چھپا رہے ہیں، کیوں کھیل رہے ہیں آپ میرے ساتھ، بتا کیوں نہیں دیتے کہ سچ کیا ہے، کیوں سولی پر لٹکائے رکھا ہے مجھے.." اپنے اندر اٹھتے غصے کو بمشکل ضبط کرتے ہوئے وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی، سکندر نے بہت آرام سے اس کے اس عمل کو دیکھا تھا..

"تو تم سچ جاننا چاہتی ہو..؟" ضبط سے سرخ ہوتے اس کے چہرے کو غور سے دیکھتے ہوئے اس نے پوچھا..

"ہاں.." جواب تو یک لفظی تھا لیکن انداز میں ضد تھی..

"برداشت کر پاؤ گی سچ کو..؟اتنی ہمت ہے تم میں..؟"وہ جیسے اسے آزمارہا تھا..

"میرے اندر بہت ہمت ہے.."کندھے جھٹک کر خود کو نارمل ظاہر کرنے کی کوشش کی..

"حیرت کی بات ہے،مجھے آج تک وہ ہمت دکھی نہیں،ویسے میں بھی یہی چاہتا ہوں کہ تم سچائی کو جانو،اس کا سامنا کرو کیونکہ سچ کبھی کبھی بہت تکلیف دیتا ہے"..

"پہیلیاں بجھانا بند کریں آپ پلیز.."وہ اس کی بے جا تمہید سے اب چڑنے لگی تھی..

"میں تو صرف تمہید باندھ رہا ہوں،سچ تو ایک نہ ایک دن آشکار ہو کر رہے گا.."ایک نظر اسے دیکھ کر وہ صوفے پر آگے کی طرف کھسکا اور سامنے شیشے کے ٹیبل پر رکھی فائلوں میں سے ایک فائل اٹھا کر اس کی طرف بڑھادی...

"یہ کیا ہے..؟"نا سمجھی سے پہلے سکندر کو پھر اس کے ہاتھ میں موجود فائل کو دیکھا..

"اس میں کچھ تصویریں ہیں،غور سے دیکھو انہیں شاید تمہیں کچھ یاد آجائے.."اس کے ہاتھ سے فائل لے کر وہ دوبارہ اسی جگہ جا کر بیٹھ گئی جہاں سے وہ کچھ دیر پہلے اٹھی تھی،اور فائل کھول کر دیکھنے لگی جس میں سکندر کے کہے کے مطابق کچھ فوٹوز تھے،نہ

جانے کس کے، وہ ایک ایک کر کے ساری تصویریں دیکھتی جا رہی تھی، پاس بیٹھا سکندر غور سے دیکھتا اس کے چہرے کے تاثرات کو نوٹ کر رہا تھا، جہاں صرف الجھن اور نا سمجھی تھی، شناسائی کا کوئی تاثر ہی نہیں تھا..

"یہ کس کی تصویریں ہیں، کون ہیں یہ لوگ؟ اور یہ بچی کون ہے..؟" باری باری تصویروں دیکھتے ہوئے آخر میں ایک تصویر میں موجود بچی کے بارے میں پوچھا، جو عموماً ہر تصویر میں موجود تھی..

"تم نے کسی کو نہیں پہچانا ماہم؟؟" اس کے لہجے میں افسوس تھا، پہلی مرتبہ ماہم اسے افسردہ دیکھ رہی تھی، وہ مزید حیران ہوئی تھی اس کی بات پر..

"نہیں، میں نے انہیں کبھی دیکھا ہی نہیں تو پہچانوں گی کیسے..؟" الجھن میں گھری وہ کبھی سکندر کو تو کبھی اپنے سامنے پھیلی تصویروں کو دیکھ رہی تھی..

"بہت افسوس کی بات ہے، تمہاری یادداشت اتنی کمزور ہے، حالانکہ مجھے اپنے بچپن کا سب کچھ یاد ہے اگر کوئی مجھ سے میرے چھ سالہ زندگی کے بارے میں پوچھے تو میں آسانی سے سب کچھ بتا سکتا ہوں.." لمحہ لگا تھا اسے خود پر قابو کرنے میں، ہلکے پھلکے انداز میں بولتے ہوئے اس پر طنز کیا..

"ہاں ہر کوئی آپ کی طرح ذہین اور تیز طرار تو نہیں ہوتا ناسکندر صاحب..!" اس نے بھی جوابی حملہ کرنا ضروری سمجھا تھا..

"چلو تم نے یہ تو مانا کہ میں ذہین ہوں.." بائیں کا گوشہ دبا کر اس نے مسکرا کر ماہم کو دیکھا تو اس نے منہ بنا کر اسے گھورا..

"اور تیز طرار بھی"..

"ہاہاہا، ذہانت کے ساتھ تیز طراری تو آ ہی جاتی ہے، خیر یہ کچھ پیپرز ہیں انہیں آرام سے پڑھو جب تک میں فریش ہو لیتا ہوں.." دوسری فائلز اس کی طرف بڑھا کر وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا..

"مجھے کوئی پیپرز نہیں پڑھنا، پہلے مجھے بتائیں کہ یہ تصویریں کس کی ہیں.." ماہم نے غصے سے اسے دیکھا، یہ آدمی واقعی اس کا ضبط آزما رہا تھا..

"تم بہت ضدی ہو گئی ہو ماہم! حالانکہ بچپن میں بہت معصوم ہوا کرتی تھی تم.." کلائی سے گھڑی سے اتارتے ہوئے اس نے ایک نظر اسے دیکھا جو حد سے زیادہ بے چین اور الجھی ہوئی تھی، اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ اسے کیسے سب کچھ بتائے، یا وہ بتا پائے گا یا

نہیں..

"آپ کو کیا پتا کہ میں بچپن میں کیسی تھی.." وہ تنک کر بولی..

"یہی تو بات ہے ماہم کہ میں تمہارے بارے میں تم سے زیادہ جانتا ہوں..اور یہ تصویریں تمہارے ماں باپ کی ہیں، غور سے دیکھو انہیں.." سنجیدگی سے کہہ کر اس کی بھوری آنکھوں میں دیکھا پھر جھک کر ایک تصویر اس کی آنکھوں کے سامنے لہرائی، ماہم نے حیرانی سے پہلے اسے پھر اس کے ہاتھ میں موجود تصویر کو دیکھا..

"کیا بکواس کر رہے ہیں آپ، یہ میرے ماں باپ نہیں ہیں، میرا باپ وہ ہے جس نے کچھ دن پہلے مجھے آپ کے ساتھ رخصت کیا اور میری ماں وہ ہے جو مجھے اور میرے باپ کو چھوڑ کر چلی گئی تھی، اور یہ بات میں آپ کو پہلے ہی بتا چکی ہوں، آپ شاید بھول رہے ہیں.." اس کے ہاتھ سے تصویر جھپٹ کر اس نے غصے سے اسے گھورا، اور اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی..

"میں کچھ بھی نہیں بھولا، بھول تو تم گئی ہو، جس نے تمہیں رخصت کیا وہ تمہارا باپ نہیں اور نہ ہی تمہیں چھوڑ کر جانے والی عورت تمہاری ماں تھی، بلکہ تمہارے ماں باپ کا تو..." سخت لہجے میں بولتا وہ رک گیا، اور اس کی آنکھوں میں دیکھا جہاں

بے چینی ہی بے چینی تھی..

"میرے ماں باپ کا کیا..؟"اسی بے چینی سے سوال کیا گیا..

"تمہارے.."وہ پھر کچھ کہتے کہتے رکا،لبوں پر زبان پھیری جیسے اچانک ہی اسے شدید پیاس کا احساس ہونے لگا ہو..

"تمہارے ماں باپ کو مار دیا گیا تھا.."ہمت کر کے اس نے بہت مشکل یہ جملہ مکمل کیا،آنکھیں ہنوز اس کے چہرے پر ٹکی ہوئی تھیں..

"کمال ہے سکندر آپ اتنی مہارت سے جھوٹ بولتے ہیں یہ تو میں جانتی ہی نہیں تھی، مجھے لگتا تھا کہ آپ بہت سچے ہیں.."اس کے لہجے میں تنفر اور بے یقینی تھی،آنکھوں میں بے پناہ حیرت لئے وہ اسے دیکھ رہی تھی جو حد سے زیادہ سنجیدہ لگ رہا تھا..

"میں تو سچا ہوں ہی ماہم،بس تم اندھیرے میں جی رہی ہو،اس لئے ہوش کی دنیا میں واپس آؤ اور میری بات کا یقین کرو،یہ..یہ جو شخص اس تصویر میں دکھ رہا ہے یہ تمہارے باپ ہیں عدیل شیرازی،اور یہ..یہ خوبصورت عورت تمہاری ماں ہیں،غور سے دیکھو انہیں ماہم،اور یہ جو بچی اس تصویر میں مسکرا رہی ہے یہ تم ہو ماہم،یہ تم ہو،

غور سے دیکھو، تمہاری آنکھیں بالکل جویریہ آنٹی پر گئی ہیں مسکراتی ہوئی آنکھیں، اور تمہاری مسکان عدیل انکل کی طرح ہیں، تم بالکل ان دونوں کا عکس ہو ماہم، تمہیں سمجھ میں کیوں نہیں آرہا.." وہ ایک ایک تصویریں اٹھا اٹھا کر اسے سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا اور وہ تھی کہ بس حیران نظروں سے اسے تکے جا رہی تھی، بغیر پلکیں جھپکائے یک ٹک، اور اس کا دل.. اس کا دل سکندر کے حق میں گواہی دے رہا تھا، وہ اپنے دل سے خوفزدہ ہوئی تھی، اس کی گواہی سے خوفزدہ ہوئی تھی، یہ انکشاف اس کے لئے بہت تکلیف دہ اور بے یقینی تھا، اور اس کا دل تھا کہ ان انکشافات کے سچ ہونے کی گواہی دے رہا تھا..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"یہ.. یہ سب بکواس ہے، آپ.. آپ جھوٹ بول رہے ہیں، یہ میرے ماں باپ نہیں ہیں.." بے یقینی سے نفی میں سر ہلاتی وہ پیچھے کھسکی اور صوفے کے ہتھے جا ٹکرائی، اس سے پہلے کہ وہ لڑکھڑا کر گرتی سکندر نے سرعت سے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچا..

"میں جھوٹ کیوں بولوں گا ماہم ذرا سوچو، کیا فائدہ ہو گا مجھے تم سے جھوٹ بولنے کا، اچھا چلو مان لیا کہ میں جھوٹ بول رہا ہوں تو کیا انصاری صاحب بھی جھوٹے ہیں،

تمہیں ان کی بھی بات کا یقین نہیں.."دونوں ہاتھوں سے اسے تھامے وہ اس کی آنسوؤں سے ڈبڈبائی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بول رہا تھا، گرے شفاف آنکھوں کی سرد مہری آج پوری طرح غائب تھی، وہاں صرف محبت ہی محبت تھی، تکلیف ہی تکلیف تھی، وہ تکلیف میں تھا اسے تکلیف میں دیکھ کر..

"مجھے بابا کے پاس جانا ہے.."ایک آنسو اس کی آنکھوں سے ڈھلک کر چہرے پر پھسل گیا تھا، اپنے دونوں بازوؤں کو سکندر کی گرفت سے آزاد کر کے وہ اس سے دور ہوئی اور جھک کر ان تصویروں کو دوبارہ دیکھنے لگی، اس کے ہر انداز سے الجھن جھلک رہی تھی..

"ٹھیک ہے تم تیار ہو جاؤ.."ایک نظر اسے دیکھ کر لمبی سانس لیتا وہ واشروم کی طرف بڑھ گیا...

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

"کس کا فون تھا باس..؟ "

"شوکت کا، ایک بری خبر ہے اور ایک اچھی، پہلے کون سی سناؤں..؟"موبائل ہاتھ میں تھامے اس نے سوچ بھری نظروں سے اپنے سبھی آدمیوں کو باری باری دیکھا..

"بری خبر باس.."ان میں سے ایک نے جواب دیا..

"کیوں..؟پہلے بری خبر کیوں سننا چاہتا ہے تو..؟"نبیل شیرازی نے سوالیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھا..

"تاکہ اچھی خبر سن کر بری خبر کی کڑواہٹ ختم کر سکوں.."بہت سمجھداری سے جواب دیا گیا..

عدیل شیرازی اس کے جواب سے متاثر ہو کر زور زور سے سر اثبات میں ہلانے لگا..

"اچھا تو سن،راجا پکڑا گیا ہے.."اس کی بات سن کر اس فیکٹری نما بلڈنگ میں موجود اس کے تمام آدمیوں کے چہرے پر شاک کی کیفیت طاری ہو گئی..

"کک..کیسے باس..؟وہ تو ہمارا سب سے چالاک آدمی تھا.."ایک آدمی نے اسی حیرانی سے اسے دیکھا..

"وہ چالاک نہیں تھا،چالاک ہوتا تو کبھی سکندر کے ہاتھ نہ لگتا،لیکن خیر اس کا ٹائم ختم ہونے والا تھا اس لئے پکڑا گیا،ہر عروج کا زوال ایک نہ ایک دن آتا ہی ہے،ہمارے لئے سکون کی بات یہ ہے کہ ہمارا آدمی سکندر کی نظر میں آئے بغیر پوری کامیابی سے

واپس آرہا ہے اور وہ بھی ایک ایسی خبر کے ساتھ جو ہمیں ہماری منزل تک لے جائے گی.. "کروفر سے بولتے ہوئے وہ یہ بات بھول گیا تھا کہ اس کا بھی ایک نہ ایک دن زوال ضرور آئے گا، اور وہ دن زیادہ دور نہیں تھا، وقت اپنی الٹی چال چلنا شروع کر چکا تھا، بس صحیح دام پھینکنا باقی تھا جو شاید سکندر کی طرف سے پھینکا جا چکا تھا...

✨✨✨✨✨✨✨✨✨

بس اسٹاپ کے پاس گاڑی روک کر جارج نے پیچھے مڑ کر دیکھا جہاں عباد اس شوکت نامی گنڈے کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا جس کے چہرے پر کل رات والے تشدد کا نام و نشان تک نہیں تھا لیکن ایک قسم کا خوف اور بے چینی ضرور دیکھی جا سکتی تھی، اور اسی بے چین انداز میں وہ کبھی گاڑی میں موجود تینوں نفوس کو دیکھتا پھر باہر روڈ پر دوڑتی ٹریفک کو، شام کا وقت ہونے کو تھا، سورج اپنی شعائیں لپیٹے گھر واپسی کا ارادہ کر رہا تھا اور اسی طرح ممبئی جیسے بڑی شہر میں رہنے والے لوگ بھی صبح کے نکلے اپنے کاموں سے فارغ ہو کر گھر کو روانہ ہو رہے تھے..

"تمہیں یاد ہے نا کیا کرنا ہے..؟" پاس بیٹھے عباد نے سنجیدہ نظروں سے اسے دیکھا..

"جی سر.." جواب دینے کے ساتھ اس نے سر بھی اثبات میں ہلایا، نظریں ہنوز باہر

چلتی ٹریفک پر جمی ہوئی تھیں...

"ایک بھی غلطی نہ ہونے پائے ورنہ پتا ہے نا نتیجہ کیا ہو گا..؟" لہجے میں تنبیہہ تھی، آگے بیٹھے حماد نے بیزاری سے اسے دیکھا، بمشکل وہ تین گھنٹے سو پایا تھا کہ عباد اسے زبردستی اپنے ساتھ گھسیٹ لایا تھا..

"جج...جی سر.. کوئی غلطی نہیں ہو گی، جیسا آپ نے کہا ہے ویسا ہی ہو گا.." خوفزدہ لہجے میں بول کر اس نے نظریں جھکا لیں..

"گڈ، مجھے تم پر بھروسہ ہے.." اتنی دیر میں وہ پہلی بار مسکرایا تھا، اور ہاتھ بڑھا کر اس کے کندھے کو تھپکا تھا، انداز ہمت دینے والا تھا...

"ہم برے نہیں ہیں شوکت، اور میں تو بالکل بھی برا نہیں ہوں، اس لئے ڈرو مت اور ہماری مدد کرو تاکہ ہم اس الجھن سے جلد سے جلد آزاد ہو جائیں اور ساتھ میں تمہیں بھی اس فضول کام سے چھٹکارا مل جائے.." حماد کی بات پر عباد کے ساتھ ساتھ جارج نے بھی تادیبی نظروں سے اسے دیکھا تھا..

جارج کے اشارہ کرنے پر شوکت گاڑی کا دروازہ کھول کر باہر نکل آیا، اب اس کے

چہرے پر سکون تھا،ایک نظر گاڑی میں موجود ان تینوں نفوس کو دیکھا اور مڑ کر اپنی منزل کی طرف بڑھ گیا،سب کچھ درست کرنے کے لئے...

"ارے واہ حماد!!ایک رات کی جگائی نے تو تمہیں کافی عقلمند بنا دیا،کیوں نہ آج رات بھی تمہیں کسی کام پر لگا دیا جائے،کیوں جارج کیا خیال ہے.."عباد نے شرارتی انداز میں کہتے ہوئے حماد کی طرف دیکھا جو سرخ آنکھیں لئے اسے ہی گھور رہا تھا..

"نیک کام میں دیر نہیں کرنی چاہیے سر.."جارج نے بھی مسکرا کر حماد کو دیکھا..

"بکو مت تم دونوں اور مجھے گھر ڈراپ کرو،اتنی مزے دار نیند لے رہا تھا میں،اس معمولی سے کام کے لئے تم لوگوں نے میری نیند خراب کر دی.."باری باری ان دونوں کو گھور کر وہ آگے مڑ گیا...

"ہم ٹیم ہیں بھولو مت،اور ٹیم ہمیشہ ایک ہو کر کام کرتی ہے،اور یہ کوئی معمولی کام نہیں تھا ڈفر.."سنجیدگی سے کہتے ہوئے عباد نے آگے بڑھ کر زور سے اس کے سر پر ایک چپت لگائی جس کے لئے وہ تیار نہیں تھا اور اس کا سر اس اچانک حملے سے آگے کی طرف لڑھک گیا...

"ابھی تیری بیوی کو فون کرتا ہوں، بہت مزے لے رہے ہو نا تم سکندر کے کام کے بہانے، ابھی ایک کال کروں گا اور وہ گھر بیٹھی تجھے کچا چبانے کی پلاننگ شروع کر دے گی.." ہمیشہ کی طرح اس نے آنیہ کی دھمکی دی لیکن اس بار حماد اس کے ڈراوے میں آنے والا نہیں تھا اس لئے زور سے ہنسنے لگا..

"کیا ہر وقت بیوی کی دھمکی دیتے رہتے ہو تم، مرد بنو مرد"..

"مرد ہی ہوں غور سے دیکھو.." عباد کی بات پر وہ بھنا کر بولا تو عباد کے ساتھ جارج بھی قہقہہ لگا کر ہنس دیا..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ارے ماہم بیٹا، تم یہاں، اچانک.." ان دونوں کو یوں اچانک اپنے سامنے دیکھ کر انصاری صاحب حیرانی سے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے تھے..

"کیوں؟ کیا میں اب یہاں آ بھی نہیں سکتی بابا..؟" اس کا انداز اکھڑا ہوا تھا..

"ارے نہیں نہیں بیٹا، کیسی باتیں کر رہی ہو، تمہارا ہی گھر ہے، جب چاہے آؤ.." وہ گڑبڑائے پھر سوالیہ نظروں سے دروازے کے فریم سے کمر ٹکا کر کھڑے سکندر کو

دیکھا..

"کیا بات ہے بیٹا؟تم دونوں کے بیچ کچھ ہوا ہے کیا؟سکندر..؟"

"آپ کی بیٹی کو میری بات کا یقین نہیں ہے.."سکندر کی بات پر صوفے پر بیٹھی حمنہ نے خشمگیں نظروں سے ماہم کو گھورا جو ان سب سے بے نیاز انصاری صاحب کو ہی دیکھ رہی تھی..

"بابا آپ کہہ دیں کہ سب جھوٹ ہے،ایسا کچھ بھی نہیں ہے.."وہ بمشکل بولی، آنکھیں ضبط سے سرخ ہو رہی تھیں..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"میں نہیں کہہ سکتا ایسا.."انہوں نے افسردگی سے سر نفی میں ہلا دیا..

"کیوں بابا..؟"حیران نظروں سے انہیں دیکھتی وہ مزید ان کے قریب ہوئی تھی..

"کیونکہ یہی سچ ہے بیٹا،سکندر نے تمہیں جو کچھ بتایا وہ سچ ہے،تم..تم میری بیٹی نہیں ہو،ارے میں تو کچھ بھی نہیں ہوں،نہ تمہارا نہ سکندر کا،میرا کسی سے کوئی رشتہ نہیں ہے،بس ایک ادنیٰ سا ملازم ہوں،جس نے اپنے مالک اپنے محسن کے ساتھ وفا نبھائی، ان سے کئے وعدے کو پورا کیا..ماہم..بیٹا..میں تمہارا..بابا نہیں ہوں..سکندر کی

بات کا یقین کر لو کیونکہ وہ سچا ہے..مجھے معاف کر دو بیٹا.."اس کا ہاتھ پکڑے پشیمانی سے کہتے ہوئے انہوں نے اپنا سر اس کے سامنے جھکا لیا،ماہم پھٹی پھٹی نظروں سے ان کے جھکے ہوئے سر کو دیکھ رہی تھی،وہ سسک رہے تھے،رو رہے تھے،تکلیف میں تھے،ہارے ہوئے تھے،اور اس کا بھی حال کچھ ایسا ہی تھا یا اس سے کہیں زیادہ برا..

دروازے پر کھڑے سکندر نے بے چینی سے اس کے ساکت وجود کو دیکھا تھا،حمنہ کا بھی کچھ ایسا ہی حال تھا جو اب اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی..

"نہیں،نہیں،آپ..آپ جھوٹ بول رہے ہیں،ایسا..ایسا کیسے ہو سکتا ہے،میں تو آپ کی بیٹی ہوں نا،بچپن سے آپ کے پاس رہی ہوں،آپ..آپ میرے بابا ہیں،ہم نے..ہم نے ایک..ایک ساتھ زندگی کے کئی حسین پل گزارے ہیں بابا،آپ کیسے اتنی آسانی سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ میں آپ کی بیٹی نہیں ہوں،حم..حمنہ دیکھو،دیکھو بابا کیا کہہ رہے ہیں،نہیں یہ جھوٹ ہے،یہ بکواس ہے،سب بکواس ہے.." نفی میں سر ہلاتی وہ دو قدم پیچھے ہوئی پھر بے چین نظروں سے حمنہ کو دیکھا جو اس کی بگڑی حالت دیکھ اس کی طرف بڑھی تھی..

"ماہم خود کو سنبھالو،سچ کا سامنا کرو.."اسے دونوں ہاتھوں سے تھام کر حمنہ نے نرمی

سے اسے ہلایا..

"کیسے سنبھالوں میں خود کو حمنہ، کیسے؟ تم ہی بتاؤ، یہ سب میرے ساتھ ہی کیوں ہو رہا ہے، کیوں.. میں نے کسی کا کیا بگاڑا ہے.."اس کے کندھے پر سر ٹکا کر وہ بے بسی سے بولی تھی، آواز میں لڑکھڑاہٹ تھی، انداز کسی ہارے ہوئے کھلاڑی کی طرح تھا، اور آنسو تھے کہ متواتر اس کی آنکھوں سے گرتے ہی جا رہے تھے، حمنہ محبت سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرنے لگی، اسے دلاسا دینے لگی, ایک مخلص دوست کی طرح..

خود کو سنبھالو ماہم، تم تو میری بہادر دوست ہو، جو ہر دکھ کا سامنا مسکرا کر کرتی تھی"..

"مجھے ڈر لگ رہا ہے حمنہ، یہ سب بہت عجیب ہے بہت ڈراؤنا، مجھے یقین نہیں آ رہا کہ میرے ماں باپ کا قتل کر دیا گیا اور میں اتنے سکون سے اپنی زندگی جیتی رہی، کیسے..؟ کوئی بیٹی کیسے اپنے حقیقی ماں باپ سے انجان رہ سکتی ہے..؟ میں جسے اپنی زندگی سمجھتی رہی وہ میری زندگی تھی ہی نہیں، وہ تو اک چھلاوا تھا، اک دھوکا، میں اتنے سال ایک دھوکے کو اپنی زندگی سمجھتی رہی، کتنی بیوقوف ہوں میں.."اس کے لہجے میں چبھن تھی، افسوس تھا، شرمندگی تھی، نفرت تھی، اس کو دیکھتے سکندر نے ضبط سے اپنی مٹھیاں بھینچی تھی، انجانے میں ہی سہی وہ اسے اس سب کا ملزم ٹھہرا رہی تھی..

"مجھے معاف کر دو بیٹا، سب میری وجہ سے ہوا ہے، مجھے پہلے ہی تمہیں سب کچھ بتا دینا چاہیئے تھا بیٹا، تمہیں سکندر سے دور رکھ کر میں نے بہت بڑی غلطی کر دی.." لرزتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر انصاری صاحب نے اس کے سامنے جوڑ دیئے، آنکھوں میں پشیمانی تھی، ماہم نے سرعت سے آگے بڑھ کر ان کے ہاتھوں کو تھام لیا..

"نہیں بابا آپ کو معافی مانگنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، آپ نے کچھ بھی غلط نہیں کیا، آپ تو میری حفاظت کر رہے تھے، غلط تو یہ انسان ہے، جب سے یہ انسان میری زندگی میں آیا ہے تب سے میری زندگی عذاب بن گئی ہے.." نرمی سے بولتے ہوئے رخ موڑ کر اس نے شعلہ بار نظروں سے سکندر کو دیکھا جو اب بھی دروازے کے فریم میں کھڑا تھا، اس سے ایک انچ بھی آگے نہیں ہلا تھا..

"اچھا! ایسا کیا کر دیا میں نے جو تمہاری زندگی عذاب بن گئی.." بھنویں بھینچ کر اس نے آرام سے اسے دیکھا، اسے اندازہ تھا کہ کچھ ایسا ہی ہونے والا ہے اس لئے وہ پہلے سے تیار ہو کر آیا تھا، بظاہر معصوم دکھنے والی یہ لڑکی اتنی آسانی سے اس پر بھروسہ نہیں کر سکتی تھی..

اس کی توپوں کا رخ سکندر کی طرف مڑتا دیکھ کر حمنہ کا دل کیا اپنا سر دیوار سے مارے یا

پھر ماہم کا ہی سر دیوار سے جا بجا دے تا کہ کچھ تو اس کی عقل درست کام کرنا شروع کرے، جبکہ اس کی بات پر انصاری صاحب نے تیزی سے سر نفی میں ہلایا جیسے وہ واقعی ان کے ہلتے ہوئے سر کو دیکھ رہی ہو...

"یہ سب آپ کی وجہ سے ہو رہا ہے، اچھا خاصہ میری زندگی سکون سے گزر رہی تھی، نہ کوئی ماضی تھا نہ کوئی دشمن، لیکن جب سے آپ نے میری زندگی میں قدم رکھا ہے سکندر صاحب میری زندگی اجیرن بن گئی ہے.." سکندر کے پر سکون انداز پر وہ مزید چراغ پا ہوئی تھی..

"کیا واقعی، میری ایک بات اپنے اس کمزور سے دماغ میں فٹ کر لو ڈیئر وائف کہ میں تمہاری زندگی میں ہمیشہ سے تھا، تمہارا کوئی ماضی نہ بھی ہوتا تب بھی میں تمہاری زندگی میں رہتا اور رہی بات تمہارے دشمن کی تو ایک بات جان لو وہ تمہارا اپنا ہی خون ہے، تمہارا سگا چچا ہے، میرے آنے نہ آنے سے تمہارا دشمن بدل نہ جاتا، میں نہ بھی ہوتا تب بھی وہ تمہیں تلاش کر لیتا، تمہاری حفاظت میرے دم پر ہے نہ کہ ان کے نہیں یقین تو اپنے باپ سے پوچھ لو.." سر کی ہلکی سی جنبش سے اس نے ماہم کی پشت پر کھڑے انصاری صاحب کی طرف اشارہ کیا، لہجہ ٹھنڈا ٹھار تھا اور آنکھوں کا رنگ غصے کی زیادتی

سے گہرا ہو گیا تھا..

اس کی بات پر ماہم نے گردن موڑ کر انصاری صاحب کو دیکھا جنہوں نے اثبات میں سر ہلا کر اسے سکندر کے سامنے شرمندہ ہونے پر مجبور کر دیا، وہ ہمیشہ ہی اس کے سامنے غلط ثابت ہو جاتی تھی، لیکن اس بار اس نے اپنی غلطی تسلیم نہیں کی اور اکڑ کر کھڑی رہی، حمنہ نے اسے دیکھ کر غصے سے دانت بھینچے..

"مجھے پھر بھی آپ کی بات کا یقین نہیں ہے.." اس کے جواب پر حمنہ تاسف سے سر ہلاتی وہاں سے ہٹ گئی، انصاری صاحب نے ملتجی نظروں سے اسے دیکھا جسے وہ نظر انداز کر گئی..

"مرضی ہے تمہاری، میں جا رہا ہوں، جب دماغ ٹھکانے پر سجائے تو خود ہی واپس آ جانا، کسی شوہروں والے پروٹوکول کی امید مت رکھنا مجھ سے.." جاتے جاتے بھی وہ اس پر طنز کے تیر چلانے سے باز نہیں آیا تھا سنجیدہ نظروں سے اسے دیکھتا وہ الٹے قدموں پیچھے کھسکنے لگا، ماہم نے گھور کر اسے دیکھا جو الٹے قدموں سے چلتا ہوا پیچھے کھسک رہا تھا، نظریں ملنے پر وہ مسکرا دیا تھا، شرارتی مسکراہٹ..

اس کے نظروں سے اوجھل ہوتے ہی ایک قسم کی پشیمانی اسے چاروں طرف سے

گھیرنے لگی تھی،اندر ہی اندر وہ اپنے انداز پر شرمندہ ہو رہی تھی،یہ شخص اس کی ہر لمحہ حفاظت کرتا تھا اور وہ تھی کہ ہمیشہ اسے ٹھکرا دیتی تھی..

"تم کیوں نہیں اس کی بات کا یقین کر رہی ماہم،اتنی ضدی تو تم کبھی نہیں تھی.."

انصاری صاحب کے آخری جملے پر اس نے چونک کر ان کی طرف دیکھا،ایک احساس دل میں بیدار ہوا تھا اچانک ہی،ایسے ہی وہ الجھی ہوئی تھی انصاری صاحب کی بات پر مزید الجھ رہی تھی...

"میں سونے جا رہی ہوں بابا.."انداز کھویا کھویا سا تھا،انصاری صاحب نے اسے دیکھ کر مایوسی سے سر ہلا دیا،اپنے کمرے کے دروازے پر رک کر اس نے پیچھے مڑ کر اسی دروازے کی طرف دیکھا جہاں کچھ دیر پہلے سکندر کھڑا تھا،نمکین پانی کی ایک بوند اس کی داہنی آنکھ سے لڑھک کر رخسار پر پھسل گئی،اس نے چونک کر اپنے داہنے رخسار پر موجود آنسو کی لکیر کو ہاتھ کی پوروں سے چھو کر محسوس کیا،اسے حیرانی ہوئی تھی کہ وہ رہی تھی لیکن کس بات پر یہ وہ سمجھ نہیں پائی یا سمجھنا چاہتی نہیں تھی...

✨✨✨✨✨✨✨✨✨

"آجا میرے شیر کیسا ہے تو..؟کہیں چوٹ وغیرہ تو نہیں لگی تجھے..؟کھنا کھایا یا بھوکا ہی

رہا رات بھر..؟"اپنے سامنے صحیح سلامت کھڑے شوکت پر وہ خوشی سے نثار ہی ہوتا جارہا تھا،اس کا یہ انداز دیکھ کر جہاں شوکت مسکرادیا تھا وہیں اس کے باقی ساتھیوں نے کینہ توز نظروں سے ان دونوں کو گھورا..

"میں بالکل ٹھیک ہوں باس،بس ہلکی سی بھوک کا احساس ہو رہا ہے کہ رات سے کچھ کھایا نہیں،سکندر کے آدمیوں سے کسی طرح بچتا بچاتا آپ تک پہنچا ہوں.."کمال مہارت سے وہ جھوٹ بولا تھا..

"ارے جاؤ جلدی سے میرے شیر کے لئے کھانے کا انتظام کرو،اور ہاں ساتھ میں دارو بھی لیتے آنا،آج میں اپنے شیر کو اپنے پیسوں سے پلاؤں گا.."اس نے آس پاس کھڑے اپنے آدمیوں کو حکم دیا ..

"جی باس ابھی لایا..."ایک آدمی بولا..

"ارے نہیں باس دارو نہیں،بس کھانا ہی ٹھیک رہے گا،اماں سے وعدہ کیا تھا کہ دوبارہ دارو کو ہاتھ نہیں لگاؤں گا،اگر وعدہ خلافی کی تو بہت ناراض ہو گی اماں.."دارو کی بات سن کر شوکت جلدی سے بولا،اسے یہ ڈر لاحق ہو گیا تھا کہ کہیں دارو کے نشے میں وہ سارا کچھ نبیل شیرازی کے سامنے اگل نہ دے،اسی لئے بہانہ بنا کر دارو سے انکار کر

دیا..

"ارے شاباش میرے شیر، چل بتا کچھ کام کی خبر ہاتھ لگی..؟اور اس راجہ کا کیا ہوا، بڑا تیس مار خان بن کے یہاں سے نکلا تھا یہاں سے اور خود ہی قید میں چلا گیا.." وہ اب اسے اپنے قریب پر ساتھ لگا کر بیٹھا اس سے پوچھ رہا تھا..

"ارے بھول جائیں اسے باس، سکندر کا ایک ہاتھ پڑتے ہی فر فر زبان سے آپ کے بارے میں سب کچھ اگل دیا"..

"ہائیں کیا تو سچ کہہ رہا ہے شوکت.." شوکت کی بات پر اس نے بے یقینی سے اسے دیکھا..

"اپنی اماں کی قسم باس جھوٹ نہیں بول رہا، میں نے اپنی ان گناہگار آنکھوں سے یہ منظر دیکھا ہے"..

"چل تو چھوڑ اس راجہ کے قصے کو، وہ اب اس سکندر کا دردِ سر ہے، اور بتا کیا خبر لایا ہے.." وہ مطلب کہ بات پر آیا تھا...

"بہت پتے کی خبر لایا ہوں باس، سمجھو اب وہ لڑکی آپ کے قید میں خود بخود آئے

گی.. "مسکرا کر اپنے سامنے بیٹھے نبیل شیرازی کو دیکھا جس کی آنکھیں اس کی بات سن کر چمکنے لگی تھیں..

"وہ کیسے..؟"

"وہ ایسے کہ..." اس کے مزید قریب ہو کر وہ اسے وہی کچھ بتانے لگا جو عباد اور حماد نے اس سے کہنے کو کہا تھا، نبیل شیرازی اس کی ساری بات سن کر جیسے خوشی سے جھومنے لگا تھا..

"واہ شوکت واہ، آج تو نے ثابت کر دیا کہ تو اس راجہ سے زیادہ سمجھدار اور چالاک ہے، تیری پلاننگ بالکل صحیح ہے، ہم بالکل ویسا ہی کریں گے جیسا تو نے سوچ رکھا ہے، اس بار تو وہ لڑکی میرے چنگل سے نہیں بچ سکتی، دیکھتا ہوں وہ سکندر اب اسے کیسے بچائے گا مجھ سے..." شیطانی چمک آنکھوں میں لئے وہ اپنی ہی دھن میں بولے جا رہا تھا، پاس بیٹھے شوکت نے اسے دیکھ کر تاسف سے سر نفی میں ہلانے لگا کہ اب اس کا کھیل ختم ہونے والا تھا...

سکندر کے جانے کے بعد سے جو وہ اپنے کمرے میں بند ہوئی تھی تو رات کی سیاہی پھیلنے کے بعد بھی باہر نہیں نکلی تھی، انصاری صاحب جتنی دفع اس سے بات کرنے کی غرض سے اندر جاتے وہ نیند کا ڈرامہ کر کے چادر تان کر سو جاتی، ڈرائنگ روم میں بیٹھ کر اپنے آفس کا کام کرتی حمنہ انصاری صاحب کو ہر بار ناامید ہو کر اس کے کمرے سے باہر نکلتا دیکھ کر ضبط سے بیٹھی رہتی ورنہ اس کا تو دل کر رہا تھا کہ جا کر اس کے کان کے نیچے دو ہاتھ جڑ دے، لیکن اس بار انصاری صاحب کو مایوسی سے باہر آتے دیکھ کر اس سے ضبط نہ ہوا اور وہ فائلز بند کر کے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی..

"بیٹا آرام سے اسے سمجھانا، تمہیں پتا ہے نا سکندر کی طرفداری اس سے ذرا بھی برداشت نہیں ہوتی.." اسے ماہم کے کمرے کی طرف بڑھتا دیکھ کر وہ اس سے بولے، لہجے میں التجا اور مایوسی تھی..

"مجھ سے منافقت نہیں ہوتی انکل، میں بہت فیئر ہوں، سکندر صحیح ہے تو میں اسی کا ساتھ دوں گی اور آپ کی اس خود سر بیٹی کے سامنے تو اس کی تعریفوں کے پُل باندھ دوں گی تاکہ میڈم مزید جلیں.." اس کے لہجے میں سچائی تھی، پختگی تھی..

"ایسا کر کے تم حالات کو اور بھی زیادہ بگاڑ دو گی بیٹا.." وہ جلدی سے بولے..

"حالات تو پہلے سے ہی بہت بگڑے ہوئے ہیں انکل، اگر آپ اسے پہلے ہی سچ بتا دیتے تو آج حالات اتنے سنگین نہ ہوتے.." بیزاری سے بولتے ہوئے اس کی زبان سے وہ بات نکل گئی جس کا طعنہ آج صبح انہیں سکندر دے گیا تھا..

"جانتا ہوں بیٹا کہ غلطی سراسر میری ہے، مجھے اسے سب کچھ بتا دینا چاہئے تھا، لیکن میں لالچی ہو گیا تھا، اولاد کی لالچ بہت بری چیز ہے حمنہ بیٹا، اللہ ایسی لالچ سے ہر کسی کو محفوظ رکھے، ماہم کے دم سے میری زندگی میں رونق تھی، اس نے میری زندگی میں اولاد کی کمی کو پورا کر دیا تھا، تم ہی بتاؤ مجھ جیسا لالا اولاد انسان کیسے اس رونق کو اپنی زندگی سے دور کر سکتا تھا، میرے اندر وہ ہمت نہیں تھی، اور سچ پوچھو تو آج بھی نہیں ہے بیٹا، لیکن میں اسے محفوظ دیکھنا چاہتا ہوں اور اس کی حفاظت اسی میں ہے کہ وہ سکندر کے پاس چلی جائے، اس کی بات کا یقین کرے.." انصاری صاحب کے لہجے میں افسردگی تھی، بیچارگی تھی اور ماہم کے لئے ایک مخصوص پدرانہ محبت تھی، جس کے لئے وہ شاید زندگی بھر ترستی رہتی جو اسے ان کی شکل میں مل رہی تھی...

"آئی ایم سوری انکل، میرا کہنے کا مطلب وہ نہیں تھا، جتنی مجھے ماہم عزیز ہے اتنی ہی مجھے آپ سے بھی محبت ہے، آپ میرے بابا کی طرح ہیں، اور آپ ماہم کی طرف سے

بے فکر رہئے، میں اس کا دماغ ابھی درست کر کے آتی ہوں، ویسے آپ کی بیٹی ہے بہت افلاطون ٹائپ کہ سکندر جیسے انسان کے منہ پر اسے مکار اور جھوٹا کہتی رہتی ہے.."

اس کی بات پر انصاری صاحب بھی دھیرے سے ہنس دیئے تھے...

"جارج تم ابھی یہاں پہنچو، میں بس نکل رہا ہوں، اور دھیان رہے کوئی غلطی نہ ہونے پائے، کڑی نظر رکھنا.." اپنی بات ختم کر کے موبائل پینٹ کی جیب میں اڑستا ہوا وہ تیزی سے باہر نکلا اور آس پاس نظریں دوڑانے لگا، کسی کو اپنی طرف متوجہ نہ پا کر گاڑی کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گیا، اب اس کا ارادہ عباد کے پاس جانے کا تھا، اس معاملے کو پوری طرح جڑ سے اکھاڑنے کے لئے مکمل پلاننگ کرنے..

تھوڑی دیر بعد اس کی گاڑی عباد کے فارم ہاؤس کے دروازے پر کھڑی تھی اور وہ گاڑی میں ہارن پر ہاتھ جما کر بیٹھا دروازہ کھلنے کا انتظار کر رہا تھا..

"پورے محلے کو خبر کر دو کہ تم یہاں آئے ہو، پانچ منٹ سکون سے نہیں بیٹھ سکتے، ہارن سے ہاتھ ہٹا میرے باپ، تیرا بھانجا سو رہا ہے.." اس کے مسلسل ہارن کی آواز پر عباد دروازہ کھول کر چیختا چلاتا اس کی طرف آیا اور جھک کر اسٹیئرنگ وہیل پر جمے اس

کے ہاتھ کو جھٹکے سے ہٹا دیا..

"آنیہ کو کیوں لائے ہو یہاں..؟"گاڑی اندر پارک کرنے کے بعد وہ گاڑی سے نکل کر سنجیدگی سے اس کی طرف مڑا جو اب دروازہ بند کر رہا تھا..

"میں نہیں لایا، وہ خود ضد کر کے آئی ہے.."وہ منہ بنا کر بولا تو سکندر نے گھور کر اسے دیکھا..

"یوں گھورنے سے سچائی بدل نہیں جائے گی، اب اندر چلو سب تمہارا انتظار کر رہے ہیں"..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بات کرتے ہوئے وہ دونوں اندر داخل ہوئے، گھر میں بالکل سناٹے کا راج تھا، ایک بھی ذی نفس دکھائی نہیں دے رہا تھا، ڈرائنگ روم سے گزر کر وہ دونوں ایک کمرے میں داخل ہوئے جہاں حماد کے ساتھ ایک ادھیڑ عمر شخص بھی بیٹھا ہوا تھا، سکندر نے ایک نظر انہیں دیکھ کر سوالیہ انداز میں عباد کو دیکھا..

"یہ ہیں ایس پی آکاش رائے، انہیں کے پاس فالحال اس کیس کی فائل ہے جسے تم دوبارہ کھلوانا چاہتے ہو.."عباد کی بات پر اس نے دوبارہ اس شخص کو دیکھا پھر سر ہلاتا

ان کے سامنے رکھے صوفے پر جا کر بیٹھ گیا، بیچ میں ایک شیشے کا ٹیبل رکھا ہوا تھا جس پر تین چار فائلز اور ڈاکومنٹس کھلے ہوئے رکھے تھے، جبکہ ٹیبل سے ذرا فاصلے پر رکھے ون سیٹر صوفے پر حماد دونوں پیر اوپر جما کر بیٹھا گود میں ایک فائل کھول کر رکھے منہمک سا اسے پڑھ رہا تھا، ایک وہی تھا جس نے سکندر کے آنے پر کوئی رد عمل ظاہر نہیں کیا تھا، سکندر نے بھنویں بھینچ کر اسے استفہامیہ نظروں سے دیکھا جس کا سامنے والے نے کوئی اثر نہ لیا..

"اسے اس کے حال پر چھوڑو، تم اپنے مقصد پر دھیان دو.." سکندر کو حماد کی طرف متوجہ دیکھ کر عباد بولا، چہرے پر استہزائیہ مسکراہٹ تھی، جیسے کوئی مزاحیہ بات یاد آ گئی ہو..

"ویسے کر کیا رہا ہے یہ..؟" سکندر پوچھے بنا نہ رہ سکا..

"انکل نے آفس کی فائلز چیک کرنے کو دی ہیں برخوردار کو، اسی میں پریشان ہے بیچارہ.." عباد کی بات پر اس نے دوبارہ حماد کی طرف دیکھا جو کافی دھیان سے ایک ایک پیج پڑھ رہا تھا، پیشانی پر شکنوں کا جال بچھا ہوا تھا، اور ہاتھ میں پکڑے پین کو بے دھیانی میں ہلائے جا رہا تھا جیسے کوئی پوائنٹ سمجھ نہ آیا ہو..

"کہو تو اریبہ کو بلا دوں تمہاری مدد کے لئے.." محظوظ کن لہجے میں اس سے پوچھا..

"دماغ خراب نہ کرو میرا، ابھی فالحال میں کسی سے بات کرنے کے موڈ میں نہیں ہوں.." یونہی فائل پر نظریں جمائے وہ ضبط سے بولا، لہجے سے جھلکتی بیزاری پر بمشکل بند باندھنے کی کوشش کی گئی تھی..

سکندر نے مسکراتے ہوئے رخ پھیر کر اپنے سامنے بیٹھے ایس پی آکاش کی طرف دیکھا جو اسی کی توجہ کا منتظر تھا..

"تو ایس پی صاحب آپ ہماری کیا مدد کر سکتے ہیں..؟" وہ براہ راست مدعے کی بات پر آیا..

"میری مدد حاصل کرنے کے لئے آپ کو سب کچھ میرے گوش گزار کرنا پڑے گا، تبھی جا کر میں آپ کی مدد کے بارے میں سوچ سکتا ہوں.." سکندر کو دیکھ کر اس نے آرام سے جواب دیا..

"کیا آپ رشوت لینے والوں میں سے ہیں..؟" بائیں ابرو کو مخصوص انداز میں اچکا کر چبھتی ہوئی نظروں سے اسے دیکھا..

"بھگوان سے ڈریں سر، میں ایسا پاپ نہیں کرتا.." باقاعدہ دونوں کانوں کو ہاتھ لگا کر کہا..

"میں بس دیکھنا چاہتا تھا کہ ہم نے صحیح بندے کو چنا ہے یا نہیں.." اس کا لہجہ ذرا نرم ہوا لیکن آنکھوں کی سنجیدگی اب بھی برقرار تھی..

"آپ کو جو مدد چاہیئے میں کرنے کو تیار ہوں سر، اس کے لئے آپ کو مجھے پوری بات بتانی ہو گی تاکہ سیچویشن کو ہینڈل کرنے میں مجھے آسانی ہو، ورنہ پوری انفارمیشن نہ ملنے کے نتیجے میں، میں آپ کی پوری طرح سے مدد بھی نہیں کر پاؤں گا اور نہ ہی اپنے اوپر والوں کے سوالوں سے آپ کو بچا پاؤں گا.." اپنے تئیں اس نے سمجھداری والی بات کہی تھی جس پر وہ لمحے بھر کے لئے سوچ میں پڑ گیا..

"ایس پی آکاش صحیح کہہ رہے ہیں سکندر، پوری بات کا علم ہونے کے نتیجے میں یہ ہمیں بہتر انگیج کر سکیں گے تاکہ ہم آسانی سے اس مرحلے کو ہینڈل کر سکیں.." ان دونوں کو بغور سنتے عباد نے ایس پی کی بات سے تائید کی تو وہ اثبات میں سر ہلانے لگا..

"ہمم، بالکل صحیح کہہ رہے تم عباد، لیکن میں فالحال کچھ بتانے کے موڈ میں نہیں ہوں، تم ہی سب کچھ بتا دو جب سے میں کافی بنا کر آتا ہوں.." ماہم کی صبح والی بات کا اثر اب

بھی اس کے دماغ پر چھایا ہوا تھا، جس سے وہ خاصا ڈسٹرب سا لگ رہا تھا، عباد کے ساتھ فائل میں ڈوبے حماد نے بھی چونک کر اس کی طرف دیکھا، جو بنا ان دونوں کی طرف دیکھے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا ...

"میرے لئے بھی لیتے آنا.." سکندر کے سنجیدہ چہرے پر نظریں جمائے بیٹھا حماد اسے باہر نکلتے دیکھ کر جلدی سے بولا تو خلافِ عادت وہ سر ہلاتا کمرے سے باہر نکل گیا..

اس کے جاتے ہی عباد نے سوالیہ نظروں سے حماد کو دیکھا جس نے اسی وقت اپنی نظروں کا زاویہ دروازے سے ہٹا کر اس کی طرف کیا تھا، عباد کو اپنی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھتا پا کر اس نے لاعلمی کے اظہار کے لئے کندھے اچکا دیئے..

عباد لمبی سانس لیتا سیدھا ہوا اور منتظر بیٹھے ایس پی کی طرف دیکھا پھر شروع سے آخر تک انہیں ساری کہانی سنا دی، جسے سننے کے بعد وہ سوچ میں ڈوبے اثبات میں سر ہلانے لگے..

"آئی سی، مطلب آپ لوگوں کو دو کیسز میں اس نبیل شیرازی کو پھنسانا ہے"..

"وہ پہلے ہی ملوث ہے اس کیس میں.." سکندر کی آواز پر ان تینوں نے چونک کر

دروازے کی طرف دیکھا جہاں وہ ہاتھ میں ٹرے لئے کھڑا تھا جس پر کافی کے چار مگ رکھے ہوئے تھے..

"اس بات کو ثابت کرنے کے لئے ہمیں پروف چاہیئے.."ایس پی نے سوچتے ہوئے کہا..

"کیسا پروف..؟"عباد نے سوالیہ نظروں سے ایس پی کو دیکھا..

"یہی کہ عدیل شیرازی،ان کی بیوی اور جہانگیر صاحب کے مرڈر میں نبیل شیرازی کا ہاتھ ہے اور ساتھ ہی جہانگیر صاحب کے ایکسیڈینٹ کو مرڈر بھی ثابت کرنا ہے"..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ہم اس کے منہ سے اگلوائیں گے یہ بات.."کافی کا مگ ایس پی آکاش کی طرف بڑھاتے ہوئے وہ سپاٹ لہجے میں بولا،

"وہ کیسے..؟یہ اتنا آسان کام نہیں ہے سکندر صاحب،عدیل شیرازی کوئی دو ٹکے کا غنڈہ نہیں جس سے آسانی سے سب اگلوایا جاسکے،منشیات کے دھندے میں وہ کئی برسوں سے ملوث رہا تھا،اور بھولیں مت کہ کتنی صفائی سے اس نے یہ تین مرڈر کروائے اور کسی کو خود پر شک بھی نہیں ہونے دیا،اور ویسے بھی کوئی اس بات کا آسانی

سے یقین نہیں کرے گا کہ وہ ہی عدیل شیرازی جیسے اثر ورسوخ والی شخصیت کا قاتل ہے کیونکہ وہ اس کا اکلوتا چھوٹا بھائی ہے، یہی وجہ ہے کہ قانون نے ان تینوں مرڈر کو ایکسیڈینٹ قرار دیا، دو گیس لیک، اور ایک کار ایکسیڈینٹ، بلاشبہ یہ ایک نہایت ہی چالاک انسان ہے.." ایس پی آکاش تفصیل سے انہیں ساری بات سمجھا رہا تھا، عباد اور حماد کو بھی اس کی بات درست لگی تھی..

"لیکن کب تک اس کی چالاکی چلے گی، اس وقت وہ کامیاب ہو گیا اپنی چالاکیوں میں کیونکہ اس وقت میں نہیں تھا، لیکن اب میں ہوں اور میں یعنی کہ سکندر اپنی چیزوں کی حفاظت کرنا جانتا ہے.." کافی کو گھونٹ گھونٹ حلق کے نیچے اتارتے ہوئے اسے ایک ایک کر کے سارے بچھڑوں کے چہرے نظر آرہے تھے، آخر میں اسے اپنے باپ سے کیا وعدہ یاد آیا تھا جسے وہ ہر حال میں پورا کرنا چاہتا تھا، ماضی کی کربناک یادیں آتے ہی اس کی آنکھیں سخت ہوئی تھیں، جبڑے بھینچ گئے تھے، اور چہرے پر سفاکی آگئی تھی...

"اس کے لئے آپ کے پاس کوئی پلان ہے..؟" ایس پی آکاش نے سنجیدگی سے اسے دیکھا..

"بہت ہی پاور فل پلان ہے بس آپ کی مدد کی ضرورت ہے اسے کامیاب بنانے میں.."انہیں دیکھ کر وہ ہلکے سے مسکرایا،ایک سفاک مسکراہٹ!..

"میں تو دل و جان سے حاضر ہوں،بس آپ حکم کریں کب فورس لے کر آنا ہے اس مجرم کو پکڑنے کے لئے.."ایسا کہہ کر ایس پی آکاش نے ایک ذمے دار آفیسر ہونے کا ثبوت دیا تھا،اب دیکھنا یہ تھا کہ وہ اپنی ڈیوٹی،اپنی وردی کے ساتھ کتنا مخلص ہے..

"بس اسی جذبے کی مجھے تلاش تھی.."بظاہر تو وہ مطمئن دکھ رہا تھا لیکن اندر ہی اندر وہ بدلے کی آگ میں جھلس رہا تھا،حالانکہ یہ بدلہ نہیں تھا جو وہ کرنے والا تھا،یہ ایک ذمے داری تھی،ایک وعدہ تھا جو اس نے اپنے باپ سے کیا تھا،اور سکندر اپنے وعدے کا کتنا پکا تھا یہ تو پوری دنیا جانتی تھی...

✨✨✨✨✨✨✨✨

"رو چکی ہو تو اٹھو کھانا کھالو،دوپہر میں بھی کچھ نہیں کھایا تھا،اللہ جانے صبح ناشتہ بھی کیا تھا یا نہیں.."حمنہ اس کے سر پر کھڑی بول رہی تھی..

اوندھے منہ لیٹی ماہم نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا پھر رخ موڑ لیا..

"مجھے بھوک نہیں ہے، تم جاؤ یہاں سے.." منہ دوسری طرف کئے وہ بولی، لہجے میں ناراضگی تھی، اسے یوں افسردہ دیکھ کر حمنہ کو افسوس ہوا..

"کیوں بھوک نہیں ہے، اور ادھر دیکھو میری طرف، کیوں رو رہی ہو.." اس کے پاس بیڈ پر آ کر وہ بیٹھ گئی..

"میں رو نہیں رہی، بس میرے سر میں درد ہو رہا ہے.." یونہی رخ دوسری طرف کئے وہ بولی، لہجے میں لڑکھڑاہٹ تھی..

"لاؤ میں سر دبا دیتی ہوں.." حمنہ کے لہجے میں ہمدردی تھی جس سے ماہم کو سب سے زیادہ چڑ تھی..

"نہیں رہنے دو، تمہیں آفس کے کام کرنے ہوں گے"..

"ہاں، میری ایسی قسمت کہاں کہ باس مجھ پر فریفتہ ہو کر شادی کر لے.." اس نے مصنوعی آہیں بھریں..

"اللہ نہ کرے تمہارے ساتھ وہ ہو جو میرے ساتھ ہوا.." اس کی بات پر وہ جھٹکے سے اپنی جگہ سے ایسے اٹھی جیسے کوئی بہت خطرناک خبر مل گئی ہو..

"اتنا بھی برا نہیں ہے سکندر، خوامخواہ بدگمان ہو رہی ہو.." حمنہ نے منہ بنا کر کہا..

"یہ بدگمانی نہیں ہے، اس کے پیچھے کئی وجہیں ہیں.." ناراض نظروں سے اسے دیکھا جواب باقاعدہ اس کے سامنے بیڈ پر پالتی مارے بیٹھی تھی، اس کا بس چلتا تو ہر وقت سکندر نامہ ہی کھول کر بیٹھ جاتی..

"اچھا، کیا وجہیں ہیں ذرا مجھے بھی بتاؤ.." آج وہ اسے جیسے فرصت سے سننا چاہتی تھی..

"بدگمان ہونے کے لئے یہ وجہ کافی نہیں ہے کہ وہ ان سب کا ذمے دار ہے.." ایسا کہہ کر وہ خود الجھی تھی کہ کیا وہ واقعی ان سب کا ذمے دار ہے، کیا واقعی وہ گناہگار ہے..؟

"کیسے ہوا ذمے دار وہ..؟ کیا اس نے تمہارے ماں باپ کو قتل کیا..؟ کیا اس نے اپنے باپ کا ایکسیڈینٹ کروایا..؟ کیا اس نے تم سے تمہارا ماضی اتنے سالوں تک چھپائے رکھا..؟ یا وہ تمہاری جان کا دشمن بنا ہوا ہے..؟ ان میں سے کوئی ایک وجہ بتا دو تو میں مانوں کہ ہاں وہ غلط ہے"..

"تمہیں بابا نے بھیجا ہے سکندر کی طرفداری کرنے کے لئے..؟" ترچھی نظروں سے

اسے گھورا جو ہمیشہ کی طرح سکندر کے حق میں پورے جوش و خروش سے بولی تھی، حالانکہ اس کی باتیں سن کر وہ بھی سوچ میں پڑ گئی تھی کہ کیا واقعی وہ ذمے دار ہے..؟

"جی نہیں، میں اپنی مرضی کی مالک ہوں، اپنی آنکھوں سے دیکھتی ہوں، اپنے کان سے سنی باتوں پر یقین کرتی ہوں، اپنے فیصلے خود اپنی عقل سے کرتی ہوں.." وہ آرام سے بولی تو ماہم نے خفگی سے اسے گھورا..

"تو کیا میں دوسروں کی آنکھوں سے دیکھتی ہوں"..

"ہاں یہی سمجھ لو، تم حالات کی آنکھوں سے دیکھ رہی ہو، حالات کب بگڑے..؟ کس کے آنے کے بعد بگڑے..؟ تم ان سب کے پیچھے سکندر کو ذمے دار سمجھتی ہو"..

"تو کیا ایسا نہیں ہے..؟" وہ چڑ کر بولی..

"نہیں، بالکل بھی نہیں، بلکہ، تمہیں میری بات شاید بری لگے لیکن حالات تب سے بگڑے ہیں جب سے انصاری انکل نے تمہیں سکندر کی پہنچ سے دور کر دیا.." حمنہ نے سوچ سمجھ کر ایسا جملہ استعمال کیا کہ ماہم جیسی الٹی کھوپڑی کی لڑکی بات کا برا ہی نہ مان لے، لیکن سامنے بھی ماہم تھی جو اس کی سوچ پر کبھی بھی کھری نہیں اتری تھی..

"ایسا بالکل بھی نہیں ہے، بابا نے میری حفاظت کے لئے ایسا کیا تھا.." چند لمحے تو وہ اسے خفگی سے گھورتی رہی لیکن جب بولی تو اس کے لہجے میں ناراضگی اور دباد باسا غصہ تھا...

"اگر واقعی حفاظت کے لئے ایسا کیا تھا تو اب کیوں تمہیں سکندر کے حوالے کر رہے ہیں، رکھیں نا اپنے پاس، کریں نا اپنے دم پر تمہاری حفاظت.." حمنہ کی بھی ضبط اب جواب دینے لگی تھی، وجہ یہ تھی کہ وہ نہیں چاہتی تھی کہ ماہم اپنی غلط فہمی اور ضد کے چکر میں پڑ کر سکندر جیسے مکمل ساتھی کو کھو بیٹھے، اور ساتھ ہی وہ انصاری صاحب کو احساسِ ندامت سے باہر نکالنا چاہتی تھی، انہیں اب احساس ہونے لگا تھا کہ واقعی انہوں نے سکندر سے ماہم کو دور رکھ کر بہت بڑی غلطی کر دی تھی...

"کیونکہ وہ مجھے محفوظ دیکھنا چاہتے ہیں، اور"..

"اور کیا ماہم..؟ سکندر ہی کیوں..؟ کوئی دوسرا کیوں نہیں..؟ کسی دوسرے کو تمہاری حفاظت کے لئے کیوں نہیں چنا انہوں نے..؟" ماہم کی بات بیچ میں اچک کر وہ قدرے زور سے بولی، اس کی بات میں بھی وزن تھا یہی وجہ تھی کہ ماہم جیسی ضدی لڑکی بھی سوچ میں پڑ گئی تھی..

"مجھے نہیں پتا.." بظاہر تو لاپرواہی سے کندھے اچکا دیئے لیکن دل ہی دل میں وہ بھی جز بز ہو رہی تھی کہ آخر سکندر ہی کیوں..؟

"میں بتاتی ہوں کیوں..؟ کیونکہ انہوں نے سکندر کے بابا سے وعدہ کیا تھا، وعدے کا مطلب سمجھتی ہو ناماہم..؟ سکندر کے علاوہ انہیں کسی پر بھروسہ ہی نہیں ہے، اور شاید تمہیں بھی اس بات کا ادراک ہے کہ تم سکندر کے ساتھ ہی محفوظ رہ سکتی ہو، تو پھر یہ بدگمانی کیوں ماہم..؟ کیوں اسے ہر بات کا الزام دے رہی ہو..؟ کیوں اس کی بات کا یقین نہیں کر رہی..؟" وہ اب تنگ آچکی تھی ماہم کی اس بے وجہ ضد سے، اسی لئے آج وہ طے کر کے آئی تھی کہ ماہم کی اچھی خاصی برین واشنگ کر کے ہی رہے گی، یہ تو وہ جانتی تھی کہ ماہم کو سکندر پر بھروسہ ہے، بس اس نے ایک ضد باندھ لی تھی اس سے بدگمانی کی، اسی ضد کو وہ آج جڑ سے ختم کر دینا چاہتی تھی..

"بس میرا دل نہیں مانتا.." اس کے لہجے میں افسردگی تھی اور آنکھوں میں نمی، وہ اندر ہی اندر اپنی زندگی سے الجھ رہی تھی، وہ ایک سادہ زندگی جینے والی لڑکی تھی جس کی دنیا میں چالبازی اور قتل و غارت جیسی کوئی چیز ہی نہیں تھی، اور کہاں یہ دنیا جہاں وہ الجھ کر رہ گئی تھی، ہر طرف اسے دشمن ہی دشمن نظر آرہے تھے، اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ

کس پر بھروسہ کرے اور کس پر نہیں..

"اچھا، تمہارا دل ایسی بکواس ضد کب سے کرنے لگا، یہ ضد تمہارے دل کی نہیں تمہارے دماغ کی ہے جو تمہاری ہر محرومی کو پکڑ پکڑ کر تمہارے سامنے لا کھڑا کرتا ہے اور ان سے زبردستی اگلواتا ہے کہ سکندر ان سب کا ذمے دار ہے، جبکہ تمہارا دل اس کے حق میں گواہی دیتا ہے، اس کے سچا ہونے کی گواہی دیتا ہے، اگر وہ اس سب کا ذمے دار ہوتا تو وہ تمہیں اس رات ان غنڈوں سے نہ بچاتا، تمہارے لئے گولی کبھی نہ کھاتا، تم سے شادی نہ کرتا، دل سے سوچو ماہم، تمہارا دل بہت اچھا ہے، اور ایک اچھا دل ہی دوسرے اچھے دل کی پہچان کر پاتا ہے، سکندر پر یقین کرو، اسے موقع دو، زندگی بہت خوشگوار ہو جائے گی تمہاری.." اس کے افسردہ چہرے کو غور سے دیکھتے ہوئے جب وہ بولی تو لہجے میں نرمی تھی، وہی مخلص لہجہ جو اس کا خاصہ تھا..

"میں کھانا لے کر آ رہی ہوں، جب پیٹ بھرا رہے گا تو دماغ بھی اچھے سے کام کرے گا.." اس کے سر ہلانے پر وہ کھانا لینے کی غرض سے کمرے سے باہر نکل گئی اور جب کھانے سے بھری ٹرے لے واپس آئی تو وہ کہیں جانے کے لئے پوری طرح تیار تھی..

"کہاں جا رہی ہو...؟" اسے یوں تیار دیکھ کر حیرانی سے پوچھا اور کھانے کی ٹرے بیڈ پر

رکھ دی..

"کہاں جاسکتی ہوں..؟"اس کے سوال میں بھی جواب تھا...

"سکندر کے پاس..؟"حمنہ کے سوال پر وہ سر اثبات میں ہلاتی بیڈ پر آکر بیٹھ گئی اور کھانے کی طرف متوجہ ہو گئ..

"ارے واہ!اتنی جلدی عقل آگئی.."انداز چھیڑنے والا تھا..

"اتنی بیوقوف بھی نہیں ہوں میں،ویسے بھی صرف بات کرنے جارہی ہوں.."خفگی سے منہ بنایا..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"جاہی رہی ہو سکندر کے پاس تو کھانا بھی اسی کے ساتھ کھالینا،کیا پتا تمہارے فراق میں کھانا بھی نہیں کھایا ہو گا اس نے.."اسے آرام سے کھانے کے ساتھ انصاف کرتے دیکھ وہ مزے سے بولی،آنکھوں میں شرارت تھی..

"جورو کا غلام نہیں ہے وہ کہ بیوی کی ناراضگی پر بھوکا رہ جائے،بزنیس ٹائکون ہے، بیوی کے آگے وہ کام اور صحت کو زیادہ اہمیت دینے والا بندہ ہے.."ماہم اس کی شرارت سمجھ رہی تھی...

"خیر سے اتنا بھی برا نہیں ہے وہ.." وہی تپا دینے والا جملہ جسے سن کر ہمیشہ کی طرح غصے سے کھول اٹھی تھی..

"اگر دوبارہ یہ جملہ بولا نا حمنہ تو تمہارا سر پھوڑ دوں گی.." اس کے غصہ کرنے پر وہ کھلکھلا کر ہنس دی تھی..

"اچھا جا رہی ہو تو کوئی اچھی خبر لے کر آنا.." مسکراہٹ ضبط کر کے وہ بولی، ماہم نے اس کی بات کا کچھ الگ ہی مطلب لیا اسی لئے خونخوار نظروں سے اسے گھورا اور ہاتھ دھونے کی غرض سے باتھروم کی طرف بڑھ گئی..

"آؤں گی ہی نہیں واپس.." واپس آ کر اس کی بات کا جواب دیا جو اس کے جواب کے انتظار میں بیٹھی تھی، جانتی تھی وہ جواب ضرور دے گی..

"اچھا ہے نہ ہی آنا، میں تو یہی چاہتی ہوں"..

"حمنہ میں آ کر تمہاری طبیعت اچھے سے صاف کرتی ہوں، کچھ زیادہ ہی تم ہوا میں اڑنے لگی ہو.." جاتے ہوئے بھی گھور کر اسے دیکھا جو اس کی بات کا لطف لیتی مزے سے ہنسے جا رہی تھی..

✨✨✨✨✨✨✨

"لڑکی باہر نکل رہی ہے دھیان سے کام کرنا، کوئی غلطی نہ ہو شوکت..." گاڑی میں بیٹھے شخص کی نظریں دروازہ کھول کر باہر نکلتی ماہم پر جمی ہوئی تھی جو بالکل اکیلی تھی..

رات کا وقت تھا، سب اپنے اپنے گھروں میں تھے، اس پوش علاقے کے سارے گھر کے دروازے بند تھے، گلی بالکل سنسان تھی، ایسے میں وہ کسی مرد کے بغیر گھر سے باہر نکل رہی تھی، اس بات سے بے خبر کہ کچھ ہی قدموں کے فاصلے پر خطرہ اس کا منتظر تھا..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"فکر مت کریں باس، جس طرح باقی کام کامیابی سے کیا ہے اسی طرح اس کام میں بھی کامیاب ہی ہو کر آؤں گا میں، اور اکیلا نہیں اس لڑکی کے ساتھ واپس آؤں گا، بس آپ اپنے آدمیوں کو ہوشیار رہنے کی تلقین کر دیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ کامیابی ہاتھ لگنے کے باوجود بھی ہم ہار جائیں.." سرگوشی نما لہجے میں بولتا ہوا وہ دھیرے سے دروازہ کھول کر باہر نکلا اور محتاط نظروں سے ادھر ادھر دیکھتا گاڑی سے تھوڑا سا فاصلے پر ہو کر چلنے لگا، اندھیرے میں ہونے کی وجہ سے نہ تو وہ نظر آ رہا تھا اور نہ ہی کالے رنگ کی یہ وین..

ماہم اپنی ہی سوچ میں گم دھیرے دھیرے چلتی جارہی تھی اس بات سے بے خبر کہ وہ تاریکی کا سفر طے کررہی ہے، سامنے سے آتے شخص کی شاطرانہ نظریں اس پر جمی ہوئی تھیں، ہاتھ میں موجود رومال پر اس کی گرفت مضبوط ہوئی تھی، جیسے ہی ماہم اس کے قریب سے گزری اس نے سرعت سے ہاتھ میں دبا رومال اس کے منہ پر رکھ کر دوسرے ہاتھ سے اس کے وجود کو اپنی گرفت میں جکڑا، منہ پر جمے اس کے ہاتھ کی گرفت اتنی سخت تھی کہ ماہم کی آوازیں باہر نہیں نکل پارہی تھیں جبکہ رومال میں لگے کلوروفارم کی مہک ناک کے نتھنوں سے ہوتی ہوئی اس کے حواس پر پھیل رہی تھی، دھیرے دھیرے اس کی ساری مخالفت دم توڑ گئی اور وہ بیہوش ہو کر اس کے بازوؤں میں جھول گئی، اس شخص نے تیزی سے اس کے ہوش سے بیگانہ وجود کو اپنے بازوؤں میں اٹھایا اور واپس گاڑی کی طرف بڑھ گیا جس کا انجن اسٹارٹ تھا اور پچھلی سیٹ کا دروازہ کھلا ہوا تھا...

"جلدی ڈال، جلدی ڈال.." ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھول کر ایک شخص باہر نکلا اور ماہم کے بیہوش وجود کو سہارا دے کر پچھلی سیٹ پر ڈالنے کے بعد واپس ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گیا، جبکہ شوکت نامی وہ شخص دروازہ بند کر کے دوسری

طرف سے آکر پچھلی سیٹ پر بیٹھ گیا اور سیٹ پر دھرے ماہم کے سر کو اپنی گود پر رکھ کر اس کے منہ پر پلاسٹر لگانے لگا..

"اس کا ہاتھ بھی باندھ دے، اور تو، جلدی سے گاڑی بھگا سالے کہیں کوئی دیکھ نہ لے ہمیں.." نبیل شیرازی کے حکم پر گاڑی تیزی سے ہوا سے باتیں کرنے لگی...

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

"تم ہو کہاں آج کل..؟" حماد سکندر کے کیبن سے باہر نکل رہا تھا کہ اریبہ کی آواز پر چونک کر اسے دیکھا جس کے چہرے پر ناراضگی تھی..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اسی دنیا میں ہوں، گھبراؤ مت، تم سے شادی کئے بنا مرنے والا نہیں.." چھیڑنے والے انداز میں وہ بولا...

"زیادہ بکو مت، اور میری بات کا صحیح جواب دو.." اریبہ نے گھور کر اسے دیکھا تو وہ کھل کر مسکرا دیا..

"کیا جواب سننا چاہتی ہیں آپ میڈم"..

"ہوتے کہاں ہو تم؟؟ اور یہ سکندر، یہ بھی بہت کم دکھتا ہے آفس آج کل، سب ٹھیک

تو ہے نا حماد، ماہم کا بھی کچھ پتا نہیں چل رہا.. "اس کے لہجے میں الجھن تھی..

"ہاں سب ٹھیک ہے، بس کچھ پرسنل میٹر میں الجھے ہیں ہم.. "وہ جو مسکرا کر اسے دیکھ رہا تھا اس کے سوال پر سنجیدہ ہو گیا..

"ہم سے کیا مراد؟ تم اور سکندر؟ کون سا میٹر ہے ذرا مجھے بھی بتاؤ"..

"تمہیں بتانے والی چیز نہیں ہے.. "انداز ٹالنے والا تھا..

"اچھا، ابھی سے مجھ سے رازداری کی جا رہی ہے.. "ناراضگی سے منہ پھلا کر اسے دیکھا تو وہ جز بز سا ہو گیا..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ایسی بات نہیں ہے اریبہ، بس یہ میٹر ایسا ہے کہ میں کسی سے شئیر نہیں کر سکتا"..

"مجھ سے بھی نہیں.. "ناراضگی سے پلکیں جھپکا کر اسے دیکھا..

"نہیں.. "حماد نے حتمی جواب دیا، لہجے میں بے پناہ کی سنجیدگی تھی، اریبہ نے اس سے پہلے کبھی اسے اتنا سنجیدہ نہیں دیکھا تھا، لمحے میں اسے حالات کی سنگینی کا احساس ہوا..

"ایسی کیا بات ہے حماد جو تم مجھے بھی نہیں بتا سکتے.. "اس کے انداز میں الجھن کے ساتھ اب پریشانی بھی تھی..

"اس سوال کا جواب حماد تمہیں بعد میں دے گا، فالحال یہ میرے ساتھ جا رہا ہے.."

عباد کی آواز پر ان دونوں نے چونک کر پیچھے دیکھا جہاں عباد دیوار سے ٹیک لگا کھڑا انہیں کی طرف متوجہ تھا..

"تم یہاں کیا کر رہے ہو..؟" حماد نے آنکھیں بھینچ کر اسے دیکھا..

"تمہیں لینے آیا ہوں.." آرام سے جواب دیا، چہرے پر ہے سنجیدگی تھی..

"کوئی بات ہوئی ہے کیا.." لہجہ محتاط تھا، ان دونوں کو غور سے دیکھتی اریبہ نے اس کی بات پر نا سمجھی سے اسے دیکھا..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"چلو تو میں بتاتا ہوں، اچھا اریبہ ہم چلتے ہیں، سکندر اور حماد کی غیر موجودگی میں تم اور مس ربیعہ آفس اچھے سے سنبھال لینا، اور دو تین روز کے لئے سکندر کی ساری میٹنگز کینسل کر دو.." حماد سے نظریں ہٹا کر وہ اریبہ سے بولا جو الجھی ہوئی نظروں سے ان دونوں کو دیکھے جا رہی تھی..

"کیا وہ ہنی مون پر جا رہے ہیں ماہم کو لے کر.." اس کے بے تکے سوال پر آگے بڑھتے حماد نے گھور کر اسے دیکھا جبکہ انتہائی سنجیدہ کھڑا عباد قہقہہ لگا کر ہنس دیا..

"تم ان کے نہیں اپنے ہنی مون کی فکر کرو میڈم.." دانت بھینچ کر حماد بولا تو اریبہ نے جھینپی ہوئی نظروں سے اسے گھورا..

"بھاگو یہاں سے"..

"اچھا تو ہمیں اجازت دو اریبہ، واپس آکر تم دونوں کے ہنی مون کی پلاننگ کرتا ہوں میں.." جاتے جاتے بھی عباد اسے چھیڑ گیا جس پر وہ شرمندگی سے منہ پھیر گئی...

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

کالی وین کے آگے بڑھتے ہی ایک کالے کلر کی کورولا بھی سست رفتاری سے کافی فاصلے سے اس کے پیچھے چلنے لگی، صاف نظر آرہا تھا کہ کورولا سوار وین کا تعاقب کر رہا ہے، تعاقب بھی اتنی مہارت سے ہو رہا تھا کہ نہ وین میں بیٹھے ان تین نفوس کو اس بات کا احساس ہوا نہ ہی کسی راہگیر کو..

"سر کام شروع ہو گیا ہے.." کورولا سوار کان میں بلوٹوتھ لگائے کسی سے مخاطب تھا، اگلی سیٹ پر اس کا اسمارٹ فون پڑا ہوا تھا جس کی اسکرین روشن تھی اور اس پر سکندر کا نام جگمگا رہا تھا..

"گڈ، تم محتاط رہنا، کسی کو تم پر شک نہ ہونے پائے.." دوسری طرف سے جواب دیا گیا، لہجے میں حد درجہ سنجیدگی تھی..

"آپ فکر مت کیجئے سر، آگے کا کیا پلان ہے"..

"آگے کا پلان میں تمہیں بعد میں بتاؤں گا، پہلے اتنا کام ہو جانے دو"..

"اوکے سر.." لائن ڈیڈ ہونے کی آواز سن کر اس نے بھی کان سے لگا بلوٹوتھ اتار کر موبائل کے پاس اچھال دیا، اور سنجیدگی سے ونڈ اسکرین کے پار کچھ ہی فاصلے پر نظر آتی وین پر نظر گاڑے قدرے دھیمی رفتار سے کار ڈرائیو کرنے لگا..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کالی آنکھیں بے تاثر تھیں، قدرے بھوری داڑھی سے سجا پر کشش چہرہ پر سکون تھا، چہرے پر نرمی نہیں تھی تو سختی بھی نہ کے برابر تھی، کان تک آتے بڑے بڑے بال کو جیل لگا کر پیچھے کی طرف سیٹ کیا گیا تھا، گرے شرٹ کی اوپری بٹن کھلی ہوئی تھی جبکہ کوٹ گاڑی کی پچھلی سیٹ پر پڑا ہوا تھا، اسٹیئرنگ وہیل پر جمے داہنے ہاتھ کی کلائی پر بندھے بریسلیٹ پر بلیک میٹل سے جارج لکھا نظر آ رہا تھا، جبکہ بائیں ہاتھ میں بلیک لیدر کی گھڑی سجی ہوئی تھی، اس کی پرسنالٹی کافی متاثر کن تھی، لیکن اس کا کام لوگوں کے رونگٹے کھڑے کر دینے والا تھا، کوئی بھی اس کی پرسنالٹی دیکھ کر اس کی سفاک طبیعت کا

اندازہ نہیں لگا سکتا تھا..

✨✨✨✨✨✨✨✨✨

"لڑکی کو ہوش آیا یا نہیں..؟" ایک بار پھر اس نے وہی سوال دہرایا جو وہ پچھلے تین چار گھنٹے سے پوچھتا آرہا تھا..

"نہیں باس.." اس کے آدمیوں نے بھی وہی جواب دیا جس سے اسے اب چڑ ہو گئی تھی..

"ابھی تک ہوش نہیں آیا...؟ کتنا کلوروفارم سونگھا دیا ہے اسے کہ اٹھنے کا نام ہی نہیں لے رہی، کہیں مر تو نہیں گئی.." اس کے لہجے میں جھنجھلاہٹ تھی، وہ جلد از جلد یہ کام ہوتا کر دینا چاہتا تھا..

"ارے نہیں باس، اتنی جلدی کیسے مر سکتی ہے، بس تھوڑی دیر میں ہوش آجائے گا، ابھی پوری رات باقی ہے.." دوسرے آدمی نے آرام سے جواب دیا..

"تو کیا سوچ رہا ہے کہ میں اس سے بھرت مِلاپ کرنے کے لئے یہاں لے کر آیا ہوں جو اس مہارانی کے ہوش میں آنے کا انتظار کروں، ہوش میں لاؤ اسے کسی بھی

طرح.. "اس کا دماغ اب خراب ہونے لگا تھا، منزل کے اتنے قریب پہنچ کر وہ دوبارہ ناکام نہیں ہونا چاہتا تھا، ماضی میں ناکامی کی مالا پہن چکا تھا لیکن اس بار وہ اس کے لئے بالکل بھی تیار نہیں تھا، اس کے لئے وہ کچھ بھی کر دینے کو تیار تھا، کسی کو بھی موت کی نیند سلا سکتا تھا..

"کسی بھی طرح باس..." ایک آدمی نے خباثت سے اسے دیکھا، سوال زو معنی تھا، نبیل شیرازی جیسا شاطر انسان اس کے سوال کا مفہوم بخوبی سمجھ گیا تھا، اسی لئے غصے سے کھول اٹھا..

"ابے سالے خبیث، ایسی غلیظ حرکت میرے سامنے نہ کیا کر اور خبردار جو اسے ہاتھ بھی لگایا تو"..

"آپ کو اس سے کیا فرق پڑتا ہے کہ ہم اس لڑکی کے کیا کریں کیا نہ کریں، آپ کو تو بس اپنے پیسوں سے مطلب ہونا چاہئے، آپ پیسوں کا مزا لوٹنا ہم لڑکی کا مزا لوٹیں گے"..

"ابے سالے ایک بار میں میری بات تجھے سمجھ نہیں آتی، کہا نا ہاتھ مت لگانا اسے.." غصے سے آگے بڑھ کر اس آدمی کے کالر کو مٹھی میں جکڑ کر بری طرح اسے جھنجھوڑ

ڈالا..

"کیوں باس، بھتیجی پر پیار آنے لگا کیا، خون جوش مارنے لگا کیا.." اس کے غصے کو نظر انداز کئے وہ آدمی سکون سے بولا، لہجے میں طنز تھا، اس کی بات سن کر نبیل شیرازی ساکت ہوا، کالر پر جمے اس کے ہاتھ جھٹکے سے اس سے دور ہوئے، وہ سوچ میں ڈوبا تھا، شاید ضمیر جاگنے لگا تھا اس کا یا نہیں..

"ایسی کوئی بات نہیں ہے، بس میرے پیسے مجھے مل جائیں پھر جو تم لوگ چاہو کرو اس کے ساتھ مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا..." تھوڑی دیر بعد جب وہ بولا تو آواز میں بیگانگی اور لاپرواہی تھی، اس نے ضمیر کو دوبارہ مات دے دی تھی، کمرے میں داخل ہوتے شوکت کے قدم اس کی بات پر دروازے پر ہی رک گئے تھے..

"سچی باس.." اس آدمی نے بے یقینی سے اسے دیکھا جس کی کالر کچھ دیر پہلے نبیل کے ہاتھ میں تھی..

"ابے زیادہ دماغ مت کھا اور کام پر لگ جا، سکندر کو بھی مزا چکھانا ہے ابھی.." لاپرواہی سے ہاتھ جھٹک کر وہ کرسی پر جا کر بیٹھ گیا..

"آپ کو کیا لگتا ہے باس، سکندر سب کچھ آپ کے حوالے کر دے گا.." شوکت کی آواز پر اس نے گردن موڑ کر دروازے کی طرف دیکھا جہاں سے وہ اب اندر داخل ہو رہا تھا..

"محبت اچھے اچھوں کو گدھا بنا دیتی ہے، سکندر کو سیدھا کرنے کے لئے ہمیں اس کی محبت پر ظلم کرنا ہو گا.." وہ دھیرے سے مسکرایا، ایک شاطرانہ مسکراہٹ...

"اتنا یقین سے کیسے کہہ سکتے ہیں آپ کہ سکندر کو اس لڑکی سے محبت ہے, ہو سکتا ہے یہ صرف ہمدردی ہو..." شوکت کی بات پر وہاں پر موجود اس کے باقی ساتھیوں نے بھی سوالیہ نظروں سے نبیل کی طرف دیکھا..

"محبت اور ہمدردی میں بہت فرق ہوتا ہے میرے لعل، سکندر کو اس سے محبت ہے تبھی تو وہ اس کی حفاظت کے لئے اتنا کچھ کر رہا ہے ورنہ وہ کب کا اسے میرے حوالے کر چکا ہوتا.." اس کے لہجے میں اطمینان تھا جیسے اسے اپنی کہی بات پر پکا یقین تھا..

"لڑکی کو آپ کے حوالے کرنے سے اسے کوئی نقصان نہیں ہے تو کوئی فائدہ بھی نہیں ہے جبکہ اس کی حفاظت میں فائدے ہی فائدے ہیں.." شوکت کی بات پر وہ چند لمحے اسے دیکھتا رہا، آنکھوں میں الجھن تھی..

"کافی سمجھداری والی بات کرنے لگا ہے تو شوکت، کہاں سے ملی تجھے اتنی عقل، ویسے تو نے صحیح کہا، لڑکی کی حفاظت میں اسے فائدے ہی فائدے ہیں، تو کیوں نہ ہم ان دونوں کو ہی ختم کر دیں اس طرح صرف مجھے ہی فائدے ہونگے.." وہ جب بولا تو اس کا لہجہ سفاک تھا، لمحے بھر کو شوکت بھی سہم کر رہ گیا تھا، اس کی زبان گنگ رہ گئی تھی...

"پہلے لڑکی کو ہوش میں تو آ لینے دیں باس.." دوسرا آدمی بولا..

"شوکت تو جا اور اس لڑکی کو ہوش میں لے کر آ میرے پاس، اپنے سارے حساب پورے کروں گا آج میں، اس سے بھی اور اس منحوس سکندر سے بھی.." شوکت چند لمحے اسے سہمی ہوئی نظروں سے دیکھتا رہا پھر سر ہلاتا کمرے سے باہر نکل گیا..

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

"ارے انکل کیوں پریشان ہو رہے ہیں، میں نے اچھے سے اس کی برین واشنگ کر دی ہے، اس بار کوئی گڑبڑ نہیں کرے گی.." انصاری صاحب کو پریشانی سے ادھر سے ادھر پریڈ کرتا دیکھ کر صوفے پر بیٹھی حمنہ نے کہا..

"پھر بھی حمنہ بیٹا میرا دل گھبرا رہا ہے، اتنی دیر ہو گئی اسے گئے ہوئے، ابھی تک ان

دونوں میں سے کسی کا بھی فون نہیں آیا.." انہوں نے پریشانی سے اسے دیکھا

"ارے یار انصاری کیوں اتنی ٹینشن لے رہے ہو تم، پہلے اس کی حفاظت کی ٹینشن تھی، پھر شادی کی، پھر اس کے یہاں آجانے کی اور اب اس کے چلے جانے کی ٹینشن، فون بھی آجائے گا ان کا، ماہم بہت سمجھدار ہے.." ٹیلیویژن اسکرین سے نظریں ہٹا کر حمنہ کے پاپا نے انہیں دیکھا..

"ماہم سمجھدار نہیں ہے قاسم، وہ معصوم ہے، سمجھدار اور معصوم میں بہت فرق ہوتا ہے، اسے کوئی بھی کچھ بھی کہہ دے وہ اس پر آنکھیں بند کر کے یقین کر لیتی ہے، یہ سمجھداری نہیں معصومیت ہے، سمجھدار تو ہماری حمنہ ہے.." وہ تھک کر صوفے پر بیٹھ گئے، وہ فکر مند تھے ماہم کو لے کر..

"تھینک یو انکل میری تعریف کے لئے، ورنہ کچھ لوگوں کو تو میں چالاک لومڑی لگتی ہوں.." اس نے مسکرا کر پہلے انہیں پھر اپنے سامنے والے صوفے پر بیٹھے اپنے چھوٹے بھائی کو دیکھا جو اپنے اسمارٹ فون پر کوئی گیم کھیلنے میں بزی تھا..

"وہ تو تم ہو ہی.." موبائل سے نظریں ہٹائے بغیر زین آرام سے بولا..

"بھائی صاحب آپ کیوں فکر کر رہے ہیں، ہماری ماہم معصوم ہے تو سکندر بہت سمجھدار ہے، وہ اسے سنبھال لے گا.." انصاری صاحب کو یوں پریشان دیکھ کر حمنہ کی ممی نے انہیں دلاسہ دیا..

"بالکل میری طرح، جیسے میں اسے سنبھال لیتی ہوں.." حمنہ نے مصنوعی کالر کھڑے کر کے جیسے خود کو داد دی..

"اپنے منہ میاں مٹھو نہ بنو تم.." زین نے دوبارہ اسے چھیڑا..

"تمہیں کیوں اتنی جلن ہو رہی ہے میری تعریف سن کر.." اس نے گھور کر موبائل سے لگے اپنے دشمن بھائی کو دیکھا..

"تعریف کر کون رہا ہے میڈم، سب مکھن لگا رہے ہیں تاکہ تم انہیں اچھی سی کافی پلا دو.." طنزیہ مسکراہٹ اس کی طرف اچھالتا وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر اس کے پاس آ کر بیٹھ گیا ..

"ہاں بیٹا، اچھی سی کافی پلا دو، بڑی طلب ہو رہی ہے.." حمنہ کے پاپا نے ٹیلیفون اسکرین سے نظریں ہٹا کر ملتجی نظروں سے اسے دیکھا..

"آرام سے بیٹھنے نہ دینا تم کبھی.."اس نے گھور کر اپنے پاس بیٹھے چھوٹے بھائی کو دیکھا جو شرارتی نظروں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا..

"آرام حرام ہے، چلتی پھرتی رہا کرو ورنہ جام ہو جاؤ گی.."وہ بھی باز نہیں آتا تھا اسے تنگ کرنے سے، تھی تو وہ اس کی بڑی بہن لیکن وہ اسے بالکل ایک دوست کی طرح پریشان کرتا تھا..

"تم بھی کبھی ہل لیا کرو اپنی جگہ سے ورنہ جسم کے سارے پرزے جام ہو جائیں گے.."غصے سے بولتی وہ اپنی جگہ سے اٹھی اور جانے سے پہلے سے اس کے بالوں کو نوچنا نہ بھولی..

"آہ..!!!جنگلی چڑیل..!!"زین نے کراہ کر اپنا سر سہلایا اور گھور کر کچن کی طرف دیکھا جہاں وہ غائب ہو گئی تھی..

"میں سکندر کو فون کرتا ہوں.."انصاری صاحب نے ٹیبل پر رکھا حمنہ کا فون اٹھایا اور سکندر کو فون ملانے لگے..

"ہاں بولو حمنہ کیا بات ہے..؟"موبائل کے دوسری طرف سے سکندر کی آواز

ابھری..

"بیٹا میں انصاری"..

"اوہ آئی ایم سوری، جی کہئے انصاری انکل کیا کام ہے، اتنی رات کو کیوں فون کیا، سب ٹھیک تو ہے نا..؟" اس کے لہجے میں سنجیدگی تھی..

"بیٹا وہ ماہم نے تم سے بات کی..؟" ان کے لہجے میں جھجھک تھی..

"کیسی بات انکل..؟ اس نے تو مجھ سے کوئی بات نہیں کی، انفیکٹ اس نے مجھے فون ہی نہیں کیا، لگتا ہے میڈم کا دماغ ابھی تک درست نہیں ہوا.." سکندر کی بات پر وہ حیران ہوئے، ان کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا..

"فون..؟ پر بیٹا ماہم تو تمہارے یہاں گئی ہے نا..؟" حیرانی اب پریشانی میں بدلنے لگی تھی..

"میرے یہاں...؟ نہیں تو، ماہم تو یہاں نہیں آئی.." دوسری طرف وہ شاید چونکا تھا ان کی بات پر..

"کیسی بات کر رہے ہو سکندر، اگر ماہم تمہارے یہاں نہیں ہے تو پھر کہاں ہے..؟"

انہیں گھبراہٹ ہونے لگی تھی،ان کی بات سن کر وہاں موجود تمام افراد نے چونک کر ان کی طرف دیکھا تھا..

"ایک منٹ انکل مجھے صحیح سے بتائیں کیا ہوا ہے..؟ماہم کہاں ہے..؟"سکندر کے لہجے میں سنجیدگی تھی،وہ شاید خود کو کمپوز کر رہا تھا،اپنی پریشانی کو ظاہر ہونے سے روک رہا تھا..

"بیٹا ماہم تم سے بات کرنے کے لئے تمہارے پاس گئی تھی.."انہیں سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ اسے کیا بتائیں،کیسے بتائیں..

"کب..؟"

"تقریباً آٹھ بجے"..

"آٹھ بجے کا وہ گھر سے نکلی ہے اور آپ مجھے اب انفارم کر رہے ہیں،آدھی رات ہو رہی ہے.."اس کا لہجہ سخت ہوا تھا،انصاری صاحب نے ضبط سے آنکھیں میچیں،ان سے بہت بڑی غلطی ہو گئی تھی..

"بیٹا مجھے لگا وہ تمہارے ساتھ ہی ہے.."وہ جب بولے تو ان کی آواز رندھی ہوئی تھی،

دوسری طرف لمحے بھر کو خاموشی پھیل گئی تھی..

"میں ابھی آرہا ہوں.." اتنا کہہ کر اس نے فون کاٹ دیا تھا..

"کیا ہوا انکل..؟ کہاں ہے ماہم..؟" حمنہ کی آواز پر انصاری صاحب نے کچن کی طرف دیکھا جہاں وہ دروازے کی چوکھٹ تھامے منتظر نظروں سے انہیں دیکھ رہی تھی، جو حال ان کا تھا وہی حال اس کا بھی تھا، دونوں ہی اپنی اپنی جگہ سہمے ہوئے تھے..

"پتا نہیں.." ان کی آواز سرسراتی ہوئی تھی..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کیا ہوا...؟" سکندر کے فون رکھتے ہی عباد نے بے چین نظروں سے اس کی طرف دیکھا..

"کام ہو رہا ہے.." بغیر اس کی طرف دیکھے اس نے جواب دیا اور جھک کر اپنے جوتے پہننے لگا..

"اب کیا کرنا ہے "..

"اب میں انہیں سمجھانے جا رہا ہوں.." جواب اسی انداز سے دیا گیا..

"تمہیں پکا یقین ہے کہ سب پلان کے مطابق ہو گا.."عباد کے ساتھ ساتھ حماد نے بھی اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا جو اب کوٹ پہن رہا تھا..

"ہاں"..

"اگر نہ ہوا تو...؟"عباد کے سوال پر لمحے بھر کو اس کی بھنویں بھینچی، کوٹ کی بٹن لگاتے اس کے ہاتھ رکے تھے..

"ضرور ہو گا، کیونکہ میں اس بار ہار ماننے والا نہیں، اس بار میں کسی کو کھونا نہیں چاہتا.."جب وہ بولا تو اس کا لہجہ سخت اور پر عزم تھا، گرے آنکھوں میں ایک خاص چمک تھی، کسی کے وعدے کو پورا کرنے کی چمک!..

"ہمیں کیا کرنا ہو گا..؟"کافی دیر سے چپ چاپ بیٹھے حماد نے اب جا کر زبان کھولی تھی..

"پوچھ تو ایسے رہے ہو جیسے میں تمہارا باس ہوں.."سکندر نے ناراضگی سے اسے گھورا..

"ظاہر سی بات ہے، تمہارے لیے کام کر رہے ہیں تو تم ہی نا باس ہوئے.."اس کی

بات کو نظر انداز کرتا سکندر سر جھٹک کر دروازے کی طرف بڑھنے لگا..

"اچھا بکو مت اور کام پر لگ جاؤ.."عباد نے سنجیدگی سے اسے ٹوکا..

"وہی تو پوچھ رہا ہوں، آگے کیا کام کرنا ہے.."اسے دروازے سے باہر نکلتا دیکھ کر حماد نے شرارتی انداز میں مسکرا کر ہانک لگائی..

"جو مرضی آئے وہ کرو، فالحال مجھے جانے دو.."دروازے پر رک کر سکندر نے اسے ایک سخت گھوری دی، پھر بغیر وقت گنوائے تیز تیز قدموں سے باہر نکل گیا..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کہاں جا رہے ہو سکندر...؟"ابھی وہ کمرے سے نکل کر نیچے جانے والی سیڑھیوں کی طرف بڑھا ہی تھا کہ مزنہ بیگم کی آواز پر وہ چونکا تھا، پھر رخ موڑ کر اس کمرے کی طرف دیکھا جس کے دروازے کی چوکھٹ سے لگ کر وہ کھڑی تھیں، یہ کمرا اس کے کمرے سے لگا ہوا تھا، انہیں دیکھ کر اسے خدشہ ہوا کہ کہیں انہوں نے اس کی باتیں نہ سن لی ہوں..

"کچھ ضروری کام سے..آپ یہاں کس لئے..؟"محتاط نظروں سے ان کے سنجیدہ

چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے وہ تھوڑا سا آگے بڑھا..

"کیوں کیا میں اپنے بیٹے کے گھر نہیں آسکتی.." وہی سنجیدہ اور چبھتا ہوا لہجہ جس سے اسے چڑ تھی..

"نہیں میرا مطلب وہ نہیں تھا، اچھا مجھے اجازت دیں.." کلائی پر بندھی گھڑی کو ایک نظر دیکھ کر وہ عجلت میں بولا..

"تمہاری بیوی کہاں ہے..؟" ان کے اگلے سوال پر وہ مزید چونکا تھا..

"اپنے گھر ہے.." لاپرواہی سے جواب دیا..

"کون سے گھر..؟ اپنے یا نبیل کے گھر..؟" ان کی اگلی بات اس کا ماتھا ٹھنکا تھا..

"کیا بکواس کر رہی ہیں آپ.." جب وہ بولا تو اس کی آواز غصے سے قدرے اونچی ہو چکی تھی جو شاید کمرے میں موجود عباد اور حماد تک باآسانی پہنچ گئی تھی تبھی وہ دوڑتے ہوئے باہر آئے..

"تمہیں تو میری باتیں بکواس ہی لگتی ہیں، مجھے پتا تھا ایسا ضرور ہو گا"..

"کیا ہو گا..؟ کیا ہوا ہے..؟" اس کا ضبط اب جواب دینے لگا تھا، عباد اور حماد نے

پریشان نظروں باری باری ان ماں اور بیٹے کو دیکھا..

"تم چاہے مجھ سے کتنا بھی سچ چھپالو لیکن میں بھی تمہاری ماں ہوں سکندر، تمہاری فکر مجھے تمہارے آس پاس رہنے پر مجبور کرتی ہے.."ان کی آواز میں دبا دبا سا غصہ تھا جو شاید ماہم کے لئے تھا..

"اپنا یہ میلوڈرامہ بند کریں مام اور میری بات کا صحیح صحیح جواب دیں.."بیزاری اس کے لہجے کے ساتھ اس کے چہرے سے بھی ٹپک رہی تھی، وہ جلد از جلد یہاں سے جانا چاہتا تھا..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"میں نے سب سن لیا ہے سکندر، تم اس لڑکی کے پیچھے نہیں جاؤ گے، میں نہیں چاہتی کہ جو تمہارے باپ کے ساتھ ہوا وہ تمہارے ساتھ بھی ہو.."ان کا لہجہ سخت تھا، سکندر نے کوفت سے اپنا سر جھٹکا جبکہ پاس کھڑے حماد نے حیران نظروں سے عباد کو دیکھا تھا جس کی نظریں سکندر پر ہی ٹکی ہوئی تھیں...

"سوری ٹو سے مام، پر یہ انداز آپ پر نہیں جچتا، نہ آپ کبھی میرے باپ کے لئے فکر مند تھیں اور نہ ہی آپ کو میری فکر ہے، اچھا ہی ہوا جو آپ کو سب پتا چل گیا، میری ایک ٹینشن ختم ہوئی، اور جس لڑکی کی آپ بات کر رہی ہیں مام، وہ میری بیوی

ہے،اور میری بیوی کی حفاظت کی ذمے داری صرف میرے اوپر عائد ہے.."کافی دیر خاموش نظروں سے اپنی ماں کو دیکھنے کے بعد جب وہ بولا تو اس کا لہجہ مزنہ بیگم سے بھی زیادہ سخت اور سرد تھا..

"وہ بیوی نہیں ایک بوجھ ہے"..

"وہی بوجھ جو میرا باپ بھی تھا شاید آپ پر..؟یہی کہنا چاہتی ہیں نا آپ..؟"اس کے دوبدو جواب دینے پر وہ گنگ سی رہ گئی تھیں،شرمندگی نظریں جھک گئی تھیں اور قدم بے ساختہ پیچھے کو کھسکے تھے..

"زبان جواب دے گئی نا آپ کی؟؟نہ میرا باپ بوجھ تھا اور نہ ہی میری بیوی بوجھ ہے، زندگی نے مجھے صرف تین رشتے دیئے ہیں مام،باپ دوست اور بیوی،یہ تینوں رشتے مجھے میری جان سے زیادہ عزیز ہیں،آپ بہت پیچھے کہیں کھو گئی ہیں مام.."ایک افسردہ سی نظر اپنی ماں کے شرمندہ چہرے کی طرف ڈال کر وہ اپنی جگہ سے مڑا اور تیزی سے سیڑھیاں پھلانگ تا منظر سے اوجھل ہو گیا،عباد اور حماد بھی اس کے جانے کے بعد دوبارہ کمرے میں بند ہو گئے،پیچھے رہ گئی تھیں مزنہ بیگم جو بیٹے کی کہی بات پر شرمندہ سی کسی گہری سوچ میں گم اپنی جگہ پر ہی کھڑی رہ گئیں..

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

انکل آپ ہمت سے کام لیں پلیز، سکندر آتا ہی ہو گا، آپ فکر مت کریں وہ ہماری ماہم کو صحیح سلامت واپس لائے گا.." صوفے پر نڈھال سے بیٹھے انصاری صاحب کے سامنے فرش پر دوزانو بیٹھی حمنہ انہیں تسلی دینے کی کوشش کر رہی تھی لیکن وہ تھے کہ بس آنسو بہائے جا رہے تھے، تین اہم ترین نفوس کو وہ اپنی زندگی میں کھو چکے تھے، اور اب ماہم کو کھو دینے کا خوف تھا جو ان کے دل میں جڑ پکڑنے لگا تھا..

"سب میری غلطی ہے، سب میری غلطی، کاش میں نے سکندر کی بات مان لی ہوتی تو آج میری بیٹی محفوظ ہوتی.." ان کا ملال تھا کہ ختم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا، انہیں اس قدر ابتر حالت میں دیکھ کر وہاں پر موجود سارے نفوس افسردہ اور پریشان ہو گئے تھے، ایک پریشانی یہ تھی کہ ماہم کا کچھ پتا نہیں چل رہا تھا اور دوسری یہ کہ سکندر ابھی تک نہیں آیا تھا..

"اب پچھتاوا کرنے سے کیا فائدہ جب بازی ہاتھ سے نکل ہی چکی ہے.." سکندر کی آواز پر سب نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا جہاں وہ سنجیدگی سے کھڑا صوفے پر بیٹھے انصاری صاحب کو دیکھ رہا تھا..

"سکندر! سکندر میری بیٹی کہاں ہے سکندر.." اسے دیکھتے ہی انصاری صاحب اپنی جگہ سے اٹھ کر اس کی طرف لپکے تھے..

"وہی تو پوچھنے آیا ہوں میں، کہاں ہے آپ کی بیٹی اور کہاں ہے میری بیوی.." لہجے کے ساتھ دیکھنے کے انداز میں بھی سرد مہری تھی، جہاں انصاری صاحب نے مایوسی سے اس کے سرد اور لاتعلق انداز کو دیکھا تھا وہیں حمنہ اس کے لہجے پر حیران ہوئی تھی، یہ پہلی مرتبہ تھا جب وہ اس کے سامنے اس طرح سے بات کر رہا تھا..

"یہ تم مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہو سکندر..؟"

"کیونکہ میں اسے آپ کے پاس چھوڑ کر گیا تھا، کیوں نہیں کی آپ نے اس کی حفاظت..؟ حمنہ تم بتاؤ کہاں ہے تمہاری دوست..؟" ناراض نظروں سے انصاری صاحب کو دیکھنے کے بعد اس کی توپوں کا رخ حمنہ کی طرف ہوا تھا، اس اچانک حملے پر وہ گنگ سی بس نفی میں سر ہلا کر رہ گئی...

"بیٹا، مجھے معاف کر دو بیٹا.." اس کے بازو کو تھام کر وہ شرمندگی سے بولے..

"معاف کر دوں؟ کیا واقعی؟؟ نہیں انصاری انکل میں آپ کو تب تک معاف نہیں

کروں گا جب تک میری بیوی صحیح سلامت مجھے مل نہیں جاتی.."اس کا لہجہ حتمی اور سخت تھا، وہ نہ چاہتے ہوئے بھی ان سے غصہ کر گیا تھا..

"بیٹا میں.."اس سے پہلے کہ انصاری صاحب اپنا جملہ مکمل کرتے سکندر کا فون آواز کرنے لگا، اس نے تیزی سے کوٹ کی جیب سے فون نکالا، انجان نمبر دیکھ کر وہ چونکا تھا، اسے دیکھتے باقی لوگ بھی چونکے تھے..

"ہیلو..! کون بول رہا ہے..؟"فون اٹھا کر سنجیدگی سے پوچھا..

"تمہارا سسر، میرا مطلب ہے چاچا سسر.."دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا، سکندر کے ماتھے پر ناگواری سے شکنیں بیدار ہوئی تھیں..

"کس لئے فون کیا ہے..؟"سختی سے سوال کیا..

"میرے فون کرنے کی نوعیت تم اچھی طرح جانتے ہو اس لئے زیادہ بات کو آگے مت کھینچو اور مدعے کی بات سنو، تمہاری بیوی میرے قبضے میں ہے، اور زیادہ اپنا سکندر والا دماغ نہ چلانا اور میرے اگلے فون کا بے صبری سے انتظار کرنا، فالحال میں جا رہا ہوں اپنی بھتیجی کی خاطر مدارت کرنے، اتنے سالوں بعد جو ملے ہیں ہم چاچا بھتیجی.."سکندر

موبائل کان سے لگائے ضبط سے اس کی بکواس سن رہا تھا اور وہاں پر موجود لوگ بے چینی سے اس کی طرف دیکھ رہے تھے..

"نبیل شیرازی اگر میری بیوی کو ہلکی سی بھی خراش آئی تو سوچ لینا میں تمہارا کیا حشر کروں گا.." وہ غصے سے بولا تو دوسری طرف موجود شخص قہقہہ لگا کر ہنس دیا..

"لو میں تو ڈر گیا سکندر، ارے یہ گیدڑ بھپکیاں کسی اور کو دکھانا پہلے مجھ تک تو پہنچ کر دکھا.." اتنا کہہ کر اس نے فون کاٹ دیا، فون کٹ ہونے کی آواز سن کر اس نے غصے سے موبائل کان سے ہٹایا اور کسی کا نمبر ڈھونڈنے لگا..

"ہیلو حماد، میں تمہیں ایک نمبر بھیج رہا ہوں اس کی لوکیشن پتا کروا بھی.." اپنی بات ختم کر کے اس نے فون رکھ کر اپنے آس پاس موجود لوگوں کو دیکھا جو بے صبری سے اسے ہی دیکھ رہے تھے لیکن اس سے کچھ پوچھنے کی ہمت نہیں کر پا رہے تھے...

"میرا خدشہ صحیح نکلا، ماہم نبیل کے پاس ہے، وہ اس سے کیا کام لے گا یہ میں بخوبی جانتا ہوں، جب وہ گھر سے باہر نکلی تھی تو تم مجھے کال کر دیتی حمنہ تو یہ سب ہر گز نہ ہوتا.." اس کے لہجے میں شکوہ تھا، حمنہ کا سر شرمندگی سے جھک گیا..

"آپ کی طرح ہمیں بھی سیچویشن کی خرابی کا کوئی اندازہ نہیں تھا،اور ویسے بھی ہم انسان ہیں اور انسانوں سے غلطیاں ہو ہی جاتی ہیں،آپ سے بھی غلطیاں ہوئی ہوں گی.."اپنی بہن کو یوں شرمندہ دیکھ کر زین سے رہا نہ گیا اور اس نے سکندر کے سامنے اس طرح بولنے کی ہمت کر دی،حمنہ نے اسے چپ کرانے کی بہت کوشش کی لیکن ایک بار جو وہ شروع ہوا تو اپنی بات کہہ کر ہی چپ ہوا تھا..

سکندر نے گہری نظروں سے اس نوجوان لڑکے کو دیکھا،جس کے بھورے بال پیشانی پر بکھرے ہوئے تھے،گندمی رنگت پر ہلکی ہلکی بھوری داڑھی بہت جچ رہی تھی، بھوری آنکھوں میں بے تحاشہ پرکشش اور ذہانت تھی،شرٹ کا بے ترتیبی سے لگا ہوا بٹن اس کے فیشن فالوور ہونے کی گواہی دے رہا تھا..

"خیر مجھے اب چلنا چاہیئے،آپ لوگ اپنا خیال رکھئے گا،میرے واپس آنے تک کوئی بھی اس گھر سے باہر نہیں نکلے گا،اور سب سے ضروری بات کوئی بھی گڑبڑ ہونے پر سیدھا مجھے کال کرنا ہو گا.."انہیں تلقین کرنے کے بعد وہ دروازے کی طرف بڑھا لیکن زین کی آواز پر اسے رکنا پڑا..

"آپ کو میری بات کا برا تو نہیں لگا نا..؟"اس کے لہجے میں جھجھک تھی،اسے شاید اپنی

بیباکی کا انداز ہو گیا تھا..

"نہیں، تمہاری بات بالکل درست تھی، غلطیاں مجھ سے بھی ہوئی ہیں، میں اب چلتا ہوں لیکن میری غیر موجودگی میں تمہیں ان لوگوں کی حفاظت کرنی ہو گی، کرو گے نا..؟" سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا تو وہ تیزی سے سر اثبات میں ہلا گیا..

"ایک مرد ہونے کی نشانی یہی ہے کہ وہ اپنے سے کمزور لوگوں کی حفاظت کرے.." کنکھیوں سے حمنہ کی طرف دیکھا جو اس کی بات کا مطلب سمجھ کر منہ بنانے لگی تھی..

"بیسٹ آف لک"..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

جب اس کی آنکھ کھلی تو اس کا سر بھاری ہو رہا تھا، جسم کا ہر عضو بے جان سا لگ رہا تھا، بمشکل آنکھوں کو کھولتی وہ اپنی جگہ سے اٹھی اور آس پاس نظریں دوڑانے لگی، منظر دھندلایا ہوا تھا، کافی دیر آنکھیں جھپکنے کے بعد جب وہ صاف دیکھنے میں کامیاب ہوئی تو خود کو ایک بیڈ پر موجود پایا، وہ ہڑبڑا کر سیدھی ہوئی اور پورے کمرے کا جائزہ لینے لگی، یہ سکندر کا کمرہ نہیں تھا، کمرے میں فرنیچر کے نام پر صرف ایک بیڈ اور ایک کرسی

تھی، چھت سے لٹکا پنکھا گرد سے اپنی اصل رنگت کھو چکا تھا، دیواریں اور چھت کافی شکستہ حال تھیں، جگہ جگہ سے پلاسٹر اکھڑا ہوا تھا، کمرے میں کھڑکیاں تو تھیں لیکن ان پر لکڑی کے پٹرے ٹھوک کر انہیں بند کر دیا گیا تھا، صرف ایک دروازہ تھا جو اپنی ہئیت سے خود کو نیا نکور ثابت کر رہا تھا، خود کو ایک انجان کمرے میں قید پا کر اسے بہت کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا تھا، وہ گھبرائی تھی اور اسی گھبراہٹ میں اس نے دروازے کو بری طرح سے پیٹنا شروع کر دیا تھا..

"کوئی ہے، دروازہ کھولو، مجھے یہاں سے جانے دو، پلیز دروازہ کھولو.." دروازے کو زور زور سے پیٹتے ہوئے وہ پوری آواز سے چیخے جا رہی تھی، اسی اثنا میں اسے باہر کچھ قدموں کی آوازیں سنائی دیں، کوئی تیزی سے چلتا ہوا کمرے کی طرف آ رہا تھا، خوف کی ایک تیز لہر اس کے پورے جسم میں دوڑی تھی، ایسے موقعے پر اسے شدت سے سکندر کی یاد آئی تھی..

کھٹ کی آواز پر سرعت سے وہ دروازے سے دور ہوئی تھی، دروازہ کھل گیا تھا، اس کے سامنے جو شخص کھڑا تھا وہ اس کے لئے بالکل اجنبی تھا..

"میری بیٹی کو ہوش آ گیا.." لہجہ سو فیصد بناوٹی تھا..

"کک، کون ہیں آپ..؟"خوف سے وہ مزید دو قدم پیچھے ہوئی تھی..

"ارے بیٹا مجھے نہیں پہچانا..؟ میں، تمہارا چاچا، نبیل شیرازی.."نبیل شیرازی نے مسکرا کر اسے دیکھا، اس کی مسکراہٹ اس کی وہشیانہ آنکھوں کا ساتھ نہیں دے رہی تھی، پیچھے کھڑے شوکت نے جز بز ہو کر پہلو بدلا تھا، اس کے دل میں ہول اٹھ رہے تھے کہ نا جانے یہ شخص آگے کیا کرنے والا ہے..

دوسری طرف ماہم نے کرنٹ کھا کر اس کی طرف دیکھا، اس کے ذہن میں سکندر کی بار بار کہی گئیں باتیں بازگشت کرنے لگی تھیں ساتھ ہی انصاری صاحب اور حمنہ کی آوازیں بھی گڈمڈ ہو رہی تھیں، اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ سکندر کی کہی ساری باتیں اس طرح اس کے سامنے کھڑی اپنے سچ ہونے کی گواہی دیں گی، وہ جو اتنے دنوں سے سکندر کو جھوٹا اور مکار کہتی آرہی تھی اس کے سارے جملے اسی کے منہ پر ایک زوردار طمانچے کے انداز میں لگے تھے..

"چچ..چاچا.."بدقت اس کے منہ سے اتنا ہی لفظ نکل پایا تھا..

"ہاں، مجھے یقین تھا کہ تم مجھے پہچان لو گی"..

"کیا کر رہے ہیں باس، سیدھے کام کی بات کریں.." پیچھے کھڑے شوکت نے اس کے کان میں دھیرے سے سرگوشی کی تو وہ اثبات میں سر ہلانے لگا..

"ہاں ہاں، ٹھیک ہے ٹھیک ہے"..

"مجھے سکندر کے پاس جانا ہے.." اس سے پہلے کہ نبیل کچھ بولتا ماہم نے ڈرتے ڈرتے کہا..

"سکندر کے پاس جانا ہے تمہیں لڑکی، ٹھیک ہے چلی جانا سکندر کے پاس، لیکن اس سے پہلے تمہیں ایک کام کرنا ہو گا"..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کیسا کام..؟" حیرانی سے پوچھا..

"شوکت جاؤ وکیل کو بلا کر لاؤ.." حکم ملتے ہی شوکت کمرے سے باہر نکل گیا..

"مجھے سکندر کے پاس جانے دیں پلیز.." اس نے دوبارہ التجا کی جسے نبیل شیرازی نظر انداز کر گیا..

"لیجئے سر، یہ رہی فائل.." جب شوکت واپس آیا تو اس کے ساتھ ایک پستہ قد آدمی تھا جو حلیے سے وکیل لگ رہا تھا..

"یہ لے لڑکی،اس فائل کے ہر پیج پر اپنی دستخط کر دے.."نبیل شیرازی نے وکیل کے ہاتھ سے فائل لے کر ڈری سہمی سی کھڑی ماہم کی طرف بڑھادیا جسے وہ نا سمجھی سے دیکھنے لگی..

"دستخط..؟میری..؟پر کیوں..؟یہ کیسی فائل ہے..؟"اسی نا سمجھی سے اس نے سوال کیا..

"لگتا ہے سکندر نے تجھے کچھ نہیں بتایا،چل میں بتادیتا ہوں،تو کروڑوں کی مالکن ہے.."نبیل شیرازی نے بہت آرام سے اتنی بڑی بات چند لفظوں میں اپنے مطلب کی چادر پہنا کر پوری کر دی..

"جی..؟آاا..آپ کو شاید کوئی غلط فہمی ہوئی ہے،سکندر کی پراپرٹی میرے نام نہیں ہے.."ماہم کی بات پر نبیل شیرازی اسے ایسی نظروں سے دیکھنے لگا جیسے اس نے کوئی عقل سے پیدل بات بول دی ہو..

"کیا رے تو اپنے باپ کی ہی بیٹی ہے نا..؟"اس نے بے یقینی سے اپنے سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھا،جو شکل سے تو اس کے بھائی کی ہی بیٹی لگ رہی تھی لیکن عقل سے کسی پاگل خانے سے بھاگی ہوئی مریضہ لگ رہی تھی،اب اسے کیا خبر تھی کہ وہ اتنی معصوم

ہے کہ اپنے اصل سے ہی ناواقف ہے..

"جی...؟"

"تیرا باپ تو بہت چالاک تھا، تو کس پر چلی گئی ہے..؟"

"ماں پر چلی گئی ہو گی سر، کہتے ہیں بیٹیاں ماں کا عکس چراتی ہیں.." نبیل شیرازی کی بات پر پیچھے کھڑے وکیل نے جواب دیا..

"نہیں اس کی ماں معصوم ضرور تھی لیکن بیوقوف نہیں تھی، تبھی تو اسے مارنے میں مجھے بہت دشواری ہوئی تھی، چل چھوڑ اس بات کو اور چپ چاپ دستخط کر.." اس کی بات پر تصویر میں موجود عورت کا چہرہ ماہم کی نظروں کے سامنے آیا تھا جس کا تعارف سکندر نے اس کی ماں کے روپ میں کروایا تھا، اس کی اصل ماں، اسے پیدا کرنے والی ماں، ماہم نے تکلیف سے آنکھیں بھینچ لی تھیں، سکندر کے کہے سارے لفظوں پر اسے اب جا کر یقین ہوا تھا..

"میں نہیں کروں گی.." یونہی آنکھیں بھینچے وہ نفی میں سر ہلا کر بولی، اس کے جواب پر نبیل شیرازی بھونچکا رہ گیا تھا..

"کیا بولی؟ نہیں کرے گی..؟ اگر تو نے دستخط نہیں کی تو پتا ہے کیا ہو گا..؟ جس طرح تیرے ماں باپ کو مارا تھا اسی طرح اس انصاری کو بھی ختم کر دوں گا، تیرا بابا ہے نا وہ.." اس کے دھمکی آمیز لہجے پر اس نے خوفزدہ نظروں سے اسے دیکھا، اس کی نظروں میں سفاکی تھی، بے رحمی تھی، کہیں ہمدردی اور محبت نہیں تھی..

"ایسا کچھ نہیں کرو گے تم.." نفی میں سر ہلاتی وہ زور سے بولی..

"تم نہیں آپ بول آپ، عزت سے مخاطب کر مجھے اور جلدی سے دستخط کرا اگر اپنے بابا کی زندگی پیاری ہے تجھے تو.." وہ بھنایا تھا اس کے بے خوف لہجے پر..

"پلیز ایسا مت کریں.." وہ گڑگڑائی..

"اگر تو جلدی سے دستخط کر دے گی تو تیرے مرے ہوئے ماں باپ کی قسم میں کسی کو کچھ نہیں کروں گا، کیا مانگ رہا ہوں میں تجھ سے، صرف ایک دستخط ہی نا، کیا کرے گی تو اتنی دولت کا، اچار ڈالے گی کیا، ویسے بھی لڑکیوں کو زیادہ دولت نہیں دینی چاہئے ورنہ بگڑ جاتی ہیں، تو تو میری معصوم سی بھتیجی ہے نا، چل شاباش چاچا کی بات مان لے.."

"ماہم نے بے چارگی سے اپنے سامنے کھڑے شخص کو دیکھا جو بد قسمتی سے اس کا سگا چاچا تھا، وہ اس بات پر ہر گز یقین نہ کرتی اگر وہ خود اپنی زبان سے قبول نہ کرتا، اس نے

روتے ہوئے فائل پر سائن کر دیا کہ اس کے علاوہ اس کے پاس کوئی راستہ نہیں تھا..

"شاباش! بہت اچھے! یہ لے وکیل اور اپنا کام کر جلدی سے، صبح مجھے اچھی خبر ملنی چاہیئے.."فائل اس کے ہاتھ سے لے کر وکیل کو دے دی..

"سر اتنا جلدی کیسے ہو گا.."فائل لے کر وکیل نے جھجھکتے ہوئے کہا..

"کیسے نہیں ہو گا، ہو گا اور ضرور ہو گا، ساری رات جاگ کر یہ کام پورا کر اور مجھے خوشخبری سنا.."اس کے لہجے میں ضد تھی، ہٹ دھرمی تھی..

"جی سر.."سر جھکا کر وکیل فائل ہاتھ میں پکڑے کمرے سے باہر نکل گیا..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"آپ کا کام ہو گیا، اب تو مجھے سکندر کے پاس جانے دیں پلیز.."وکیل کے جانے کے بعد ماہم نے دوبارہ اس کی منت کی...

"ارے اتنی بھی کیا جلدی بیٹا، کچھ کھا پی لو پھر چلی جانا، تیرا چاچا اتنا بھی برا نہیں ہے"..

"نہیں مجھے ابھی جانا ہے.."اس کے لہجے میں ضد تھی..

"اے لڑکی، میرے سامنے زیادہ بک بک مت کر، میرا کہا مان اور چپ چاپ کمرے

میں دبکی پڑی رہ، شوکت اسے کھانا دے اور کمرے میں تالا لگا دے.." غصے سے اسے گھورنے کے بعد پیچھے کھڑے شوکت کو حکم دیتا وہ کمرے سے نکل گیا..

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

ماہم کے گھر سے باہر نکلنے کے بعد وہ گاڑی مین روڈ پر لاتا جارج کو فون کرنے لگا..

"ہیلو، ہاں جارج، تم کہاں ہو..؟" دوسری طرف سے فون اٹھائے جانے کی آواز سن کر وہ تیزی سے بولا..

"نبیل شیرازی کے ٹھکانے کے آس پاس.." مختصر سا جواب دیا گیا..

"تم ان کے زیادہ قریب تو نہیں ہو نا.." بے چینی سے سوال کرتے ہوئے اس نے مہارت سے موڑ کاٹا..

"نہیں سر، میں ان سے کافی فاصلے پر ہوں کہ کہیں اس کا کوئی بندہ مجھے دیکھ کر پہچان نہ لے، ویسے ابھی تک اس بلڈنگ سے کوئی باہر نہیں نکلا ہے سوائے ایک آدمی کے جو حلیے سے وکیل لگ رہا تھا.." اس کی تفصیلی رپورٹ پر سکندر نے دھیرے سے سر اثبات میں ہلایا، اور گاڑی کو ایک بلڈنگ کے اندر لے جانے لگا..

"ہمم، تم محتاط رہنا اور کچھ بھی ہونے پر مجھے خبر کرتے رہنا، نبیل شیرازی نے مجھے فون کیا تھا صرف یہ بتانے کے لئے کہ ماہم اس کے قبضے میں ہے، کل اب وہ اپنی اگلی چال چلے گا، تم سمجھ رہے ہو نا میری بات جارج"..

"میں سب سمجھ گیا سر، آپ بے فکر رہئے، اس بار یہ انسان ہمارے ہاتھوں سے نہیں بچ پائے گا.." جارج کا لہجہ سرد تھا..

"چلو میں فون رکھتا ہوں، تم اپنا خیال رکھنا جارج، باقی لوگوں کی طرح تم بھی مجھے بہت عزیز ہو.." فون رکھ کر وہ گاڑی سے باہر نکلا اور اپنے سامنے کھڑی تین منزلہ خوبصورت سی عمارت کو سنجیدہ نظروں سے دیکھنے لگا، تبھی عمارت کا آہنی دروازہ کھول کر ایک ادھیڑ عمر شخص باہر نکلا، ہاتھ میں موبائل تھامے چہرے پر مسکراہٹ سجائے وہ اسی کی طرف بڑھ رہا تھا...

"خیر سے تم نے مجھے کسی کام کے لئے یاد تو کیا سکندر، مجھے لگا تھا اپنی اس تمنا کو دل میں بسائے ہی میں اس دنیا سے رخصت ہو جاؤں گا.." ان کے لہجے میں خوشی تھی، وہ ان کی بات پر دھیرے سے مسکرا دیا، سکون بھری مسکراہٹ!..

"ابھی تو آپ کو میرے بہت سارے کام انجام دینے ہیں انکل"..

"کسی کا خون کروانے کا ارادہ تو نہیں ہے نا تمہارا.." ان کے انداز پر وہ قہقہہ لگا کر ہنس دیا..

"نہیں اس کام کے لئے جارج ہی کافی ہے، آپ اس سے بے فکر رہیں، میں آپ کو آپ کی ہی نوعیت کا کام دوں گا جیسے اس بار دیا ہے"..

"اچھا چلو اندر چلو، کافی ٹھنڈ ہے باہر، میں نے راجو سے تمہاری پسند کی کافی بنوائی ہے.." ان کے انداز میں اپنائیت تھی، وہ انہیں انکار نہیں کر سکا، ویسے بھی اس کا ارادہ ان کے ساتھ ایک لمبا وقت گزارنے کا تھا..

"ویسے میں آپ کا کافی وقت لینے والا ہوں، آپ سوچ لیں، کہیں آپ کی نیند ضائع نہ ہو جائے.." اس نے وارننگ دینا ضروری سمجھا..

"مجھے پتا ہے تم کس کام کے سلسلے میں آئے ہو، اس بات سے بے فکر رہو کہ تم میری نیند میں خلل کر سکتے ہو، ویسے بھی میں رات کا راجہ ہوں.." وہ اسے لئے ڈرائنگ روم میں داخل ہوئے، جہاں پہلے سے ہی ایک ملازم کھڑا ان کا منتظر تھا جو ان کے آتے ہی وہاں سے چلا گیا تھا...

"رات بھر کتابیں پڑھنے کی عادت آپ کی ابھی تک نہیں گئی.."اس نے حیرانی سے کمرے کی الماریوں میں سجی دنیا بھر کی کتابوں کے انبار کو دیکھ کر ان کی طرف دیکھا جو کہیں سے بھی بزرگ نہیں لگتے تھے،ان کا ظاہری وجود کافی مضبوط اور فٹ تھا..

"یہ عادت بھی بھلا چھوٹنے والی ہے،کتابیں مجھے نئی دنیا کی سیر کراتی ہیں.."ان کی آنکھوں میں چمک تھی اور چہرے پر بشاشت، جیسے کوئی بچہ اپنی پسندیدہ چیز کا ذکر کرتے ہوئے خوش ہوتا ہے ویسی ہی خوشی ان کے لہجے میں بھی تھی، سکندر نے یاسیت سے انہیں دیکھا،اپنے باپ کے گزرنے کے بعد وہ ایسی زندگی کو ترس گیا تھا...

"اور یہی کتابیں آنکھوں کو ان موٹے موٹے چشموں سے بھی سجا دیتی ہیں.."ہنستے ہوئے ان کے نظر کے چشمے پر چوٹ کی..

"یہ کام تو آج کل کے تمہارے یہ اسمارٹ فونز اور کمپیوٹرز بھی کرتے ہیں، جن پر موجودہ نسل کے نوجوان، بچے، بوڑھے سبھی اپنا وقت اور انرجی ضائع کرتے رہتے ہیں اور ملتا کچھ نہیں ہے، کتابیں ہمیں چشمہ دیتی ہے تو دنیا جہان کی باتیں بھی سکھاتی ہے برخوردار"..

"یہ کام اسمارٹ فونز اور کمپیوٹرز بھی کرتے ہیں انکل، بس انسان کو اس کا صحیح استعمال

کرنے آنا چاہیئے.."اپنے تئیں اس نے ایک درست بات کہی تھی،ہر چیز کا دو پہلو ہوتا ہے،دو رخ ہوتا ہے،ایک اچھا اور ایک برا،ایک صحیح اور ایک غلط،بس انسان پر منحصر کرتا ہے کہ وہ اس کا استعمال کس طرح کرتا ہے،آیا مثبت کرتا ہے یا منفی!...

"تم سے بحث کون کرے برخوردار،راجو کچھ چائے پانی کا انتظام کرو بڑے لوگ آئے ہیں.."ان کی بات پر وہ دھیرے سے ہنس دیا..

تھوڑی دیر بعد وہی ملازم کافی اور کھانے کے لوازمات کے ساتھ دوبارہ اندر داخل ہوا اور اس کے سامنے ٹیبل پر چننے لگا..

"میں یہاں ایک ضروری کام سے آیا ہوں انکل.."کافی کا سپ لیتے ہوئے وہ مدعے کی بات پر آیا..

"ہاں اس فائل کے سلسلے میں جو تم نے مجھے دی تھی.."وہ اس کی بات کا مطلب سمجھ گئے تھے..

"کیا وہ کام ہو گیا..؟"اس نے سنجیدگی سے سوال کیا..

"وہ تو اسی وقت ہو گیا تھا جب تم نے مجھے وہ فائل دی تھی،اپنے پسندیدہ لوگوں کے کام

میں چٹکیوں میں کر دیتا ہوں، عدیل شیرازی کی ساری پراپرٹی تمہارے نام ٹرانسفر ہو چکی ہے، میں تمہیں سارے ڈاکومنٹس دکھا دیتا ہوں تاکہ تمہیں تسلی ہو جائے، ویسے اس لڑکی نے اتنی آسانی سے ساری پراپرٹی تمہارے نام کیسے کر دی، آئی مین کوئی بھی ہوشمند انسان اتنی آسانی سے اپنی کروڑوں کی پراپرٹی یوں کسی کے نام نہیں کرتا.."

سوالیہ نظروں سے اسے دیکھتے وہ آگے کی طرف ہوئے اور ٹیبل پر رکھی چند فائلوں میں سے ایک فائل نکال کر اس کے آگے کر دی..

"یہی تو بات ہے انکل وہ لڑکی ہوشمند ہے ہی نہیں.."ان کی دی گئی فائلز کی ورق گردانی کرتے ہوئے اس نے مسکرا کر ایک نظر انہیں دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہے تھے..

"عدیل کی بیٹی ہے نا..؟"کچھ سوچ کر اگلا سوال کیا..

"اب میری بیوی ہے.."اس نے جیسے ان کے سر پر بم پھوڑا، وہ بھونچکا سے رہ گئے، پھر سوچ کر دھیرے دھیرے سر ہلانے لگے..

"اوہ! تبھی اس نے اتنی آسانی سے یہ کام کر دیا، یہ مشرقی بیویاں اپنے شوہروں کی بہت فرمانبردار ہوتی ہیں، میری بیوی بھی ایسی ہی ہے، لیکن آج وہ سو گئی کیونکہ کچھ ناراضگی چل رہی ہے ہمارے بیچ.."رازداری سے وہ بولے تو وہ نرمی سے مسکرا دیا..

"میری بیوی کے معاملے میں ایسا بالکل بھی نہیں ہے،اس کی کھوپڑی پوری طرح الٹی ہے، سمجھ لیں بیوقوف ہے.."ماہم کے بارے میں بتاتے ہوئے اس کے ہونٹوں پر ہنسی تھی،وہ اسے یوں مسکراتا دیکھ کر خود بھی مسکرا دیئے تھے..

"تمہیں یوں ہنستا بولتا دیکھ کر مجھے بہت خوشی ہو رہی ہے سکندر بیٹے،ورنہ جہانگیر کی موت کے بعد تو تم مسکرانا ہی بھول چکے تھے،ہم ترستے رہ جاتے تھے تمہاری ایک مسکراہٹ کو.."ان کی بات پر اس کے مسکراتے لب سمٹے تھے،چہرے پر ایک قرب کا سایہ آیا تھا جس پر اس نے جلد ہی قابو پالیا..

"رات کافی ہو گئی ہے انکل مجھے اب چلنا چاہیئے.."ہاتھ میں بندھی گھڑی پر نظر ڈالتا وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا تو وہ بھی اس کے ساتھ اٹھ گئے..

"تم نے بتایا نہیں کہ عدیل کے قاتل کا کیا بنا،اس کا بھائی ہی تھا نا اس کا قاتل،تم نے کہا تھا کہ وہ عدیل کی بیٹی کے پیچھے لگا ہوا ہے.."اس کے ساتھ چلتے ہوئے وہ سنجیدگی سے پوچھ رہے تھے..

"جی آج کل اسی معاملے کو سلجھانے میں لگا ہوا ہوں،یہ فائل بھی اسی معاملے کی ایک کڑی ہے.."اس نے مختصراً جواب دیا..

"مجھے تو حیرانی ہوتی ہے ایسے بے ضمیر لوگوں کو دیکھ کر، اپنے سگے خون کے دشمن بنے ہوئے ہیں، سچ کہتے ہیں دولت کی لالچ انسان کو اندھا اور بے ضمیر کر دیتی ہے"..

"اجازت دیجئے انکل، میری وجہ سے آپ کو بہت تکلیف ہوئی.."اس کے لہجے میں شرمندگی تھی..

"کیسی بیوقوفوں والی بات کر دی تم نے، ارے تم تو میرے بیٹے ہو، گود میں اٹھا کر سیر کراتا تھا میں تمہیں، کوئی اپنی اولاد سے پریشان ہوتا ہے بھلا، خیر سے جانا اور سکون کی نیند لینا، اللہ تمہیں ہر مسلے میں کامیاب کرے.."محبت سے اس کے کندھے کو تھپتھپا کر وہ بولے تو ان کی دعا پر وہ دل ہی دل میں آمین بولتا اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گیا...

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

وہ دونوں یونہی آڑے ترچھے بیڈ پر لیٹے ہوئے تھے، رات آدھی سے زیادہ گزر چکی تھی، نہ تو سکندر کا کوئی فون آیا تھا اور نہ ہی جارج نے کوئی خبر دی تھی، سکندر کے جانے کے بعد وہ دونوں ایس پی آکاش سے سارا معاملہ ڈسکس کر چکے تھے، انہوں نے اپنی طرف سے پوری تیاری کر رکھی تھی بس سکندر کے اشارے کے منتظر تھے، لیکن وہ تھا کہ نہ تو خود کال کر رہا تھا اور نہ ہی ان میں سے کسی کی کال کا جواب دے رہا تھا، تنگ آ کر

وہ دونوں سب کام کو بھاڑ میں جاؤ کہہ کر اپنی ادھوری نیند کو پورا کرنے لگے...

کمرے میں ان دونوں کے خراٹوں کی آواز کسی پھٹے ڈھول کی طرح گونج رہی تھی کہ اچانک کوئی کمرے کا دروازہ کھول کر دبے قدموں سے چلتا ہوا اندر داخل ہوا تھا، آنے والے کا رخ بیڈ کی جانب ہی تھا، بیڈ کے پاس آکر ہاتھ میں موجود فائل کو بیڈ سائیڈ ٹیبل پر رکھتا وہ اپنے قدموں کی طرف جھکا پھر تھوڑے وقفے کے بعد سیدھا کھڑا ہو کر دنیا و مافیہا سے بے خبر گہری نیند میں ڈوبے حماد اور عباد کو چند لمحے سوچ بھری نظروں سے دیکھتا رہا، پھر عباد کے قریب آکر بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا، سائیڈ ٹیبل پر رکھے لیمپ کی روشنی اس کے خوبصورت چہرے پر پڑ رہی تھی، آنکھیں بند تھیں، کالے بال آگے کی طرف سے کچھ اس طرح سے بکھرے ہوئے تھے جیسے ٹینشن سے ان میں بار بار ہاتھ پھیرا گیا ہو، وہ یونہی بیٹھا شاید کسی گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا کہ پاس لیٹا عباد کسی کی موجودگی اپنے قریب محسوس کر کے ہڑبڑا کر اپنی جگہ سے اٹھ بیٹھا تھا..

"کک.. کک.. کون ہے..؟ کون ہے..؟" اس کی وہشت زدہ چیخ پر پاس لیٹے حماد پر کوئی اثر نہ پڑا، وہ اسی طرح خراٹے مارتا رہا..

"شور مت کرو اور آرام سے سو جاؤ.." سکندر کی سنجیدہ آواز ابھری تھی..

"سکندر تم ہو، میں نے سوچا کہیں وہ نبیل تو نہیں آ گیا ہمیں مارنے.." سکندر کی آواز سن کر اس کے چہرے پر سکون پھیلا تھا..

"اس نبیل میں اب اتنی ہمت نہیں کہ میرے کسی اپنے کو تکلیف دے سکے.." اس کا لہجہ سنجیدہ تھا..

"کیا ہوا ماہم کا کچھ پتا چلا..؟" اس نے فکر مند نظروں سے لیمپ کی روشنی میں اس کے سپاٹ چہرے کو دیکھا..

"میری بیوی میرے ہی قبضے میں ہے، تم آرام سے سو جاؤ اور مجھے بھی سونے دو.." اسی طرح آنکھیں بند کئے وہ آرام سے بول رہا تھا، اسے اتنا سکون میں دیکھ کر عباد کو اس کی ذہنی حالت پر شبہ ہوا تھا..

"کیا تم سچ میں سونے جا رہے ہو..؟" اس نے ہمت کر کے پوچھا، اس کے سوال پر جھٹکے سے اس نے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا، دیکھنے کے انداز میں ناراضگی تھی...

"تو کیا میں نہیں تھکتا..؟ مجھے نیند کی ضرورت نہیں ہوتی..؟ سو جاؤ ورنہ اگلے دو ہفتے تک سونے نہیں دوں گا میں تمہیں..." وہ چڑا تھا، سخت گھوری سے اسے نوازنے کے

بعد وہ دوبارہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگاتا اپنی پہلی والی پوزیشن میں سو گیا، عباد اسے دوبارہ آنکھیں بند کرتا دیکھ سکون کی سانس لیتا واپس اپنی جگہ پر لیٹ گیا کہ کہیں واقعی میں وہ اسے اگلے دو ہفتے تک نیند کے لئے ترسانہ دے، حماد کی طرح وہ نیند کا دیوتا تو نہیں تھا لیکن کس کمبخت کو نیند پیاری نہیں ہوتی..

✨✨✨✨✨✨✨✨✨

دروازہ کھلنے کی آواز پر وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی، ابھی وہ دروازے کی طرف دیکھ بھی نہ پائی تھی کہ کسی نے اس کا بازو پکڑ کر بے دردی سے اس کا رخ اپنی طرف کیا اور ایک زناٹے دار تھپڑ اس کے چہرے پر رسید کر دیا، تھپڑ اتنا اچانک اور اتنی قوت سے مارا گیا تھا کہ اس کا قدم لڑکھڑایا اور وہ لہرا کر زمین پر جا گری..

"کمینی، میرے ساتھ چالاکی چلنے کی کوشش کی.." ابھی وہ زمین پر سے اٹھ بھی نہ پائی تھی کہ نبیل شیرازی نے اس کے بالوں کو مٹھی میں جکڑ کر اس کا رخ اپنی طرف کیا تھا، آنکھیں میچے وہ اپنی تکلیف کو ضبط کرنے کی کوشش کر رہی تھی، چہرے پر مارے گئے تھپڑ کا نشان صاف نظر آ رہا تھا جبکہ ہونٹ کے بائیں گوشے سے نکلتا خون اس پر کئے گئے ظلم کی گواہی دے رہا تھا..

"چھوڑیں مجھے پلیز.." وہ درد سے بری طرح بلبلا رہی تھی، لیکن اس کی تکلیف کا اثر سامنے موجود اس بے ضمیر انسان پر زرہ برابر بھی نہیں ہو رہا تھا، بلکہ اس کے بالوں پر اس کے ہاتھ کی گرفت پہلے سے بھی زیادہ مضبوط ہو گئی تھی..

"پہلے بتا مجھے کیوں کیا ایسا...؟" غصے سے وہ بولا، نبیل شیرازی کا بس چلتا تو ایک گولی میں اسے کب کا اس کے ماں باپ کے پاس پہنچا چکا ہوتا، لیکن مجبوری انسان کو صبر کرنے پر مجبور کر دیتی ہے، یہی حال اس کا بھی تھا، وہ اس کروڑوں کی چڑیا کو اتنی آسانی سے ختم نہیں کر سکتا تھا، جس طرح جادو گر کی جان طوطے میں تھی اسی طرح نبیل شیرازی کی جان اس وقت ماہم میں تھی...

"آپ کیا کہہ رہے ہیں، میں نے کچھ نہیں کیا.." درد کی زیادتی کو برداشت کرتی بمشکل وہ بول پا رہی تھی..

"جھوٹ، پھر جھوٹ، تو نے اپنی ساری پراپرٹی اس سکندر کے نام کر دی ہے.." غصے سے اس نے دوبارہ اس کے بالوں کو جھٹکا تو وہ کراہ اٹھی..

"نہیں، میں نے ایسا کچھ بھی نہیں کیا ہے.." اس نے نا سمجھی سے اپنے سامنے کھڑے اس ظالم شخص کو دیکھا جو بد قسمتی سے اس کا اپنا چچا تھا، اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا، کیسی

پراپرٹی، کس کی پراپرٹی!!...

"کچھ دنوں پہلے ہی ساری پراپرٹی اس کے نام ٹرانسفر ہوئی ہے جو کہ تیری مرضی سے ہوا ہے، بول تو نے ایسا کیوں کیا..؟" اسے کسی طور بھی ماہم کی بات پر یقین نہیں آرہا تھا..

"میں نے ایسا کچھ بھی نہیں کیا میرا یقین کریں، میں کسی پراپرٹی کے بارے میں ہی نہیں جانتی تو کیسے یہ سب کروں گی.." ماہم کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیسے اس شخص کو اپنی بات کا یقین دلائے، کیسے وہ اس کی قید سے آزاد ہو، اس کا ذہن جیسے تھکنے لگا تھا، ماؤف ہونے لگا تھا..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interview

اچھا تو نے نہیں کیا..؟" اس کے بار بار کے انکار سے وہ ڈھیلا ہوا تھا..

"نہیں"..

"سچ بول رہی ہے..؟" لہجہ اب بھی مشکوک تھا..

"ہاں، ایسی حال میں بھلا کوئی جھوٹ بول سکتا ہے، آپ میری بات کا یقین کریں پلیز.." آنکھوں میں آنسو لئے جیسے وہ اس سے رحم کی بھیک مانگ رہی تھی..

"چل کر لیا تیری بات کا یقین، دیکھ اب میں کیا کرتا ہوں.." جھٹکے سے اس کے بالوں کو اپنی مٹھی سے آزاد کرتا وہ سیدھا کھڑا ہو گیا، جبکہ اس کے جھٹکا دینے پر وہ دوبارہ زمین پر گر گئی تھی لیکن اس بار اس نے خود کو زخمی ہونے سے بچا لیا تھا..

"کیا کرنے والے ہیں آپ..؟" نبیل شیرازی کی آنکھوں میں شیطانی چمک دیکھ کر وہ خوفزدہ ہوئی تھی..

"کچھ ایسا کروں گا کہ تیرا سکندر بلکتا ہوا میرے پاس آئے گا، بہت چالاک بنتا ہے نا، ابھی اس کی چالاکی نکالتا ہوں، شوکت اس لڑکی کو کونے والے کمرے میں لے جاؤ اور تیاری کرو.." اسے خوفزدہ دیکھ کر وہ مسکرایا تھا، پیچھے کھڑے شوکت نے لمحے بھر کے لئے سہم کر اس کی معنی خیز مسکراہٹ کو دیکھا پھر اس کے حکم پر قدم قدم چلتا ہوا آگے آیا اور ماہم کو بازوؤں سے پکڑ کر اٹھانے لگا..

"کک.. کیا کر رہے ہیں آپ..؟ کہاں لے جا رہے ہیں آپ مجھے..؟" اس نے سہم کر شوکت کو دیکھا جو اسے زبردستی کھینچتا ہوا کمرے سے باہر لے جانے کی کوشش کر رہا تھا..

"تیرے سکندر کو سبق سکھانے کے لئے تجھے تھوڑی بہت تکلیف تو دینی ہی پڑے گی نا

بھتیجی.. "نبیل شیرازی سفاکی سے بولتا مسکرادیا..

"نہیں پلیز، ایسامت کریں، آپ تو میرے چاچا ہیں، میں آپ کی بیٹی جیسی ہوں.." وہ گڑگڑائی تھی..

"ڈائلاگ اچھا تھا لیکن کیا ہے نا بھتیجی، یہ ڈائلاگ بازیاں مجھ پر نہیں چلتیں، تو آئندہ کوشش بھی مت کرنا، لے جاؤاسے.." اسے یوں گڑگڑاتا دیکھ کر وہ مزے لیتا ہوا بولا اور کمرے سے باہر نکل گیا..

"سیدھی طرح سے چلوورنہ اس کے دوسرے آدمی آگئے تو میں تمہیں ان کے ہاتھوں سے نہیں بچاسکتا، اسی لئے بہتری اسی میں ہے کہ زیادہ ضد مت کرواور خود کو حالات کے حوالے کردو.." نبیل شیرازی کے کمرے سے نکلتے ہی شوکت نے نرمی سے اسے مخاطب کیا..

"واقعی خود کو حالات کے حوالے کردوں..؟ خود کو نیلام ہونے دوں..؟" ماہم نے چبھتی ہوئی نظروں سے اسے دیکھا تو وہ چپ سا ہو گیا پھر جب بولا تو اس کے لہجے میں اپنائیت تھی، نرمی تھی..

"میں نہیں کہہ رہا کہ خود کو نیلام ہونے دو، کبھی کبھی خود کو حالات کے حوالے کر دینے سے بہت سارے معاملے حل ہو جاتے ہیں، بس خود پر یقین کرو"..

"مجھے خود پر یقین نہیں ہے اور نہ ہی تم پر ہے.."اس کا انداز دوٹوک تھا..

"میں نہیں کہتا کہ مجھ پر یقین کرو، تمہیں اپنے شوہر پر تو یقین ہے نا "..

"تم میرے شوہر کو کیسے جانتے ہو، کیا انہیں معلوم ہے کہ میں یہاں ہوں..؟" شوکت کی بات پر وہ چونکی تھی..

"انہیں سب کچھ معلوم ہے"..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"تو پھر وہ مجھے بچانے کیوں نہیں آئے.."اس کے لہجے میں حیرانی تھی..

"اس لئے کہ انہیں ابھی تک بلایا ہی نہیں گیا، خیر اب چلو میرے ساتھ ورنہ اس کے آدمی آجائیں گے.."سر جھٹک کر وہ آگے بڑھا تو وہ بھی کشمکش کا شکار ہوتی اس کے پیچھے چل دی..

راہداری بالکل سنسان تھی، یہاں کوئی بھی نہیں تھا، نبیل نے اسے جس کمرے میں لے جانے کے لئے کہا تھا وہ دو کمرے کے بعد تھا..

"سنو، یہ شخص میرے ساتھ کیا کرنے والا ہے..؟"اس نے کریدنے والے انداز میں آگے چلتے شوکت سے پوچھا تو وہ کندھے اچکا گیا..

"یہ تو مجھے بھی نہیں معلوم، میں تو یہاں نیا ہوں، ویسے میں نے اس کے جیسا ظالم انسان اپنی پوری زندگی میں نہیں دیکھا"..

"تب تو تم نے سکندر کو بھی نہیں دیکھا ہو گا"..

"کیا مطلب..؟"وہ چونک کر مڑا تھا..

"سکندر اس سے بھی زیادہ ظالم ہے"..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"لیکن اس کے ظلم اور سکندر کے ظلم میں بہت فرق ہے"..

"تم اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتے.."وہ چڑی تھی، گھر کی طرح یہاں اس قید خانے میں بھی اسے سکندر نامہ سننے کو مل رہا تھا..

"میں سکندر کے بارے میں جتنا جانتا ہوں اتنا ہی بہت ہے، خیر اب مجھے اجازت دیجئے، دیکھوں تو ذرا میرا ظالم باس کر کیا رہا ہے.."کونے والے کمرے کا دروازہ کھول کر وہ اسے ہاتھ کے اشارے سے اندر جانے کو کہتا ہوا بولا تو ایک نظر اسے دیکھتی وہ اندر

داخل ہو گئی..

یہ کمرہ پہلے والے کمرے سے کافی چھوٹا اور تنگ تھا، کمرے میں صرف ایک کھڑکی تھی جو کہ کافی بڑی تھی لیکن پہلے والے کمرے کی کھڑکیوں کے مانند اس پر ڈھیر سارے پٹرے نہیں ٹھوکے گئے تھے، کمرے میں سوائے ایک کرسی کے اور کچھ بھی نہیں تھا جس کے اوپر لٹکتی بلب سے نکلتی پیلے رنگ کی مدھم سی شعائیں بھی اس تنگ، گھٹن زدہ اور نہایت خوفناک کمرے کو روشن نہیں کر پا رہی تھی، کمرے میں داخل ہو کر اس نے خوف سے ایک جھرجھری لے کر شوکت کی طرف دیکھا جو اسے کمرے کی اسی واحد کرسی پر بٹھا کر رسی سے باندھ رہا تھا..

"تمہیں یقین ہے کہ سکندر مجھے بچانے یہاں آئے گا..؟" اسے دروازہ بند کرتا دیکھ وہ جلدی سے بولی کہ کہیں وہ چلا ہی نہ جائے، لہجے میں ایک امید تھی، ایک آس تھی، اور شوکت اس امید کے دیئے کو بجھانا نہیں چاہتا تھا اس لئے مسکرا کر اسے دیکھا، ایک تسلی بخش مسکراہٹ، جو ڈری سہمی سی، امید اور ناامیدی کے جھولے میں جھولتی ماہم کو امید کا دامن پکڑا رہی تھی..

"ہاں ضرور آئے گا، اس کے آئے بغیر تو کھیل ختم ہو گا ہی نہیں "..

اپنی دلی خواہش کے مطابق شوکت کا جواب سن کر ماہم کے چہرے پر ایک سکون پھیلا تھا، اداس اور روئی روئی سی آنکھوں میں امید اور انتظار کے جگنو ٹمٹمانے لگے تھے، اسے یوں پر امید اور پر سکون دیکھ کر شوکت نے دل ہی دل میں اپنی اکلوتی اداس اور سکون کے لئے ترستی بہن کے لئے بھی اسی سکون کی دعا کی تھی جو شاید پروردگارِ عالم بہت جلد سننے والا تھا!!..

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

صبح کے قریب دس بجے حماد کی نیند کھلی، وہ کسمسا کر اپنی جگہ سے اٹھا اور پاس لیٹے عباد کو لات مار کر جگانے لگا..

"اٹھ جا یار دس بج گئے ہیں.." اس کی آواز سنتے ہی عباد کی آنکھیں پٹ سے کھلیں، کروٹ لے کر اپنی دوسری سائیڈ دیکھا جہاں پچھلی رات سکندر سویا ہوا تھا..

"یہ کہاں گیا..؟" حیرانی سے بولتا وہ اپنی جگہ سے اٹھ بیٹھا..

"کون کہاں گیا....؟ ابے میں یہاں ہوں.. دکھائی نہیں دے رہا کیا"..

"میں تمہاری نہیں سکندر کی بات کر رہا ہوں، کل رات وہ میرے اس طرف سویا ہوا

تھا.."اس نے اپنے داہنے جانب اشارہ کر کے کہا..

"سکندر سویا ہوا تھا..ہوش میں آجاؤ میرے لعل، نیند میں بھی تم اس شیطان کے خواب دیکھنے لگے ہو کیا.."عباد کی بات پر وہ اسے چھیڑنے کے انداز میں ہنسا تھا..

"خواب نہیں حقیقت بتا رہا ہوں، نیند کے دیوتا تم ہو میں نہیں، جب تم رات میں اتنی زور زور سے خراٹے مار رہے تھے تبھی وہ آیا تھا، لیکن جناب تو گہری نیند میں خود کو اریبہ کے ساتھ دیکھنے میں اتنا بزی تھے کہ کون آیا کون گیا کسی کی خبر ہی نہ ہوئی.."عباد اس کی گہری نیند اور خراٹوں پر چوٹ کرتا اپنی جگہ سے اٹھا اور واش روم کی طرف بڑھ گیا..

"کیا واقعی سکندر رات میں یہاں آیا تھا.."حماد بھی اس کے پیچھے لپکا اور واشروم کا دروازہ تھام کر سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا جو دروازہ بند کرنے جا رہا تھا...

"ہاں، اب دروازہ چھوڑو مجھے بہت سارے کام کرنے ہیں"..

"تو ماہم کے بارے میں کچھ بتایا..؟"اس کی بات کو نظر انداز کر کے بے چینی سے اس نے دوسرا سوال کیا..

"نہیں،اب اگر ایک بھی لفظ تمہارے منہ سے نکلا نا تو اگلے دو ہفتے تک کام میں اتنا زیادہ بزی کر دوں گا تمہیں کہ نیند کے لئے ترستے رہ جاؤ گے.."اس کے سوالوں سے تنگ آکر عباد نے بھی اسے وہی دھمکی دی جو پچھلی رات سکندر کی طرف سے اسے ملی تھی..

"یہ کیا بات ہوئی.."حماد نے ہونقوں کی سی شکل بنا کر اسے دیکھا تھا،عباد نے ہاتھ بڑھا کر واشروم کا دروازہ زور سے اس کے منہ پر بند کر لیا..

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

اپنی گاڑی کو کافی پیچھے چھوڑ کر وہ یونہی پیدل چلتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا،اس کے ہاتھ میں ایک سیاہ رنگ کا تھیلا تھا، صبح کا وقت تھا،شہر کے باہر اس سنسان علاقے میں ایک بھی انسان نظر نہیں آرہا تھا ایسے میں وہ اس سنسان روڈ پر بے فکری سے چلے جا رہا تھا،روڈ کے دونوں اطراف بڑی بڑی جھاڑیاں اور جنگلی درخت کافی دور تک پھیلے ہوئے تھے، ابھی وہ تھوڑی ہی دور چلا تھا کہ اچانک وہ انہیں جھاڑیوں کے بیچ گھس گیا اور منظر سے غائب ہو گیا..

تھوڑی دیر بعد وہ انہیں جھاڑیوں کے بیچ چھپی اس کالے رنگ کی کورولا کی اگلی سیٹ کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا اور ہاتھ میں موجود کالے رنگ کے تھیلے کو پچھلی سیٹ پر

رکھ دیا...

"کیا حال ہے..؟" ڈرائیونگ سیٹ کو قدرے پیچھے کی طرف کئے آرام سے بیٹھے جارج کی طرف دیکھا جس کے چہرے پر تھکن اور نیند کا کوئی تاثر نہیں تھا، ہمیشہ کی طرح وہ فریش اور محتاط تھا..

"ابھی تک تو فالحال کوئی ہلچل نہیں ہوئی، اس شخص کے نکلنے کے بعد کوئی بھی اس بلڈنگ سے باہر نہیں نکلا ابھی تک.." تفصیلی رپورٹ دیتے ہوئے اس نے ہاتھ میں پکڑی دوربین اس کے آگے کر دی، جسے اس نے سنجیدگی سے پکڑ کر آنکھوں سے لگا لیا...

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس طرف کی جھاڑیوں سے نکل کر دوسرے اطراف کی جھاڑیوں میں تھوڑی دور کے فاصلے پر ایک کھنڈر نما دو منزلہ بلڈنگ تھی، بناوٹ کے اعتبار سے وہ کوئی فیکٹری لگ رہی تھی جو اب اپنی خستہ حالت میں تھی، جس کا باہری دروازہ بند تو تھا لیکن اس پر تالا نہیں لگا تھا، سکندر نے اس بلڈنگ کا کافی غور سے جائزہ لیا، شاید اندر داخل ہونے کا کوئی راستہ تلاش کر رہا تھا لیکن کامیاب نہ ہوا...

"اندر جانے کا کوئی بھی راستہ نہیں ہے، ساری کھڑکیاں اندر سے بند ہیں.." جارج نے

شاید اس کی جدوجہد سے یہ بات اخذ کرلی تھی، تبھی سنجیدگی سے بولا، سکندر نے دوربین آنکھوں سے ہٹا کر غصے سے سر جھٹکا تھا..

"اس کا مطلب تمہیں ماہم کی بھی کوئی خبر نہیں ہوگی"..

"سوری سر، میں نے صرف انہیں بیہوشی کی حالت میں اندر لے جاتے ہوئے دیکھا تھا، شوکت انہیں اٹھائے ہوئے تھا.." اس کے لہجے میں شرمندگی تھی..

"شکریہ جارج تم نے ہمیشہ کی طرح آج بھی مجھے ناامید نہیں ہونے دیا، بس دعا کرو ہم اپنے مقصد میں کامیاب ہوجائیں"..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ہم ضرور کامیاب ہوں گے سر، ویسے اس کا کوئی فون آیا آپ کے پاس..؟"

"ابھی تک تو فالحال نہیں، فون بھی آجائے گا تم فکر مت کرو، خیر تم نے کچھ کھایا نہیں ہوگا، چلو کچھ کھالیتے ہیں.." سکندر نے پچھلی سیٹ پر رکھے اس کالے رنگ کے تھیلے کو اٹھا کر سامنے کیا اور اس میں سے پیک شدہ برگر نکال کر جارج کی طرف بڑھادیا..

جارج اپنے باس کی تیاری دیکھ کر مسکرادیا، یہ وہی باس تھا جو اپنے آفس میں کسی بھی کلائنٹ کو باہر کی چیز کھانے کی اجازت نہیں دیتا تھا، جس نے اپنی پوری زندگی میں باہر

کی چیزوں کو کھانا تو دور کی بات ہے کبھی ہاتھ بھی نہیں لگایا تھا، آج وہی باس نہ صرف اسے کے-ایف-سی کا برگر آفر کر رہا تھا بلکہ خود بھی کھانے کی تیاری کر رہا تھا..

تھوڑی دیر بعد وہ دونوں باس اور کلائنٹ گاڑی میں آرام سے بیٹھے برگر، فرائز اور کوک سے لطف اندوز ہو رہے تھے اس بات سے بے خبر کہ دوسری طرف ماہم کے اوپر کون سا عذاب اترنے والا ہے..

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

ماہم کو کافی دیر ہو چکی تھی اس کمرے میں قید ہوئے، وقت کیا ہو رہا تھا، دن تھا یا رات، اسے کسی چیز کی خبر نہیں تھی، پچھلے کمرے کی بہ نسبت اس کمرے میں ایک ہی کھڑکی تھی جو کہ بند تھی، وہ کرسی پر بیٹھی اپنے اوپر جھولتی بلب کو دیکھتے ہوئے سکندر کو یاد کر رہی تھی، کیا وہ اس کی تلاش میں ہو گا؟ کیا وہ اس کے لئے پریشان ہو گا؟ شوکت نامی آدمی کی بات سے ظاہر ہو رہا تھا کہ سکندر اس جگہ سے واقف ہے، آخر اس شوکت نے اتنی بڑی بات کیسے کہہ دی؟ کیا وہ سکندر کو جانتا ہے؟ کیا وہ سکندر کا آدمی ہے؟ کیا اسے اس شخص پر یقین کر لینا چاہیئے؟؟

یقین ہی تو نہیں کیا تھا اس نے سکندر کی باتوں کا، اس کی باتوں کو نظر انداز کرتی رہی،

اس کے سچ کو جھوٹ گردانتی رہی، جھوٹا، مکار، دھوکے باز اور نہ جانے کتنے الزام لگائے تھے اس پر، لیکن وہ تھا کہ اس کی ہر بدگمانی کو نظر انداز کر جاتا تھا، اس کے ہر الزامات کو برداشت کر لیتا تھا، آخر کیوں وہ ایسا کرتا تھا؟ ایسا کون سا رشتہ ہے اس کا سکندر کے ساتھ کہ وہ اسے ہر طرح سے محفوظ رکھنے کی کوشش کرتا؟؟ کیا وہ اب بھی اسے بچانے آئے گا جس طرح پہلے بچایا تھا..؟؟

اپنے خیالوں سے تنگ آ کر اس نے بیزاری سے سر جھٹکا اور دوبارہ دروازے پر نظریں گاڑ دیں، تبھی دروازے کے باہر ہلچل ہوئی، قدموں کی چاپ کو قریب ہوتا سن کر وہ محتاط ہو گئی تھی لیکن پھر بھی وہ اپنا بچاؤ نہیں کر سکتی تھی کہ اس کے دونوں ہاتھ اور دونوں پیر کرسی سے بندھے ہوئے تھے، اس نے بیچارگی سے اپنے بندھے ہاتھوں کو دیکھا، ٹھیک اسی وقت کمرے کا دروازہ کھلا اور نبیل شیرازی غصے سے لال بھبھوکا چہرہ لئے تیز قدموں سے چلتا ہوا اس کی طرف بڑھا اور ایک زوردار طمانچہ اس کے چہرے پر مار دیا، افسوس کہ اس بار وہ زمین دوز نہ ہو سکی، درد ہوتے رخسار کو نظر انداز کئے اس نے حیرانی سے اس کی طرف دیکھا، جیسے پوچھ رہی ہو کہ اب اس نے کیا کر دیا..

"ٹونی چابک لا.." سفاکانہ لہجے میں اس نے پیچھے کھڑے آدمی کو مخاطب کیا جس نے

آگے بڑھ کر اس کے ہاتھ میں چمڑے کا چابک تھما دیا، ماہم نے سہمی ہوئی نظروں سے پہلے اسے پھر اس کے ہاتھ میں موجود اس چمڑے کے چابک کو دیکھا جسے دیکھ کر اس کے رونگٹے کھڑے ہونے لگے تھے..

"نن.. نہیں.. پلیز.. میں نے کچھ بھی نہیں کیا.. "خوفزدہ لہجے میں وہ گڑگڑائی...

"یہی تو بات ہے لڑکی کہ تو نے کچھ بھی نہیں کیا، پر جس نے کیا ہے اسے تو سبق سکھانا تو بنتا ہے نا بھتیجی.. "اپنی بات ختم کر کے اس نے سختی سے اپنے ہاتھ میں موجود چابک کو زور سے زمین پر مارا، شڑاپ کی آواز فضا میں گونجی، ماہم نے سہم کر آنکھیں میچ لیں، اس کا دل تیزی سے دھڑکنا شروع ہو چکا تھا..

"نن.. نہیں.. ایسا مت کریں پلیز میں نے کچھ بھی نہیں کیا.. "اس کے دوبارہ گڑگڑانے پر وہ سفاکی سے ہنس دیا، پیچھے موجود ٹونی کے ساتھ کھڑے شوکت نے سہم کر اس کی ہنسی کو دیکھا، وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ نبیل شیرازی ایسی ظالمانہ حرکت کرنے کا بھی ارادہ کر سکتا ہے، اگر اسے اس بات کا علم ہوتا تو اس بارے میں وہ سکندر کو پہلے ہی باخبر کر دیتا..

"شوکت موبائل کا کیمرہ آن کر".."

"کک.. کس لئے سر..؟"اس نے حیرانی سے اسے دیکھا،وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ کیا کرنے والا ہے،ماہم نے بھی اسی انداز میں نبیل کے چہرے کو دیکھا جہاں سفاکی ہی سفاکی تھی، وہ کہیں سے بھی اس کا اپنا خون نہیں لگتا تھا، جسے سرپرست ہونا چاہئے تھا وہ اس کی جان کا دشمن بنا ہوا تھا،اس نے ہمیشہ سن رکھا تھا کہ خونی رشتے بہت طاقتور ہوتے ہیں، یہ اپنے اندر بہت کشش رکھتے ہیں، لیکن اس کے معاملے میں بات اس کے بالکل ہی برعکس تھی، تقدیر اسے ہر موڑ پر حیران کرنے پر تلی ہوئی تھی..

"ویڈیو بنانے کے لئے تاکہ سکندر بھی تو دیکھے کہ اس کی پیاری بیوی یہاں قید خانے میں کس عذاب سے گزر رہی ہے،اس نے کیا سوچا تھا کہ ہم اس کی بیوی کی یہاں آرتی اتاریں گے اور وہ وہاں بیٹھا آرام سے اپنی چالیں چلتا رہے گا، قسم سے مجھے آج تک کسی نے اتنا پریشان نہیں کیا جتنا اس جہانگیر کی اولاد نے کیا ہے، مجھے اس سانپ کے ساتھ اس کے سپولے کو بھی ختم کر دینا چاہیے تھا،اب وقت آگیا ہے اس کے پریشان ہونے کا، بہت سکون کر لیا اس نے، آن کر کیمرہ جلدی.."اس کی بات پر شوکت نے خوف سے تھوک نگلا تھا،اس کی نظریں بار بار پھسل کر ماہم کے سفید پڑتے چہرے کی طرف چلی جاتیں تو وہ مزید خوفزدہ ہو جاتا اس کے حشر کا سوچ کر..

"جج..جی باس.."اس کے زور سے کہنے پر وہ پینٹ کی جیب میں ہاتھ ڈال کر تیزی سے موبائل نکالنے لگا..

"کمرے کا دروازہ بند کر دے ٹونی "..

"نہیں پلیز..."آخری دفعہ اس کی طرف دیکھا،آنکھیں متواتر آنسو بہا رہی تھیں لیکن ان آنسوؤں کا اثر کسی کے اوپر نہیں ہونا تھا...

"شڑاپ.."ماہم کو ایسا لگا جیسے اس کے بازو پر کسی نے جلتا ہوا لوہا رکھ دیا ہو،زندگی میں کبھی اس کے بابا نے اس پر ہاتھ بھی نہیں اٹھایا تھا کجا کہ آج اسے کوڑے سے مارا جا رہا تھا،درد کی شدت سے وہ رونا چاہتی تھی لیکن آواز جیسے کہیں دب کر رہ گئی تھی، آنکھیں میچے جیسے وہ خود کے اندر کی اس تکلیف کا سامنا کرنے کی ہمت پیدا کر رہی تھی، دوسری طرف کچھ ایسا ہی حال موبائل ہاتھ میں لئے ویڈیو بناتے شوکت کا تھا،اس سے یہ ظلم دیکھا نہیں جا رہا تھا،دل کر رہا تھا کہ آگے بڑھ کر نبیل کے ہاتھ سے چابک لے کر کہیں دور پھینک دے یا پھر اسی چابک سے نبیل کو پیٹنا شروع کر دے، لیکن افسوس کہ سکندر کا سختی سے حکم تھا کہ کچھ بھی نہیں کرنا ہے،آنکھیں بند کئے سب کچھ دیکھتے رہنا ہے،اسے اب شدت سے سکندر کی آمد کا انتظار ہونے لگا تھا..

"ویڈیو بنا رہا ہے نا، اچھے سے بنانا، سکندر کو کوئی شکایت نہ ہونے پائے کہ اس کی بیوی صاف نظر نہیں آئی ویڈیو میں.." طنزیہ انداز میں بولتے ہوئے ماہم کے سسکتے وجود پر نظر گاڑے اس نے دوسرا پھر تیسرا ضرب مارا، شوکت جہاں خود میں اس وحشیانہ ظلم کو دیکھنے کی ہمت نہیں پا رہا تھا وہیں پاس کھڑا ٹونی آرام سے تماشہ دیکھ رہا تھا...

ماہم کا تکلیف سے برا حال ہو رہا تھا، آنکھیں تھیں کہ کھلنے سے انکاری ہو رہی تھیں، ٹھیک اسی وقت اس کے کمزور اور نڈھال سے وجود پر چوتھا پھر یکے بعد دیگرے دو اور ضرب لگے، اسے جیسے اپنی جان نکلتی ہوئی محسوس ہونے لگی تھی، جسم کا ہر عضو درد سے چیخ و پکار کر رہا تھا، سر الگ پتھر کی طرح بھاری ہو رہا تھا، حد سے زیادہ رونے کی وجہ سے حلق جیسے سوکھ کر کانٹا ہو رہی تھی، وہ بے جان سی ہو کر کرسی پر ایک طرف لڑھک گئی تھی، آنکھیں سختی سے بند تھیں، سانس مدھم ہو رہی تھی...

"اتنا کافی ہے، بھیج دے اسے ویڈیو.." ماہم کو نڈھال ہوتا دیکھ کر وہ لمبی سانس لیتا ہوا سیدھا کھڑا ہوا اور ہاتھ میں موجود چابک کو کمرے میں ایک طرف اچھال دیا...

"لگتا ہے بیہوش ہو گئی باس.." ٹونی نے ماہم کے جھکے ہوئے سر کو اٹھا کر دیکھا...

"کافی ہمت ہے لڑکی میں جو اتنے کوڑے برداشت کر گئی، اگر اس کی جگہ میں ہوتا تو دو

ہی وار میں جواب دے چکا ہوتا، ماننا پڑے گا اس سکندر نے کافی مضبوط بنایا ہے اسے.."

گہری نظروں سے اس کے جھکے ہوئے سر کو دیکھتا متاثرانہ لہجے میں بولتا پیچھے مڑا اور بنا کسی کی طرف دیکھے کمرے سے باہر نکل گیا، چلنے کا انداز تھکاوٹ زدہ تھا...

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

جارج سے ملنے کے بعد وہ گھر جانے کے لئے روانہ ہو گیا تھا، ابھی وہ راستے میں ہی تھا کہ روڈ کے بیچ میں ایک آدمی کھڑا اسے ہاتھ کے اشارے سے گاڑی روکنے کو کہہ رہا تھا، گاڑی کی اسپیڈ دھیمی کر کے اس نے آس پاس نظریں دوڑائیں تو روڈ کے کنارے ایک آٹو رکشہ کھڑا ہوا دکھائی دیا جس کے سامنے ایک ادھیڑ عمر عورت کے ساتھ ایک سولہ سترہ سالہ لڑکی کندھے پر کالج بیگ لٹکائے اس کی گاڑی کی طرف دیکھ رہی تھیں، سیچویشن سمجھ کر اس نے گاڑی جلدی سے روک دی..

"صاحب جی ہماری مدد کر دیں.." اس کی گاڑی کو رکتا دیکھ کر وہ آدمی تیزی سے اس کی طرف آیا اور ملتجی لہجے میں بولا، غالباً وہ آٹو ڈرائیور تھا..

"جی بتایئے کیا مدد کرنی ہے..؟" وہ شائستگی سے بولا اور ایک نظر ان دو عورتوں کی طرف ڈالی جو اسی کی طرف متوجہ تھیں...

"صاحب جی میرا آٹو خراب ہو گیا ہے، اگر آپ کو تکلیف نہ ہو تو کیا آپ انہیں ان کی منزل پر ڈراپ کر دیں گے، بڑی مہربانی ہو گی صاحب جی"..

"جی ضرور، آپ انہیں بھیج دیجئے، ویسے کیا پریشانی ہوئی ہے آپ کے آٹو میں، میں کچھ مدد کر دوں..؟" پچھلی سیٹ کا دروازہ کھولتے ہوئے اس نے سرسری انداز میں اس آدمی سے پوچھا..

"انجن بند ہو گیا ہے صاحب جی، کب سے کوشش کر رہا ہوں چل ہی نہیں رہا"..

"آپ کہیں تو میں میکینک کو فون کر کے بلا دوں، اس ایریا میں دور دور تک کسی میکینک کے ملنے کا کوئی امکان نہیں ہے "..

"ارے نہیں صاحب جی، آپ خواہ مخواہ پریشان ہوں گے، بس انہیں بحفاظت ان کی منزل تک پہنچا دیں، میرے لئے یہی بہت ہے.." اس آدمی کی بات پر وہ دھیرے سے سر ہلاتا مسکرا دیا اور ایک نظر پچھلی سیٹ پر بیٹھی عورتوں کو دیکھ کر گاڑی اسٹارٹ کرنے لگا..

ان عورتوں کو ان کی منزل پر ڈراپ کر کے گیارہ ساڑھے گیارہ کے قریب وہ گھر پہنچا،

ڈرائنگ روم میں قدم رکھتے ہی اس کی نظر عباد اور حماد پر پڑی جو صوفے پر بیٹھے شاید اسی کا انتظار کر رہے تھے، چہرے سے پریشانی جھلک رہی تھی، ان کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر وہ چونکا تھا اور لمبے لمبے قدم اٹھاتا ان کی طرف بڑھا...

"کہاں چلے گئے تھے تم سکندر، ہم کب سے تمہارا انتظار کر رہے ہیں، اور موبائل بھی نہیں لے کر گئے کہ ہم فون پر ہی تمہیں انفارم کر دیتے.." اسے دیکھ کر عباد پریشانی سے کہتا ہوا اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا...

"کیا انفارم کر دیتے..؟" اس نے سوالیہ نظروں سے باری باری ان دونوں کو دیکھا...

"ایک..ایک ویڈیو آیا ہے.." حماد اٹک اٹک کر بولا..

"کیسا ویڈیو..؟" اس نے نا سمجھی سے سوال کیا...

"وو..وہ..وہ دراصل....وہ ویڈیو...." حماد کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا بتائے کیسے بتائے...

"تم خود ہی دیکھ لو.." حماد کو یوں اٹکتا دیکھ کر عباد تیزی سے بولا اور ہاتھ میں موجود اس کا فون آگے کر دیا، سکندر نے جھپٹ کر اپنا موبائل اس کے ہاتھ سے لیا اور لاک

کھولنے لگا، لاک کھلتے ہی اس کی ٹچ اسکرین موبائل پر ایک ویڈیو پیج سے چلنے لگا، شاید اسے دیکھا جارہا تھا، یہ وہی ویڈیو تھا جو نبیل نے شوکت سے ریکارڈ کرنے کو کہا تھا، جیسے جیسے وہ ویڈیو دیکھتا جارہا تھا ویسے ویسے اس کا چہرہ غصے سے سرخ ہوتا جارہا تھا، عباد اور حماد سانس روکے اس کے رنگ بدلتے چہرے کی طرف دیکھے جارہے تھے...

"چھوڑوں گا نہیں میں اس وحشی انسان کو، آج تو میں اس سے اس کے سارے گناہوں کا حساب پکا کروں گا، میرے بیوی کو ہاتھ لگانے کی غلطی کی ہے اس نے، چھوڑوں گا نہیں میں اسے، تیاری کرو عباد ہمیں ابھی اور اسی وقت وہاں جانا ہے، اب میں اپنی بیوی کو ایک سیکنڈ بھی اس کی قید میں نہیں رہنے دوں گا..." موبائل ہاتھ میں بھینچے وہ ضبط کے کس مرحلے سے گزر رہا تھا یہ کوئی نہیں جان سکتا تھا، اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ نبیل کوئی ایسا قدم بھی اٹھا سکتا ہے، اس کا دماغ غصے سے کھول رہا تھا اور گرے آنکھیں ضبط سے سرخ انگارہ ہو رہی تھیں...

"میں ایس پی آکاش کو فون کرتا ہوں "...

"جو بھی کرنا ہے جلدی کرو عباد، مجھ سے اب برداشت نہیں ہو رہا..." موبائل ہاتھ میں پکڑے وہ اپنے کمرے کی طرف جانے والی سیڑھیوں کی بڑھا، ابھی اس نے پہلے

ڈنڈے پر قدم رکھا ہی تھا کہ اس کے موبائل پر ایک انجان نمبر سے کال آنے لگی، بھنویں بھینچ کر اس کال اٹھا کر موبائل کان سے لگالیا...

"کیا حال ہے سکندر..؟ کیسا لگ رہا ہے اپنی بیچاری سی بیوی کو اس حال میں دیکھ کر، برا لگ رہا ہو گا نا، غصہ تو ضرور آیا ہو گا، تو سوچ مجھے کتنا غصہ آیا ہو گا جب تو نے میری ساری محنت ساری خواہشوں پر اپنی بیوی کی سائن لے کر خود قبضہ کر لیا، ارے کس چیز کی کمی ہے تجھے سکندر، اتنی دولت رکھ کر کیا کرے گا جب مرنا ہی ہے.." فون اٹھاتے ہی دوسری طرف سے نبیل شیرازی کی زہر میں ڈوبی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی..

"اتنی دولت کا تو بھی کیا کرے گا نبیل شیرازی، جب تجھے بھی مرنا ہی ہے اور آج ہی مرنا ہے.." غصے کی زیادتی سے اس کا دل جل رہا تھا، شبیہہ پیشانی پر شکنیں بیدار ہو گئی تھیں، اور آواز میں جاہ و جلال پیدا ہو تھا، اس کا جواب سن کر دوسری طرف نبیل شیرازی قہقہہ لگا کر ہنسا تھا..

"کون مارے گا مجھے..؟ تو..؟ تو مارے گا مجھے سکندر..؟ ارے تجھ میں اتنی ہمت ہے بھی... بھول گیا تیرے باپ کو کس طرح تڑپا تڑپا کر مارا تھا... کھلی آنکھوں سے سپنے دیکھنا بند کر دے سکندر کیونکہ یہ کبھی پورے نہیں ہوتے۔۔" نبیل شیرازی کی

طرف سے مارا گیا طنز کا تیر سیدھا اس کی انا پر لگا تھا، اپنے اندر اٹھتے غصے کے غبار کو قابو کرنے کے لئے اس نے مضبوطی سے سیڑھیوں کی ریلنگ کو تھام لیا..

"کس میں کتنی ہمت ہے یہ تو آمنا سامنا ہونے پر ہی پتا چلے گا، پیٹھ پیچھے زبان کے چرکھے تو سبھی چلا لیتے ہیں"..

"اسی لئے تو تجھے فون کیا ہے، چل آجا، تجھے بھی دیکھ لوں آج، بہت سنے ہیں سکندر کی بہادری کے قصیدے آج دیدار بھی کر لوں ذرا.." دوسری طرف بیٹھا وہ اسے للکار رہا تھا..

"فکر مت کر نبیل، سکندر اپنے دشمنوں کو انتظار کی سولی پر زیادہ دیر تک نہیں لٹکاتا.." تحمل سے کہتا وہ دو سیڑھیاں اوپر چڑھا تھا، اس کے حرکت کرتے ہی عباد اور حماد بھی اپنی جگہ سے آگے بڑھے تھے جو اتنی دیر سے ساکت و صامت کھڑے اس کے غصے سے دہکتے چہرے کو ہی دیکھ رہے تھے..

"اگر مرد ہو تو اکیلے آنا، اپنے چیلے چاپڑوں کو ساتھ لانے کی بھول بھی مت کرنا اور نہ ہی پولس کو شامل کرنے کی چالاکی کرنا، کوئی بھی چالاکی چلنے سے پہلے یہ ضرور سوچ لینا سکندر کہ تمہاری نئی نویلی دلہن میرے ہی قبضے میں ہے، تمہاری ایک بھی غلطی اسے

اس دنیا سے رخصت بھی کر سکتی ہے.." نبیل شیرازی کے دھمکی آمیز لہجے پر وہ ہنس دیا تھا، تمسخرانہ ہنسی!..

"یہی بات تو میں تمہارے منہ سے سننا چاہتا تھا نبیل شیرازی، اچھا لگا یہ جان کر کہ تمہیں میرے چیلے چاپڑوں کا اتنا خوف ہے، فکر مت کرو نبیل، سکندر اپنے دشمنوں کا سامنا آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کرتا ہے اور اکیلے کرتا ہے، تمہاری طرح دو ٹکے کے چمچوں کا سہارا نہیں لیتا سکندر.." پیچھے مڑ کر سنجیدہ نظروں سے اس نے ان دونوں کی طرف دیکھا جو اس کا بازو تھے اس کی ہمت تھے اس کی طاقت تھے..

"اپنی بکواس بند کر اور ایک گھنٹے کے اندر میرے سامنا کھڑا ہوا نظر آ.." لائن ڈیڈ ہونے کی آواز سن کر اس نے بیزاری سے فون کان سے ہٹا لیا..

"کیا کہہ رہا تھا وہ..؟" حماد نے بے چینی سے سوال کیا...

"وہی جو ہر کڈنیپر کہتے ہیں، تم لوگ جارج سے رابطہ کرو میں نکل رہا ہوں"..

"اکیلے..؟" عباد کے سوال پر اس کے اوپر سیڑھیوں پر بڑھتے قدم رک گئے..

"غالباً میں نے نبیل سے اکیلے آنے کا ہی ذکر کیا ہے، اکیلے کا مطلب بالکل اکیلا ہوا، اس

لئے میرا تعاقب کرنے کی بیوقوفی بالکل مت کرنا، خاص طور سے تم عباد، میرے پیچھے آنے سے بہتر ہے حالات میری غیر موجودگی میں اچھے سے سنبھالو، باقی تم دونوں سمجھدار ہو.." سخت انداز میں ان دونوں کو تنبیہہ کرتا وہ اوپر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا، تقریباً آدھے گھنٹے بعد جب وہ واپس آیا تو کپڑے تبدیل شدہ تھے، ایک ہاتھ میں موبائل تھامے دوسرا ہاتھ پینٹ کی جیب میں ڈالے وہ تیزی سے سیڑھیاں اترتا ان دونوں کی طرف آیا...

"جس طرح تم دونوں نے ہر مرحلے میں میرا ساتھ دیا ہے اسی طرح مجھے امید ہے کہ اس معاملے میں بھی میرا ساتھ دوگے، بس دعا کرنا کہ میں اپنے باپ سے کئے گئے وعدے کو پورا کرنے میں کامیاب رہوں.." اس کی بات پر ان دونوں نے آگے بڑھ کر اسے اپنے بازوؤں میں بھینچ لیا، یہ ایک نہایت ہی خوبصورت منظر تھا تینوں ایک ہی احساسات سے گھرے ہوئے ایک دوسرے کی بازوؤں میں قید تھے، اس باہمی ملن سے ان تینوں کے بیچ میں پائی جانے والی محبت اور بھائی چارگی، ایثار و قربانی صاف دیکھی اور محسوس کی جاسکتی تھی...

"اللہ تمہیں ضرور کامیاب کرے گا.." کافی دیر بعد جب وہ دونوں اس سے الگ

ہوئے تو عباد نے صدق دل سے کہا..

"بس ماہم کی حفاظت کے چکر میں اپنی حفاظت کو نہ بھول جانا، مجھے میرا سکندر صحیح سلامت واپس چاہیئے.." حماد کی بچکانہ لیکن محبت سے لبریز جزبے میں کہی گئی بات پر وہ دونوں ہنس دیئے تھے..

"میری حفاظت کے لئے تم وہاں رہو گے نا"..

"ہاں ہم وہاں ضرور رہیں گے، بھلا حماد، عباد اور سکندر کے ٹرائینگل کو کوئی توڑ پایا ہے جو یہ بوڑھا نبیل شیرازی توڑے گا، اللہ اس بیہودہ انسان کو غارت کرے.." حماد کی بات پر وہ کھل کر مسکرا دیا...

"اب میں چلتا ہوں، تم دونوں سب اچھے سے سنبھال لینا اور جارج کے ساتھ ہی رہنا..." ان دونوں کو ضروری ہدایات دیتا وہ تیزی سے باہر کی طرف لپکا کہ اب وہ ایک منٹ کی بھی غفلت نہیں کرنا چاہتا تھا...

✨✨✨✨✨✨✨

وہ یونہی آرام سے گاڑی میں بیٹھا سکندر کے فون کا انتظار کر رہا تھا کہ اچانک ہی اسے

جھاڑیوں کے پار کسی گاڑی کی آواز سنائی دی، سرعت سے اس نے اگلی سیٹ پر دھرا دوربین اٹھایا اور آنکھوں پر جما کر آس پاس نظریں دوڑانے لگا، دور ہی اس نے بلڈنگ کے پاس ایک کالے رنگ کی S.U.V کو رکتے ہوئے دیکھا...

"سکندر سر یہاں..؟" متحیر سا وہ دوبارہ اس گاڑی کو دیکھنے لگا جو ابھی تک وہیں کھڑی تھی، تقریباً پانچ منٹ بعد اس نے ڈرائیونگ سیٹ کی طرف کے دروازے کو کھلتے ہوئے دیکھا، اسی اثنا میں بلڈنگ کا دروازہ کھول کر ایک آدمی باہر نکلا جس کے ہاتھ میں گن تھی، گاڑی کے پاس آکر شاید کچھ بول رہا تھا، تبھی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ہوا شخص باہر نکلا اور گن والے آدمی کو گردن کی جنبش سے آگے چلنے کا اشارہ کیا، تھوڑی دیر بعد وہ اس کی ہمراہی میں بلڈنگ کی طرف بڑھنے لگا، جارج بے چینی سے دوربین کو زوم کر کے گاڑی والے شخص کو دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا کہ آیا وہ سکندر ہی ہے یا صرف اسے گمان ہوا تھا، تبھی اس شخص نے پیچھے مڑ کر دیکھا اور جارج کے شک پر یقین کی مہر لگا دی، وہ سکندر ہی تھا جو شاید پیچھے مڑ کر اسے اپنی موجودگی سے آگاہ کر رہا تھا جیسے اسے یقین ہو کہ جارج اسے دیکھ رہا ہے...

ان دونوں کے اندر جاتے ہی جارج نے تیزی سے حماد کو فون ملایا جو کہ خلافِ امید پہلی

ہی گھنٹی پر اٹھالیا گیا تھا...

"بولو جارج..." حماد کے سنجیدہ لہجے نے اسے چوکنا کر دیا تھا کیونکہ وہ بھی جانتا تھا کہ حماد جیسا شرارتی انسان کب اور کس حال میں سنجیدہ ہوتا ہے..

"سکندر سر بلڈنگ کے اندر داخل ہو چکے ہیں.." بنا کسی تمہید کے اس نے کام کی بات بتائی...

"کچھ گڑبڑ تو نہیں ہوئی..؟" حماد کے بجائے عباد کی بے چین آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی، غالباً فون اسپیکر پر تھا...

"ابھی تک تو فالحال کوئی گڑبڑ نہیں ہوئی، آپ لوگ کب آرہے ہیں..؟" بلڈنگ پر نظریں جمائے وہ سنجیدگی سے بولا..

"بس نکل رہے ہیں، تم تیار رہنا.." اتنا کہہ کر فون کاٹ دیا گیا تو وہ ڈیش بورڈ کے دراز سے اپنی مخصوص گن نکال کر کوٹ کی اندرونی جیب میں رکھنے کے بعد جھک کر اپنے داہنے پیر کے موزے پر لگے چمڑے کے بیلٹ میں موجود گن کو ٹٹولنے کے بعد دھیرے سے گاڑی سے باہر نکلا اور محتاط نظروں سے ادھر ادھر دیکھتا بلڈنگ کی طرف

بڑھنے لگا تاکہ قریب سے بلڈنگ کا جائزہ لے سکے..

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

شوکت بے چینی سے ادھر سے ادھر چکر کاٹ رہا تھا،اسے شدت سے سکندر کی آمد کا انتظار تھا،کچھ ایسا ہی حال دور صوفے پر بیٹھے نبیل شیرازی کا بھی تھا جو سگریٹ کے کش بھرتا کبھی کلائی پر بندھی گھڑی پر نظریں گاڑ لیتا تو کبھی دروازے کو گھورنے لگتا..

دروازہ کھلنے کی آواز پر دونوں نے ایک ساتھ نظر اٹھا کر دروازے کی طرف دیکھا جہاں سے اس کا آدمی کسی کو اپنے ساتھ لئے اندر داخل ہو رہا تھا،جسے دیکھ کر جہاں شوکت اپنی جگہ رک گیا تھا وہیں نبیل شیرازی بھی صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا تھا...

"کیا بات ہے نبیل شیرازی،میری اتنی عزت کہ میرے سواغت کے لئے تم اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے.." سکندر کی بات پر اس نے گڑبڑا کر خود کا جائزہ لیا،اس سے یہ عمل غیر ارادی طور پر ہوا تھا...

"پنجرے میں آکر بھی طوطے کی زبان نہیں بند ہوئی،تلاشی لو اس کی.." اپنی جھینپ مٹانے کے لئے وہ بے مقصد بولا تو سکندر اس کی بات پر مسکرا دیا اور سخت نظروں سے

اس آدمی کو دیکھنے لگا جو اس کی تلاشی لے رہا تھا..

"میں طوطا نہیں جادو گر ہوں.." تلاشی لینے والے آدمی کے ہاتھ کو جھٹکتا وہ آگے بڑھا اور ٹھیک نبیل شیرازی کے مقابل جا کر کھڑا ہو گیا..

"اور جادو گر کی جان یقیناً کمرے والی طوطی میں قید ہو گی، شوکت لڑکی کو لے کر آؤ.." نبیل شیرازی اسے دیکھ کر معنی خیز انداز میں مسکرایا..

سکندر کے جبڑے بھنچے تھے، آنکھیں غصے سے سرخ ہوئی تھیں، اس کی نظروں نے شوکت کا پیچھا تب تک کیا جب تک کہ وہ سیڑھیاں چڑھ کر اس کمرے میں غائب نہیں ہو گیا جس میں ماہم قید تھی..

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

دروازہ کھلنے اور پھر بند ہونے کی آواز آئی، پھر بھی وہ جوں کی توں آنکھیں بند کئے بیٹھی رہی، کمرے میں آنے والا اس کے پاس سے گزر گیا تھا..

"مبارک ہو میڈم، تمہارا شوہر آ گیا ہے"..

ماہم کی آنکھیں اس خبر پر جھٹ سے کھلی تھیں، اس نے گردن موڑ کر بولنے والے کی

سمت دیکھا، یہ شوکت تھا جو کمرے میں موجود اس واحد قد آور کھڑکی کے پاس کھڑا اس کا جائزہ لے رہا تھا..

"یہ تم کیا کر رہے ہو..؟" اس نے نا سمجھی سے اسے دیکھا جو اب کھڑکی کے دروازے کو کھول رہا تھا..

"اپنا کام کر رہا ہوں.." دروازہ کھول کر اس نے سر باہر کی طرف نکالا پھر جیب سے کچھ نکال کر نیچے کی طرف پھینک دیا، پھر سر ہلا کر اندر کر لیا، یہ ایک ایسی کھڑکی تھی جو پوری طرح سے کھلی ہوئی تھی، جس میں سے کوئی بھی انسان آسانی سے اندر باہر کر سکتا تھا..

"کیا تم مجھے یہاں سے بھگا رہے ہو..؟" ماہم کے سوال پر وہ دھیرے سے مسکرا دیا، اور کھڑکی کے دروازے کو ہلکا سا کھلا چھوڑ کر اس کے پاس سے ہٹ گیا..

"جب آپ کا شوہر یہاں موجود ہے تو آپ کو بھگانے کی کیا ضرورت.. مجھے اپنی جان بہت پیاری ہے.." دھیمی آواز میں بولتا ہوا وہ اس کی رسیاں کھولنے لگا..

"وہ تو ہر کسی کو پیاری ہوتی ہے"..

"مجھے نہیں لگتا کہ آپ کو اپنی جان پیاری ہے.."اس کی بات پر ماہم نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا..

"جس طرح آپ اس شخص کی مار برداشت کر رہی تھیں کم از کم اس سے تو مجھے یہی لگا"..

"شاید میں اپنی غلطیوں کا ازالہ کر رہی تھی.."اس کا انداز کھویا ہوا تھا..

"کیسی غلطیاں..؟"

"کسی خاص کا اعتبار نہ کرنے کی غلطی،اس کا دل توڑنے کی غلطی.."اس کی آواز اتنی دھیمی تھی کہ بمشکل شوکت اسے سن پایا تھا..

"ازالے کرنے کے اور بھی طریقے ہوتے ہیں، خیر،اب ہمیں چلنا چاہئے.."اس کی بات پر ماہم نے اپنے خیالوں سے چونک کر اسے دیکھا..

"تو تم مجھے کہاں لے جا رہے ہو..؟"

"باس کے پاس.."ہاتھ جھاڑتے ہوئے وہ سیدھا کھڑا ہوا اور اسے چلنے کا اشارہ کیا..

"اور تمہارا باس کون ہے..؟"اس نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا جواب دروازے

کی طرف مڑ گیا تھا...

"آپ سوال بہت کرتی ہیں، اب چلئے.." اس کی بات کو نظر انداز کرتی وہ اس کے پیچھے چل دی...

ان دونوں کے کمرے سے نکلتے ہی اس قد آور کھڑکی کا دروازہ کھول کر کوئی اندر داخل ہوا تھا..

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

محتاط نظروں سے چاروں طرف دیکھتے ہوئے وہ اس فیکٹری نما بلڈنگ کی ہر کھڑکی کو ٹٹول رہا تھا لیکن اسے ایک بھی کھڑکی ایسی نہیں ملی جس کا دروازہ کھلا ہوا ہو یا جسے وہ آسانی سے کھول لے، مایوس ہو کر وہ پیچھے ہوا اور ایک نظر بلڈنگ پر ڈالنے کے بعد واپسی کی راہ پر مڑنے لگا تھا کہ اسے بلڈنگ کے دوسرے فلور کی ایک کھڑکی کے دروازے میں حرکت محسوس ہوئی، وہ تیزی سے بلڈنگ کی دیوار سے لپٹ کر کھڑا ہو گیا، دیوار سے لگے ہوئے اسے دو منٹ بھی نہیں گزرے تھے کہ اوپر سے ایک کاغذ کا مڑا تھا ٹکڑا گرا، اس نے حیرانی سے اس کاغذ کے ٹکڑے کو دیکھا پھر جھک کر اسے اٹھا لیا، کاغذ پر وزیر لکھا تھا، یہ ایک اشارہ تھا، اس نے سر اٹھا کر کھڑکی کی طرف دیکھا جہاں

سے اسے شوکت کی جھلک دکھائی دی تھی جواب کھڑکی کے پاس سے ہٹ گیا تھا،اس نے دوبارہ کاغذ پر نظر ڈالی پھر کچھ سوچ کر سر ہلانے لگا، تھوڑی دیر بعد وہ بلڈنگ کی دیوار سے لگے نل کے سہارے اوپر چڑھتا ہوا دکھائی دیا،اس کے لئے یہ سب بائیں ہاتھ کا کھیل تھا،وہ ان سب کا عادی تھا،یہ نل اس کھڑکی سے کچھ گز کے فاصلے پر تھا، تھوڑی دیر کی جدوجہد کے بعد وہ اس کھڑکی کی چوکھٹ تک پہنچنے میں کامیاب ہو گیا، کھڑکی کے ادھ کھلے دروازے کی جھری سے اندر کا جائزہ لیا تو اسے ماہم کی پشت نظر آئی،جو کہ شاید کمرے سے باہر نکل رہی تھی،اس کے باہر نکلتے ہی وہ دروازے کو دھیرے سے کھولتا چوکھٹ پر پیر جما کر اندر کود گیا اور احتیاط سے دروازے کو بند کر دیا کہ کہیں نبیل کا کوئی آدمی باہر سے اس دروازے کو کھلا دیکھ کر چوکنا نہ ہو جائے..

"ایک مرحلہ پورا ہوا.." لمبی سانس لے کر اپنے ہاتھ جھاڑتے ہوئے سرگوشی نما آواز میں وہ بولا اور دبے قدموں سے چلتا ہوا کمرے کے دروازے کی طرف آیا،دروازے میں ہلکی سی جھری کر کے وہ باہر کا جائزہ لینے لگا، باہر کوئی نہیں تھا راہداری بالکل خالی تھی، جبکہ نیچے سے کسی کے بولنے کی آواز سنائی دے رہی تھی،دروازے سے لگے ہوئے ہی اس نے پینٹ کی جیب سے موبائل نکالا اور حماد کو فون کرنے لگا...

"ہم پہنچ گئے ہیں تم کہاں ہو..؟"عباد کی آواز دوسری طرف سے سنائی دی..

"بلڈنگ کے اندر"..

"تم اندر پہنچ گئے؟کیسے؟"حیرت زدہ لہجے میں پوچھا گیا...

"ایک منٹ بتاتا ہوں، باہر نبیل کا کوئی آدمی تو نہیں ہے نا.."دروازے کو بند کر کے واپس کھڑکی کی طرف آتے ہوئے اس نے سوال کیا..

"ایک بھی انسان نہیں ہے.."مثبت جواب سن کر اس نے کھڑکی کا دروازہ کھول دیا، باہر دیکھنے پر سامنے ہی اسے عباد اور حماد کھڑے ہوئے نظر آ گئے تھے اور ساتھ ہی ایس پی آکاش اور ان کی پولیس فورس بھی تھی، اس نے ہاتھ کے اشارے سے انہیں اندر آنے کو کہا..

سب سے پہلے حماد داخل ہوا تھا کسی مشکل سے، پھر عباد اور ایس پی آکاش اور دھیرے دھیرے کر کے ان کی ٹیم کے آدھے آدمی، باقی آدھی فورس نے باہر سے بلڈنگ کو گھیر لیا تھا، وہاں پر موجود سبھی فرد بالکل محتاط اور سنجیدہ تھے، کیوں نہ ہوتے کہ انڈیا کے سب سے کامیاب بزنس مین کی بیوی کی کڈنیپنگ کا معاملہ تھا، ان کی ذرا سی کوتاہی

انہیں اپنے عہدے سے دستبردار کر سکتی تھی..

"اب ہمیں کیا کرنا ہے..؟"عباد نے سوالیہ نظروں سے ایس پی آکاش کو دیکھا...

"یار میرے ہاتھ جل رہے ہیں.."حماد اپنی ہتھیلیوں کو دیکھتا ہوا بولا جو واقعی میں سرخ ہو رہی تھی...

"کچھ نہیں تھوڑی دیر میں ٹھیک ہو جائے گا، تو پھر کیسے کیا کرنا ہے ایس پی صاحب..."سرسری نظروں سے اس کے سرخ ہوتی ہتھیلیوں کو دیکھ کر جارج نے ایس پی آکاش کو دیکھا..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"زیادہ شور شرابہ نہیں کرنا ہے ہمیں، بس اس نبیل کو حراست میں لینا ہے، سکندر سر کی یہی ڈیمانڈ ہے ہم سے، کم وقت میں ہمیں اپنے کام کو انجام دینا ہے.."ایس پی آکاش کی بات پر وہ کچھ سوچ کر اثبات میں سر ہلانے لگا، عباد اور حماد اسے سوالیہ نظروں سے دیکھ رہے تھے..

"بس پھر ٹھیک ہے آپ اپنے لوگوں کے ساتھ نیچے کا معاملہ سنبھالیں میں اپنا کام کروں گا "..

"اور تم کیا کام سنبھالو گے..؟"حماد نے نا سمجھی سے سوال کیا..

"جو میں ہمیشہ سے کرتا آیا ہوں.."جھک کر دا ہنے پیر کے موزے سے گن سے نکالتا ہوا وہ سرد لہجے میں بولا،اس کی عادت تھی اپنے کام کا خود چناؤ کرنے کی،اور اس کی یہی عادت سکندر کو بہت پسند تھی..

"اور ہم دونوں..؟"پہلی دفعہ عباد نے اتنا بیوقوفانہ سوال کیا تھا،جارج نے حیران نظروں سے اسے دیکھا،اسے عباد سے کم از کم اس سوال کی امید نہیں تھی..

"اپنے دوست کے ساتھ رہیں گے ظاہر سی بات ہے.."جارج نے کندھا اچکا کر کہا تو کچھ دیر وہ دونوں اسے یونہی دیکھتے رہے پھر اس کی بات کا مفہوم سمجھ کر سر کو اثبات میں ہلانے لگے..

اس کمرے میں کھڑے ہو کر وہ سب اپنے کام کو ایسے ڈسکس کر رہے تھے جیسے وہ کسی مجرم کو پکڑنے کی بات نہیں کر رہے بلکہ کوئی اسٹیج شو کرنے جا رہے ہیں کہ ابھی پردہ ہٹے گا اور وہ ایک ایک کر کے اپنا رول پلے کرتے جائیں گے،اتنا سکون تھا ان سب کے انداز میں کہ اگر سکندر بھی انہیں ایسے دیکھتا تو حیران رہ جاتا،جیسے کہ انہیں پکا یقین تھا کہ کامیابی ان کے قدم ضرور چومے گی،ان میں سب سے اہم بات یہ تھی کہ انہیں

اپنے ٹیم ورک پر بھروسہ تھا، یہاں پر موجود ہر فرد کو اپنی اپنی ذمے داری کا احساس تھا یہی وجہ تھی کہ وہ سب اتنے پر یقین اور پر سکون تھے ..

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

شوکت کی ہمراہی میں وہ سیڑھیاں عبور کرتی ہوئی نیچے آئی، چال میں سستی تھی، پپڑی زدہ ہونٹ جو اپنی اصل رنگت کھونے لگے تھے سختی سے بند تھے، بال بکھرے ہوئے تھے، چہرے پر تھپڑ کے نشان اب بھی واضح تھے، دوپٹہ بے ترتیبی سے کاندھے سے لٹک رہا تھا، جگہ جگہ سے پھٹی ہوئی آستین سے اس کے گندمی بازو جھلک رہے تھے جس پر چابک سے مارے گئے ضرب کے نشانات دور سے ہی اس کی زیرک نظروں کی زد میں آگئے تھے، نظریں جھکی ہوئی تھیں، سکندر نے ضبط سے مٹھی بھینچ کر ماہم کے زخمی وجود پر سے نظریں ہٹائیں اور اپنے سامنے کھڑے شخص کو دیکھا جو مسکرا کر اسے ہی دیکھ رہا تھا...

"افف کتنی تکلیف ہو رہی ہے اپنی معصوم سی بیوی کو اس حال میں دیکھ کر، ہے نا سکندر..؟" نبیل شیرازی نے اس کے ضبط سے سرخ ہوتے چہرے پر چوٹ کی..

"کس طرح کے ظالم انسان ہو تم، کوئی اس طرح اپنے خون اپنے بھائی کی اولاد پر ظلم

کرتا ہے، اپنی سگی بھتیجی پر ہاتھ اٹھاتے ہوئے تمہارے ہاتھ نہیں کانپے، ذرا بھی نہیں لرزا تمہارا دل.." نہ جانے کیوں وہ اس کے سوئے ہوئے ضمیر کو جگانے کی کوشش کرنے لگا تھا..

"نہیں کانپے میرے ہاتھ، کیونکہ یہ ہاتھ صرف لوگوں کو تکلیف دینا جانتے ہیں اور یہ دل، خیر یہ تو میرے پاس ہے ہی نہیں، عدیل ہمیشہ کہتا تھا کہ میرے پاس دل نہیں ہے، میں سنگدل ہوں، تو آج میں کہہ رہا ہوں کہ ہاں میں سنگدل ہوں اسی لئے اس لڑکی پر ہاتھ اٹھایا کیونکہ مجھے یہی پسند ہے "..لاپرواہی سے کندھے جھٹک کر وہ واپس صوفے پر جا بیٹھا تھا، سکندر نے گھور کر اسے دیکھا..

" صحیح کہہ رہے ہو تم اور صحیح کہتے تھے عدیل انکل کہ تم سنگدل ہو، تمہارے پاس دل کیسے ہو سکتا ہے، اگر تمہارے پاس دل ہوتا تو تم اپنے بھائی کو قتل نہ کرتے، اپنی بھابھی کو تڑپا تڑپا کر نہ مارتے اور نہ ہی اس لڑکی پر ظلم کرتے جو بدقسمتی سے تمہاری بھتیجی ہے"..

"اپنے باپ کا تو ذکر ہی نہیں کیا تو نے، بھول گئے کتنی چالاکی سے اسے مارا تھا کہ ساری دنیا اس کی موت کو ایکسیڈینٹ سمجھتی رہی.." سفاکی سے بولتا وہ ہنسا تھا، سکندر کے

جبڑے غصے سے بھنچ گئے تھے، آنکھیں سرخ ہونے لگی تھیں..

نظریں جھکائے کھڑی ماہم نے پہلی دفعہ نظر اٹھا کر سکندر کو دیکھا تھا، زندگی میں پہلی بار آج اس نے اس کے درد کو اپنے دل میں محسوس کیا تھا، ضبط کے باوجود بھی اس کی آنکھیں نم ہو گئی تھیں...

"نہیں بھولا میں اور نہ ہی میں تمہیں بھولا ہوں، بہت سارے حساب باقی ہیں میرے تم پر.." سرد نظریں اس پر گاڑے وہ اس کے ٹھیک سامنے والے صوفے پر پیر پر پیر جما کر بیٹھ گیا..

"چل ان سبھی حسابوں میں ایک اور حساب جوڑ دے، اس فائل پر سائن کر دے.." جھک کر ٹیبل پر رکھی فائل کو اس کی طرف دھکیل دیا، سکندر نے بھنویں بھینچ کر پہلے اسے پھر ٹیبل پر رکھی فائل کو دیکھا..

"کیسی سائن..؟ کمال ہے نبیل شیرازی کے اتنے برے دن آ گئے کہ مجھ جیسے کل کے لونڈے کی سائن کی ضرورت پڑ گئی.." صوفے کی پشت پر ہاتھ پھیلاتے ہوئے اس نے استہزائیہ مسکراہٹ نبیل شیرازی کی طرف اچھالی..

"باتیں نہ بناؤ اور سائن کر، یہ برے دن تیری ہی مہربانی سے آئے ہیں..."اس نے گھور کر اس کے مسکراتے ہوئے چہرے کو دیکھا..

"کیسی فائل ہے یہ..؟"

"تو جانتا ہے کیسی فائل ہے۔۔"

"میں پڑھے بنا سائن نہیں کروں گا.."سکندر کی بات پر نبیل شیرازی ضبط کا گھونٹ پی کر رہ گیا..

"دیکھ سکندر تیری بیوی اب بھی میرے قبضے میں ہے سیدھی طرح سے سائن کر دے.."بولنے کے ساتھ ہی اس نے شوکت کو اشارہ کیا تو اس نے آگے بڑھ کر ماہم کے سر پر گن لگا دی، ماہم نے سہم کر سکون سے بیٹھے سکندر کو دیکھا جو اس کی طرف متوجہ نہیں تھا..

"اگر نہ کروں تو...؟"انداز چیلینجنگ تھا..

"ختم کر دو اس کی بیوی کو..."چند لمحے اسے گھورنے کے بعد وہ غصے سے بولا..

"خبردار اگر کوئی اپنی جگہ سے ایک انچ بھی ہلا تو، گھیر لو پوری بلڈنگ کو"..

اس سے پہلے کہ نبیل کے آدمی اس کے حکم پر عمل کرتے کسی کی رعب دار آواز پر سب نے چونک کر اوپر والے فلور کی طرف دیکھا جہاں ایس پی آکاش خاکی وردی زیب تن کئے ہاتھ میں گن تانے ان سب کو اپنی زد میں لئے کھڑے تھے، چہرے پر سختی تھی، ساتھ ہی عباد اور حماد بھی کھڑے تھے، حماد خالی ہاتھ تھا جبکہ عباد کے ہاتھ میں بھی گن تھی، جبکہ ان کے ساتھ آئی پولیس فورس کا دستہ بلڈنگ کے چاروں طرف پھیل گیا تھا، یہ سب اتنا جلدی اور اتنا اچانک ہوا تھا کہ نبیل شیرازی کو کچھ سوچنے کا موقع ہی نہ ملا، جبکہ اس کے سارے ساتھی اتنی بڑی پولیس فورس دیکھ کر ہی خوفزدہ ہو گئے تھے...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"پولیس..؟تم پولیس کو اپنے ساتھ لے کر آئے ہو..؟"نبیل شیرازی نے حیرانی اور غصے کا ملا جلا تاثر چہرے پر سجائے اسے گھورا جو صوفے پر آرام سے بیٹھا حالات کو اپنی منشاء کے مطابق بدلتے ہوئے دیکھ رہا تھا، سب کچھ ویسے ہی ہوا تھا جیسے اس نے پلاننگ کی تھی..

"پولیس تو یہاں تمہارے ساتھ ہی آئی ہے.."اسی سکون کے ساتھ اس نے جواب دیا..

"کیا مطلب..؟" نبیل شیرازی نے نا سمجھی سے اسے دیکھا..

"مطلب یہ کہ میں تمہارے بلانے پر نہیں آیا ہوں بلکہ تم میرے بلانے پر یہاں آئے ہو، تمہارے ساتھیوں میں میرا ایک مخبر ہے جو تمہاری ساری خبر مجھے دیتا آیا تھا، تم خود کو بہت چالاک سمجھتے ہو نا نبیل شیرازی، آج تمہاری چالاکی نے تمہیں میرا ہی قیدی بنا دیا..." سکندر نے مسکرا کر اس کے چہرے کو دیکھا جہاں حیرانی تھی، گھبراہٹ تھی، غصہ تھا، خوف تھا..

"شوکت...!" بے یقینی سے اس نے شوکت کی طرف دیکھا جس نے مسکرا کر ماہم کی کنپٹی سے لگی ہوئی اپنی گن ہٹادی تھی..

"صحیح پکڑا، شوکت، یہ میرا آدمی ہے، شروعات سے تو نہیں تھا، ہاں اپنوں کی محبت انسان کو غلط راستے سے واپس کھینچ لاتی ہے، افسوس کہ وہ محبت تم نے کبھی محسوس نہیں کی نبیل شیرازی، یہ سارا پلان میرا تھا، مطلب یہ کہ میں نے اپنی ہی بیوی کا کڈنیپ کروایا تمہارے ہاتھوں تاکہ تم میری قید میں آسکو.." ماہم نے چونک کر سکندر کو دیکھا تھا جس کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ تھی، آنکھوں میں وہی مخصوص چمک جو وہ پہلے دن سے دیکھتی آرہی تھی، وہ چمک جو کچھ دنوں سے کہیں کھو گئی تھی، فاتحانہ

چمک، وہ ایک فاتح تھا، جیتنا اس کا شوق تھا..

"لیکن پھر بھی بازی میرے ہی ہاتھ میں رہے گی، منزل تک آکر میں اتنی آسانی سے ہار نہیں مانوں گا..." جنونی انداز میں بولتے ہوئے وہ دھیرے دھیرے ماہم کی طرف کھسک رہا تھا، جس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے اس نے اتنے پاپڑ بیلے تھے اس سے وہ اتنی آسانی سے دستبردار نہیں ہو سکتا تھا..

"مان لو نبیل شیرازی ہار تمہارا مقدر بن گئی ہے، تمہیں جس دولت کی لالچ نے خونی بنایا آج وہی لالچ تمہاری ہار کی وجہ بنے گی، کیا ہے یہ دولت، اس دولت نے تم سے تمہاری انسانیت ہی چھین لی..." وہ افسوس سے کہتا ہوا اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا، اس کی نظریں نبیل کی ہر حرکت پر جمی ہوئی تھیں..

"ہار نہیں ہو گی میری کیونکہ میں یہاں سے اپنی چیز لے کر ہی جاؤں گا... تم سوچ بھی نہیں سکتے میں کیا کر سکتا ہوں.." وہ ضدی انداز میں چیخا تھا، وہاں پر موجود ہر شخص اسے ہی دیکھ رہا تھا..

" صحیح کہا، تمہارے جیسے ذلیل انسان کی طرح

میں نہیں سوچ سکتا، کیونکہ تمہاری طرح سوچنے کے لئے مجھے اپنے ضمیر کو مردہ کرنا ہوگا"...

"اپنا یہ ڈرامہ ختم کرو نبیل اور خود کو قانون کے حوالے کردو.."اس کی بکواس سے بور ہوتے عباد نے کہا..

"اتنی آسانی سے کیسے، منزل تک آکر میں خالی ہاتھ کیسے جاسکتا ہوں.."اس کا بولنے کا انداز پاگلوں کا سا تھا..

"تمہارا کھیل ختم ہوچکا ہے نبیل شیرازی، گن نیچے کردو.."ایس پی آکاش نے پھر اسے وارننگ دی..

"نبیل شیرازی اتنی آسانی سے ہار نہیں مانتا.."اس نے جھٹکے سے خاموش کھڑی ماہم کو اپنی طرف کھینچا اور اس کی کنپٹی سے گن لگا کر سخت نظروں سے سکندر کو گھورا، انداز وارننگ دینے والا تھا..

"اب تو تم بھی مجھے جیتنے سے نہیں روک سکتے سکندر"..

ماہم نے خوفزدہ نظروں سے سکندر کو دیکھا جو اس کے بجائے نبیل کو دیکھ رہا تھا، وہاں

پر موجود ہر شخص کے چہرے پر پریشانی تھی سوائے سکندر کے، وہ پر سکون تھا جیسے یہ سب واقعی میں محظ ایک کھیل ہو..

"خود کو قانون کے حوالے کر دو گے تو زندگی محفوظ رہے گی تمہاری"..

"زندگی تو اب بھی محفوظ ہے میری.." اس نے گن کا دباؤ ماہم کی کنپٹی پر بڑھایا تو اس نے خوف سے آنکھیں میچ لیں، دو آنسو ٹوٹ کر اس کے رخسار پر پھسل گئے تھے..

"اسے جانے دو نبیل.." سکندر کی نظریں ماہم کے خوفزدہ چہرے پر گئی، اس کے آنسو دیکھ کر وہ مضطرب ہو گیا تھا..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"نہ سکندر، اس بار میں تمہاری باتوں میں نہیں آؤں گا، اب تو سائن کر دو اس فائل پر ورنہ میں تمہاری بیوی کا سر اڑا دوں گا..." ماہم کو گن پوائنٹ پر لئے وہ دھیرے دھیرے دروازے کی طرف کھسک رہا تھا جو تھوڑے ہی فاصلے پر تھا..

"میرے سائن کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہو گا.." سکندر نے لاتعلقی سے کندھے اچکائے..

"کیا مطلب..؟"

"مطلب یہ کہ ماہم نے اپنی ساری پراپرٹی ٹرسٹ میں دے دی ہے"..

"پھر جھوٹ،ایک پر ایک جھوٹ، تمہیں پتا نہیں ہے سکندر تمہارا ایک ایک جھوٹ تمہاری بیوی کو موت کے قریب لے جارہا ہے.."نبیل شیرازی نے جتنا اس کام کو آسان سمجھا تھا سکندر اسے مزید مشکل بنارہا تھا،اس کا غصہ اب سوا نیزے پر پہنچ گیا تھا..

"وہیں رک جاؤ نبیل ورنہ.."اسے دروازے سے قریب ہوتا دیکھ سکندر دو قدم آگے بڑھا تھا،کسی کی ہمت نہیں ہورہی تھی اپنی جگہ سے ہلنے کی،چونکہ پوری بلڈنگ پولیس فورس کے گھیراؤ میں تھی پھر بھی سب کو خدشہ تھا کہ کہیں وہ واقعی گولی نہ چلا دے کہ اکثر مجرم ایسے حالات میں خود کے بچاؤ کے لئے کچھ بھی کر گزرتے ہیں کسی کو بھی زخمی کر دیتے ہیں..

"ورنہ کیا سکندر،اب تم میرا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے،یہ تو طے ہے کہ میں یہاں سے خالی ہاتھ بالکل بھی نہیں جاؤں گا،یا تو یہ لڑکی جائے گی میرے ساتھ یا پھر اس کی پراپرٹی،اب فیصلہ تمہارے ہاتھ میں ہے سکندر، تمہیں کس سے زیادہ محبت ہے"...

"جو پراپرٹی ہے ہی نہیں اس کے لئے خود کی زندگی خطرے میں ڈالنے کا کیا فائدہ.."

سکندر کسی بھی حال میں اس کی دھمکیوں کی زد میں آنے کے لئے تیار ہی نہیں ہو رہا تھا اور یہی چیز نبیل شیرازی کے غصے کو جنونی بنا رہی تھی..

"پھر بکواس، ارے تجھے سمجھ میں کیوں نہیں آتا سکندر، ٹائم نکل رہا ہے جلدی فیصلہ کرو.." اس کی انگلیاں بار بار ٹریگر پر جاتیں پھر واپس آجاتیں، جیسے وہ خود ہی فیصلہ نہیں کر پا رہا تھا کہ ٹریگر دبائے یا نہ دبائے..

"میرا جواب نہ ہے، تمہیں جو کرنا ہے کرو.." ہاتھ جھٹک کر لاتعلقی سے کہتا وہ واپس صوفے کی طرف بڑھ گیا، اسے یوں لاتعلق دیکھ کر سب کو حیرانی ہوئی تھی ماہم کو بھی..

"ٹھیک ہے پھر میں گولی چلا دیتا ہوں.." وہ تنگ آگیا تھا اس کا انکار سن کر اس لئے واپس انگلی ٹریگر پر رکھ دی، ماہم نے کنکھیوں سے ٹریگر پر اس کی انگلی کے دباؤ کو بڑھتے ہوئے دیکھا تو اس کا دل خوف سے جیسے بند ہونے لگا..

"شوق سے چلاؤ گولی، مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا.." سکندر کا بے پرواہ لہجہ دوبارہ ماہم کی سماعت سے ٹکرایا، اس نے بند ہوتے دل کے ساتھ آنکھیں بھی بند کر لیں..

"تجھے اپنی بیوی سے محبت نہیں ہے کیا..؟" نبیل حیرت زدہ سا اسے دیکھ رہا تھا جو آرام سے صوفے پر بیٹھا اس کی طرف متوجہ تھا، چہرے پر سکون تھا..

"نہیں ہے محبت، ایسی بیوی سے محبت کر کے کیا فائدہ جسے اپنے شوہر پر ہی بھروسہ نہیں ہے، چلا دو گولی، ایک ہی بار میں قصہ ختم کر دو.." اس کا لہجہ بے لچک تھا، جیسے وہ واقعی چاہتا تھا کہ نبیل گولی چلا دے، حماد اور عباد کے ساتھ وہاں پر موجود ہر شخص نے اسے حیرت سے دیکھا تھا، جبکہ آنکھیں بند کئے گن پوائنٹ کی زد میں کھڑی ماہم اس کے جواب پر سسک اٹھی تھی، اسے امید نہیں تھی کہ سکندر اس طرح اس سے اس کی خطاؤں کا بدلہ لے گا..

"میں گولی چلا دوں گا سکندر تو تم ایک اور اپنے کو کھو دو گے.." کب سے وہ ایک ہی دھمکی دے دے کر تھک گیا تھا لیکن سامنے والے پر اس کی دھمکیاں اثر انداز ہی نہیں ہو رہی تھیں..

"چلاؤ نا گولی، میں بھی کب سے کہہ رہا ہوں چلاؤ.." انداز اکسانے والا تھا...

"شٹاخ..!" گولی کی آواز کے ساتھ ہی کسی کے گرنے کی آواز بھی فضا میں گونجی تھی، کسی کے درد سے کراہنے کی آواز..

"اصلی مرد بولتے نہیں ڈائریکٹ کر گزرتے ہیں، تم نے گولی چلانے میں دیر کر دی اس لئے میں نے چلادی، کھیل ختم..." جارج کی آواز پر سب نے چونک کر دوسرے فلور کی راہداری کی طرف دیکھا جہاں وہ ہاتھ میں گن تھامے ریلنگ سے ٹک کر کھڑا تھا، ہمیشہ کی طرح چہرہ سپاٹ تھا..

جارج پر سے نظریں ہٹا کر سب نے ماہم کی طرف دیکھا جو اسی طرح آنکھیں میچے اپنی جگہ ساکت سی کھڑی تھی..

"انسپکٹر صاحب اب آپ اپنا کام کر سکتے ہیں.." سکندر نے زمین پر درد سے کراہتے نبیل کی طرف دیکھ کر کہا جس کے گھٹنے میں گولی لگی تھی، جارج نے صرف اسے گولی چلانے سے باز رکھنے کے لئے اس کے گھٹنے کو نشانہ بنایا تھا، ان کا مقصد ویسے بھی اسے جان سے مارنا نہیں تھا کیونکہ اسی بنا پر ایس پی آکاش ان کا ساتھ دینے کے لئے راضی ہوا تھا..

"شکریہ مسٹر سکندر، آج آپ کی وجہ سے بہت بڑا مجرم ہمارے ہاتھ لگ گیا.." ایس پی آکاش کی بات پر وہ سرد مہری سے ہنس دیا..

"سب قانون والے ایسے ہی بولتے ہیں آخر میں، سچ پوچھیں تو میرا قانون پر سے

بھروسہ اسی دن اٹھ گیا تھا جس دن اس خونی درندے کو کورٹ نے بری الزمہ قرار دیا تھا.."اس کے لہجے میں نفرت تھی غصہ تھا..

"تو پھر آپ نے ہماری مدد کیوں لی..؟ "

"کیونکہ میں قانون کو اپنے ہاتھ میں نہیں لینا چاہتا تھا، میں قانون کو اس کی ذمے داری کا احساس دلانا چاہتا تھا، اسے یہ بتانا چاہتا تھا کہ جو دکھتا ہے ضروری نہیں ویسا ہی ہو، عدیل شیرازی اور اس کی بیوی کی موت گیس لیک ہونے کی وجہ ہوئی، کیا قانون نے تفتیش کی کہ گیس لیک کیسے ہوئی؟ میرے ڈیڈ کی موت کو کار ایکسیڈینٹ قرار دیا گیا جبکہ ان کے جسم میں ایک گولی بھی پیوست تھی، کیا قانون نے تفتیش کی؟ نہیں، قانون ہمیشہ یک طرفہ فیصلہ کرتا ہے، اس وقت میں بچہ تھا ثابت نہیں کر سکا لیکن اب میں بچہ نہیں رہا، مجھے بدلہ لینا آتا ہے.."اس کے لہجے میں غصہ تھا ناراضگی تھی پشیمانی تھی، ساتھ ہی احساسِ ذمے داری بھی تھی، وہ اپنی ذمے داری سمجھتا تھا، وہ جانتا تھا کہ اسے کب کیا کرنا ہے..

"ہم پوری کوشش کریں گے مسٹر سکندر کہ اس بار آپ کو ہماری طرف سے مایوسی نہ ملے.. خیر اب ہمیں اجازت دیجئے.."شرمندگی سے کہہ کر ایس پی آکاش اپنے حلقے

کی طرف بڑھ گئے جو زخمی نبیل شیرازی کو اپنی گرفت میں لئے ان کا ہی انتظار کر رہے تھے..

"اللہ اللہ خیر صلا، سب کچھ ٹھیک ٹھاک ہو گیا، اب ہم آرام سے زندگی گزاریں گے، ویسے جارج تمہارا نشانہ کافی زبردست تھا.." چین کی سانس ہوا میں خارج کرتے ہوئے حماد نے شاباشی کے طور پر پاس کھڑے جارج کی پیٹھ تھپتھپائی تو وہ مسکرا دیا..

"جناب ایسے ہی نہیں مسٹر سکندر کے رائٹ ہینڈ بنے بیٹھے ہیں.." عباد نے بھی حماد کی بات میں حصہ لیا..

"سر اب مجھے بھی اجازت دیجئے.." شوکت نے اجازت طلب نظروں سے سکندر کی طرف دیکھا تو وہ ان تینوں پر سے نظر ہٹا کر اس کی طرف متوجہ ہو گیا..

"شکریہ شوکت تم نے ہماری بہت مدد کی، اگر تم نہ ہوتے تو ہم کبھی بھی نبیل پر قابو نہ پا سکتے.." وہ دل سے اس کا ممنون تھا..

"شکریہ تو مجھے آپ کا ادا کرنا چاہئے سر کہ آپ نے مجھ غریب کی مجبوریوں کو سمجھا، مجھے سہارا دیا، میرے گھر والوں کی مدد کی، آپ بہت اچھے ہیں سر، میں آپ کا شکریہ

کس منہ سے ادا کروں.."شوکت کے ہر انداز میں عاجزی اور شکر گزاری تھی..

"دنیا کا ہر انسان کسی دوسرے انسان پر ڈیپنڈ کرتا ہے، کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس کی کامیابی میں صرف اکیلا اس کا ہاتھ ہے یا اپنی ہر پریشانی وہ اکیلے حل کرتا ہے، جس طرح تم نے ہماری پریشانی میں مدد کی اسی طرح ہم نے بھی تمہاری پریشانی میں مدد کی، حساب برابر، کسی کو کسی کا شکر گزار نہیں ہونا چاہئے سوائے اس رب کے جو سب سے بڑا کارساز ہے، اسی کی منشاء سے یہ معاملہ حل ہوا ہے، اگر وہ نہ چاہتا تو ہم لاکھ کوشش کے باوجود بھی آج کامیاب نہ ہو پاتے..."عباد کی بات کی سب نے تائید کی..

"کہہ تو تم ٹھیک رہے ہو عباد لیکن میں پھر بھی شوکت کا شکر گزار ہوں، اور سب سے زیادہ اس رب کا جس نے تم لوگ جیسے مددگاروں سے مجھے ملایا..."سکندر نے مسکرا کر ان سبھی کو دیکھا جو اس کے اس مشکل وقت میں کندھے سے کندھا جوڑ کر کھڑے تھے..

"ارے ماہم کیا ہوا...؟"حماد کی آواز پر سب نے چونک کر ماہم کی طرف دیکھا جو نڈھال سی ہو کر زمین پر گر گئی تھی..

"ماہم..آنکھیں کھولو ماہم..."وہ جو اپنی ناراضگی کے اظہار میں اسے اتنی دیر سے نظر

انداز کئے ہوئے تھا اسے یوں نڈھال دیکھ کر پریشان ہو گیا تھا..

"مجھے لگتا ہے کمزوری سے بیہوش ہو گئی ہیں، ہمیں انہیں جلد ہاسپٹل لے جانا چاہیئے..."شوکت کی بات پر وہ سر ہلاتا اس کے ہوش سے بیگانہ وجود کو اپنے بازوؤں میں اٹھانے لگا..

جارج گاڑی لے کر آؤ..."عباد کی آواز پر جارج تیزی سے باہر نکل گیا...

✨✨✨✨✨✨✨

جب اس کی آنکھ کھلی تو حمنہ کو اپنے قریب بیٹھا ہوا پایا...

"شکر ہے اللہ کا، تمہیں ہوش تو آیا، پتا ہے ہم سب کتنے پریشان ہو گئے تھے"..

"ہم سب..؟"ماہم نے نا سمجھی سے اسے دیکھا..

"ہاں ہم سب، میں ممی، پاپا، انصاری انکل، حماد، عباد، آئمہ اور زین..."ہر کسی کا نام اس نے گنا دیا تھا سوائے اس کا جس کے بارے میں سننے کے لئے وہ بیتاب تھی..

"اور سکندر..؟ کیا وہ پریشان نہیں ہوا تھا..؟"ماہم نے بے چینی سے پوچھا تو وہ اس کے انداز پر مسکرا دی..

"تم ہی بتاؤ کیا وہ پریشان نہیں ہو گا... جب سے تم کڈنیپ ہوئی تھی تب سے وہ پریشان تھا"..

"حالانکہ مجھے کڈنیپ کرنے والا بھی وہی تھا..." سکندر کا کہا جملہ اسے از وقت یاد آیا تو وہ تلخی سے بول اٹھی، حمنہ نے گھور کر اسے دیکھا تھا..

"پھر وہی بد گمانی"...

"بد گمانی نہیں حقیقت ہے، اس نے خود یہ بات کہی ہے"..

"ہوش میں آتے ہی میری برائیاں شروع ہو گئیں.." سکندر کی آواز پر ان دونوں نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا جہاں وہ گرے کلر کی شرٹ اور بلیک پینٹ میں فریش سا کھڑا سنجیدگی سے ان دونوں کو ہی دیکھ رہا تھا، اس کے ٹپ ٹاپ انداز سے ذرا بھی یہ ظاہر نہیں ہو رہا تھا کہ وہ ماہم کے لئے پریشان تھا..

"یہ کیا کہہ رہی ہے سکندد، کیا آپ نے اس کا کڈنیپ کروایا تھا..." حمنہ سوالیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھتی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی..

"ہاں میں نے ہی کروایا تھا..." سنجیدگی سے کہتا وہ بیڈ کی طرف بڑھنے لگا، ماہم کی

ناراض نظریں اسی پر جمی ہوئی تھیں..

"کیوں...؟" حیرانی سے اس کے پر سکون چہرے کو دیکھا..

"تمہاری دوست کو سبق سکھانے کے لئے، اس کی بند آنکھیں کھولنے کے لئے.."

جواب تو وہ حمنہ کو دے رہا تھا لیکن نظریں ماہم کے ناراضگی سے پھولے ہوئے چہرے پر جمی ہوئی تھیں..

"سبق سکھانے کے لئے کوئی اپنی بیوی کو چابک سے مرواتا ہے.." اسی ناراضگی سے اسے گھورا تو وہ اپنی مسکراہٹ ضبط کر گیا..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اس کا مجھے علم نہیں تھا..." لاپرواہی سے کہہ کر کندھے اچکا دیئے..

"اگر علم ہوتا تو کیا کر لیتے..؟" تیکھی نظروں سے اس کے لاپرواہ انداز کو دیکھتی وہ اپنی جگہ سے اٹھ بیٹھی..

"کچھ نہیں کرتا، اتنا کچھ کر کے آج تک مجھے کچھ ملا جواب ملتا..." کوشش کے باوجود بھی اس کی زبان پر شکوہ آ ہی گیا تھا..

"دیکھا کتنا کمینہ ہے تمہارا سکندر..." سکندر کے شکوہ کناں انداز کو نظر انداز کرتی ماہم

نے جتاتی نظروں سے حمنہ کو دیکھا جو سکندر کے جواب پر مسکرا رہی تھی..

"میرا نہیں تمہارا سکندر پاگل، ویسے سبق سکھانے کے لئے تھوڑا بہت ظلم کرنا تو بنتا ہی ہے "...

"تم بھی حمنہ..."اس نے ناراضگی سے اسے گھورا تو وہ ہنس دی..

"ہاں میں بھی، اچھا تم دونوں بات کرو میں باہر سب کو انفارم کر دیتی ہوں..."ان دونوں کو اکیلا چھوڑ کر وہ کمرے سے باہر چلی گئی..

"کیا آپ اب بھی مجھ سے ناراض ہیں..؟؟"حمنہ کے جاتے ہی اس نے ڈرتے ہوئے سوال کیا..

"کیا نہیں ہونا چاہئے...؟"حمنہ کی چھوڑی ہوئی کرسی پر بیٹھتے ہوئے سکندر نے الٹا اس سے سوال کیا تو وہ لمحے بھر کو خاموش رہی پھر جب بولی تو اس کے لہجے میں شرمندگی تھی..

"میں مانتی ہوں کہ میری غلطی تھی لیکن"...

"لیکن کیا ماہم؟؟انسان ہر معاملے میں جھوٹ بول سکتا ہے لیکن کسی کی زندگی اور

موت کے بارے میں وہ کبھی جھوٹ نہیں بولتا، کیا تم نے مجھے اتنا گرا ہوا سمجھ رکھا ہے..."اس کی بات کو بیچ میں کاٹ کر جب وہ بولا تو اس کے لہجے میں غصہ تھا، افسردگی تھی، ناراضگی تھی..

"آئی ایم سوری سکندر، پلیز مجھے معاف کر دیں، میں ایک نہایت ہی بیوقوف لڑکی ہوں، مجھے نعمتوں کی قدر کرنا نہیں آتا، آپ تو میری زندگی کا سب سے انمول ہیرا ہیں..."اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھے نظریں جھکائے وہ اپنی غلطی کی معافی مانگ رہی تھی، سکندر نے سنجیدہ نظروں سے پہلے اس کے چہرے کو پھر اپنے ہاتھ کو دیکھا جس پر اس کا ڈرپ لگا ہاتھ رکھا ہوا تھا..

"اچھاااااور اس بات کا احساس یقیناً مار کھانے کے بعد ہوا ہو گا..."اس کی طرف جھک کر اپنی امڑتی مسکراہٹ کو بمشکل ضبط کرتے ہوئے وہ بولا تو مارے شرمندگی کے ماہم نے اپنے جھکے ہوئے سر کو مزید جھکا لیا، اس کے اس انداز پر سکندر کا جاندار قہقہہ فضا میں گونجا تھا..

"بہت تکلیف ہو رہی ہو گی نا..؟"اس کے چہرے کو بغور دیکھتے ہوئے سکندر نے سنجیدگی سے سوال کیا تو وہ نفی میں سر ہلا گئی..

"اب نہیں ہوتی"...

"کیوں؟ بہت بہادر ہو گئی ہو اس مار کے بعد"...

"بہادر تو نہیں ہوئی لیکن اپنے محافظ کو قریب دیکھ کر ٹھیک ضرور ہو گئی ہوں.."اس کی گرے شفاف آنکھوں میں آنکھیں ڈالے وہ پہلی دفعہ اتنی بہادری سے اتنی بڑی بات بولنے میں کامیاب ہوئی تھی، سکندر اس کے اس کھلم کھلا اقرار پر فدا ہونے کو تھا لیکن وہ سکندر ہی کیا جو اپنے احساسات کو اتنا جلدی دوسروں پر عیاں کر دے وہ بھی اس حال میں جبکہ سامنے اس کے زندگی کی سب سے اہم شخصیت ہو جسے تنگ کرنا اس کا پسندیدہ کھیل بن گیا تھا..

"چلو زیادہ مکھن بازی مت کرو، ایک بار ٹھیک ہو کر گھر آجاؤ پھر میں تمہیں بتاتا ہوں..."اس کے نرم ہاتھ کی گرفت سے اپنے ہاتھ آزاد کرتے ہوئے وہ کرسی کی پشت سے ٹیک لگا کر آرام سے بیٹھ گیا اور اس کے حیران پریشان چہرے کو دیکھنے لگا..

"کیا آپ مجھے ماریں گے..؟"معصومیت سے سکندر کے چہرے کی طرف دیکھ کر سوال کیا، سکندر کی جگہ کوئی اور ہوتا تو اس کی اس معصومیت پر فدا ہی ہو جاتا..

"اتنے الزام لگائے ہیں مجھ پر تو کیا میں مارنے کا حق نہیں رکھتا..." وہ جیسے بدلہ لینے کی ٹھان چکا تھا، اس کے جواب پر ماہم کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے..

"ٹھیک ہے پھر ابھی مار لیں "..

سکندر نے جواب دینے کے لیے منہ کھولا ہی تھا کہ دروازہ کھلنے کی آواز پر گردن موڑ کر دروازے کی طرف دیکھا جہاں حماد کھڑا مسکراتی ہوئی نظروں سے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا..

"اگر لیلیٰ مجنوں بات کر چکے ہوں تو کیا ہم اندر آ سکتے ہیں..؟" سوال پوچھ کر بتیسی کی نمائش کی..

"تم پہلے سے ہی اندر ہو بد تمیز انسان..." گھور کر اس کے قدموں کی طرف اشارہ کیا جو پہلے ہی کمرے کے اندر تھے تو وہ کھسیانی ہنسی ہنستا پورے کا پورا اندر داخل ہو گیا..

"کیا حال ہے آپی..؟" حماد کے اندر داخل ہوتے ہی سب سے پہلے زین آگے بڑھا تھا پھر باقی سب بھی دھیرے دھیرے اندر داخل ہو گئے تھے، ان سب کو یوں اندر آتا دیکھ کر سکندر کے چہرے کا زاویہ بگڑا تھا، اپنی جگہ پر بیٹھے ہوئے گھور کر سامنے کھڑے حماد

اور عباد کو دیکھا جو مسکراتی ہوئی نظروں سے اسے ہی دیکھ رہے تھے..

"زین تم کب آئے..؟" سکندر پر سے نظریں ہٹا کر اس نے حیرت اور خوشی سے زین کو دیکھا جو اس کے پاس بیڈ کے دوسری طرف کھڑا تھا..

"جب آپ کڈنیپ ہوئی تھیں تب..." مسکرا کر جواب دیا..

"کیسی ہے میری بچی..؟" انصاری صاحب نے شفقت سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا تو وہ مسکرا کر ان کے سینے سے لگ گئی..

"میں ٹھیک ہوں بابا"..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے یہ معاملہ حل کر دیا ورنہ وہ انسان تو ہم سب کے لئے وبال جان بن گیا تھا "...

"دیر سے ہی سہی لیکن اللہ سب بہتر کر ہی دیتا ہے..." انصاری صاحب کی بات پر حماد کے ساتھ کھڑے عباد نے سنجیدگی سے کہا تو سب نے تائید میں سر ہلا دیا..

"یار ماہم تم جلدی سے ٹھیک ہو کر گھر آؤ اور میری ممی سے بات کرو.." سکندر کے پیچھے سے آ کر حماد بالکل اس کے پاس کھڑا ہوا اور جھک کر دھیرے سے بولا، جبکہ پیچھے

بیٹھے سکندر نے گھور کر اس کی اس حرکت کو دیکھا تھا..

"کس سلسلے میں؟؟"ماہم نے نا سمجھی سے اس کی طرف دیکھا تو حماد کا دل کیا کہ اپنا سر دیوار سے ٹکرا دے..

"میری شادی کے سلسلے میں بھئی، سب بیوی والے ہو گئے ہیں، ایک میں ہی کنوارا بیچارہ ہوں، کچھ دنوں بعد تم بھی ایک ننھے منے یامنی کی اماں بن جاؤ گی.."اس کی بات پر جہاں سب مسکرا دیئے تھے وہیں سکندر نے پیچھے سے اس کی پیٹھ پر ایک زوردار مکا مارا تھا، جبکہ ماہم جھینپ کر رہ گئی تھی..

"اور کیا پتا میں بھی کچھ دنوں میں صاحبِ بیوی والا ہو جاؤں "..

"کیا واقعی؟؟؟"زین کی بات پر حماد نے صدمے سے اسے دیکھا جبکہ انصاری صاحب کے پاس کھڑی حمنہ نے مشکوک نظروں سے اسے گھورا تھا..

"نہیں بس ایسے ہی منظر نگاری کی..."سب کی نظریں خود پر مرکوز دیکھ کر وہ گڑبڑا گیا..

"ماہم یار تم میری بات سمجھ رہی ہو نا، یہ دونوں کمبخت دوست لوگ کسی کام کے نہیں

ہیں.."حماد کا وہی اپنا دکھڑا تھا، وہاں پر موجود ہر شخص اس کی بات پر مسکرا رہے تھے..

"تم میری بیوی کو بلی کا بکرا کیوں بنا رہے ہو؟؟" سکندر نے اسے کالر سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا..

"چپ کرو، تمہاری بیوی سے پہلے یہ میری دوست اور بہن ہے، کیوں ماہم صحیح کہا نا.؟؟" اپنی کالر سکندر کی گرفت سے آزاد کر کے اس نے سوالیہ نظروں سے ماہم کو دیکھا تو وہ اثبات میں سر ہلانے لگی..

'بالکل"!!..

'کیا بالکل، تمہیں نہیں پتا اس کی فیملی کتنی خطرناک ہے..." سکندر کا رخ اب ماہم کی طرف ہوا تھا..

"فیملی نہیں صرف ممی خطرناک ہیں، لیکن ماہم پھر بھی ان سے بات کرے گی، کرو گی نا ماہم؟؟" حماد کے انداز پر عباد اور سکندر بھی مسکرا دیئے تھے..

"ہاں میں ضرور آنٹی سے بات کروں گی اس معاملے میں.." ماہم نے تیزی سے سر اثبات میں ہلا کر ہامی بھری..

"تمہارا کام ہو گیا نا، چلو اب کمرے سے نکلو.." سکندر نے دوبارہ اسے کالر سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا..

"ارے ایسے کیسے نکل جاؤں میں، پوری ڈیل کر کے جاؤں گا.." اس کا ہاتھ جھٹک کر وہ اپنی شرٹ درست کرتا اکڑ کر بولا..

"میری بیوی کو ریسٹ کی ضرورت ہے، تم اپنی ڈیل پھر کبھی فائنل کروالینا"..

"ریسٹ کی ضرورت ہے نا اسے تو تم بھی باہر نکلو "..

"حماد سالے چل ورنہ تیری پٹائی ہو جائے گی.." عباد ہنستا ہوا آگے بڑھا اور اسے کندھوں سے پکڑ کر باہر لے جانے لگا تھا کہ اسی وقت کمرے کا دروازہ کھول کر لیڈی ڈاکٹر اندر داخل ہوئیں..

"مسٹر سکندر آپ کی وائف اب بالکل ٹھیک ہیں آپ جب چاہیں انہیں لے جا سکتے ہیں.." ڈاکٹر کی ہدایت پر اس نے سنجیدگی سے سر ہلا کر حماد کی طرف دیکھا جو ڈاکٹر کی موجودگی میں تمیز سے کھڑا ہو گیا تھا..

"حماد گاڑی نکالو..؟ "

"میں؟؟ کیوں...؟"اس نے چونک کر سکندر کی طرف دیکھا..

"ہاں تم، کیونکہ جتنی دیر تم یہاں رہو گے میرا سر کھاتے رہو گے"..

"واہ بھئی مطلب پورا ہو گیا تو دوست کی باتیں سر کھانے والی ہو گئیں، ہائے رے مطلبی لوگ مطلبی دوست، بہنا تم نہ اس کے جیسی ہو جانا اس کے ساتھ رہ کر.."سکندر کو دیکھ کر وہ کچھ اس انداز سے بولا تھا کہ سکندر اور عباد کو اپنی ہنسی ضبط کرنا مشکل ہو گیا تھا، کچھ ایسا ہی حال وہاں پر موجود باقی لوگوں کا بھی تھا..

"کوئی نہیں بیٹا، چلو ہم بھی چلتے ہیں تمہارے ساتھ.."انصاری صاحب نے مسکرا کر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تو وہ تھوڑا سنجیدہ ہو گیا..

"شکریہ انکل، ایک آپ ہی ہیں جو میرا دکھ سمجھ سکتے ہیں، جسے اپنا سمجھا تھا وہ اب پرایا ہو گیا ہے.."آخری دفعہ سکندر کی گھورتی نظروں کی طرف دیکھ کر وہ سرد آہ ہوا میں آزاد کرتا انصاری صاحب کے ساتھ کمرے سے باہر نکل گیا تو باقی سب بھی ماہم کو الوداع کہہ کر باہر نکل گئے، صرف عباد تھا جو سکندر کے اشارے پر رکا ہوا تھا..

"مجھے بھی اب چلنا چاہئے سکند ورنہ تمہاری بہن میرے کان کھا جائے گی "..

"ایس پی آکاش کو تم نے ساری بات کلئیر کر دی ہے نا.." سکندر کی بات پر ماہم نے چونک کر اسے دیکھا جو کمرے میں اس کی موجودگی کو یکسر نظر انداز کئے آرام سے عباد کے ساتھ محو گفتگو تھا..

"ہاں جارج اور میں نے سب کچھ سمجھا دیا تھا انہیں، جارج ابھی بھی ان کے ساتھ ہے، تم گھبراؤ نہیں وہ سب کچھ سنبھال لے گا.." عباد کے یقین دہانی پر وہ کچھ سوچ کر اثبات میں سر ہلا گیا...

"اچھا اب تم گھر جاؤ، تمہاری اتنے دن کی غیر موجودگی سے آئمہ پریشان ہو گئی ہو گی"..

"او کے ماہم میں چلتا ہوں، تم اپنا خیال رکھنا اور اپنے شوہر سے زیادہ الجھنے کی کوشش مت کرنا.." عباد کی بات پر وہ غائب دماغی سے اسے دیکھتی مسکرا دی..

"چلو اب ہمیں بھی چلنا چاہئے.." عباد کے جانے کے بعد وہ اپنے موبائل پر نظریں دوڑاتا ہوا بولا، اگر وہ اس کے سوچ میں ڈوبے چہرے کو دیکھ لیتا تو یقیناً اس کے اندر کے خیالات کو بوجھ لیتا..

"کیا ہوا؟ کیا سوچ رہی ہو؟" اسے یونہی بیٹھا دیکھ کر وہ بولا..

"کچھ نہیں.." سر جھٹک کر وہ بیڈ پر سے اترنے لگی..

سکندر اس کے چہرے کو بغور دیکھ رہا تھا، وہ سمجھ رہا تھا کہ اس کے دل میں کیا چل رہا ہے، کون سی سوچ اسے الجھا رہی ہے، پھر بھی وہ چپ تھا، وہ چاہتا تھا کہ وہ خود اس سے سوال کرے، اپنی الجھنیں اس سے شئیر کرے..

"تم ٹھیک ہو نا ماہم..؟" اسے یونہی غائب دماغی سے اپنے ساتھ چلتا دیکھ اس نے دوبارہ سوال کیا..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ہاں میں ٹھیک ہوں، آپ فکر نہ کریں میری.." اس کے جواب پر وہ سر جھٹکتا تیزی سے پارکنگ کی طرف بڑھ گیا..

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

گھر میں قدم رکھتے ہی اسے حیرت کا جھٹکا لگا تھا، شاک زدہ تو سکندر بھی ہوا تھا اپنے گھر میں ان چہروں کو دیکھ کر جس کی اس نے کبھی خواب میں بھی امید نہیں کی تھی..

"ارے رک کیوں گئے تم دونوں، اندر آؤ.." مزنہ بیگم کی نرم آواز پر وہ دونوں حیرت

میں ڈوبے آگے بڑھے اور ان کی ہمراہی میں چلتے ڈرائنگ روم میں آگئے جہاں وہ سبھی لوگ ان دونوں کے منتظر تھے جو کہ ان کے مخلص تھے...

"آؤ بیٹا بیٹھو.." ایک ادھیڑ عمر شخص نے آگے بڑھ کر ماہم کو کندھے سے تھاما اور اپنے ساتھ لئے اس صوفے کی طرف بڑھ گئے جس پر حماد کی ممی بیٹھی مسکراتی نظروں سے اسے ہی دیکھ رہی تھیں..

"ماہم بیٹا تم نے انہیں یقیناً پہچانا نہیں ہو گا..؟ "حماد کی ممی کے پوچھنے پر اس نے نفی میں سر ہلا دیا..

"پہچانیں گی کیسے میڈم، انہیں اپنا بچپن ہی نہیں یاد ہے"..

ماہم نے ناراضگی سے اسے گھورا جو ٹھیک اس کے سامنے رکھے صوفے پر بیٹھا اسی کی طرف متوجہ تھا..

"لو بھئی جب بچپن ہی نہیں یاد تو یہ پچپن سال کا بڈھا کیسے یاد ہو گا.." حماد کی بات پر سب ہنس دیئے تھے..

"بد تمیز انسان اپنے باپ کو بڈھا کہتے ہوئے شرم نہیں آتی تمہیں.." اسی ادھیڑ عمر

شخص نے صوفے کی پشت سے ٹک کر کھڑے حماد کو گھور کر دیکھا تب جا کر ماہم کو علم ہوا ان کی شخصیت کا..

"لیجئے آنٹی، انکل نے خود ہی بتا دیا کہ وہ کون ہیں، سارا مزا خراب کر دیا ماہم کو تنگ کرنے کا.." عباد بدمزہ سا ہو کر بولا تو اس نے حیران نظروں سے اپنے پاس بیٹھی حماد کی ممی کو دیکھا تھا..

"مزاق کر رہا ہے بیٹا ایسا کچھ بھی نہیں ہے، عباد کیوں بچی کو پریشان کر رہے ہو.." نرمی سے اس سے بول کر عباد کو سرزنش کی..

"بچی کو عادت ہے خواہ مخواہ پریشان ہونے کی.." سکندر نے دوبارہ لقمہ دیا تھا..

"زیادہ پریشان مت کرو میری بچی کو ویسے ہی کافی پریشان ہو چکی ہے یہ، اب میری بات دھیان سے سنو بیٹا، سکندر نے مجھے ذمے داری دی ہے تمہیں سب کچھ سمجھانے کی کیونکہ بقول اس کے تمہیں اس کی بات سمجھ میں نہیں آتی"..

"سمجھنا ہی نہیں چاہتی انکل.." سکندر کی زبان میں پھر کھجلی ہوئی تھی..

"یار تم چپ رہو، میں سمجھا رہا ہوں نا.. بیٹا میں سلیم ہوں حماد کا باپ اور تمہارے

مرحوم باپ عدیل شیرازی کا دوست، ہم چار دوست تھے، عدیل، میں، رضا اور جہانگیر، رضا کا بیٹا وہ عباد ہے جسے تم پہلے سے ہی جانتی ہو، ہم چاروں میں گہری دوستی ہونے کے باوجود ہم نے کبھی بزنس میں پارٹنر شپ نہیں کی کیونکہ ہمارا خیال تھا کہ اس سے دوستی میں دراڑ آجائے گی، یہی وجہ ہے کہ ہماری دوستی ہمارے بچوں میں بھی منتقل ہو گئی، سکندر، عباد اور حماد کی دوستی کی گواہ تو تم ہو ہی، لیکن تقدیر کا کرنا کچھ ایسا ہوا کہ عدیل کو اسی کے بھائی نے قتل کر دیا اس کی جائیداد کے لالچ میں، نبیل ایک عیاش قسم کا انسان تھا اسی وجہ سے ان دونوں بھائیوں میں کبھی پٹری نہیں کھائی، نبیل اپنی ساری جائیداد جوئے میں ہار چکا تھا اسی لئے اس کی نظر عدیل کی جائیداد پر تھی، ہمیں یقین تھا کہ نبیل ہی اس قتل کا ذمے دار ہے اس لئے ہم نے کورٹ سے تمہاری کسٹڈی حاصل کر لی اور عدیل کی ساری پراپرٹی ہم سبھی دوستوں نے اپنے نام پر منتقل کر لی کیونکہ تم عدیل کی اکلوتی وارث تھی اور اس کے جائیداد کی اکیلی مالک، تو ظاہر سی بات تھی کہ نبیل کا اگلا شکار تم تھی، اور ہمارا خیال درست ثابت ہوا جب نبیل نے تم پر حملہ کروایا جس میں جہانگیر اپنی جان گنوا بیٹھا اور ہم نے تمہیں کھو دیا، ہم تو یہ سوچ کر بیٹھ گئے تھے کہ کاربلاسٹ میں تم بھی ختم ہو گئی ہو گی لیکن صرف سکندر ہی تھا جسے تمہارے زندہ ہونے کا یقین تھا، بہر حال سالوں کی انتھک محنت کے بعد سکندر تمہیں

تلاش کرنے میں کامیاب ہوا پھر آگے کی کہانی سے تم بخوبی واقف ہو.." سلیم صاحب کی بات کو وہ سر جھکائے خاموشی سے سن رہی تھی..

"تم کچھ پوچھو گی نہیں بیٹا..؟" اس کی خاموشی پر سلیم صاحب کے ساتھ سکندر نے بھی بے چینی سے پہلو بدلا تھا..

"نہیں.." یونہی سر جھکائے وہ بولی تو اس کی آواز رندھی ہوئی تھی، سلیم صاحب نے گھبرا کر پیچھے بیٹھے سکندر کو دیکھا تو اس نے سر اثبات میں ہلا دیا..

کیوں..؟"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کچھ پوچھنے کو ہے ہی نہیں میرے پاس.. میں تو آپ لوگوں کی شکر گزار ہوں کہ غیر ہو کر بھی آپ لوگوں نے میرا ساتھ دیا میری حفاظت کی اور جو اپنا تھا جو باپ سمان تھا وہی جان کا دشمن بنا رہا.." آنسو اس کی آنکھوں سے متواتر بہہ رہے تھے..

"بری بات، روتے نہیں بیٹا، عدیل تمہیں اپنی بہادر بیٹی کہا کرتا تھا.." سلیم صاحب نے شفقت سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا تو اس کے آنسو میں اور تیزی آگئی..

"میں بہادر نہیں ہوں"..

"تم بہت بہادر ہو ماہم بیٹا، اگر تم بہادر نہ ہوتی تو آج یوں ہمارے سامنے صحیح سلامت بیٹھی نہ ہوتی، اور غیر کسے کہا؟ یہاں کوئی تمہارا غیر نہیں ہے، سب تمہارے اپنے ہیں.." حماد کی ممی نے محبت سے اسے اپنے سینے سے لگالیا..

"اچھا چلو آنسو صاف کرو اور ان پیپرز پر سائن کرو.." سلیم صاحب نے کچھ پیپرز اس کے سامنے کئے تو اس نے سوالیہ نظروں سے ان کی طرف دیکھا..

"یہ کیسے پیپرز ہیں..؟"

"پراپرٹی کے پیپرز، اپنی ساری پراپرٹی ہمارے نام کردے لڑکی ورنہ تیرے شوہر کا سر اڑادوں گا میں.." حماد کے ڈرامائی انداز پر سلیم صاحب نے گھور کر اسے دیکھا تو عباد کو اپنی ہنسی ضبط کرنا مشکل ہو گیا..

"پراپرٹی کے ہی پیپرز ہیں بس اس میں یہ لکھا ہے کہ سکندر نے عدیل شیرازی کی ساری امانت اس کے اصلی حقدار کے حوالے کردی ہے جو کہ وقتی طور پر اس نے اپنے نام ٹرانسفر کرلی تھی.." سلیم صاحب نے تفصیل سے اسے آگاہ کیا تو ہونق سی انہیں دیکھے گئی..

"تو کیا واقعی میں میری کوئی پراپرٹی ہے..؟"اس کے بے یقین لہجے پر عباد اور حماد نے شرارتی نظروں سے سکندر کو دیکھا جو خود ماہم کے سوال پر مسکرا رہا تھا..

"تو کیا ہم آپ سے چاکلیٹ خریدنے کے پیپرز پر سائن لیتے.."عباد اسے چھیڑنے سے باز نہ آیا..

"میں سائن نہیں کروں گی "..

کیوں بھئی؟"حماد نے بے یقینی سے اسے دیکھا..

"مجھے ایسی پراپرٹی نہیں چاہیئے جس کے چکر میں میرے ماں باپ قتل کر دیئے گئے.."
اس کا لہجہ دھیما تھا،چند لمحوں کے لئے سب خاموش سے رہ گئے تھے..

"لیکن یہ تمہاری ہے بیٹا،اس پر تمہارا ہی حق ہے.."سلیم صاحب نے نرمی سے اسے سمجھایا..

"اسے کسی اور کو دے دیں انکل"..

"کسے..؟"

"کسی ضرورت مند کو"..

"تاکہ کل کو نبیل شیرازی اسے قتل کر دے، میں تمہاری چالاکی اچھے سے سمجھتا ہوں، سیدھی طرح سے سائن کرو پیپرز پر.." کافی دیر سے خاموش بیٹھے سکندر نے سنجیدگی سے اسے ٹوکا، اس کی بات پر ماہم نے غصے سے اسے گھورا تھا..

"میں نے کہہ دیا نا نہیں کروں گی، آگ لگا دیں ساری پراپرٹی کو اگر کسی کو دے نہیں سکتے تو.." اس کے لہجے میں وہی پرانی ضد تھی جس سے سکندر کو خاصی چڑھ تھی..

"سکندر یار ایسا کرو تم اپنی پراپرٹی اس کے نام کر دو، اس کی پراپرٹی تو ہے ہی تمہارے نام.." عباد نے لمبی سانس لے کر مسلے کا نیا حل بتایا تھا..

"کوئی چانس نہیں ہے، میں اپنی پراپرٹی کسی کو نہیں دیتا، جب اپنی ماں کو نہیں دی تو یہ میڈم کس کھیت کی مولی ہیں..." سکندر کی بات پر جہاں مزنہ بیگم کے ساتھ ذیشان شرمندہ ہوئے تھے وہیں ماہم آگ بگولہ ہو گئی تھی..

"مجھے کسی کی پراپرٹی نہیں چاہیئے، نہ اپنی نہ کسی اور کی"..

"سوچ لو، کل کو یہ نہ کہنا کہ تمہاری پراپرٹی کی خاطر میں نے تم سے زبردستی شادی کی ہے.." بھنویں ترچھی کئے اسے دیکھتا وہ اس کے غصے کو مزید ہوا دے رہا تھا..

"میں آپ کو ایسی لگتی ہوں..؟" اسے افسوس ہوا تھا سکندر کی بات کا..

"تم کیا ہو، کیسی ہو، یہ میرے علاوہ کوئی نہیں جانتا "..

"اچھا بھائی اب بس بھی کریں، بھابھی کہہ رہی ہیں ناں کہ انہیں نہیں چاہیئے پراپرٹی تو بس، آپ ایسا کریں پراپرٹی کا کچھ حصہ چیریٹی میں دے دیں کچھ حصہ بھابھی کے نام پر چھوڑ دیں.." ان دونوں کو جھگڑتا دیکھ ماہم صلح جو انداز میں بولی تو سب اس کی بات پر متفق ہو گئے..

"بچی کی رائے بالکل درست ہے"..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"تو پھر ٹھیک ہے سکندر تم نئے پیپرز ریڈی کروا کر اس پر ماہم کی سائن لے لینا، اور ماہم بیٹا آپ جاؤ آرام کرو، زیادہ ٹینشن نہ لو.." سکندر سے مخاطب ہونے کے بعد سلیم صاحب نے ماہم کے سر پر ہاتھ رکھ کر اسے ہدایت دی تو وہ سر ہلا کر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی...

"چلئے بھابھی میں آپ کو کمرے تک چھوڑ دیتی ہوں.." آئمہ نے آگے بڑھ اس کا ہاتھ تھاما اور اسے لئے سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی، اس کے کمرے میں اوجھل ہونے تک

سکندر نے اسے دیکھا تھا پھر سر جھٹک کر سلیم صاحب کی طرف متوجہ ہو گیا جو اس سے کچھ کہہ رہے تھے..

"اچھا سکندر بیٹا اب ہمیں اجازت دو، تم نے بہت ایمانداری سے ساری ذمے داری نبھائی ہے، تمہاری جگہ کوئی دوسرا ہوتا تو دولت کی لالچ میں وہ بھی اندھا ہو جاتا"..

"آپ کو پتا ہے انکل کہ مجھے ان سب مادی چیزوں کی لالچ کبھی نہیں رہی، جس چیز کی لالچ مجھے ہے وہ شاید میرے مقدر میں ہی نہیں ہے.."اس کے لہجے میں مایوسی تھی..

"تمہیں جس چیز کی لالچ ہے وہ تمہیں بہت جلد ملے گی انشاءاللہ، تقدیر سے مایوس نہیں ہوا جاتا، دیر سے ہی سہی تقدیر اپنے خزانے ظاہر ضرور کرتی ہے، بس صبر کی ضرورت ہے.."حماد کی ممی نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے امید کی روشنی دکھائی تھی، ان کی بات سن کر وہ دھیرے سے مسکرا دیا...

سب جا چکے تھے سوائے مزنہ بیگم اور ذیشان کے، وہ دونوں اپنی جگہ پر بیٹھے شاید کسی الجھن کا شکار تھے، جبکہ آئمہ عباد کے ساتھ کچن میں باتیں کر رہی تھی..

"کیا بات ہے مام..؟آپ کو کچھ بات کرنی تھی مجھ سے..؟"ان دونوں کو بغور دیکھتے

ہوئے اس نے گفتگو کا آغاز کیا..

"بات دراصل مجھے کرنی تھی.."ذیشان کے جھجھکتے انداز پر اس نے نا سمجھی سے اسے دیکھا..

"خیر ہے، کب سے تمہیں مجھ سے بات کرنی پڑ گئی.."طنزیہ انداز میں کہتے ہوئے اس نے آئمہ کی طرف دیکھا جو جوس کے گلاس ٹرے میں سجائے کچن سے باہر نکل رہی تھی، اس کے پیچھے عباد بھی تھا جس کی گود میں جہانگیر تھا..

"آئی ایم سوری سکندر.."زیشان کے شرمندہ لہجے پر سکندر کے ساتھ عباد نے بھی حیرانی سے اسے دیکھا تھا..

"کس بات پر..؟"جوس کا گلاس ہونٹوں سے لگائے اس نے بائیں ابرو اچکا کر ذیشان کو دیکھا..

"میری ان تمام بد تمیزیوں پر جو میں نے تمہارے ساتھ کیں"..

"کیا کوئی نیا مطالبہ کرنے کا ارادہ ہے..؟"سکندر کا لہجہ کڑوا ہوا تھا..

"نہیں..وہ میں بس...میں چاہتا ہوں کہ ہم فیملی بن کر رہیں اب سے.."ذیشان نے

گڑبڑا کر تیزی سے کہا تو سکندر نے خاموش نظروں سے آئمہ کو دیکھا جو سر جھکائے بیٹھی تھی،اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیا ہو رہا ہے..

"یہ نئی تبدیلی کیسے..؟"

"بھائی پلیز..."کافی دیر سے سر جھکائے بیٹھی آئمہ نے ملتجی نظروں سے اسے دیکھا تو وہ کچھ سوچ کر اثبات میں سر ہلانے لگا..

"تو پھر کتنے دنوں کے لئے معافی مانگی جا رہی ہے..؟"اس کا لہجہ سنجیدہ تھا..

"زندگی بھر کے لئے،میں واقعی میں بہت شرمندہ ہوں.."اس کے لہجے میں سچائی تھی،سکندر اس کا پاپلٹ پر ششدر رہ گیا تھا،اسے یقین نہیں ہو رہا تھا کہ ذیشان اس سے اس طرح معافی بھی مانگ سکتا ہے..

"اور اس چیز کے لئے یقیناً تمہیں آئمہ نے فورس کیا ہو گا..؟"اس نے سوالیہ نظروں سے پہلے اسے پھر آئمہ کو دیکھا تو دونوں نے تیزی سے سر نفی میں ہلا دیا..

"تو پھر کس نے..؟"اس کی حیران نظریں مزنہ بیگم پر جا ٹکی تھیں..

"مام نے.."اس کی آنکھوں میں بے یقینی تھی..

"کیوں..؟"سوال تو ذیشان کے لئے تھا لیکن نظریں اب بھی مزنہ بیگم پر ٹکی ہوئی تھیں جو شرمندہ سی اسے ہی دیکھ رہی تھیں..

"معاف کر دو سکندر پلیز.."ان کے لہجے میں التجا تھی،وہ جھٹکے سے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا..

"میں نے کبھی بھی کسی سے معافی مانگنے کے لئے نہیں کہا.."ان کے چہرے پر سے نظریں ہٹائے وہ سپاٹ لہجے میں بولا تھا،یہ لمحہ اس کے لئے اذیت ناک تھا،اس نے کبھی نہیں چاہا تھا کہ اس کی ماں یا اس کا بھائی اس سے معافی مانگیں،بس اس کی خواہش تھی کہ وہ دونوں اس کے ساتھ فیملی بن کر رہیں..

"تو کیا تم ہمیں معاف نہیں کرو گے بیٹا..؟"مزنہ بیگم کا لہجہ ٹوٹا ہوا تھا..

"میں نے کبھی نہیں کہا آپ سے مام کہ آپ مجھ سے معافی مانگیں یا ذیشان میرے سامنے شرمندگی سے سر جھکائے،میری تو بس ایک تمنا تھی مام.."ان کے چہرے پر نظریں جمائے وہ دھیمے لہجے میں بول رہا تھا..

"کیسی تمنا؟؟ "

"فیملی بن کر رہنے کی تمنا، جہاں آپ، میں، آئمہ اور ذیشان ہوں"..

"اور میں؟؟ کیا میرے لئے اس فیملی میں کوئی جگہ نہیں ہے..؟" دلاور خان کی آواز پر سب نے چونک دروازے کی سمت دیکھا جہاں وہ کھڑے تھے..

"ڈیڈی!!" آئمہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی..

"آئمہ بیٹا اپنے بھائی سے کہو کہ مجھے بھی اپنی فیملی میں شامل کر لے.." ان کے لہجے میں شرمندگی تھی، سکندر حیرت زدہ سا ان سب کو دیکھ رہا تھا، شاید اس کی تقدیر نے اپنے سارے خزانے باہر نکالنے شروع کر دیئے تھے جو ایک کے بعد ایک حیرت کے جھٹکے اسے لگ رہے تھے..

"سکندر بھائی پلیز..!" اسے خاموش بیٹھا دیکھ کر آئمہ آگے بڑھ کر اس کے سامنے دوزانو بیٹھی اس سے التجا کر رہی تھی..

"آپ نے مجھے ہمیشہ وہ چیز دی جس کی میں نے خواہش کی، باپ کی طرح مجھے محبت دی، میری ہر ضد کو پورا کیا، آج میں آپ سے آخری مرتبہ کچھ مانگ رہی ہوں بھائی، پلیز مان جائیں، معاف کر دیں انہیں، پلیز.." اس کے ہاتھ پکڑے اس کے سامنے وہ

گڑ گڑا رہی تھی، خاموش نظروں سے اسے دیکھتے سکندر کو اسے یوں گڑ گڑاتا دیکھ کر تکلیف ہوئی تھی، اس لئے اس کے دونوں ہاتھوں کو تھام کر اپنے پاس بٹھالیا..

"میں نے کب کہا کہ میں انہیں معاف نہیں کروں گا، جاؤ آئمہ تمہاری محبت کے صدقے میں نے ان سب کو معاف کیا، میرا دل ان سب کے لئے صاف ہے، ہمیشہ سے صاف تھا، کوئی بغض، کوئی غصہ، کوئی نفرت نہیں تھی میرے دل میں، نہ ان کے لئے نہ ہی کسی اور کے لئے، بس ایک تڑپ تھی، افسردگی تھی، یاسیت تھی جو شاید آج ختم ہو گئی، میں نے آپ سب کو معاف کر دیا مام.." آئمہ خوش ہو کر اس کے سینے سے جا لگی تو وہ مسکرا دیا، عباد نے بھی مسکرا کر اسے دیکھا تھا جو آج واقعی میں اپنے ہر امتحان میں کامیاب ہوا تھا...

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اس کی نظر کمرے کے دروازے پر کھڑی ماہم پر پڑی تھی جو شاید نیچے کا سارا منظر دیکھ چکی تھی، اسے اوپر آتا دیکھ وہ کمرے میں چلی گئی...

جب وہ کمرے میں داخل ہوا تو وہ کھڑکی کی چوکھٹ تھامے باہر دیکھ رہی تھی، چہرے پر ایک عجیب سا تاثر تھا..

"کیا ہوا تم ابھی تک سوئی نہیں..؟" آستین کی بٹن کھولتے ہوئے اس نے ایک نظر اس کے چہرے کو دیکھا..

"مجھے آپ سے کچھ ضروری بات کرنی تھی..؟" اس کی آواز پر سکندر نے ایک لمبی سانس ہوا میں خارج کی تھی، وہ جو سوچے بیٹھا تھا کہ اب کسی سوال جواب کا سامنا نہیں کرنا، یہاں وہ نیا وہ رجسٹر کھولے اس کی منتظر تھی..

"کیا اب بھی کوئی سوال باقی رہ گیا ہے..؟" اس کے لہجے میں چڑھ تھی..

"ہاں، بہت اہم سوال ہے.." لہجہ دھیما تھا..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اگر میں جواب نہ دوں تو..؟"

"تو میں کبھی بھی خود کو آپ کے قابل نہیں سمجھ پاؤں گی.." اس کی بات پر سکندر نے چونک کر اس کی طرف دیکھا جو اب رخ اس کی طرف کئے چہرہ جھکائے کھڑی تھی..

"تم ہر حال میں میرے قابل ہو ماہم.." اس کی آواز میں نرمی تھی، سر جھکا ہونے کے باوجود بھی وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ رو رہی ہے..

"لیکن کیوں..؟" اس کی گیلی آنکھوں میں سوال تھا..

"کیا یہ تمہارے لیے کافی نہیں ہے کہ تم میرے قابل ہو.." وہ جیسے خود کو اس سوال سے بچانا چاہتا تھا..

"نہیں یہ میرے لئے ناکافی ہے، میں وجہ جاننا چاہتی ہوں کہ آخر کیوں آپ نے اتنا کچھ میرے لئے کیا؟ کیوں سکندر؟ پلیز مجھے جواب دیں.." اس نے بے چین نظروں سے اپنے سامنے کھڑے اس شخص کو دیکھا جو اس کا محسن تھا، ہمدرد تھا، محافظ تھا، وہ اس کی قرض دار تھی..

"کیونکہ تم وہ ہو جس کے ساتھ میرا بچپن گزرا تھا.." اس کے چہرے کو اپنے دونوں ہاتھوں کے پیالے میں تھامے وہ نرمی سے اس کی گیلی میں دیکھتا ہوا بولا...

"وہ بچپن جہاں میں خوش رہتا تھا.." اس کی گیلی آنکھوں پر اپنے انگوٹھے پھیرتا وہ ایک جزب سے بولا..

"تم وہ ہو جس کے ساتھ میں خوش رہتا ہوں.." اپنا چہرہ اس کے چہرے کے قریب کئے وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا..

"تم وہ ہو ماہم جسے میرے باپ نے میرے لئے چنا تھا.." اس کی آواز دھیمی تھی، ماہم

یک ٹک اس کی خوبصورت گرے آنکھوں میں دیکھ رہی تھی..

"تم وہ ہو ماہم جس سے مجھے ہمیشہ سے محبت تھی، محبت ہے، اور ہمیشہ محبت رہے گی، ماہم صرف سکندر کی ہے، ایسا میرے ڈیڈ کہتے تھے، اور آج میں کہتا ہوں ماہم صرف اور صرف سکندر کی ہے.." جھک کر اس کی پیشانی پر نرمی سے اپنی محبت کی مہر ثبت کی تو ماہم فرطِ جذبات سے آنکھیں میچ لیں، اس کے ایک ایک لفظ سے محبت ٹپک رہی تھی، اس کے سینے سے لگی وہ اپنے اندر کے سارے اندیشے مٹا چکی تھی، سکندر کے ہر ایک لفظ پر اسے یقین ہو گیا تھا وہ ہمیشہ سچ بولتا ہے اس بات کا تو اسے پکا یقین تھا، آج یہ بات بھی اس کے دل میں بیٹھ گئی سکندر صرف اس سے محبت کرتا ہے..

❤ختم شدہ❤

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین